

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا  
نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

# سند حمیدی

مترجم

تصنيف

امام ابو بكر عبد الله بن زيد حمیدی رضى الله

المتوفى ۲۱۹ هجرى

مترجم

مولانا ابو سعيد روشن دين بشير



مکتبہ رحمانیہ



وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

# سُنْدِ حَمِيدِي

تصنيف

امام ابو بكر عبد الله بن زيد حميدي رضى الله عنه  
المتوفى ٢١٩ هجرى

مترجم

مولانا ابو سعيد روشن دين بشير

DATA ENTERED

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر عرفی سٹریٹ، اردو بازار لاہور  
فون: 042-37224228-37355743



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

۲۹۷۷۲  
۱۳۵۸۲۷  
ک

مُسْنَدِ حَمِیدی

نام کتاب:

مولانا ابوسعید روشن دین بشر

مترجم:

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

ناشر:

لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

مطبع:

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

شرف انتساب

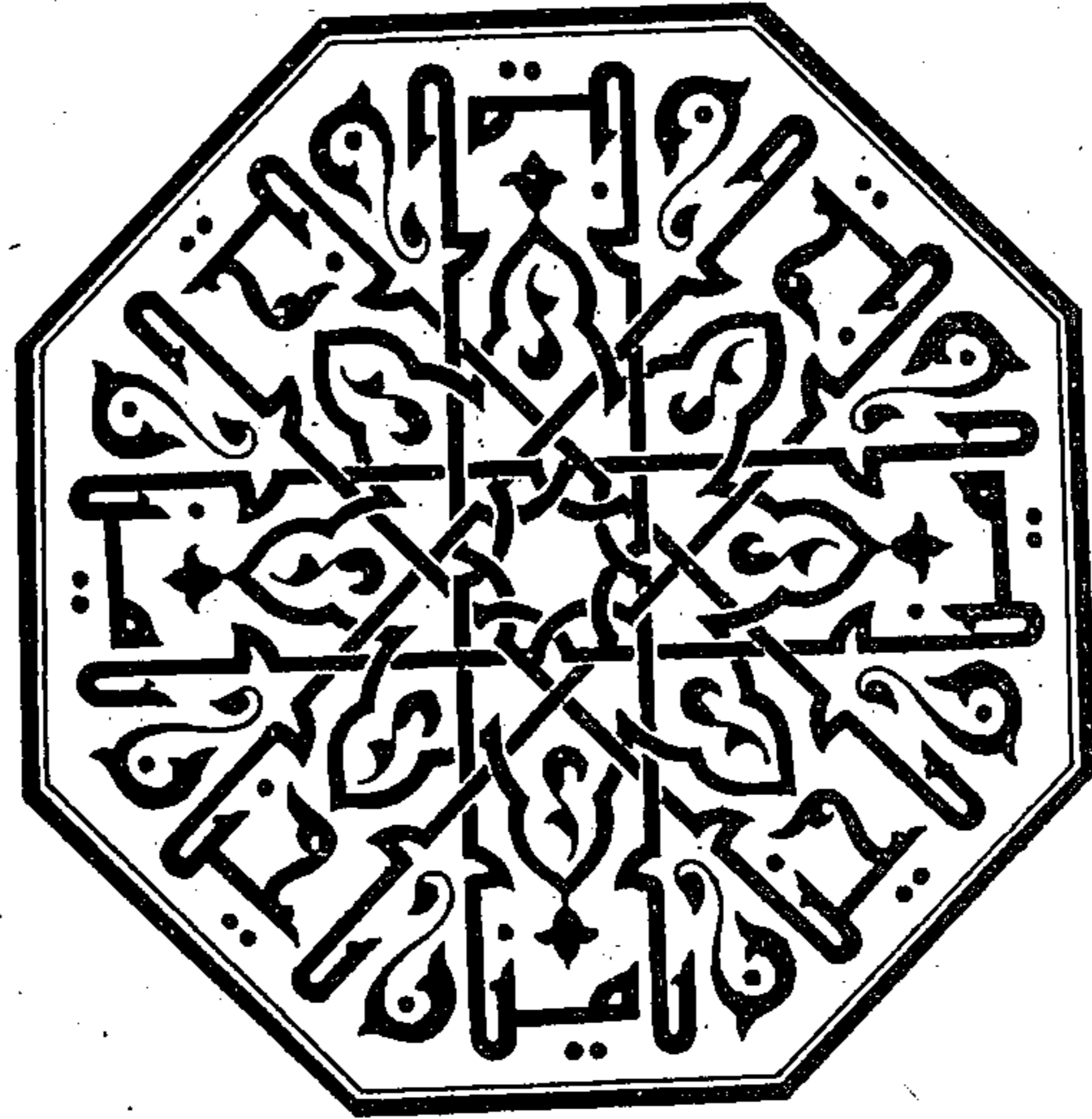
مسنود وقت

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

روشن دین بشیر عفی عنہ

صوفیہ کتب خانہ



## ترتیب

۱۶- حضرت خباب بن ارت <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۹۲	۳- شرف انتساب ..... ۳
۱۷- وضو کے بارے میں سیدہ عائشہ <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۹۶	۹- عرض ناشر ..... ۹
۱۸- سیدہ حفصہ <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۳۰	۱۱- عرض مترجم ..... ۱۱
۱۹- نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۳۲	۱۵- امام حمیدی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ..... ۱۵
۲۰- سیدہ ام حبیبہ <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۳۹	۱- حضرت ابوبکر صدیق <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۵
۲۱- سیدہ زینب بنت جحش <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۵۱	۲- حضرت عمر بن خطاب <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۹
۲۲- سیدہ میمونہ بنت حارث <small>رضی اللہ عنہا</small> سے منقول روایات ..... ۱۵۳	۳- حضرت عثمان غنی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۳۳
۲۳- سیدہ جویریہ بنت حارث <small>رضی اللہ عنہا</small> سے منقول روایات ..... ۱۵۶	۴- حضرت علی بن ابوطالب <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۳۶
۲۴- سیدہ اسماء بنت ابوبکر <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۵۷	۵- حضرت زبیر بن العوام <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۴۷
۲۵- سیدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ <small>رضی اللہ عنہا</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۱۶۲	۶- حضرت عبدالرحمن بن عوف <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۴۹
	۷- حضرت سعد بن ابی وقاص <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۵۰
	۸- حضرت سعید بن زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۵۷
	۹- حضرت ابو عبیدہ بن جراح <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۵۹
	۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۶۰
	۱۱- حضرت ابوذر غفاری <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۸۰
	۱۲- حضرت عامر بن ربیعہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۸۵
	۱۳- حضرت عمار بن یاسر <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۸۶
	۱۴- حضرت صہیب رومی <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول روایات ..... ۹۰
	۱۵- حضرت بلال بن رباح <small>رضی اللہ عنہ</small> ، جو نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے مؤذن ہیں، کے حوالے سے منقول روایات ..... ۹۱

۲۱۱	۲۶- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۶۳
۲۱۲	۲۷- سیدہ امّ ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۶۴
۲۱۶	۲۸- سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۶۶
۲۱۸	۲۹- سیدہ امّ خالد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۶۷
۲۱۹	۳۰- سیدہ امّ فضل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۶۸
۲۲۳	۳۱- سیدہ امّ ایوب رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۶۹
۲۲۵	۳۲- سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۷۰
۲۳۰	۳۳- سیدہ رقیقہ بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۷۱
۲۳۱	۳۴- سیدہ امّ قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۷۳
۲۳۳	۳۵- سیدہ امّ کرز رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۷۴
۲۳۴	۳۶- سیدہ امّ حرام رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۷۶
۲۳۵	۳۷- سیدہ امّ شریک رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۷۷
۲۳۶	۳۸- سیدہ بکیرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۷۸
۲۴۲	۳۹- سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۷۹
۲۴۶	۴۰- سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
۲۴۹	کی اہلیہ ہیں، سے منقول روایات ۱۸۰
۲۵۰	۴۱- سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۸۱
۲۵۹	۴۲- حصین بن محسن کی پھوپھی سے منقول روایات ۱۸۲
۲۶۴	۴۳- سیدہ امّ معبد رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۸۳
۲۸۰	۴۴- امّ سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۸۴
۲۸۲	۴۵- سیدہ امّ حصین رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۸۵
۲۸۶	۴۶- سیدہ امّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۸۶
۲۸۸	۴۷- سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے منقول روایات ۱۸۸
۲۸۹	۴۸- سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات ۱۹۱
۲۹۲	انصار سے تعلق رکھنے والے مرد حضرات کی روایات ۱۹۴
۲۹۳	۴۹- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ۱۹۵
۲۹۴	۵۰- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ۱۹۶
۲۹۴	۵۱- حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ۲۰۳
۲۹۵	۵۲- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ۲۰۸
۵۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۵۴- حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۵۵- حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۵۶- حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۵۷- حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۵۸- حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۵۹- حضرت ابوقادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۰- حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۱- حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۲- حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۳- حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۴- حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۵- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۶- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۷- حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۸- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۶۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۱- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۲- حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ	
غلام ہیں) ان سے منقول روایات	
۷۳- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۴- حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۵- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۶- حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۷- حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	
۷۸- حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات	



- ۷۹- حضرت عمرو بن حریش رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۲۹۶
- ۸۰- حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۲۹۷
- ۷۱- حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ..... ۲۹۸
- ۸۲- حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۲۹۹
- ۸۳- حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۰
- ۸۴- حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۱
- ۸۵- حضرت ابو شریح کعمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۲
- ۸۶- حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۳
- ۸۷- حضرت مطلب بن ابوداعہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۴
- ۸۸- حضرت عقبہ بن حارث نوفلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۵
- ۸۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۰۶
- ۹۰- حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۱۴
- ۹۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایات ..... ۳۱۷
- ۹۲- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۵۰
- ۹۳- حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۵۲
- ۹۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۵۶
- ۹۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۵۹
- ۹۶- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۷۳
- ۹۷- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۷۸
- ۹۸- حضرت جنید بن عبداللہ بجلي رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۸۲
- ۹۹- حضرت صعوب بن جنامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۸۴
- ۹۰۰- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۸۶
- ۱۰۱- حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۸۸
- ۱۰۲- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۹۱
- ۱۰۳- حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۹۲
- ۱۰۴- حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۹۷
- ۱۰۵- حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۳۹۸
- ۱۰۶- حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۰۳
- ۱۰۷- حضرت عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۰۴
- ۱۰۸- حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۰۶
- ۱۰۹- حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۰۷
- ۱۱۰- حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۰۸
- ۱۱۱- حضرت اسامہ بن شریک عامری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۰۹
- ۱۱۲- حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۱۰
- ۱۱۳- حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۱۱
- ۱۱۴- حضرت مجمع انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۱۳
- ۱۱۵- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۱۴
- ۱۱۶- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۱۹
- ۱۱۷- حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۰
- ۱۱۸- حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۱
- ۱۱۹- حضرت عروہ بن ابوجعد بارتی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۳
- ۱۲۰- حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۵
- ۱۲۱- حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۶
- ۱۲۲- حضرت ابواقد لیشی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۷
- ۱۲۳- حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۸
- ۱۲۴- حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۲۹
- ۱۲۵- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)
- حضرت ابن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۰
- ۱۲۶- حضرت سائب بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۱
- ۱۲۷- ابوبداح کی اپنے والد سے نقل کردہ روایات ..... ۴۳۲
- ۱۲۸- حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۳
- ۱۲۹- حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۴
- ۱۳۰- حضرت جربہد سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۵
- ۱۳۱- حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۶
- ۱۳۲- حضرت جابر احمسی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۷
- ۱۳۳- حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۸
- ۱۳۴- حضرت محرش کعمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۳۹
- ۱۳۵- حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات ..... ۴۴۰

۱۳۶- حضرت سفیان بن ابوزہیر مزنی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ۴۴۱	۱۶۳- حضرت عمرو بن امیہ ضمری <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ... ۴۷۲
۱۳۷- حضرت ابورمثہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۴۲	۱۶۴- حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ۴۷۴
۱۳۸- حضرت عبداللہ بن سرجس <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ... ۴۴۳	۱۶۵- حضرت عزوہ بن مضر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۷۵
۱۳۹- حضرت قیس <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۴۴	۱۶۶- حضرت سراقہ بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۷۶
۱۴۰- حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۴۵	۱۶۷- حضرت ابن کحسینہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۷۷
۱۴۱- حضرت حبیب بن مسلمہ فہری <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات .. ۴۴۶	۱۶۸- حضرت عثمان بن ابوالعاص <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات .. ۴۷۸
۱۴۲- حضرت عبداللہ بن ارقم زہری <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات . ۴۴۷	۱۶۹- حضرت بریدہ اسلمی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۷۹
۱۴۳- حضرت کعب بن مالک انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ۴۴۸	۱۷۰- حضرت ابوامامہ باہلی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۸۰
۱۴۴- حضرت کعب بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> کے بیٹے کے چچا سے منقول روایات ..... ۴۴۹	۱۷۱- حضرت بلال بن حارث مزنی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات . ۴۸۲
۱۴۵- حضرت ابوثعلبہ خثنی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۵۰	۱۷۲- حضرت ایاس بن عبد مزنی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ... ۴۸۳
۱۴۶- حضرت ایاس بن عبداللہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۵۱	۱۷۳- حضرت عدی بن حاتم طائی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات .. ۴۸۴
۱۴۷- حجاج اسلمی کی اپنے والد سے منقول روایات ..... ۴۵۲	۱۷۴- حضرت نعمان بن بشیر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۸۷
۱۴۸- حضرت سعد بن حیصہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۵۳	۱۷۵- حضرت عبداللہ بن ارقم خزاعی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ۴۹۱
۱۴۹- حضرت عبداللہ بن زبیر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۵۴	۱۷۶- حضرت سہل بن سعد ساعدی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات . ۴۹۲
۱۵۰- حضرت ناجیہ خزاعی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۵۵	۱۷۷- حضرت قارب ثقفی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۹۶
۱۵۱- حضرت صفوان بن عسال مرادی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ۴۵۶	۱۷۸- حضرت ابن جنش <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۹۷
۱۵۲- حضرت عبدالرحمن بن حسنہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ... ۴۵۸	۱۷۹- حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۹۸
۱۵۳- حضرت مالک بن جشمی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۵۹	جنائز کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۵۲۴
۱۵۴- حضرت وابصہ بن معبد <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۶۱	خرید و فروخت سے متعلق روایات ..... ۵۲۶
۱۵۵- حضرت وائل بن حجر حضرمی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ... ۴۶۲	حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کے حوالے سے منقول مجموعہ روایات ..... ۵۲۸
۱۵۶- حضرت عبداللہ بن معقل <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ... ۴۶۴	عدالتی فیصلوں کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۵۳۲
۱۵۷- حضرت عطیہ قرظی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۶۵	جہاد کے بارے میں روایات ..... ۵۳۴
۱۵۸- حضرت ابو حنیفہ وہب سوائی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات .. ۴۶۶	حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول متفرق روایات ! ..... ۵۳۵
۱۵۹- حضرت دیکین بن سعید مزنی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات . ۴۶۷	۱۸۰- حضرت انس بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۵۷۳
۱۶۰- حضرت عدی بن عمیرہ کندی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات . ۴۶۸	۱۸۱- حضرت جابر بن عبداللہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۵۸۵
۱۶۱- حضرت جابر بن سمرہ سوائی <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۷۰	شرعی اصولوں (سے متعلق) امام حمیدی کا مکتوب ..... ۶۱۳
۱۶۲- حضرت عبدالرحمن بن ازہر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے منقول روایات ..... ۴۷۱	

## عرض ناشر

جملہ محامد اُس عظیم ذات کے لئے مخصوص ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو عظیم عرش کا پروردگار ہے جس کے ”امر“ کا یہ عالم ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے فرماتا ہے ”ہو جا“ تو وہ ہو جاتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو جو انبیاء کی بعثت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں جنہیں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث کیا گیا ان کے ہمراہ ان کے تمام اصحاب اور قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

مکتبہ رحمانیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت ایک طویل عرصے سے سرانجام دے رہا ہے۔ اور ہم نے اپنی بساط کے مطابق یہ پوری کوشش کی ہے کہ اپنے معزز قارئین کے لئے اسلامی علوم و فنون کے ہر شعبے اور ہر شاخ سے متعلق کتب شائع کی جائیں تاکہ ہر شعبہ زندگی کا فرد اسلامی تعلیمات سے بھرپور آگاہی حاصل کر سکے۔

اس امر سے ہر مسلمان آگاہ ہے کہ تمام اسلامی تعلیمات کا ماخذ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکتبہ رحمانیہ نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ کتب تفسیر اور کتب احادیث کو اہتمام کے ساتھ شائع کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے علم حدیث کے عظیم ماخذ ”مسند امام احمد بن حنبل“ کو پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کیا حدیث کی نشر و اشاعت کے جذبے کے تحت ہی ہم نے حدیث کے عظیم ذخیرے ”مشکوٰۃ المصابیح“ کی شرح ”مرقاۃ المفاتیح“ کا ترجمہ کا شائع کیا اور اس وقت بھی کئی کتب حدیث کے تراجم تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی امام ابو بکر عبد اللہ بن زبیر حمیدی کی مرتب کردہ یہ ”مسند“ ہے۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امام حمیدی کی عظمت و شان کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری کے استاد ہیں۔ اگرچہ یہ کتاب ظاہری حجم کے اعتبار سے چھوٹی ہے لیکن علم حدیث کے محققین اس کی اہمیت اور مرتبے سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس کتاب کو اردو ترجمے کے ہمراہ شائع کیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے استفادہ کر سکے۔

جب ہم نے اس کتاب کا ترجمہ کروانے کا ارادہ کیا تو ہمارے سامنے اس کتاب کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق کی خدمت علامہ حبیب الرحمن اعظمی نے سرانجام دی تھی۔ پھر ہمیں اس کتاب کا ایک اور نسخہ ملا جس کی تحقیق عالم عرب کے مشہور محقق حسین سلیم اسد دارانی نے کی تھی، ہم نے اسی مؤخر الذکر نسخے کے مطابق اس کتاب کی ترقیم کی ہے اور شیخ دارانی کی تحقیق سے استفادہ کرتے ہوئے مختصر لفظوں میں احادیث کی تخریج کروادی ہے۔

ترجمے کی خدمت کے لئے کسی ایسے صاحب علم کی ضرورت تھی جو احادیث کے الفاظ کی ساخت و ترکیب کے ساتھ اردو کے مخصوص محاورے اور لب و لہجہ سے بھی آگاہ ہو، تا کہ عام قاری کو حدیث کے متن کا مفہوم سمجھنے میں کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے محترم مولانا روشن دین بشیر نے اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا، اور مختصر وقت میں کتاب کا ترجمہ و تصحیح کر کے ہمارے سپرد کر دیا۔ کیونکہ کتاب شائع کرنا انتہائی ذمہ داری کا کام ہوتا ہے، اس لئے ہم نے ایک اور عالم کی خدمات حاصل کر کے نظر ثانی کروا دی، تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے اور اب علم حدیث کا یہ عظیم مآخذ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ہم نے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہے۔ تاہم بشری تقاضے کے تحت اگر کہیں کوتاہی ہوگئی ہو تو آپ ادارے کو ضرور آگاہ کریں تاکہ اس کی تصحیح کر دی جائے۔ اس کے ساتھ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے ادارہ اس کی انتظامیہ اور جملہ متعلقین کے لئے بھی ضرور دعائے خیر کریں۔

والسلام مع الاکرام

خادم العلم والعلماء

مقبول الرحمن عفی عنہ

## عرض مترجم

حمد بے حد و شمار مخصوص ہے اس کبریا کے لئے جو عظمت و جلال سے متصف ہے جس کی عظمت کا اعتراف کرنے سے نطق و بیان عاجز ہیں۔ تمام کائنات اسی کے حکم کی پابند ہے ہر چیز اسی کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اور کوئی شخص اس کی صفت بیان نہیں کر سکتا وہ ویسا ہی ہے جیسے اُس نے خود اپنی تعریف بیان کی۔

بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب اور برگزیدہ رسول ہیں جنہیں تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ انہیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایسا مرتبہ و مقام حاصل ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے انسانیت کی رہنمائی کے لئے عظیم تعلیمات پیش کی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی دوسرے مذہب میں اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ بلاشبہ انہیں جامع ترین کلمات عطا کئے گئے تھے۔ اور ان کا اسوۂ حسنہ اس لائق ہے کہ بنی نوع انسان کا ہر ذی شعور شخص اس کی پیروی کرے۔

تمام انبیاء کی بعثت کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی تھی تاکہ بھٹکے ہوئے انسانوں کو شرک اور کفر کی تاریکیوں سے نکال کر انہیں توحید کے صراطِ مستقیم پر گامزن کیا جائے اور جب انسان توحید سے آشنا ہو جائے تو پھر اسے اس کے پروردگار کے احکام سے واقف کروایا جائے تاکہ وہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کر کے آخرت کی دائمی وابدی نعمتوں سے سرفراز ہو سکے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا، یہی وجہ ہے کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا جائزہ لیتے ہیں آپ کی احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں دین و دنیا و آخرت، خدا، کائنات، انسانیت، اخلاقیات، معاملات، غرضیکہ زندگی کے ہر گوشے اور ہر پہلو کے بارے میں صاف اور واضح ہدایت اور رہنمائی مل جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب نے اس امر کی بھرپور کوشش کی کہ وہ آگے آنے والے افراد تک نبی اکرم کی تعلیمات کسی تغیر اور تبدیلی کے بغیر منتقل کر دیں۔ اور بعد میں آنے والے علم حدیث کے ماہرین نے بھی یہی اصول پیش نظر رکھا کہ احادیث روایت کرتے ہوئے کسی ایسی غلطی کا احتمال باقی نہ رہے جس کے نتیجے میں پیغمبر صادق و صدوق کی تعلیمات میں تحریف کا دروازہ کھل سکے۔

ابتدائی زمانوں میں احادیث کو زبانی طور پر نقل و روایت کیا جاتا تھا، لیکن جب اس کو تحریری شکل میں محفوظ کرنے کی روایت کا

آغاز ہوا تو محدثین نے اس امر کی بھرپور کوشش کی کہ ہر روایت کو الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ہمراہ اسی طرح تحریر کیا جائے جس طرح حدیث روایت کرنے والے راوی نے اسے بیان کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی کتب احادیث نے روایات کے الفاظ تکرار کے ساتھ نقل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تکرار فائدے سے خالی نہیں ہوتی۔ چونکہ بعض اوقات روایت کے الفاظ میں فرق ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کی سند میں راوی مختلف ہوتا ہے۔

محدثین نے جو کتب تصنیف کیں وہ مختلف نوعیت کی تھیں، کسی نے ”جامع“ کا عنوان قائم کر کے متفرق موضوعات سے متعلق روایات جمع کر دیں تو کسی نے ”سنن“ کے عنوان کے تحت عملی احکام سے متعلق روایات کو اکٹھا کیا۔ بعض حضرات نے صحابہ کرام سے منقول ہونے کے حوالے سے ہر صحابی سے منقول روایت کو الگ باب میں نقل کیا۔ یہ اسلوب ”مسند“ کہلاتا ہے۔ اس میں حدیث کے مضمون کی بجائے صرف یہ بات پیش نظر رکھی جاتی ہے کہ یہ روایت کون سے صحابی سے منقول ہے۔ اس کے برعکس ”جامع“ اور ”سنن“ میں موضوعاتی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے۔

”مسند“ کے سلسلے کی ایک کڑی امام عبداللہ بن زبیر حمیدی کی یہ ”مسند“ ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتاب اور اس کے مصنف کا اجمالی تعارف ہم نے آئندہ صفحات میں تحریر کر دیا ہے۔ برادر محترم ناصر مقبول نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں اس کتاب کا اردو ترجمہ کروں۔ اپنی کم علمی کی طرف نظر کی تو یہ ایک مشکل کام محسوس ہوا، لیکن جب احادیث طیبہ کی خدمت کا پہلو سامنے آیا تو میں نے اس مشکل کام کی حامی بھری اور اللہ کے فضل سے اُمید رکھی کہ اسی کی عطا کردہ توفیق سے یہ عظیم خدمت سرانجام دی جاسکتی ہے۔ اور میرے پروردگار نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ اس نے مجھے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت اور سعادت عطا کی۔ انسان خطا کا پتلا ہے اگر صاحبانِ علم ترجمے کے دوران کسی جگہ کوتاہی محسوس کریں تو میں درخواست گزار ہوں کہ مجھے اس سے ضرور آگاہ کریں تاکہ میری اصلاح ہو سکے۔

میں محترم ناصر مقبول کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا۔ اور اس کے لئے ضروری اسباب و وسائل فراہم کئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو ہمارے لئے توشہٴ آخرت بنائے۔ اور ہمیں آئندہ بھی اپنے پیارے دین کی دعوت و تبلیغ کرنے کی سعادت عطا کرتا رہے۔ آمین

روشن دین بشیر عفی عنہ

## امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ”ابوبکر“ اور ان کا نام ”عبداللہ“ ہے۔

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

”عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبید اللہ بن اسامہ بن عبداللہ بن حمید“

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ مکہ کے رہنے والے تھے اور آپ کا اسم منسوب آپ کے جد امجد ”حمید بن نصر“ کے حوالے سے ”حمیدی“ مکہ مکرمہ میں رہائش کے حوالے سے ”مکی“ اور خانوادہ قریش کے ساتھ نسبت کے حوالے سے ”قرشی“ ہے کیونکہ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو اسد“ سے تھا۔ اس لئے آپ کا ایک اسم منسوب ”اسدی“ بھی ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے سن پیدائش کے بارے میں مورخین نے کوئی وضاحت نہیں کی تاہم یہ بات طے ہے کہ آپ عربی النسل تھے۔ آپ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی اور وہیں آپ نے علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا۔

آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر اہل علم سے استفادہ کیا جن میں سرفہرست نام امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا

ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ میں بطور خاص استفادہ کیا یہاں تک کہ وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کے لئے ان کے ہمراہ مصر بھی چلے گئے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ واپس مکہ آگئے اور مکہ کے مفتی، فقیہ اور محدث کے طور پر معروف ہوئے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے جلیل القدر استاد سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اگر آپ مسند حمیدی کا بنظر غائر جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسند میں زیادہ تر وہ روایات

نقل کی ہیں جو انہوں نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے سنی ہیں۔

خود امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام تلامذہ پر فوقیت حاصل تھی۔

ان دو حضرات کے علاوہ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بہت سے اہل علم سے استفادہ کیا۔

جن میں وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور صوفی اور محدث فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست بھی انتہائی طویل ہے۔

صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے 79 روایات نقل کی ہیں۔

یہاں تک کہ صحیح بخاری کی سب سے پہلی حدیث بھی امام حمیدی سے ہی منقول ہے۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واسطے کے ساتھ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے 4 امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واسطے سے 4 امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واسطے سے 1، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیلی کے حوالے سے 3 ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حوالے سے 3، امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے براہ راست 5 جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے واسطے کے ساتھ 110 روایات امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہیں جو ان کی عظمت شان کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی ”مسند“ کے علاوہ ان کی بعض اور تصانیف بھی ہیں لیکن وہ ہم تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔  
 امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ربیع الاول کے مہینے میں 219ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوا۔

### مسند حمیدی:

جب ہم نے مسند حمیدی کے ترجمے کے کام کا آغاز کیا تو ہمارے سامنے اس کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق و تعلق نگاری کی خدمت شیخ اعظمی نے سرانجام دی تھی لیکن اس نسخے کی طباعت کچھ غیر معیاری تھی۔ پھر ہمارے سامنے اس کتاب کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق و تعلق نگاری کی خدمت شیخ حسین سلیم دارانی نے انجام دی ہے۔ انہوں نے کتاب کے آغاز میں ایک مفصل مقدمہ تحریر کیا ہے اور آخر میں مفید فہرستیں بھی مرتب کی ہیں۔ دارانی نے اصل کتاب کو ایڈٹ کرتے ہوئے تین نسخے سامنے رکھے۔

(i) نسخہ عمریہ (ii) نسخہ مکتبہ طاہریہ (iii) نسخہ اعظمی

شیخ دارانی نے تفصیل کے ساتھ کتاب کے ناقلین اور ان کے نسخوں کا تعارف تحریر کیا ہے۔

شیخ دارانی لکھتے ہیں: ”اس مسند میں 1330 احادیث ہیں جن میں سے 582 احادیث ”متفق علیہ“ ہیں۔ ان میں سے 96 احادیث نقل کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں جبکہ 152 احادیث نقل کرنے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔  
 شیخ دارانی نے مسند حمیدی کی احادیث کی مفصل تخریج بھی تحریر کی ہے۔



## ۱ - مُسْنَدُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ، وَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ - وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَيَتَبَرَّرُ يَعْنِي يُصَلِّي. (اخرجه الموصلي في مسنده)

اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے مطابق مجھے اس سے جو نفع دینا ہوتا تھا اللہ تعالیٰ مجھے وہ نفع دے دیتا تھا اور جب کوئی دوسرا شخص مجھے کوئی حدیث سنتا تھا تو میں اس سے حلف لیتا تھا جب وہ میرے سامنے حلف اٹھالیتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے سچ بیان کیا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر اٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز (۲) آپ کا نام عبد اللہ بن عثمان ہے آپ کے والد عثمان بن عامر ابو قحافہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ جبکہ آپ خود ابو بکر کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ حضرت ابو بکر اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں۔ حضرت ابو بکر نبی اکرم کے انتہائی قریبی ساتھی تھے۔ حضرت ابو بکر کی دعوت و تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے افراد نے اسلام قبول کیا۔ جن میں حضرت عثمان غنی کا نام نمایاں ہے۔ حضرت ابو بکر نے اپنے ذاتی مال میں سے ان غلام مسلمانوں کو رہائی دلائی جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کے آقا کالیف دیا کرتے تھے۔ ان میں نمایاں نام حضرت بلال حبشی کا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق کو نبی اکرم کے ہمراہ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق کے بارے میں نبی اکرم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”جس شخص نے ہمارے ساتھ بھلائی کی ہم نے اس کا بدلہ اسے دے دیا سوائے ابو بکر کے اس کی کی ہوئی بھلائیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں دے گا۔“ حضرت ابو بکر صدیق کے فضائل و مناقب میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ نبی اکرم کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں نبی اکرم کے حکم کے تحت آپ ہی مسلمانوں کی امامت کرتے رہے۔ نبی اکرم کے وصال کے بعد آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق کا انتقال 13 ہجری میں ہوا اور آپ کو نبی اکرم کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص نیکی حاصل کرنے کی کوشش کرے (راوی کہتے ہیں: یعنی وہ نماز ادا کرے

۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ وَهُوَ عَلَى مَنبَرٍ حِمَصَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى مَنبَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ عَادَ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْأَوَّلِ: سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُوتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِينٍ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽ ✽ اوسط بجلی نے ”حمص“ کے منبر پر یہ بات بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا تو رونے کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز حلق میں اٹک گئی پھر انہوں نے دوبارہ بات شروع کرنا چاہی تو ان کی آواز پھر اٹک گئی۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے گزشتہ سال نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو، کیونکہ کسی بھی بندے کو یقین کے بعد کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی جو عافیت سے بہتر ہو۔

۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ يُوشِكُ أَنْ يَعْصَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽ ✽ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو۔

”اے ایمان والو! تم پر اپنی فکر لازم ہے اگر تم ہدایت یافتہ ہو تو جو شخص گمراہ ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”لوگ جب ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھوں کو نہیں پکڑیں گے تو عنقریب ان سب لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا۔“

۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ الشَّقْفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ

اسْتَحَلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، قَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّي. وَقَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

اسماء بن حکم فزاری حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا تھا وہ اس حدیث کے ذریعے مجھے نفع عطا کر دیتا تھا، لیکن جب کوئی دوسرا شخص مجھے کوئی حدیث سناتا تھا تو میں اس سے حلف لیا کرتا تھا جب وہ میرے سامنے حلف اٹھالیتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔“

یہاں مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”پھر وہ نماز ادا کرے۔“

جبکہ سفیان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

پھر وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: مَا حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ حَدِيثًا لَمْ أَسْمَعَهُ أَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَمَرْتُهُ أَنْ يُقْسِمَ بِاللَّهِ لَهُوَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَكْذِبُ، فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا ذَكَرَ عَبْدُ ذَنْبًا أَذْنِبَهُ فَمَنْ حِينَ يَذْكُرُ ذَنْبَهُ ذَلِكَ فَيَتَوَضَّأُ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لِذَنْبِهِ ذَلِكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب بھی کسی حدیث بیان کرنے والے نے مجھے کوئی ایسی حدیث سنائی جو میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہ سنی ہو تو میں اسے یہ ہدایت کرتا تھا کہ وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا نہیں کرتا تھا، کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب کسی شخص کو کوئی ایسا گناہ یاد آئے جس کا ارتکاب اس نے کیا ہو تو جب اسے اپنا گناہ یاد آئے اس وقت اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر لے پھر دو رکعت نماز ادا کرے پھر اپنے اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يَتَغَيِّظُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ هَذَا الَّذِي تَغَيِّظُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْأَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ: أَضْرِبُ عُنُقَهُ. قَالَ: فَوَاللَّهِ لَا ذَهَبَ غَضَبُهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ قَالَ: مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ ابو برزہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اپنے ساتھیوں میں سے ایک صاحب پر ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! یہ کون شخص ہے جس پر آپ ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جو کہا تھا اس بات نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غصے کو ختم کر دیا پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کے بعد اور کسی کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ (اس کی ناراضگی کی وجہ سے کسی کو قتل کیا جائے)

۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِنْ حَمِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطِ الْبَجَلِيِّ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ حِينَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِي هَذَا، ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ، وَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتِ عَبْدٌ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرٌ مِنَ الْعَافِيَةِ ثُمَّ قَالَ: وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ اوسط بن اسماعیل بجلی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: گزشتہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے پھر وہ (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) رونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم پر سچائی اختیار کرنا لازم ہے، کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے، کیونکہ وہ گناہوں کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو، کیونکہ کسی بھی بندے کو یقین کے بعد ایسی کوئی چیز نہیں دی گئی جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

”آپس میں لا تعلقی اختیار نہ کرو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھرو ایک دوسرے پر غصہ نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔“

## ۲ - مُسْنَدِ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ (۱)

## حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ

(۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو عدی“ سے ہے۔ آپ کی کنیت ”ابو حفص“ ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہشام بن مغیرہ کی صاحبزادی تھیں۔ اس روایت کی بنیاد پر ابو جہل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حقیقی ماموں تھا۔ جبکہ دوسری روایت کے مطابق آپ کی والدہ ابو جہل کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حرب جبار کے چار برس بعد پیدا ہوا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے معزز سرداروں میں ہوتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کے ساتھ مخصوص تھا۔ قریش کا یہ دستور تھا کہ جب ان کی آپس میں لڑائی ہوتی تھی یا کسی دوسری قوم کے ساتھ جنگ درپیش ہوتی تھی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا کرتے تھے مورخین نے یہ بات نقل کی ہے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت ان سے پہلے ۳۹ مردوں اور خواتین نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر ان کی تعداد ۴۰ ہو گئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لے کر نازل ہوئے۔ ”اے نبی! تمہارے لئے اللہ کافی ہے اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں وہ کافی ہیں“۔ مورخین نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے وقت نبی اکرم ﷺ دار ارقم میں پوشیدگی کی زندگی بسر کر رہے تھے وہاں آپ نے یہ دعا کی تھی۔ ”اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (یعنی ابو جہل) میں سے جو تجھے پسندیدہ ہو اسے اسلام کی دولت سے نواز کر اسلام کو غلبہ عطا کر“۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ مورخین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کی بہن اور ان کے بہنوئی اسلام قبول کر چکے تھے اور انہی کی قرأت سن کر اور متاثر ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے علم کے مطابق تمام مہاجرین نے چھپ چھپا کر ہجرت کی تھی لیکن عمر بن خطاب وہ فرد ہیں کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار گردن میں لٹکائی، کمان کندھے پر رکھی تیر ہاتھ میں لیے، لہبائزہ ہاتھ میں پکڑ کر خانہ کعبہ کے پاس آئے۔ قریش کے عمائدین خانہ کعبہ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت شان کے ساتھ سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر اطمینان سے نماز پڑھی۔ پھر ہر ایک کی چوپال کے پاس گئے اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اسے روئے اس کا بیٹا اس پر ماتم کرے اس کی بیوی بیوہ ہو جائے اسے چاہئے کہ شہر سے باہر آ کر مجھے روک لے۔ دیگر روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب بے شمار ہیں جن میں سے بعض روایات امام بخاری نے باقاعدہ عنوان کے تحت نقل کی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ اور پانچ دن تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ ذوالحجہ کی ۲۶ تاریخ کو سن ۲۳ ہجری میں صبح کی نماز میں آپ کو زخمی کیا گیا اور اگلے برس محرم کی یکم تاریخ سن ۲۴ ہجری میں آپ کو فتن کیا گیا۔ آپ کو ایک ایرانی غلام ابولولو فیروز نے زخمی کیا تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ شعراء نے آپ کے انتقال پر مرثیے کہے جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مرثیے کے اشعار یہ ہیں: ”وہ تین لوگ جن کے فضائل ظاہر ہوئے (نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ)۔ وہ تروتازہ رہے۔ ان کو ان کے پروردگار نے جب ظاہر کیا تو (باقی اگلے صفحہ پر)

الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى، فَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ. ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَاحْبَبْ أَنْ يَذْهَبَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمُكَّ فَلْيَمُكَّ. ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ. قَالَ: أَبُو بَكْرٍ الْحَمِيدِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّهُمْ يَرْفَعُونَ هَذِهِ الْكَلِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ: سُفْيَانُ: لَا أَحْفَظُهَا مَرْفُوعَةً، وَهِيَ مَنْسُوخَةٌ.

(اخرجه البخارى فى الاضاحى)

✽✽ ابو عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا انہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی پھر یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن، جہاں تک عید الفطر کے دن کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسا دن ہے جب تم روزے رکھنے ختم کر دیتے ہو تو اس دن تم کھاؤ پیو گے۔ جہاں تک عید الاضحیٰ کے دن کا تعلق ہے تو اس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا تو اس دن جمعہ بھی تھا انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر یہ بات بیان کی: آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دو عیدیں اکٹھی کر دی ہیں تو یہاں نواحی علاقوں میں رہنے والے جو لوگ موجود ہیں ان میں سے اگر کوئی شخص واپس جانا چاہے تو ہم اسے اجازت دیتے ہیں اور جو شخص ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہر جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی اور یہ بات ارشاد فرمائی: کوئی بھی شخص اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ہرگز نہ کھائے۔  
امام ابو بکر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محدثین نے تو یہ کلمات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر روایت کیے ہیں تو سفیان بولے: میری یادداشت کے مطابق یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے ویسے بھی یہ روایت ”منسوخ“ ہے۔

۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَرَّجٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ آتَى الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں حضرات کے فضائل کا انکار کرے۔ یہ تینوں اپنی زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تھے اور مرنے کے بعد بھی ان کی قبریں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں۔ واقدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ چمکتے ہوئے سفید رنگ کے مالک تھے۔ جن میں سرخی غالب تھی۔ آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. (اخرجه البخاری فی الحج)

✽✽ عبد اللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں: میں نے ”آگے سے کم بالوں والے“ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حجرِ اسود کے پاس آئے انہوں نے اس کا بوسہ لیا پھر وہ بولے: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو تم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَّابِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَا أَحْسِبُ أَنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ - يَعْنِي خَبِيثَتَيْنِ - الْبَصَلَ وَالثُّومَ، فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَيْنِ فَاقْتُلُوهُمَا بِالنُّضْجِ، ثُمَّ كُلُوهُمَا، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيحَهُ مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُخْرِجُ إِلَى الْبَيْعِ. (اخرجه مسلم فی المساجد)

✽✽ معدان بن ابوظلمہ یعمری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ ان دو درختوں - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد دو بودار درخت پیاز اور لہسن تھے (کی پیداوار کھاتے ہو) اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہے تم پکا کر ان کی بو کو ختم کر دو پھر انہیں کھاؤ، کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں حکم دیتے تھے تو اسے ”بیق“ کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔

۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يَذْكُرْ حُصَيْنٌ مَعْدَانَ. (اخرجه الموصلي فی مسنده)

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اس میں حصین نامی راوی نے معدان نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَوْ لَا قَبْلَ أَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَتَيْتُ بِمِائَةِ دِينَارٍ أَبِي بِهَا صَرْفًا، فَقَالَ طَلْحَةُ: عِنْدَنَا صَرْفٌ، أَنْتَظِرْ يَا تَيْ خَازِنُنَا مِنَ الْغَايَةِ. وَأَخَذَ مِنِّي الْمِائَةَ الدِّينَارِ، فَقَالَ لِي عَمْرُو: لَا تَفَارِقْهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. فَلَمَّا جَاءَ الزُّهْرِيُّ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَصَحُّ حَدِيثٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا، يَعْنِي فِي الصَّرْفِ. (متفق عليه)

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سودینار لے کہ آیا میں ان کے ذریعے بیع صرف کرنا چاہتا تھا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بولے: ہم بیع صرف کرنا چاہتے ہیں تم انتظار کرو تا کہ ہمارا خزانچی ”غابہ“ سے آجائے انہوں نے مجھ سے ایک سودینار وصول کر لیے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے الگ نہ ہونا، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔

گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) جب زہری آئے تو انہوں نے اس کلام کو نقل نہیں کیا۔

ویسے میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے مالک بن اوس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔“

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے اس بارے میں منقول احادیث میں یہ روایت سب سے زیادہ مستند ہے۔

سفیان کی مراد یہ تھی کہ ”بیع صرف“ کے بارے میں جو روایات منقول ہیں۔

۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ سَمْرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ سَمْرَةَ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا. (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا شراب فروخت کرتے ہیں تو وہ بولے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے کیا اسے اس بات کا پتہ نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے کہ جب ان کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔“

یعنی انہوں نے اسے پگھلا دیا۔

۱۳۵۸۴۴



۱۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
فُلَانٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ بِيَدِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ هَكَذَا - يَعْنِي يُحَرِّكُهَا  
يَمِينًا وَشِمَالًا - عُوَيْمِلُ لَنَا بِالْعِرَاقِ، عُوَيْمِلُ لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ اثْمَانَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ،  
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا.  
يَعْنِي أَذَابُوهَا. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنے ہاتھ کے ذریعے  
اس طرح اشارہ کرتے ہوئے یعنی اپنے ہاتھ کو بائیں طرف اور دائیں طرف حرکت دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا: عراق میں  
ہمارے ایک چھوٹے اہل کار نے مسلمانوں کے مال نے میں شراب اور خنزیر کی قیمت بھی خلط ملط کر دی ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا، تو انہوں نے اسے بگھلا کر اسے فروخت کر  
دیا۔“

(راوی کہتے ہیں: یعنی انہوں نے اسے بگھلا دیا۔)

۱۵ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتَهُ يَبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ. (متفق عليه)

\*\*\* امام مالک بن انس نے زید بن اسلم سے سوال کیا تو زید نے بتایا: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لیے) دیا پھر بعد  
میں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں اسے خرید لوں؟ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہ لو۔

۱۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ،  
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: رَأَاهَا تَبَاعُ أَوْ بَعْضُ نِتَاجِهَا. (متفق عليه)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تھا یا شاید اس کی اولاد میں سے کسی جانور کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

۱۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ  
مُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا يَزِيدَانِ فِي الْأَجْلِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ الْخَبَثَ. قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْحَدِيثُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ عَنْ عَبْدِ عَنْ عَاصِمٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدَةُ اتَيْنَاهُ لِنَسْأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا حَدَّثَنِيهِ عَاصِمٌ وَهَذَا عَاصِمٌ حَاضِرٌ، فَذَهَبْنَا إِلَى عَاصِمٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ هَكَذَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَمَرَّةً يَقْفُهُ عَلَى عُمَرَ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ، وَكَثُرَ ذَلِكَ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَرُبَّمَا سَكَنَّا عَنْ هَذِهِ الْكَلِمَةِ: يَزِيدَانِ فِي الْأَجْلِ. فَلَا نُحَدِّثُ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَحْتَجَّ بِهَا هُلُولَاءُ - يَعْنِي الْقَدْرِيَّةَ - وَلَيْسَ لَهُمْ فِيهَا حُجَّةٌ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جج اور عمرے کو آگے پیچھے کرو، کیونکہ ان دونوں کو آگے پیچھے کرنا زندگی میں اضافہ کرتا ہے غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: یہ روایت عبدالکریم نامی راوی نے عبدہ نامی راوی کے حوالے سے اور انہوں نے عاصم کے حوالے سے بیان کی تھی۔

جب عبدہ آئے تو ہم اس روایت کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: عاصم نے یہ روایت مجھے سنائی ہے اور عاصم بھی یہاں موجود ہیں یعنی اسی شہر میں ہیں تو ہم لوگ عاصم کے پاس گئے اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ روایت اسی طرح ہمیں سنائی۔

پھر اس کے بعد میں نے انہیں سنا کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس روایت کو حضرت عمر رضي الله عنه تک ”موقوف“ روایت کے طور پر بیان کیا اور ایک مرتبہ انہوں نے اس کی سند میں اپنے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔

تاہم اکثر اوقات وہ اس روایت کو عبداللہ بن عامر کے حوالے سے وہ ان کے والد کے حوالے سے وہ حضرت عمر رضي الله عنه کے حوالے سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: بعض اوقات وہ ہمارے سامنے یہ الفاظ بھی بیان نہیں کرتے تھے:

”یہ دونوں زندگی میں اضافہ کرتے ہیں۔“

تو ہم ان کلمات کو حدیث میں بیان نہیں کرتے ہیں اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ لوگ اس کے ذریعے استدلال نہ کریں۔

سفیان کی مراد وہ لوگ تھے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس روایت میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔

۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ - حَفِظْنَاهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ - قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

وَإِلٍ: شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ يَقُولُ كَثِيرًا مَا يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى الصُّبِيِّ بْنِ مَعْبِدٍ نَسْتَذْكُرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ الصُّبِيُّ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمْتُ، فَخَرَجْتُ أُرِيدُ الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ أَهَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ جَمِيعًا، فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فَقَالَا: لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِ أَهْلِهِ. فَكَانَمَا حَمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّمَا فَلَامَهُمَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ:

هُدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ، هُدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ . قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي أَنَّهُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجَازَهُ وَلَيْسَ أَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ . (ابن اجه في المناسك)

✽✽ ابووائل شقيق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق صبی بن معبد کے پاس گئے تاکہ ان سے اس حدیث کے بارے میں گفتگو کریں تو صبی بولے: میں ایک عیسائی شخص تھا میں نے اسلام قبول کیا میں حج کرنے کے ارادے سے روانہ ہونے لگا جب میں ”قادسیہ“ پہنچا تو وہاں میں نے حج اور عمرے دونوں کو ساتھ کرنے کا احرام باندھا (یا تلبیہ پڑھا) سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے سنا تو وہ بولے: یہ شخص اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے۔

ان کے ان کلمات کی وجہ سے گویا میرے اوپر پہاڑ کا وزن آ گیا میری ملاقات جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان دونوں کو ملامت کی پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہارے نبی ﷺ کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے۔ تمہارے نبی ﷺ کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج اور عمرہ اکٹھے ادا کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے درست قرار دیا تھا۔

اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود ایسا کیا تھا۔

۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ: إِنِّي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ . (اخرجه البخارى فى الحج)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ اس وقت ”وادی عقیق“ میں موجود تھے۔

”گزشتہ رات میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آیا اور بولا: آپ ﷺ اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے اور یہ

کہیے عمرہ حج میں ہے (یعنی آپ ﷺ حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا بھی تلبیہ پڑھئے)“

۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ . (متفق عليه)

✽✽ عاصم بن عمر بن خطاب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف سے رخصت ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار شخص روزہ کھول لے۔“

۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَلِي أَعْمَالَ مَنْ أَعْمَالَ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَمَالَكَ فَلَا تَقْبَلُ؟ فَقُلْتُ: أَجَلٌ، إِنَّ لِي أَفْرَاسًا أَوْ لِي أَعْبُدُ وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي، وَإِنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: يَا عُمَرُ مَا آتَاكَ اللَّهُ بِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. (واخرجه البخاري في الاحكام)

✽✽ ابن سعدی بیان کرتے ہیں: وہ ”شام“ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم کوئی سرکاری فرائض سرانجام دیتے رہے ہو اور جب تمہیں تنخواہ دی جائے گی تو تم نے اسے قبول نہیں کیا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں میرے پاس گھوڑے ہیں۔

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے پاس غلام ہیں اور میں اچھی حالت میں ہوں۔

تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے لیے صدقہ ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ جو ارادہ تم نے کیا ہے اس طرح کا ارادہ ایک مرتبہ میں نے بھی کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ عطا کرتے تھے تو میں یہ گزارش کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسے دے دیں جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال دیا تو میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسے عطا کر دیجئے جسے مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے عمر! اللہ تعالیٰ مانگے بغیر اور تمہاری دلچسپی ظاہر کیے بغیر اس مال میں سے جو کچھ تمہیں عطا کرتا ہے اسے حاصل کر لو اور اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرو اسے صدقہ کرو اور جو مال ایسا نہ ہو تو تم اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ۔“

۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بِنِ الْحَدَّثَانِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: إِنَّ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ كَانَتْ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصَةً، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ نَفَقَةً سَنَةً، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: يَحْسِبُ مِنْهُ نَفَقَةً

سَنَّتِهِ . (اخرجه احمد)

❖❖ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بنو نضیر کی زمینیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مال فے کے طور پر عطا کی تھیں۔ مسلمانوں نے ان کے لیے گھوڑے نہیں دوڑائے تھے سواریاں نہیں دوڑائیں تھیں یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آمدن میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کا خرچ حاصل کرتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا اسے گھوڑوں اور اسلحے کے لیے یعنی اللہ کی راہ میں تیاری کے لیے استعمال کرتے تھے۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے سال بھر کا خرچ روک لیتے تھے۔“

۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: أَلَا تَعْلَمُونَ صَدُقَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرَمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ أَوْ أَحَقَّكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ ابْنَةً مِنْ بَنَاتِهِ عَلَيَّ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أُوقِيَّةً، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ الْيَوْمَ لَيُغْلَى بِصَدُقَةِ الْمَرْأَةِ حَتَّى تَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَقُولَ كَلِفْتُ إِلَيْكَ عِلْقَ الْقَرْبَةِ . قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا فَلَمْ أَدْرِ مَا عِلْقُ الْقَرْبَةِ . قَالَ: وَأُخْرَى تَقُولُونَهَا لِبَعْضِ مَنْ يُقْتَلُ فِي مَغَازِيكُمْ هَذِهِ: قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا أَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْقَرَ دُفَّ رَاحِلَتِهِ أَوْ عَجَزَهَا ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا يَلْتَمِسُ التِّجَارَةَ، فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ، وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ . قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ أَيُّوبُ أَبَدًا يَشْكُ فِيهِ هَكَذَا، أَوْ قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ كَانَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَ بِهِ هَكَذَا وَإِلَّا فَلَمْ يُحْفَظْ . (موارد الظمان)

❖❖ ابو عجماء سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم لوگ عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو کیونکہ اگر یہ چیز دنیا میں عزت افزائی کا یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کا ذریعہ ہوتی، تو تم میں سے زیادہ لائق تم میں سے زیادہ حقدار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں سے جس خاتون کے ساتھ بھی شادی کی یا اپنی صاحبزادیوں میں سے جس صاحبزادی کی بھی شادی کی ان میں سے کسی کا مہر ”بارہ اوقیہ“ سے زیادہ نہیں تھا، لیکن آج تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کا مہر زیادہ ادا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں اس عورت کے لیے عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے: تمہاری وجہ سے مجھے پریشانی اٹھانا پڑی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں ایک نوجوان شخص تھا مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ ”علق القربہ“ سے مراد کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ تم لوگ کسی جنگ میں قتل ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ کہتے ہو فلاں شخص شہادت کی موت مارا گیا ہے یا فلاں شخص شہادت کی موت مرا ہے حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے اپنی سواری کے جانور پر بوجھ لادا ہوا ہو یا وہ سونے اور چاندی کو لے کر تجارت کرنے جا رہا ہو تو تم لوگ یہ بات نہ کہو بلکہ تم یوں کہو: جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔“

سفیان کہتے ہیں: ایوب نامی راوی ہمیشہ اس روایت کے الفاظ میں اسی طرح شک کا اظہار کرتے تھے۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اگر تو حماد بن زید نے بھی اس روایت کو انہی الفاظ میں نقل کیا ہے پھر تو ٹھیک ہے ورنہ یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ مِنْ أَهْلِ دَارِنَا - قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ - فَجِئْتُ مَعَ الشَّيْخِ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: أَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَعَلَى فِرَاشِ فُلَانٍ. فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْفِرَاشِ، فَلَمَّا وَلَّى الشَّيْخُ دَعَا عُمَرَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْ بِنَاءِ الْكُعْبَةِ. فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ الْكُعْبَةِ فَعَجَزُوا وَاسْتَقْصَرُوا فَتَرَكَوْا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ. فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ. (اخرجه الازرقى فى اخبار مكة)

عبداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ”بنوزہرہ“ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کو پیغام بھیج کر اسے بلوایا وہ ہمارے محلے میں رہتا تھا اس نے زمانہ جاہلیت پایا ہوا تھا۔ میں اس بزرگ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت ”حطیم“ میں موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے زمانہ جاہلیت میں پیدا ہونے والی (ناجائز اولاد کے بارے میں) دریافت کیا، تو وہ بزرگ بولا: جہاں تک نطفے کا تعلق ہے، تو وہ فلاں شخص کا تھا جہاں تک پیدائش کا تعلق ہے، تو وہ فلاں شخص کے فراش پر ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے ٹھیک کہا ہے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فراش کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ جب وہ عمر رسیدہ شخص واپس مڑ گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور دریافت کیا: تم مجھے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بارے میں بتاؤ۔

اس نے بتایا: قریش خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے نیکی حاصل کرنا چاہتے تھے، لیکن وہ اس کو بنانے سے عاجز ہو گئے، ان کے پاس (ساز و سامان) کم ہو گیا، تو انہوں نے ”حطیم“ والی جگہ کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے سچ کہا ہے۔

۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ

ابن عباس قال سمعتُ عمر بن الخطاب على المنبر يقول: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ قَالَ سُفْيَانُ فَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ بِطَوِيلِهِ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَشْيَاءَ، وَهَذَا مِمَّا لَمْ أَحْفَظْ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ. (اخرجه عبدالرزاق)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس نے ان پر کتاب نازل کی تو ان پر جو چیز نازل ہوئی اس میں ”رجم“ سے متعلق آیت بھی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت طویل روایت کے طور پر زہری سے سنی تھی اس وقت میں نے اس میں سے کچھ چیزیں یاد کر لیں لیکن یہ حصہ اس میں شامل ہے جسے میں نے اس دن یاد نہیں کیا تھا۔

۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَتَيْنَا الزُّهْرِيَّ فِي دَارِ ابْنِ الْجَوَّازِ فَقَالَ: إِنَّ شِئْتُمْ حَدِّثْتُمْ بَعْشَرِينَ حَدِيثًا، وَإِنْ شِئْتُمْ حَدِّثْتُمْ بِحَدِيثِ السَّقِيفَةِ، وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَاشْتَهَيْتُ أَنْ لَا يُحَدِّثَ بِهِ لِطَوِيلِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَدِّثْنَا بِحَدِيثِ السَّقِيفَةِ، فَحَدَّثْنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَشْيَاءَ، ثُمَّ حَدَّثَنِي بِقِيَّتِهِ الْبَعْدَ ذَلِكَ مَعْمَرٌ. (رواه عبدالرزاق)

سفیان کہتے ہیں: ہم ابن جواز کے گھر میں زہری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ بولے: اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بیس حدیثیں سناتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ”سقیفہ“ سے متعلق حدیث سناتا ہوں۔ (سفیان کہتے ہیں) میں حاضرین میں سے سب سے کم سن تھا اس لیے میں اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ طویل حدیث نہ سنائیں لیکن حاضرین نے کہا کہ آپ ہمیں ”سقیفہ“ سے متعلق حدیث سنائیں۔

تو انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی جس میں سے کچھ چیزیں میں نے یاد کر لیں اور اس روایت کا بقیہ حصہ اس کے بعد معمر نے مجھے سنایا تھا۔

۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَبَ النَّصَارِيُّ ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (رواه البخاری فی احادیث الانبیاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”تم لوگ مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم کو بڑھا دیا تھا میں (اللہ) کا بندہ ہوں تو تم لوگ یوں کہو اس کے بندے اور اس کے رسول“۔

۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ اللَّيْثِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ بِذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. (رواه البخاری فی بدء الوحي)

✽✽✽ علقمہ بن وقاص لیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اعمال (کی جزا) کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی جزا ملے گی جو اس نے نیت کی ہوگی، تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہوگی تاکہ وہ اسے حاصل کر لے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے ہوگی، تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی، جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔“

۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ دِيكَمَا نَقَرْنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، أَوْ نَقَدْنِي ثَلَاثَ نَقَدَاتٍ، فَقُلْتُ: أَعْجَمِيٌّ، وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِي إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَمَنْ اسْتَخْلَفَ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ. (اخرجه مسلم فی المساجد)

✽✽✽ معدان بن طلحہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک مرغ نے تین مرتبہ مجھے ٹھونکا مارا ہے (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے)

میں نے سوچا: کوئی عجمی (مجھے شہید کر دے گا) میں اپنے بعد (نئے خلیفہ کے انتخاب) کا معاملہ ان چھ افراد کو سونپ کر جا رہا ہوں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے یہ حضرات عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں، تو جس شخص کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے وہی خلیفہ شمار ہوگا۔

۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا صَلَّى صَلَاةً جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ حَاجَةٌ قَامَ فَدَخَلَ، قَالَ: فَصَلَّى صَلَوَاتٍ لَا يَجْلِسُ لِلنَّاسِ فِيهِنَّ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَحَضَرْتُ الْبَابَ فَقُلْتُ: يَا أَيْرَفَا أَبَامِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَكَاةٌ؟ فَقَالَ: مَا بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَكْوَى. فَجَلَسْتُ، فَجَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَجَلَسَ،



فَخَرَجَ يَرْفًا فَقَالَ: قُمْ يَا ابْنَ عَفَّانَ، قُمْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. فَدَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَبْرٌ مِّنْ مَّالٍ عَلَى كُلِّ صَبْرَةٍ مِنْهَا كَيْفٌ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي نَظَرْتُ فِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدْتُكُمْ مِّنْ أَكْثَرِ أَهْلِهَا عَشِيرَةً، فَخُذَا هَذَا الْمَالَ فَاقْسِمَاهُ، فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلِ فَرْدًا. فَأَمَّا عُثْمَانُ فَحَثَا، وَأَمَّا أَنَا فَجَثَوْتُ لِرُكْبَتِي وَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ نَقْصَانًا رَدَدْتُ عَلَيْنَا. فَقَالَ عُمَرُ: سِنْسِنَةٌ مِّنْ أَحْشَنَ - يَعْنِي حَجْرًا مِّنْ جَبَلٍ - أَمَا كَانَ هَذَا عِنْدَ اللَّهِ إِذْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ الْقَدَّ. فَقُلْتُ: بَلَى وَاللَّهِ، لَقَدْ كَانَ هَذَا عِنْدَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا، وَلَوْ عَلَيْهِ فُتِحَ لَصَنَعَ فِيهِ غَيْرَ الَّذِي تَصْنَعُ قَالَ فَعَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ إِذَا صَنَعَ مَاذَا؟ قُلْتُ: إِذَا لَأَكَلَ وَأَطْعَمَنَا. قَالَ: فَشَجَّ عُمَرُ حَتَّى اخْتَلَفَتْ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا فَلَا لِي وَلَا عَلَيَّ.

(اخرجه البزار في البحر الزخار)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کر لینے کے بعد لوگوں سے (بات چیت کے لیے) بیٹھ جاتے تھے تو جس شخص کو کوئی کام ہوتا تھا وہ ان کے ساتھ بات کر لیتا تھا اگر کسی کو کوئی کام نہیں ہوتا تھا تو وہ اٹھ کر (اپنے گھر) تشریف لے جاتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نمازیں ادا کیں لیکن وہ ان کے بعد لوگوں سے ملاقات کے لیے نہیں بیٹھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان کے دروازے پر آیا میں نے کہا: اے یرفا! (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خادم تھا)

کیا امیر المومنین بیمار ہیں؟ اس نے جواب دیا: امیر المومنین بیمار تو نہیں ہیں۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں)

میں وہاں بیٹھ گیا اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں آگئے تو وہ بھی وہاں بیٹھ گئے۔ یرفا باہر آیا تو بولا: اے ابن عفان! اے ابن عباس! آپ آئیے تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے سامنے مال کے کچھ ڈھیر رکھے ہوئے تھے اور ہر ڈھیر کے ساتھ برتن بھی رکھا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے اہل مدینہ کا جائزہ لیا تو میں نے تم دونوں کو ایسا پایا جن کے خاندان کے زیادہ افراد یہاں موجود ہیں تو آپ لوگ اس مال کو حاصل کر کے تقسیم کریں جو بیچ جائے وہ واپس کر دیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ ملا کر جو کچھ آیا تھا وہ لے لیا لیکن میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا میں نے کہا: اگر یہ کم ہو تو آپ ہمیں اور دیں گے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: سخت ترین چیز کا ٹکڑا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ کا پتھر ہے) یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے والد کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے ان کی تعریف کی کہ یہ اپنی جرأت میں اور صحیح رائے پیش کرنے میں اپنے والد کی مانند ہیں)

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: کیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز کی کوئی قدر نہیں ہوگی کہ جب حضرت محمد رضی اللہ عنہ اور ان کے

اصحاب کدکھایا کرتے تھے۔

میں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بات قابل قدر ہے اگر نبی اکرم ﷺ زندہ ہوتے اور آپ ﷺ کو فتوحات نصیب ہوتیں، تو نبی اکرم ﷺ کا طرز عمل اس سے مختلف ہوتا جو آپ کا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آگے اور بولے: پھر نبی اکرم ﷺ نے کیا کرنا تھا، تو میں نے کہا: آپ ﷺ نے خود بھی کھانا تھا، اور ہمیں بھی کھانے دینا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کی پسلیاں حرکت کرنے لگیں، پھر وہ بولے: میری یہ خواہش ہے کہ میں اس معاملے سے برابری کی بنیاد پر نکل جاؤں نہ مجھے کچھ ملے نہ میرے ذمے کچھ لازم ہو۔

۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَفِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ. (اخرجه البخارى فى الاعتصام)

طارق بن شہاب کہتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہوتی۔

”آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا“۔

تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی؟ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اور جمعہ کے دن میں نازل ہوئی تھی۔

۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقِيَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: أَكْرِمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ وَيَحْلِفْ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ، أَلَا لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِأَمْرَةٍ، فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، أَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ بَحْبَحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَدَى وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبَعَدُ، أَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائِئُهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

سليمان بن يسار کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ نے ”جابیہ“ کے مقام پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے بالکل اس طرح جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میرے ساتھیوں کی عزت افزائی کرو! پھر ان کے بعد والوں کی پھر ان کے بعد والوں کی پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا“  
یہاں تک کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی مانگی نہیں گئی ہوگی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی  
گئی ہوگی۔

خبردار! جب بھی کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا، خبردار! جو شخص جنت میں رہائش اختیار  
کرنا چاہتا ہے (وہ مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہے، کیونکہ شیطان تنہا شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور  
ہوتا ہے خبردار! جس شخص کو اس کی نیکی خوشی کرے اور اس کی برائی اس کو رنجیدہ کرے وہ مومن ہے۔

## ۳ - مُسْنَدِ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ الْحَجَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ. (اخرجه مسلم في النكاح)

\*\*\* حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا اور نکاح کا پیغام بھی نہیں بھیج سکتا۔"

۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ بِمَلَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ يَسْأَلُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعَالِجُهُ؟ فَقَالَ لَهُ أَبَانَ بْنُ عَثْمَانَ: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عَثْمَانَ بْنَ عَفَانَ يُخْبِرُ بِذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

\*\*\* نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: "ملل" کے مقام پر عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے آگئیں وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا اور ان سے دریافت کیا: انہیں کس چیز کے ذریعے علاج کرنا چاہئے؟ تو ابان بن عثمان (رضی اللہ عنہ) نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان غنی نے حضرت ابو بکر صدیق کی دعوت کے نتیجے میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عثمان غنی نے پہلے اپنی اہلیہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آ گئے پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آ گئے پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر کے ایام میں حضرت عثمان غنی کی اہلیہ سیدہ رقیہ بہت شدید بیمار تھیں۔ جس کی وجہ سے غزوہ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ لیکن کیونکہ آپ نبی اکرم کے حکم کے تحت اس میں شریک نہیں ہوئے تھے اس لئے نبی اکرم نے غزوہ بدر کے اجر اور مالِ غنیمت میں انہیں حصہ دیا۔ سیدہ رقیہ کے انتقال کے بعد سیدہ ام کلثوم کی شادی ان کے ساتھ کی تھی۔ حضرت عثمان غنی کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی نے اپنے مال کے ذریعے اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی۔ حضرت عمر کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنی کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ ان کے دورِ خلافت میں اسلامی سلطنت کی حدود وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کے ساتھ داخلی انتشار بھی پیدا ہونا شروع ہوا جس کے نتیجے میں 11 ذوالحجہ جمعہ کے دن سن 35 ہجری میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان غنی کو شہید کر دیا گیا۔

نے انہیں کہا: تم اس پر صبر (مخصوص قسم کی بوٹی) کالیپ کرو کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس پر صبر (مخصوص قسم کی بوٹی) کالیپ کرے۔

۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّأَ عُثْمَانُ عَلَى الْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يُصَلِّيَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخِرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا. (اخرجه عبدالرزاق)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ”مقاعد“ کے مقام پر تین، تین مرتبہ وضو کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس نماز اور اس کے بعد والی نماز جب تک وہ اسے ادا نہیں کر لیتا، ان کے درمیان کے اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَنبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى بِأَهْلِ مَنَى أَرْبَعًا فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي تَأَهَّلْتُ بِأَهْلِي بِهَا لَمَّا قَدِمْتُ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا تَأَهَّلَ الرَّجُلُ فِي بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ بِهِ صَلَاةَ الْمُقِيمِ. (رواه البخاری فی الرقاق)

✽✽ ابن ابو ذباب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان کے والد کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات نماز پڑھائی تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا، تو وہ بولے: جب میں یہاں آیا تو میں نے اپنی بیوی کی وجہ سے اسے بھی اپنا وطن بنا لیا ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب آدمی کسی شہر میں شادی کر لے تو اسے وہاں مقیم شخص کی سی نماز ادا کرنی چاہئے۔“

## ۴ - مسند علی بن ابی طالب

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حَسَنُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ لَا يَعْنِي نِكَاحِ الْمُتَعَةِ (اخرجه الموصلي في مسنده)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر) کے زمانے میں نیکاح متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں: اس روایت سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر نیکاح متعہ سے بھی منع کیا تھا۔ (بلکہ نیکاح متعہ کی حرمت کا حکم بعد میں دیا تھا)

۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَخُطَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ أَنَّ لِي شَيْءَ لِي ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ الْوَفْضَةَ فَخَطَبْتُهَا، فَقَالَ لِي: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيهَا إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَإِنَّ دِرْعَكَ الْحُطَمِيَّةَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَهَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي. قَالَ: فَائْتِي بِهَا. قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا

(\*) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی پرورش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہے۔ آپ کی کنیت ”ابوالحسن“ اور ”ابوتراب“ ہے۔ آپ نے دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ نبی اکرم آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ”تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو“۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ مفسرین کے بیان کے مطابق قرآن کی بعض آیات کا شان نزول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح نبی اکرم کی بعض احادیث بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت، ذہانت، عربوں میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپ نے 21 رمضان المبارک سن 40 ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

فَزَوَّجْنِيهَا، فَلَمَّا ادَّخَلَهَا عَلَيَّ قَالَ: لَا تُحَدِّثْنَا شَيْئًا حَتَّىٰ اِتَّيَكُمَا . فَجَانْنَا وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ أَوْ قَطِيفَةٌ، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ تَخَشَّخَشْنَا، فَقَالَ: مَكَانِكُمَا . فَدَعَا بِنَاءً فِيهِ مَاءٌ، فَدَعَا فِيهِ ثُمَّ رَشَهُ عَلَيْنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ أَنَا؟ قَالَ: هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا . قَالَ أَبُو عَلِيٍّ ابْنُ الصَّوَّافِ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَىٰ مَنْبَرِ الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ . (رواه البيهقي في الصداق)

✽ ✽ عبد اللہ بن ابوشیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے بتایا: جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے یہ سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام بھجواؤں پھر مجھے یہ یاد آیا میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں۔ پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور فضیلت کا خیال آیا تو میں نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے) نکاح کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے تم (مہر کے طور پر) اسے دو؟

میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ”ہطمیہ“ زرہ کہاں ہے جو میں نے فلاں موقع پر تمہیں دی تھی؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ہی لے آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہ لے کر آیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ زرہ دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شادی (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ کر دی۔

جب ان کی رخصتی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک میں تم دونوں کے پاس نہیں آتا اس وقت تک تم دونوں کوئی بات چیت نہ کرنا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ایک چادر (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک کبیل اوڑھا ہوا تھا۔

جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہم اس میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوا یا جس میں پانی موجود تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دعا مانگی (یعنی اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہم پر چھڑک دیا۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ یعنی (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں یا میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔

۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعْتُ عَائِشَ

بْنِ أَنَسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الْمَدْيِ شِدَّةً فَارَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ ابْنَتُهُ عِنْدِي، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ. (اخرجه ابويعلی فی المسند)

\*\*\* عائش بن انس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔ میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا چاہتا تھا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی تھی تو میں نے عمار رضی اللہ عنہ (بن یاسر) کو یہ ہدایت کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (مذی کے خروج پر) صرف وضو کر لینا کافی ہے۔

۴۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو جَحِيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ عَبْدًا فَهَمَّا فِي كِتَابِهِ، أَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكَ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. (اخرجه البخاری فی العلم)

\*\*\* ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور ایسی چیز ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے (ہمارے پاس ایسا کچھ نہیں ہے) صرف وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنی کتاب کے بارے میں فہم عطا کر دیتا ہے یا وہ کچھ ہے جو اس صحیفے میں موجود ہے میں نے دریافت کیا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیت کے بارے میں قیدی کو رہائی دلانے کے بارے میں (احکام ہیں اور یہ حکم ہے کہ) کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۴۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَقْسِمَ جَلَالَهَا وَجُلُودَهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا.

(اخرجه البخاری فی الحج)

\*\*\* عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں۔

(یعنی انہیں ذبح کرواؤں) اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑے اور ان کی کھالوں کو تقسیم کر دوں اور ان میں سے کوئی بھی چیز قصائی کو نہ دوں۔



نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اسے اپنے پاس سے (معاوضے کی) ادائیگی کریں گے۔

۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَقْسِمَ جَلَالَهَا وَجُلُودَهَا. (اخرجه البخاری فی الحج)

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَزِدْنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَلَى هَذَا، فَأَمَّا عَبْدُ الْكَرِيمِ فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ مِنْ هَذَا. حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا، میں آپ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑے اور ان کی کھالوں کو تقسیم کر دوں۔ حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ابن ابوجح نے میرے سامنے صرف یہی الفاظ بیان کیے تھے جہاں تک عبدالکریم نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کے مقابلے میں زیادہ مکمل روایت بیان کی۔

۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا.

فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنْامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ. ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ. قَالَ عَلِيُّ: فَمَا تَرَكَتَهَا مُنْذُ بَعْدُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوا لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ. قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ.

(اخرجه احمد)

حضرت علی بن ابولیلی حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ ﷺ سے کوئی خادم مانگ لیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو؟ تم سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ (یہ روایت بیان کرنے کے بعد) سفیان نے کہا: ان میں سے کوئی ایک کلمہ 34 مرتبہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات سنی ہے میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔

لوگوں نے ان سے دریافت کیا۔ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: جنگ صفین کی رات بھی (میں نے اسے پڑھنا ترک نہیں کیا)

۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ أُمَّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ خَادِمًا وَأَدْعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ

تَطْوَى بُطُونَهُمْ مِنَ الْجُوعِ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَّلِ إِلَى الْآخِرِ . (اخرجه احمد)

\*\*\* حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فاطمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہیں خادم نہیں دوں گا۔ کیا میں اہل صفہ کو بھوکا پیٹ چھوڑ دوں؟ کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے؟“

اس کے بعد راوی نے عبید اللہ کے حوالے سے منقول سابقہ روایت آخر تک نقل کی ہے۔

۴۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ . (اخرجه احمد)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

عبداللہ بن عتبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گزارش کی: جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات کے آخری حصے میں انہیں پڑھا تھا۔

۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ، فَقَالَتْ إِنَّتِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاسْأَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ فَسَأَلْتُ عَلِيًّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَوْمَ وَلَيْلَةَ لِلْمُقِيمِ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ . (اخرجه عبدالرزاق)

\*\*\* شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے یہ سوال کرو، کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے۔ ”مقیم کے لیے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں۔“

۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو السَّوْدَاءِ: عَمْرُو النَّهْدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَمْسَحُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَيَقُولُ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلِيٌّ ظَهْرَهُمَا لَطَنْتُ أَنَّ بُطُونَهُمَا أَحَقُّ .

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ كَانَ عَلَى الْخُفَيْنِ فَهُوَ سُنَّةٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ الْخُفَيْنِ فَهُوَ مَنْسُوحٌ .

✽✽ ابن عبد خیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو پاؤں کے اوپری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا وہ یہ فرما رہے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوپری حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میرا یہ خیال ہے کہ ان کا نیچے والا حصہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس پر مسح کیا جائے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اگر تو یہ واقعہ موزوں پر مسح کے بارے میں ہے تو یہ سنت ہے اور اگر موزوں کے علاوہ ہے تو پھر یہ حکم ”منسوخ“ ہے۔

۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا: بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ ذَا الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلُهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ زید بن یثیع بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا حج کے موقع پر آپ کو کون سی چیز کے ہمراہ بھیجا گیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: مجھے چار چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا (یعنی یہ چار اعلان کرنے ہیں)

”جنت میں صرف مومن داخل ہوگا، کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا“ مسلمان اور مشرکین اس سال کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔

اور جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ اپنی متعین مدت تک ہوگا۔

اور جس شخص کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے تو اس کی مہلت چار ماہ ہے۔“

۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: بَعَثَنِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، بِهَا ظَمِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا. فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلَنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّمِينَةِ فَقُلْنَا: أَخْرَجِي الْكِتَابَ. فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتَلْقَيْنَنَّ الثِّيَابَ. فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ فَقَالَ حَاطِبٌ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ آتِخَذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَنَزَلَتْ فِيهِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) الْآيَةُ. قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَوْلًا مِنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ؟ (اخرجه الموصلي في مسنده)

عبد اللہ بن ابورافع جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سیکر ٹری تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا تم لوگ جاؤ اور ”خان“ کے باغ پہنچو وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہوگا تم لوگ وہ اس سے لے لینا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس باغ تک آئے تو وہاں ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا: تم خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا: تم خط نکالو ورنہ ہم تمہاری چادر اتار دیں گے تو اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے اسے نکالا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں یہ تحریر تھا۔

یہ حاطب بن ابولتعه کی طرف سے مکہ میں رہنے والے کچھ مشرکین کے لیے تھا جس میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ کی طرف) کوچ کرنے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: حاطب یہ کیا تھا حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ مل کر رہا ہوں لیکن میں ان کا حصہ نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو دیگر مہاجرین ہیں ان کی وہاں رشتے داریاں ہیں جن کی وجہ سے مکہ میں ان کے گھر والے اور ان کی زمینیں محفوظ ہیں۔

میں یہ چاہتا تھا کیونکہ میرا قریش کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتے داروں کی حفاظت کریں میں نے کفر کرتے ہوئے یا اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی رہتے ہوئے یہ عمل نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بات کہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ”بدر“ میں شریک ہوا ہے تمہیں کیا پتہ؟ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو مخاطب کر کے کہا ہو: تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

عمر و بن دینار کہتے ہیں: اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔“

سفیان کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ آیا یہ روایت کا حصہ ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ: عَبَدَ اللَّهُ بَنَ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ: كَانُوا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَمَرَّتْ بِهِمْ جِنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا، فَقَالَ عَلِيُّ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا:

أَمْرَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ . فَقَالَ عَلِيُّ : إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَعُدْ .

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

✽ ✽ عبد اللہ بن سحرہ از دی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اس (جنازے) کے لیے کھڑے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہ عمل نہیں کیا۔

۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَامَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَمْ يَعُدْ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ : وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَكَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، فَإِذَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ لَمْ يَدْخُلْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ أَبَا مَعْمَرٍ وَكَانَ لَا يَقُولُ حَدَّثَنَا إِلَّا أَنْ يَقُولَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا .

(اخرجه مالك فى الجنائز)

✽ ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے ایک مرتبہ کھڑے ہوئے پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل نہیں کیا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس روایت کو ابن ابونعجم اور لیث کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے ابو معمر سے نقل کرتے تھے تو جب ہم نے اس پر مشتبہہ کیا، تو انہوں نے ابن ابونعجم کی روایت میں ابو معمر کو بھی شامل کر دیا اور وہ لفظ ”حدثنا“ صرف اس وقت استعمال کرتے تھے جب دونوں راویوں میں سے ہر ایک نے لفظ ”حدثنا“ استعمال کیا ہو۔

۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا وَبَعَثَ أَبُو مُوسَى وَأَمْرَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَاجَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّادَاتِ ، وَأَعْنِي بِالْهُدَى : هِدَايَةَ الطَّرِيقِ ، وَالسَّادَاتِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمِ . قَالَ : وَنَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَيْسِيِّ وَالْمِشْرَةِ الْحَمْرَاءِ ، وَأَنَّ الْبَسَ خَاتِمِي فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ . وَأَشَارَ إِلَى السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ : وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّمَا يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ . فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي حَفِظْتُ أَنَا فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ ، فَإِنْ خَالَفُونِي فِيهِ فَاجْعَلُوهُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى . فَكَانَ سُفْيَانُ بَعْدَ ذَلِكَ رُبَّمَا قَالَ : عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى ، وَرُبَّمَا نَسِيَ فَحَدَّثَ بِهِ عَلِيٌّ مَا سَمِعَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ . (اخرجه الترمذى فى الناس)

✽ ✽ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھجوایا اور انہیں اس کام کے بارے میں کسی چیز کی ہدایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: نبی

اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سیدھے رہنے کا سوال کرنا۔

ہدایت سے میری مراد راستے کی ہدایت ہے اور صراط سے مراد تمہارا اپنے تیر کو ٹھیک کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے قسی اور سرخ میٹرہ (ریشمی کپڑے کی قسمیں) استعمال کرنے سے منع کیا اور مجھے اس بات سے بھی منع کیا کہ میں اپنی اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی تھی۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سفیان اس روایت کو عاصم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو بکر سے نقل کرتے ہیں تو ان سے یہ کہا گیا: دیگر محدثین نے تو اس روایت کو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو بردہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تو انہوں نے کہا: میں نے تو اس روایت کو اسی طرح یاد رکھا ہے کہ یہ ابو بکر بن ابو موسیٰ سے منقول ہے۔

لیکن اگر دوسرے لوگ مجھ سے مختلف روایت کر رہے ہیں تم یہ الفاظ شامل کر لو کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے یہ بات منقول ہے۔

تو سفیان کا یہ معمول تھا کہ اس کے بعد وہ بعض اوقات اس روایت کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے منقول روایت کے طور پر بیان کرتے تھے اور بعض اوقات اسے بھول جاتے تھے تو جو انہوں نے سنا ہوا تھا اس کے مطابق حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو بکر کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔

۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيَلِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، وَقَدْ أَدَخَلْتُ رَجُلِي فِي الْغَرَزِ فَقَالَ لِي: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقُلْتُ: الْعِرَاقَ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ جِئْتَهَا لَيَصِيبَنَّكَ بِهَا ذُبَابُ السَّيْفِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: وَإِنَّ اللَّهَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ يَقُولُهُ. فَقَالَ أَبُو حَرْبٍ: فَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: فَعَجِبْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ: رَجُلٌ مُحَارِبٌ يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا عَنْ نَفْسِهِ. (اخرجه ابو يعلى في المسند)

ابو اسود دیلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے پاس عبد اللہ بن سلام آئے، میں اس وقت اپنا پاؤں رکاب میں داخل کر چکا تھا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: عراق۔

وہ بولے: اگر آپ وہاں چلے گئے تو آپ کو تلوار کی دھار ضرور لگے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے پہلے میں نبی اکرم ﷺ کو بھی یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سن چکا تھا۔

۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. (اخرجه الموصلي في المسند)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔

۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى: أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ. (اخرجه الموصلي في المسند)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے، یعنی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الَّذِينَ.

(اخرجه الترمذی فی الفرائض)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے (میت کی وصیت پر عمل کرنے سے پہلے اس کے ذمے واجب الادا) قرض ادا کیا جائے گا حالانکہ تم لوگ (قرآن میں) وصیت کا ذکر قرض سے پہلے پڑھتے ہو۔

۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنْبًا. (اخرجه الموصلي في مسنده)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قرآن کی تلاوت کے لیے نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی البتہ اگر آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہوتے (تو قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَقَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمِّيَّ: إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَغْضُكَ إِلَّا مُنَافِقًا. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”امی نبی“ نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔

۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَيِّدِي - يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ - حِينَ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ، فَكَانَ النَّاسَ قَدْ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي: أَنَّ نَاسًا يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَلَا يَعُودُونَ فِيهِ أَبَدًا، إِلَّا وَإِنَّ آيَةَ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُجَدَّبَعِ الْيَدِ أَحَدِي يَدَيْهِ كَشَدَى الْمَرَاةِ لَهَا حَلْمَةٌ كَحَلْمَةِ الْمَرَاةِ. قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: حَوْلَهَا سَبْعُ هَلْبَاتٍ. فَالْتِمِسُوهُ

فِيَّيْ لَا أَرَاهُ إِلَّا فِيهِمْ، فَوَجَدُوهُ عَلَى شَفِيرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلَى، فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. وَإِنَّ عَلِيًّا لَمُتَقَلِّدٌ  
فَوَسَّالَهُ عَرَبِيَّةً يَطْعَنُ بِهَا فِي مُخَدَّجَتِهِ قَالَ فَفَرِحَ النَّاسُ حِينَ رَأَوْهُ وَاسْتَبَشَرُوا، وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا  
يَجِدُونَ. (اخرجه الموصلي في المسند)

ابو کثیر بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس وقت جب انہوں نے اہل  
نہروان کے ساتھ جنگ کی تھی کچھ لوگوں کو انہیں قتل کرنے کے بارے میں الجھن محسوس ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ  
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

”بے شک کچھ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیرنشانے سے پار ہو جاتا ہے اور وہ لوگ دین میں واپس  
کبھی نہیں آئیں گے یاد رکھنا! ان کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ ان کے درمیان ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کے ایک ہاتھ  
کی بناوٹ ناقص ہوگی۔ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا اور وہ یوں حرکت کرے گا جس طرح عورت  
حرکت کرتی ہے۔“

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس کے ارد گرد سات بال ہوں گے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: تم لوگ اسے تلاش کرو کیونکہ میرا خیال ہے وہ ان میں ہوگا تو لوگوں نے نہر کے کنارے مقتولین میں اس شخص کو پایا تو  
حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گلے میں عربی کمان لٹکائی ہوئی تھی انہوں نے وہ کمان اس کے ناقص ہاتھ پر چھوتے ہوئے یہ بات  
کہی۔

راوی کہتے ہیں: جب لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ خوش ہو گئے اور انہوں نے اس سے بشارت حاصل کی اور انہوں نے جو  
الجھن محسوس کی تھی وہ ختم ہو گئی۔



## ۵ - مسنَدُ الزَّبِيرِ بْنِ الْعَوَامِ

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُرُّ عَلَيْنَا الْخُصُومَةُ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا لَشَدِيدٌ. (اخرجه ابويعلى الموصلى فى المسند)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی:

”پھر بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرو گے۔“

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دنیا میں جو ہمارے درمیان اختلاف ہے تو کیا بعد میں دوبارہ ہمارے

درمیان اختلاف ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں تو میں نے عرض کی: پھر تو معاملہ بہت شدید ہوگا۔

۶۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآئِي نَعِيمٍ نَسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ. قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَاكَ سَيَكُونُ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ. (اخرجه احمد)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی:

(۶۱) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصى بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ آپ کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔ اس اعتبار سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے بھی تھے۔ مشہور قول کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ۱۶ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے چند دن بعد اسلام قبول کیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق یہ اسلام قبول کرنے والے چوتھے یا شاید پانچویں شخص ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف بھی ہجرت کی۔ آپ کے فضائل و مناقب کے بارے میں حدیث بھی منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔ جنگ جمل کے دوران حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس جنگ سے الگ ہو گئے تھے، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ایک شخص نے اپنے دوستوں کے ساتھ جمل کران کو شہید کر دیا۔

”پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور بالضرور سوال کیا جائے گا۔“

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ حالانکہ ہمیں تو یہی دو چیزیں ملتی ہیں کھجور اور پانی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ضرور ہوگا۔

حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبکہ بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے پھر وہ کہنے لگے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا۔

۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضِ اللَّيْثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُرَّرُ عَلَيْنَا الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوبِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، حَتَّى يُؤَدَّى إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقُّهُ. (اخرجه الموصلي في المسند)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”پھر قیامت کے دن تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے ایک دوسرے سے بحث کرو گے۔“

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! دنیا میں ہمارے درمیان یہ جو اختلاف ہے تو کیا یہ خواص ذنوب کے ساتھ دوبارہ ہم پر آئے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جب تک تم میں سے ہر حقدار کو اس کا مخصوص حق نہیں مل جاتا۔

۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِنْشَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا، فَاسْتَقْبَلَ نَحْبًا بَبْصَرِهِ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ صَيْدَ وَجِّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ. وَذَلِكَ قَبْلَ نَزُولِ الطَّائِفِ وَحِصَارِهِ ثَقِيفًا. (اخرجه البيهقي في الحج)

عروہ بن زبیر حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ”لیہ“ (طائف کی ایک نواحی آبادی) سے آرہے تھے یہاں تک کہ جب ہم سدرہ (پیری کے درخت) کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ قرن اسود (چھوٹے پہاڑ یا طائف کے قریب ایک گاؤں) کے پاس ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ اس کے مد مقابل ٹھہرے آپ ﷺ نے نخب (نامی چھوٹی سی وادی) کی طرف رخ کیا۔

آپ ﷺ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ لوگ بھی ٹھہرے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ”وج“ (یعنی طائف) کا شکار اور یہاں کے درخت بھی حرم کا حصہ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے طائف میں پڑاؤ کرنے اور ثقیف قبیلے کا محاصرہ کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

## ۶ - مسنَد عبد الرحمن بن عوف

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۶۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالََةَ يَقُولُ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ. (اخرجه الموصلي في المسند)

بجالیہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کیا، یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہجر“ نامی علاقے کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

۶۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اشْتَكَى أَبُو الرَّدَادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ أَبُو الرَّدَادِ: إِنَّ أَخْيَرَهُمْ وَأَوْصَلَهُمْ - مَا عَلِمْتُ - أَبُو مُحَمَّدٍ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَقُولُ اللَّهُ: أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتَهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّئْتُ.

(اخرجه الموصلي في المسند)

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ابورداد بیمار ہو گئے، تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لیے آئے ابورداد نے کہا: میرے علم کے مطابق لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے والے ابو محمد ہیں۔

تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمن ہوں میں نے رحم (رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے نام کے مطابق رکھا ہے، تو جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے جڑ سے ختم کر دوں گا“۔

(\*) حضرت عبد الرحمن بن عوف کا تعلق قریش کی شاخ بنو زہرہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبد عمرو تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے عبد الرحمن رکھا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں رہائش اختیار کرنے سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ انہیں حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ انہوں نے غزوہ بدر اور غزوہ اُحد اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں اور ان 6 افراد میں شامل تھے جن کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ یہ 6 افراد آپس میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں گے۔ یہ بہت صاحب حیثیت آدمی تھے۔ سن 31 ہجری میں حضرت عبد الرحمن بن عوف کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 75 برس کے لگ بھگ تھی۔

## ۷ - مسند سعد بن ابی وقاص

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۶۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَرَضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سعد بن ابوقاص مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن مالک بن اہل بن نصر بن کنانہ۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان ”بنو زہرہ“ سے ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو اسحاق“ ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حمنہ ابوسفیان بن امیہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک روایت کے مطابق چھ آدمیوں کے بعد اور دوسری روایت کے مطابق ۴۳ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے (یعنی یہ اسلام قبول کرنے والے ۵ ویں یا ۶ ویں آدمی تھے)۔ جس وقت انہوں نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر ۷۱ سال تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا شمار ”عشرہ مبشرہ“ میں ہوتا ہے جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ افراد کی کمیٹی میں شامل کیا تھا جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد آئندہ خلیفوں کا انتخاب کرنا تھا اور ان کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: یہ وہ حضرات ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان سب سے راضی تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سعد بن ابی وقاص کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ غزوہ احد کے دن آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اے طاقت ور لڑکے! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! تم تیرا اندازہ جاری رکھو۔ ایک روایت کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: یہ میرے ماموں (یعنی ننھیالی عزیز) ہیں۔ اگر کسی شخص کا ماموں ان جیسا ہو تو وہ مجھے دکھائے۔ ابن اثیر بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ماموں اس لئے کہا تھا کیونکہ ان کا تعلق قبیلہ زہرہ سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا (یہاں ماموں سے مراد ننھیالی عزیز ہیں) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے انہوں نے ہی کوفہ شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پہلے عراق کا گورنر مقرر کیا تھا اور بعد میں انہیں معزول کر دیا تھا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی: ”اے اللہ! سعد تجھ سے جو دعائے مانگے تو اسے قبول کر۔“ اس دعا کے نتیجے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ”مستجاب الدعوات“ بن گئے تھے۔ لوگوں کو اس بات کا علم تھا اور وہ اس حوالے سے ان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۵ ہجری میں ہوا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ سے ۷ میل کے فاصلے پر ”عقیق“ کے مقام پر ہوا۔ ان کی میت کو مدینہ منورہ لایا گیا۔ مسجد نبوی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ازواج مطہرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت سعد کے صاحبزادے عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: مہاجرین میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال سب سے آخر میں ہوا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ایک پرانا ڈبہ کپڑا دے کر یہ وصیت کی: مجھے اس میں کفن دینا۔ کیونکہ غزوہ بدر کے دن میں نے اسے پہنا ہوا تھا۔ اس کو پہن کر میں مشرکین سے لڑا تھا اور میں نے آج کے دن کے لئے اسے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَاتَصَدَّقُ بِثُلثِي مَالِي؟ قَالَ: لَا. فَقُلْتُ: فَالْشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلِّفُ عَلَى هَجْرَتِي؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلِّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلِّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضُرَّ بِكَ الْآخَرُونَ، اللَّهُمَّ امْضُ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ. وَلَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنِ خَوْلَةَ يَرِثُنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

(اخرجه البخارى فى الفرائض)

✽ ✽ عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں مکہ میں بیمار ہوا گیا ایسا بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پہنچ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس بہت سامان ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

میں نے عرض کی: نصف کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کر دو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں مفلوک الحال چھوڑ کے جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔

تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا، یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے (اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا)

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے کر دیا جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مجھ سے پیچھے نہیں کیا جائے گا تم جو بھی عمل کرو گے جس کے ذریعے تم نے اللہ کی رضا چاہی ہوگی، تو اس کے نتیجے میں تمہاری رفعت اور مرتبے میں اضافہ ہوگا، ہو سکتا ہے کہ تم میرے بعد بھی زندہ رہو تا کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور دوسرے بہت سے لوگوں کو تم سے نقصان ہو۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی)

”اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھنا اور تو انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹانا، لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔“

- (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا، کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا تعلق ”بنو عامر بن لوی“ سے تھا۔

۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْجُرْمِ مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحْرَمْ، فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ. (متفق عليه)

\*\*\* عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہوتا ہے جو کسی ایسے معاملے کے بارے میں سوال کرے جسے حرام قرار نہیں دیا گیا تھا، اور پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ لوگوں کے لیے حرام قرار دے دیا جائے۔

۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فَلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ.

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فَلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فَلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكْبَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ. (متفق عليه)

\*\*\* عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تقسیم کیا، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں صاحب کو بھی کچھ دے دیجئے وہ مومن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (وہ مومن ہے) یا مسلمان ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کو بھی کچھ عطا کیجئے، کیونکہ وہ مومن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (وہ مومن ہے) یا مسلمان ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات میں کسی شخص کو کچھ دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، لیکن میں اس اندیشے کے تحت دے دیتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں داخل نہ کر دے۔

۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَتُرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةَ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ الْعَمَلَ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

زہری کہتے ہیں: (اس روایت سے ہم) یہ بات جان گئے ہیں کہ اسلام سے مراد زبانی اقرار ہے اور ایمان سے مراد عمل ہے۔

۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَأَبُو ضَمْرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ. (متفق عليه)

✽ ✽ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس دن میں اس پر زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا۔“

۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ: بَلَغَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ هَذَا الْحَدِيثُ ثُمَّ لَقَيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽ ✽ سعيد بن مسيب بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک روایت پہنچی تو میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا۔ ”کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون عليه السلام کی حضرت موسیٰ عليه السلام سے تھی۔“

۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ السَّوَائِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ شَكَكَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى زَعَمُوا أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تَصَلِّيَ بِهِمْ. فَقَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَلُو بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، أَرَكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْدِفُ فِي الْآخِرَيْنِ. قَالَ فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ، ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ. (متفق عليه)

✽ ✽ جابر بن سمرہ سوائی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اہل کوفہ نے تمہاری ہر معاملے میں شکایت کی ہے یہاں تک کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ تم انہیں صحیح طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے ہو تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کے مطابق نماز پڑھانے کے حوالے سے میں ان کے ساتھ کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات کچھ مختصر کر دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔ تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا اسْحَاقَ. زَادَ فِيهِ سُفْيَانُ: فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ أَنْ يُوَقَّفَ لِلنَّاسِ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ عَلَى قَبِيلَةٍ إِلَّا أَتَوْا خَيْرًا حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسِ لَيْسَى عَبْسٍ فَأَنْبَرِي شَقِيٌّ مِنْهُمْ يُكْنَى أبا سَعْدَةَ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُهُ لَا يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، وَلَا يَخْرُجُ فِي السَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ. فَقَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَا دُعُونَ بِثَلَاثِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَذَابًا فَاطِلُ عُمَرَةَ، وَآكْثَرُ وَلَدُهُ، وَابْتَلَهُ بِالْفَقْرِ، وَافْتَنَّهُ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ شَيْءٍ كَبِيرًا

يَغْمِزُ الْجَوَارِي فِي الطَّرْقِ، فَيُقَالُ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَيَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْهُ دَعْوَةُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ سَعْدٍ، لَا تَكُونُ فِتْنَةً إِلَّا وَثَبَ فِيهَا. (اخرجه ابن حبان)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ جابر بن سمرہ سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابواسحاق! تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

سفیان نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ خود کو لوگوں کے سامنے پیش کریں، تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جس بھی قبیلے کے پاس سے گزرے ان لوگوں نے ان کی تعریف کی یہاں تک کہ جب وہ ”بنوعبس“ کی محفل کے پاس سے گزرے تو ایک بد بخت شخص ان کے سامنے آیا اس شخص کی کنیت ابوسعده تھی وہ بولا: مجھے یہ پتہ ہے کہ یہ صاحب اپنی رعایا کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیتے ہیں۔

کسی جنگی مہم کے لیے نہیں نکلتے ہیں اور (مال غنیمت) صحیح طور پر تقسیم نہیں کرتے۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اگر یہ جھوٹ بول رہا ہے تو اس کی عمر کو لمبا کر دے اس کی اولاد کو زیادہ کر دے اسے غربت میں مبتلا کر دے اور اسے آزمائش کا شکار کر دینا۔

عبدالملک بن عمیر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ وہ بڑی عمر کا بوڑھا تھا جو راستے میں نوجوان لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا۔

اس سے اس بارے میں بات کی جاتی، تو وہ یہ کہا کرتا تھا: ایک عمر رسیدہ بوڑھا جو غریب بھی ہے آزمائش کا شکار بھی ہے اسے ایک نیک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔  
کوئی ایسی آزمائش نہیں ہے جس کا وہ شکار نہ ہو۔

۷۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ قُرَوَاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا التُّدَيْيَةِ، فَقَالَ: شَيْطَانُ الرَّذْهَةِ رَاعِيَ الْخَيْلِ أَوْ رَاعِيَ الْجَبَلِ يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِّنْ بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ، أَوْ ابْنُ الْأَشْهَبِ، عَلَامَةٌ فِي قَوْمِ ظَلَمَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي عَمَّارُ الدُّهْنِيُّ أَنَّهُ جَاءَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ أَوْ ابْنُ الْأَشْهَبِ.

(اخرجه احمد)

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذؤئدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ

ردہہ کا شیطان ہے جو گھوڑوں کا چرواہا ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پہاڑوں پر جانور چراتا ہوگا۔

بجیلہ قبیلے کا ایک فرد اسے اوپر سے کھینچ کر نیچے کی طرف لائے گا اس کا نام اشہب ہوگا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن اشہب ہوگا وہ تاریک قوم میں علامت ہوگا۔



سفیان کہتے ہیں: عمار دہنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ اپنے ساتھ اپنے قبیلے کا ایک فرد لے کے آیا جس کا نام اشہب تھا۔  
(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن اشہب تھا۔

۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عِيَّاشٍ قَالَ: تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ بِسُلْتِ وَشَعِيرٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ وَرُطْبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ يَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا يَبَسَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَلَا إِذَا. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ ابن عیاش نامی راوی کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں دو آدمیوں نے جو اور چھلکے کے بغیر جو کالین دین کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے تازہ اور خشک کھجوروں کالین دین کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تازہ کھجور جب خشک ہو جائے تو کیا کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ٹھیک نہیں ہے۔

۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهَيْكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد اچھی آواز میں پڑھنا ہے۔

۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهَيْكٍ قَالَ: لَقِينِي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي السُّوقِ فَقَالَ: أَتَجَارُ كَسْبَةً، أَتَجَارُ كَسْبَةً سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ عبداللہ بن ابونہیک بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بازار میں مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تاجر لوگ کمائی کرنے والے ہیں؟ کیا تاجر لوگ کمائی کرنے والے ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمْرِ حَتَّى لَقَدْ قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا، حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ مِثْلَ مَا تَضَعُ الشَّاةُ، مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تَعَزَّرُنِي عَلَى الدِّينِ. لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا

وَحَابَ عَمَلِي . (اخرجه البخاری فی الاطعمه)

\*\*\* حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے والا ساتواں فرد تھا۔ اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف پتے وغیرہ ہوتے تھے جس سے ہماری باجھیں چھل جایا کرتی تھیں۔

یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص یوں پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری میٹگنیاں کرتی ہے۔ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ (یعنی وہ بالکل خشک ہوتا تھا)

اب ”بنو اسد“ دینی معاملات میں مجھ پر تنقید کرتے ہیں اگر ایسا ہو تو میں تو گمراہ ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَطَبَّقْتُ فَنَهَانِي وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِنَا، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(اخرجه البخاری فی آذان)

\*\*\* حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے مصعب بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے انہوں نے مجھے ایسے کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: ہم پہلے ایسے کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا)

۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْعِزُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مَنِ جَلَسَانِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةً أَوْ يُكَبِّرُ مِائَةً، فَهِيَ أَلْفُ حَسَنَةٍ .

(اخرجه مسلم فی الذكر والدعاء)

\*\*\* مصعب بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا کوئی شخص یہ نہیں کر سکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمایا کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے کسی نے عرض کی: کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 100 مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، 100 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ ایک ہزار نیکیاں ہو جائیں گی۔

## ۸ - مسند سعید بن زید بن عمرو

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (اخرجه البخارى فى التفسير)

✽✽ عمرو بن حرث کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھمبی اس ”من“ کا حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ نَزَلَتْ بِعُلْهَا مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ. (اخرجه الموصلى فى مسنده)

✽✽ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(✽) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد بن رواح بن عبد اللہ بن قرض بن رزاح۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو عدی“ سے ہے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی بھی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو اعور“ ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ”ابو ثور“ ہے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور ان دونوں کا اسلام ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا باعث بنا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ”مہاجرین اولین“ میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی وجہ یہ تھی یہ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے۔ غزوہ بدر کے علاوہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں (بلکہ عشرہ مبشرہ سے متعلق حدیث ان سے ہی منقول ہے)۔ صحابہ کرام اور تابعین میں سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، ابو طفیل رضی اللہ عنہما، عبد اللہ رضی اللہ عنہما، عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، بن عبد الرحمن نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر ۷۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کا انتقال مدینہ منورہ کی نواحی آبادی ”عتیق“ میں ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کو غسل دیا۔ آپ کو خوشبو لگائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو قبر میں اتارا۔

”کھمبی من کا حصہ ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ کھجور کی اصل جنت سے نازل ہوئی تھی اس میں زہر کی شفا موجود ہے۔“

۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا طُوقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُدْخِلُ بَيْنَ طَلْحَةَ وَبَيْنَ سَعِيدِ رَجُلًا. فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ أَدْخَلَ بَيْنَهُمَا أَحَدًا. (اخرجه الترمذی فی الدیات)

\*\*\* حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص ایک باشت کے برابر زمین ظلم کے طور پر ہتھیالے گا اسے سات زمینوں جتنا وزنی طوق (قیامت کے دن) پہنایا جائے گا اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: معمر نامی راوی نے طلحہ اور سعید کے درمیان ایک اور شخص کا اضافہ نقل کیا ہے تو سفیان نے کہا: میں نے زہری کو نہیں سنا کہ انہوں نے ان دونوں کے درمیان کسی اور کا ذکر کیا ہو۔

۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ. ثُمَّ سَكَتَ سَعِيدٌ فَقَالُوا: مَنْ الْعَاشِرُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قریش کے دس افراد جنتی ہیں میں جنتی ہوں، ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، عبد الرحمن بن عوف جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے۔“

(راوی کہتے ہیں:) پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے تو لوگوں نے دریافت کیا: دسویں صاحب کون ہیں؟ حضرت

سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ہوں۔

## ۹ - مُسْنَدُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلَى اِلِ سَمُرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ مِنَ الْحِجَازِ

(مجمع الزوائد)

\*\*\* سعد بن سمرہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں:

”حجاز کے یہودیوں کو حجاز سے نکال دو“

(\*) حضرت عامر بن عبد اللہ بن جراح کا تعلق بنو خزیمہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابو عبیدہ ہے اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے غزوہ بدر، غزوہ احد اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہیں بالکل آغاز میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس امت کا ”امین“ قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد سقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بن الجراح میں سے کسی ایک کو اپنا خلیفہ مقرر کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی شہادت کے وقت اس آرزو کا اظہار کیا تھا کہ آج اگر ابو عبیدہ بن الجراح زندہ ہوتے تو میں انہیں اپنا جانشین نامزد کر دیتا۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے شام کی فتوحات میں شرکت کی اور وہیں ان کا طاعون کی دباہ میں انتقال ہوا تھا۔ مشہور روایات کے مطابق ان کا انتقال 18 ہجری میں عمواس کے مقام پر ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر 58 برس تھی۔

## ۱۰ - مسند عبد اللہ بن مسعود

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۸۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُونَ نَضْبًا، فَجَعَلَ

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بالکل ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے جب سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ جب سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تمہیں میری آواز سنائی دے اور پردہ گرا ہوا نہ ہو تو تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اجازت لیے بغیر اندر آ سکتے ہو۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے تکیہ مبارک اور سواک مبارک کو اٹھانے کا شرف حاصل ہے (یعنی آپ نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے)۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم کافی عرصے تک یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ بکثرت نبی اکرم ﷺ کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے۔ آپ نے غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق بیعت الرضوان بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ علامہ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی اگرچہ روایتی طور پر ان کا شمار عشرہ مبشرہ میں نہیں ہوتا) صحابہ کرام میں سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ تابعین میں سے علقمہ ابوداؤد، اسود، مسروق، عبیدہ، قیس بن ابو حازم اور دیگر نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث بھی منقول ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابن ام عبد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے طریقے پر عمل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو میں ابن ام عبد کو مقرر کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا: میں عمار بن یاسر کو بطور امیر اور عبد اللہ بن مسعود کو بطور معلم اور زبیر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے منتخب اصحاب میں سے ہیں جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ تم لوگ ان کی پیروی کرنا ان کے احکام کی اطاعت کرنا ان کی باتیں غور سے سنا۔ میں اپنے اوپر ایثار کر کے عبد اللہ کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں۔ ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کام کے لئے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو درخت پر چڑھنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے کمزور پاؤں اور پسلیوں کو دیکھ کر مسکرا دیئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں مسکرا رہے ہو؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا پاؤں نامہ اعمال میں قیامت کے دن اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔ مشہور قول کے مطابق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض مؤرخین کے بیان کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی اور بعض کے بیان کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔ آپ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

يَطْعَنَهَا بَعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ: (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا)۔ (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت خانہ کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا تو آپ ﷺ یہ پڑھتے جا رہے تھے۔

(”حق آگیا اور باطل (کسی چیز کا) نہ آغاز کرتا ہے اور نہ ہی دوبارہ کرتا ہے۔“

(یہ بھی پڑھا)

”حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔“

۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا اشْهَدُوا. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ اثْبَتْنَا ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ابن ابوشیح نے یہ دو روایات ابو معمر کے حوالے سے ہمیں بتائی ہیں۔

۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَتَقْفِيٌّ أَوْ تَقْفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ، فَلِيلٌ فَقَهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اتَرُونَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ فَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا فَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ) الْآيَةَ. وَكَانَ سُفْيَانُ أَوْ لَا يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَوْ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ حُمَيْدٌ الْآخَرُ أَحَدُهُمْ أَوْ اثْنَانِ مِنْهُمْ. ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. (اخرجه البيهقي في الاصحاح الصفات)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خانہ کعبہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اس میں سے دو قریشی تھے اور ایک ثقیف قبیلے سے تھا یا دو ثقیف قبیلے کے تھے اور ایک قریشی تھا ان کے دماغ میں عقل کم تھی اور ان کے پیٹ پر چربی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ ہم جو کہتے ہیں: وہ اسے سن لیتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں کہیں تو پھر وہ سن لے گا اگر ہم پست آواز میں بات کریں تو پھر وہ نہیں سنے گا تو تیسرے نے کہا: اگر وہ ہماری بلند آواز کو سن لیتا ہے تو وہ ہماری پست آواز کو بھی سن لے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اور تم جو کچھ چھپاتے ہو اس کے بارے میں تمہاری سماعت تمہاری بصارت تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔“

سفیان نامی راوی اس روایت میں پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ اسے منصور یا ابن ابونجیح یا حمید نے نقل کیا ہے یا ان میں سے کسی ایک نے یا ان میں سے کسی دو نے نقل کیا ہے، لیکن پھر وہ اعتماد کے ساتھ یہ کہنے لگے کہ یہ روایت منصور سے منقول ہے۔

۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَاتِي فَوَعَاَهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ، وَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغْلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری کوئی بات سن کر اسے محفوظ کر لے اسے یاد رکھے اور پھر اس کی تبلیغ کرے، کیونکہ بعض اوقات براہ راست علم حاصل کرنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہ راست علم حاصل کرنے والا شخص اس تک منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکے کا شکار نہیں ہوتا (یعنی مسلمان کے دل میں یہ تین خصوصیات ہونی چاہئیں)

عمل کا خالص ہونا، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا، کیونکہ دعا ان کے پیچھے موجود افراد کو بھی گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَابِرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَاجِدٍ الْحَنْفِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، فَاتَاهُ رَجُلٌ بِشَارِبٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَرْتَرُوهُ أَوْ مَزْمَرُوهُ وَاسْتَنْكَهُوهُ قَالَ: فَتَرْتَرُ أَوْ مَزْمَرُ وَاسْتَنْكَهُ فَإِذَا هُوَ سَكْرَانٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَحْبِسُوهُ. فَحَبِسَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ جِيءَ بِهِ وَجِسْتُ، فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بِسَوْطٍ، فَاتَى بِسَوْطٍ لَهُ ثَمْرَةٌ فَأَمَرَ بِهَا ففُطِعَتْ، ثُمَّ دُقَّ طَرْفُهُ حَتَّى اضْتُ لَهُ مِخْفَقَةٌ - قَالَ - فَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ كَذَا وَقَالَ لِلَّذِي يَضْرِبُ: اضْرِبْ وَأَرْجِعْ يَدَكَ، وَأَعْطِ كُلَّ عَضْوٍ حَقَّهُ. وَجَلَدَهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَإِزَارٌ أَوْ قَمِيصٌ وَسَرَاوِيلٌ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِرَأْسِي أَنْ يُؤْتَى بِحَدِّ إِلَّا أَقَامَهُ، اللَّهُ عَفْوٌ يُحِبُّ الْعَفْوَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ لَا بِنُ أَحْيَى وَمَالِي مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَا أَجِدُ لَهُ مِنَ اللُّوعَةِ مَا أَجِدُ لِرَأْسِي، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بِنَسْ لَعَمْرُ اللَّهِ إِذَا وَالِي السِّتِيمِ أَنْتَ، مَا أَحْسَنْتَ الْآدَبَ وَلَا سَتَرْتَ الْخَرْبَةَ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّهُ لَا عِلْمَ أَوْلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَرَقَ



فَقَطَعَهُ، فَكَانَ مَا أُسِفَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمَادُ . وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ وَقَبَضَهَا شَيْئًا . فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ كَرِهَتْ . فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ تَكُونُوا أَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَيَّ أَخِيكُمْ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِرَسُولِي أَنْ يُؤْتَى بِحَدِّ إِلَّا أَقَامَهُ، وَاللَّهُ عَفْوٌ يُحِبُّ الْعَفْوَ . ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا إِلَّا تَحِبُّونَ قَالَ سُفْيَانُ: آتَيْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ، فَقَالَ لِي: أَخْرَجَ الْوَا حَكَ . فَقُلْتُ: لَيْسَتْ مَعِيَ الْوَا حُ، فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَحَادِيثَ مَعَهُ، فَلَمْ أَحْفَظْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى أَعَادَهُ عَلَيَّ . قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ فِي مَرَّتَيْنِ . (اخرجه عبدالرزاق)

✽✽ ابو ماجد حنفی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص ایک شرابی کو لے کر آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ذرا ہلا جلا کر دیکھو یا اس کا منہ سونگھو۔  
راوی کہتے ہیں: اسے ہلایا جلا یا گیا اور اس کا منہ سونگھا گیا تو وہ نشے میں تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دو اسے قید کر دیا گیا۔ اگلے دن اس شخص کو وہاں لایا گیا میں بھی وہاں موجود تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوا یا تو ان کی خدمت میں ایک ایسا کوڑا لایا گیا جس پر پھل لگا ہوا تھا ان کے حکم کے تحت اس پھل کو اتار لیا گیا پھر اس کے کنارے کو باریک کیا گیا یہاں تک کہ وہ درہ بن گیا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنی انگلی کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا اور کوڑے مارنے والے سے یہ کہا کہ تم اسے مارو اور اپنا ہاتھ پیچھے لے کے جاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔

انہوں نے اسے کوڑے اس طرح لگوائے کہ اس نے قمیص پہنی ہوئی تھی اور تہبند بھی تھا۔  
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قمیص اور شلو اور پہنی ہوئی تھی۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بھی شخص متعلقہ اہل کار ہو اس کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے پاس کوئی قابل حد مجرم لایا جائے تو وہ حد جاری نہ کرے باقی اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔

ایک صاحب بولے: اے ابو عبد الرحمن! یہ میرا بھتیجا ہے میری کوئی اولاد نہیں ہے، لیکن مجھے اس کے لیے اپنے دل میں وہ محبت محسوس نہیں ہوتی جو مجھے اپنی اولاد کے لیے محسوس ہوتی ہے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! پھر تو تم یتیم کے انتہائی برے نگران ہونے تم نے اس کی اچھی تربیت کی اور نہ اس کی خرابی پر پردہ رکھا۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: مجھے یہ بات پتہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ کٹوایا تھا (وہ کون تھا؟) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص لایا گیا اس نے چوری کی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوایا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اکھ ڈال دی گئی ہو۔

یہاں سفیان نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ہتھیلی کو کچھ بند کر لیا۔  
لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاید یہ بات پسند نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے کیا

چیز رکاوٹ ہے، لیکن تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ۔

کسی والی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد سے متعلق کوئی مقدمہ لایا جائے، تو وہ اسے قائم نہ کرے باقی اللہ معاف کرنے والا ہے اور وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”انہیں چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے۔“

سفیان کہتے ہیں: میں یحییٰ الجابر کے پاس آیا، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی تختی نکالو میں نے کہا: میرے پاس کوئی تختی نہیں ہے اس وقت انہوں نے یہ حدیث مجھے سنائی اور اس کے ساتھ دوسری حدیثیں بھی سنائیں، تو مجھے یہ حدیث یاد نہیں ہوئی، یہاں تک کہ انہوں نے دوبارہ مجھے یہ حدیث سنائی۔ سفیان کہتے ہیں: تو گویا میں نے دو مرتبہ اس حدیث کو یاد کیا ہے۔

۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ - وَكُنَّا لَقِينَاهُ بِمَكَّةَ - قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَعُوذُهُ، فَأَرَادَ غُلَامٌ لَهُ أَنْ يُدَاوِيَهُ فَنَهَيْتُهُ، فَقَالَ: دَعَهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً. وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: شِفَاءً عِلْمَهُ مِنْ عِلْمِهِ، وَجَهْلَهُ مِنْ جَهْلِهِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* سفیان بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب کے ساتھ ہماری ”مکہ“ میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: ہم ابو عبد الرحمن سلمیٰ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوئے، تو ان کے غلام نے انہیں دوائی دینے کا ارادہ کیا میں نے اسے منع کر دیا تو وہ بولے: تم اسے کرنے دو، کیونکہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔“

سفیان نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اس کی شفاء بھی نازل کی ہے۔“

”تو جس شخص کو اس کا علم ہوتا ہے وہ اسے جان لیتا ہے اور جس کو اس کا علم نہیں ہوتا وہ اس سے ناواقف رہتا ہے۔“

۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

مَسْعُودٍ يَقُولُ تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقْلِهِ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمَا لَا حِدِثَهُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ، بَلْ هُوَ نَسِيٌّ.

(اخرجه البخاري في فضائل القرآن)

\*\*\* ابو وائل کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم اس قرآن کو باقاعدگی سے پڑھتے

رہو، کیونکہ یہ انسان کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے، جتنی تیزی سے چرنے والا جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے، پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کسی شخص کا یہ کہنا انتہائی برا ہے کہ میں فلاں اور فلاں آیت بھول گیا، بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی۔“

۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا ذَرُّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ وَاثِلِ بْنِ مِهَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ. فَقَامَتِ امْرَأَةٌ - كَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ - فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِأَنَّكُنَّ تَكْثُرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا وَجَدَ مِنْ نَاقِصِ الْعَقْلِ وَالذِّينِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الرَّأْيِ عَلَى أُمُورِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَ فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا نَقَصَانُ عَقْلَهَا وَدِينَهَا؟ قَالَ: أَمَا نَقَصَانُ عَقْلَهَا فَجَعَلَ اللَّهُ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَأَمَا نَقَصَانُ دِينَهَا فَإِنَّهَا تَمْكُ كَذَا يَوْمًا لَا تُصَلِّي لِلَّهِ سَجْدَةً. (اخرجه الموصلي في مسنده)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیور ہی صدقہ کرو، کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔“

تو ایک عورت کھڑی ہوئی جو کسی بڑے خاندان کی نہیں تھی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم خواتین لعنت بکثرت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی کوئی مخلوق نہیں پائی گئی جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہو لیکن سمجھدار مردوں کے

معاملات میں ان پر غالب آنے کے حوالے سے خواتین سے بڑھ کے ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو دریافت کیا گیا: اے ابو عبد الرحمن! ان کے عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک ان

کی عقل کی کمی کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے دو خواتین کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دی ہے۔

جہاں تک ان کے دین میں کمی کا تعلق ہے تو ایک عورت کئی روز تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے نماز ادا نہیں

کر سکتی ہے۔

۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مِثْلَ لَهُ

شُجَاعًا أَقْرَعَ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ (وَلَا

يُحَسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَى الْآيَةَ). (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کے مال کو اس کے لیے گنجه سانپ کی صورت میں

تبدیل کر کے اسے طوق کے طور پر پہنایا جائے گا۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی۔

”اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعے عطا کیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں ان کے

بارے میں تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے جس چیز کے بارے میں وہ بخل

سے کام لیتے ہیں عنقریب قیامت کے دن وہ طوق کے طور پر انہیں پہنایا جائے گا۔

۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَسَلِمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فِيرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّهُ مِمَّا أَحَدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ. قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ أَجُودِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْوَجْهِ. (اخرجه البخارى فى العمل فى الصلوة)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جبشہ سے آنے سے پہلے ہم نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں جواب دے دیا کرتے تھے جب ہم (جبشہ) سے واپس آئے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو مجھے پریشان کن قسم کے خیالات آنے لگے میں وہاں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تھا جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی معاملے میں جو چاہے نیا حکم دے سکتا ہے اور اس بارے میں نیا حکم یہ ہے کہ تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔ سفیان کہتے ہیں: عاصم سے ہمیں جو روایات ملی ہیں: یہ ان میں سب سے بہترین ہے۔

۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ) الْآيَةَ. (اخرجه البخارى فى التوحيد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیالے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔“

حضرت عبد اللہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔ ”بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں خریدتے ہیں۔“

۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ غَيْرَ مَرَّةٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهَا بَعْدَ السَّلَامِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ طَوِيلًا فَهَذَا الَّذِي حَفِظْتُ مِنْهُ. (اخرجه البخارى فى الصلوة)

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد یہ سجدے کیے تھے۔  
سفیان کہتے ہیں: یہ روایت طویل ہے، تاہم اس کا صرف یہ حصہ مجھے یاد ہے۔

۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ أَتَتْ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ لَهُ: بَلَّغْنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ ذَيْتَ وَذَيْتَ، وَالْوَأْسِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَإِنِّي قَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَلَمْ أَجِدِ الَّذِي تَقُولُ، وَإِنِّي لَا ظَنُّ عَلَى أَهْلِكَ مِنْهَا. فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: فَادْخُلِي فَأَنْظُرِي. فَدَخَلَتْ فَانظَرَتْ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا. قَالَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: أَمَا قَرَأْتَ (مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ). (اخرجه البخاری فی التفسیر)

✽ ✽ علقمہ بیان کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے ان سے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ فلاں فلاں پر اور جسم گودنے والی اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں؟ حالانکہ میں نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے مجھے اس میں یہ حکم نہیں ملا جو آپ کہتے ہیں اور میرا خیال ہے آپ کی بیگم بھی ایسا کرتی ہیں تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے کہا: تم جاؤ اور جا کر خود جائزہ لو۔

وہ عورت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئی اس نے وہاں کا جائزہ لیا تو اسے وہاں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔  
راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا: کیا تم نے یہ آیت پڑھی ہے:  
”رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے حاصل کر لو اور جس سے تمہیں منع کر دیں اس سے باز آ جاؤ“۔

اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

۹۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ أَبُو اسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ بِأَرْضِكُمْ هَذِهِ أَوْ بِلَدِكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ رَضِيَ مِنْكُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ أَعْمَالِكُمْ، فَاتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْمَوْبِقَاتِ، أَوْ لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذَلِكَ؟ مَثَلُ رَكْبٍ نَزَلُوا فَلَآءَ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِهَا حَطَبٌ فَتَفَرَّقُوا، فَجَاءَ ذَا بَعُودٍ وَجَاءَ ذَا بَعْظَمٍ وَجَاءَ ذَا بَرِوَيْثَةٍ حَتَّى انْضَجُوا الَّذِي أَرَادُوا، فَكَذَلِكَ الذُّنُوبُ.

(اخرجه البوصلی فی مسنده)

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے اس شہر میں بتوں کی عبادت کی جائے، تاہم وہ تم سے تمہارے معمولی اعمال کے حوالے سے راضی ہو جائے گا، تو تم معمولی گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا، کیونکہ یہ ہلاکت کا شکار کر دیتے ہیں۔“

کیا میں تمہیں اس کی مثال دوں؟ اس کی مثال یوں ہے جیسے کچھ سوار کسی بے آب و گیاہ زمین پر پڑاؤ کرتے ہیں وہاں کوئی لکڑی نہیں ہے وہ لوگ بکھر جاتے ہیں تو ایک شخص عود لے کر آتا ہے ایک ہڈی لے کر آتا ہے ایک میٹھی لے کر آتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ جو چاہتے ہیں اسے جمع کر لیتے ہیں تو گناہ بھی اسی طرح ہوتے ہیں۔

۱۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا أَوْ يُعَلِّمُهَا. (اخرجه البخارى فى العلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”حسد (یعنی رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور پھر اس شخص کو وہ مال حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو یا ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ دیتا ہو یا وہ اس کی تعلیم دیتا ہو۔“

۱۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ. (اخرجه البخارى فى التفسير)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ خواتین نہیں ہوتی تھیں تو ہم نے خصی ہونے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔

۱۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اقْرَأْ. فَقَالَ: أَقْرَأُ وَعَلَيْكَ أَنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. قَالَ: فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ (فَكَيْفَ إِذَا جِنْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِنْنَا بِكَ عَلَى هَوْلَاءِ شَهِيدًا اسْتَعْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَّ عَبْدُ اللَّهِ).

قال سُفْيَانُ قَالَ الْمَسْعُودِيُّ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا شَهِيدًا عَلَيْهِمْ) مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ. (اخرجه البخارى فى التفسير)

قاسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تلاوت کرو! تو انہوں نے عرض کی: کیا میں تلاوت کروں؟ جبکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے کی زبانی سننا چاہتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی، یہاں تک کہ جب یہ آیت تلاوت کی۔  
”تو اس وقت کیا عالم ہوگا کہ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کو لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر  
لائیں گے۔“

تو نبی اکرم ﷺ کے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ رک گئے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تک میں ان کے درمیان تھا میں ان پر گواہ رہا جب تو نے مجھے موت دے دی تو ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر  
گواہ ہے۔“

۱۰۳ - أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ عَبْدُ الْعَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعُ فِي  
سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَاقْرَبَهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ  
وَأَنَا سَمِعُ فَاقْرَبَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشُرْبِ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا  
مِنَ النَّخَعِ يُسَمَّى عَمْرًا وَيُكْنَى بِأَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ  
يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيْمَانُ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ.  
قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِيَتْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: فَأَيُّ الْكَبَائِرِ أَكْبَرُ؟ قَالَ: أَنْ  
تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ. قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكَلَ مَعَكَ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟  
قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ. ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا  
آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ الْآيَةَ). (اخرجه البخارى فى التفسير)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا  
ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

میں نے دریافت کیا: کون سا کبیرہ گناہ بڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اللہ  
تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو  
اس اندیشے سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ  
کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں اور وہ ایسی جانوں کو قتل نہیں کرتے ہیں

جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ لوگ زنا کا ارتکاب نہیں کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے گا وہ گناہ تک پہنچ جائے گا۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (اخرجه البخاری فی الایمان)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔“

۱۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: نَعَمْ، أَنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. وَالَّذِي حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي سَعْدٍ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* عبد اللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

میرے والد نے ان سے کہا: کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، ندامت توبہ ہے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ندامت توبہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) عبد الکریم نے جو روایت ہمیں سنائی ہے وہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے، کیونکہ ابوسعد نامی راوی کے مقابلے میں وہ زیادہ بڑے حافظ ہیں۔

۱۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَأَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، فَمَا أَدْرِي بِأَيِّتِهِمَا خَتَمَ (فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) أَوْ (وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ) قَالَ: وَخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ مِنْ جُحْرٍ فَأَفْلَتْنَا وَدَخَلْتُ جُحْرًا آخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ وَقَيْتُمْ شَرَّهَا وَوَقَيْتُمْ شَرَّكُمْ. (اخرجه البخاری فی جراء العبد)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ

سورت نازل ہوئی:

والمرسلات عرفاً تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسے سیکھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کیے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی تو مجھے یہ نہیں پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے کون سی آیت پر اس سورت کو ختم کیا تھا۔



”فباي حديث بعده يومنون“

”تو اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان رکھیں گے۔“

یا پھر اس آیت پر ختم ہوئی تھی۔

”جب ان سے یہ کہا جاتا ہے تم لوگ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے ہیں۔“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک بل میں سے ایک سانپ نکل کر ہمارے سامنے آیا ہم اسے مارنے کے لیے اٹھے تو وہ دوسرے بل میں داخل ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس کے شر سے بچالیا گیا ہے اور اسے تمہارے نقصان سے بچالیا گیا ہے۔

۱۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ: شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَاتَانَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ. فَقَالَ: أَيْنَ تَرَوْنَهُ؟ قُلْنَا: فِي الدَّارِ. قَالَ: أَفَلَا أَذْهَبُ فَأُخْرِجَهُ إِلَيْكُمْ؟ قَالَ فَذَهَبَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَمَعَهُ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنِّي لَا أُخْبِرُ بِمَجْلِسِكُمْ، فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُخْرِجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. (اخرجه البخاري في العلم)

\*\*\* شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بیٹھے ہوئے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے یزید بن معاویہ نخعی ہمارے پاس آئے انہوں نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے دریافت کیا: تمہارے خیال میں وہ کہاں ہوں گے؟ ہم نے کہا: گھر میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا: کیا میں جا کر تمہارے ساتھ بلا کر نہ لاؤں؟ راوی کہتے ہیں: تو وہ گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر کھڑے ہوئے ان کے ساتھ یزید بن معاویہ بھی تھے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے یہاں بیٹھے ہونے کے بارے میں بتایا گیا لیکن میں نکل کر تمہارے پاس اس لیے نہیں آیا، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دنوں کے وقفے کے ساتھ وعظ کیا کرتے تھے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اکتاہٹ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

۱۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ انْوَاحِدْ بِمَا كَانَ مِنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ لَمْ يُوَاحِدْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

\*\*\* حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں ہم سے جو کچھ سرزد ہوا تھا کیا اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھائی کرے گا تو زمانہ جاہلیت میں اس نے جو عمل

کیا تھا اس پر مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کے پہلے اور بعد والے (تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

۱۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ. (اخرجه البخارى فى الاستذنان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

”دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں، کیونکہ یہ چیز (اس تیسرے شخص کو) غمگین کر دے گی۔“

۱۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ. قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَمَا مَلَكَتْ نَفْسِي أَنْ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ - أَوْ قَالَ: لَوْنُهُ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَتَمَنَيْتُ أَنِّي كُنْتُ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَشَدِّ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ. (اخرجه البخارى فى فرض الخمس)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا: یہ ایسی تقسیم ہے

جس میں اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس وقت یہ آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی

گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا تھا۔“

۱۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسُفَ

يَقُولُ: لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا سُورَةَ كَذَا. فَذَكَرْتُهُ لِابْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ مَشَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَلَمَّا آتَى الْجَمْرَةَ جَعَلَهَا عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ اعْتَرَضَهَا فَرَمَاهَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا. فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، رَأَيْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَاهَا. (اخرجه البخارى فى الحج)

اعمش کہتے ہیں: میں نے حجاج بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ یہ نہ کہو ”سورہ بقرہ“ سورہ فلاں۔

اعمش کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے بتایا: عبد الرحمن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی

ہے ایک مرتبہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وادی کے نشیب میں چل رہے تھے جب وہ جمرہ کے پاس آئے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دائیں طرف رکھا اور پھر ان کے مد مقابل آگے پھر انہوں نے اسے کنکریاں ماریں۔ میں نے ان سے

کہا: اے ابو عبد الرحمن! لوگ تو اوپر سے اس پر کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ہستی جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی میں نے انہیں یہیں سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ الشَّامَ، فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أَنْزَلْتَ. قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَيْحَكَ أَوْ وَيْلَكَ قَرَأْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ. فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهُ إِذْ وَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتَكْذِبُ بِالْقُرْآنِ؟ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تُجْلَدَ فَجُلِدَ. (اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

✽ ✽ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک صاحب نے ان سے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا استیاناںس ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہاری بربادی ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے تلاوت کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: تم نے ٹھیک پڑھا ہے۔

ابھی ان دونوں حضرات کی بحث چل رہی تھی کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اس شخص سے شراب کی بو محسوس ہوئی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم شراب پیتے ہو اور قرآن کی تکذیب کرتے ہو؟ میں تمہیں ضرور کوڑے لگواؤں گا تو پھر اس شخص کو کوڑے لگائے گئے۔

۱۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللَّهِ - يَعْنِي نَفْسَهُ. (اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة)

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”میں ہر ساتھی کے ساتھ سے بری الذمہ ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارے آقا اللہ کے خلیل ہیں۔“

(راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذات تھی۔)

۱۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لَوْ قَتَبَهَا إِلَّا بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا. وَقَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي فِي غَيْرِ وَقْتِهَا الَّذِي كَانَ يُصَلِّيَهَا فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ. (اخرجه البخاری فی الحج)

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ہمیشہ مخصوص وقت پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ مزدلفہ کا معاملہ مختلف ہے، کیونکہ وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں مغرب اور عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں اور اس دن

آپ ﷺ نے صبح کی نماز اس کے مخصوص وقت سے ہٹ کر ادا کی تھی۔

سفیان کہتے ہیں: یعنی اس وقت سے مختلف وقت میں ادا کی تھی جس میں آپ ﷺ پہلے اسے ادا کیا کرتے تھے۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَلَْيُصُمْ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ.

(اخرجه البخاری فی الصوم)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ فرمایا۔

”اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے، کیونکہ یہ چیز نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، کیونکہ روزے اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔“

۱۱۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَوْ أُخْبِرْتُ عَنْهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ

يَعْنِي عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَصَابَ النَّاسَ دُخَانٌ يَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَالزَّرَكْمَةِ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الْمَرْءِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَأُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِيهِمْ سَبْعَ كَسْبَعِ يَوْسُفَ. فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَحَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) قَالَ اللَّهُ (أَنَا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) كَانَ هَذَا فِي الدُّنْيَا، أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَى اللَّزَامُ، وَمَضَى الْقَمَرُ، وَمَضَى الرُّومُ، وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ. (متفق عليه)

\*\*\* مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: مسجد میں ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو لوگوں تک دھواں پہنچ جائے گا جو کفار کی سماعت کو اپنی گرفت میں لے گا، لیکن اہل ایمان کو اس سے زکام کی سی کیفیت محسوس ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اس کے مطابق بیان کر دے اور جو علم نہ رکھتا ہو وہ اپنی لاعلمی کے بارے میں یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے علم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جس چیز کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتا وہ یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا

ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ فرمایا ہے۔

”تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے اجر طلب نہیں کر رہا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔“

(پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا) جب قریش نبی اکرم ﷺ کے پیروکار نہیں بنے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ تو ان پر حضرت یوسف کے زمانے کے سے سات سال (قحط سالی کے مسلط کر دے)“

تو ان لوگوں کو قحط سالی نے گرفت میں لے لیا جس نے ہر چیز کو ختم کر دیا، یہاں تک کہ وہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور یہ کیفیت ہو گئی کہ ان میں سے ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں محسوس ہوتا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ارشاد فرمائی۔

”تم اس دن کا خیال کرو کہ جب آسمان واضح دھواں لے کر آیا جس نے لوگوں کو ڈھانپ لیا تو یہ دردناک عذاب

ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک ہم عذاب کو تھوڑا سا کم کر دیں، تو تم لوگ دوبارہ واپس چلے جاؤ گے۔“

تو یہ معاملہ تو دنیا میں پیش آیا، کیا قیامت کے دن ان کفار سے عذاب کو پرے کیا جائے گا؟

پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھواں گزر چکا ہے، لازم گزر چکا ہے۔ چاند سے متعلق واقعہ گزر چکا ہے۔ روم کا (غالب آنا)

گزر چکا ہے اور بطشہ (گرفت) کا واقعہ بھی گزر چکا ہے۔

۱۱۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ

مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى مَسْرُوقٌ فِي صَفْتِهِ تَمَائِيلَ، فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ.

(اخرجه مسلم في اللناس)

\*\*\* مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق کے ساتھ تھے۔ مسروق نے ان کے گھر میں

تصویریں لگی ہوئی دیکھیں، تو یہ بات بیان کی میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں

نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن سب سے شدید عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔“

۱۱۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ

كَفْلٌ مِنْهَا، لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوْلًا. (اخرجه البخاری في الانبياء)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا تو اس کا وبال آدم علیہ السلام کے اس پہلے بیٹے کے سر ہوگا وہ اس میں حصہ دار ہوگا“ کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ سب سے پہلے ایجاد کیا تھا۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٍ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ نَفْسٍ بِنَفْسٍ.

(الخرجه البخاری فی الدیات)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان شخص کا جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، ایسے مسلمان کا خون تین میں سے ایک صورت میں جائز ہے۔

ایسا شخص جو اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو جائے۔ ایسا شخص جو محسن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے یا پھر جان کے بدلے میں جان۔

۱۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ يَعْنِي أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فَقِيلَ: جُعِلَتْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خَضِرٍ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيدُونِي شَيْئًا فَازِيدَ كُمْ؟ فَقَالُوا: وَمَا نَسْتَزِيدُكَ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرُحُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ. ثُمَّ اطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيدُونِي شَيْئًا فَازِيدَ كُمْ؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلُوهُ قَالُوا: تَرُدُّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا فنُقْتَلُ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى. (الخرجه الترمذی فی التفسیر)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اس بارے میں سوال کیا تھا یعنی شہداء کی ارواح کے بارے میں سوال کیا تھا تو یہ بات بتائی گئی کہ یہ سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دی جاتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں رہتی ہیں۔ یہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں اڑ کے چلی جاتی ہیں ان کا پروردگار ان کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کرتا ہے: کیا تم مجھ سے مزید کسی چیز کے طلبگار ہوتا کہ میں تمہیں وہ مزید چیز عطا کروں؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم مزید کس چیز کے طلبگار ہوں گے؟ جبکہ ہم جنت میں ہیں اور ہم اس میں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں۔

پھر ان کا پروردگار ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا: کیا تم مزید کسی چیز کے طلبگار ہوتا کہ میں تمہیں وہ مزید چیز بھی عطا کروں؟ جب ان لوگوں نے یہ بات دیکھی کہ انہیں ضرور کوئی نہ کوئی سوال کرنا پڑے گا تو انہوں نے عرض کی: تو ہماری ارواح ہمارے جسموں میں واپس کر دے تاکہ ہمیں ایک مرتبہ پھر تیری بارگاہ میں شہید کیا جائے۔

۱۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مِثْلَهُ. وَزَادَ: وَتَقْرَأُ نَبِيَّنَا مِنَ السَّلَامِ، وَتُخْبِرُ قَوْمَنَا أَنْ قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا. (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بسلام پہنچا دینا اور ہماری قوم کو یہ بتا دینا کہ ہم راضی ہیں اور (پروردگار)

ہم سے راضی ہے۔“

۱۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ

بْنِ الْأَخْرَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا

فِي الدُّنْيَا. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَبِرَازَانَ مَا بِرَازَانَ، وَبِالْمَدِينَةِ مَا بِالْمَدِينَةِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

❖ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم لوگ عمارتیں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا

میں راغب ہو جاؤ گے۔

پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: برازان میں جو کچھ ہے (وہ بھی تمہارے سامنے ہے) اور مدینہ میں جو کچھ ہے (وہ بھی

تمہارے سامنے ہے)

۱۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ لِي

مَسْرُوقٌ: أَخْبَرَنِي أَبُوكَ أَنَّ شَجْرَةَ أَنْذَرَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنِّ.

(اخرجه البخاري في مناقب الانصار)

❖ ابو عبیدہ کہتے ہیں: مسروق نے مجھ سے کہا: مجھے تمہارے والد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی

ہے کہ جنات سے ملاقات کی رات ایک درخت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانے کی کوشش کی تھی۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَدْ أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ عِلْمَهُ إِلَّا مِنْ خَمْسٍ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) إِلَى

أَخْرِ السُّورَةِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

❖ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا تھا صرف پانچ چیزوں کا

(حکم مختلف ہے)

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے ہی پاس ہے۔“

یہ سورت کے آخر تک ہے۔

۱۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ

الْيَشْكُرِيَّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ وَبِأَبِي

أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعَوَاتِ اللَّهِ لِأَجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَلَا تَأْتِي مَبْلُوغَةً وَلَا رِزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، لَا يَتَقَدَّمُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ أَجَلِهِ ، وَلَا يَتَأَخَّرُ مِنْهَا شَيْءٌ بَعْدَ حِلِّهِ ، وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُنَجِّيكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ . قَالَ : وَسِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ أَهْمُ مِنْ نَسْلِ الَّذِينَ كَانُوا مُسْخُوا أَوْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا ، بَلْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا قَطُّ فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَلَا عَاقِبَةً ، وَلَكِنَّهُمْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ . (اخرجه مسلم في القدر)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی۔

”اے اللہ! تو میرے شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز کے بارے میں دعا کی ہے جس کا وقت متعین ہے جس کی آخری حد مقرر ہے اور جس کا رزق مقرر شدہ ہے۔ اس کی متعین مدت سے پہلے کوئی چیز نہیں آسکتی اور کوئی چیز اس سے تاخیر نہیں کر سکتی۔ جب وہ وقت ختم ہو جائے گا۔

اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے نجات دے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) افضل تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزروں کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کہ یہ ان لوگوں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا؟ یا یہ اس سے پہلے کی کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ اس سے پہلے کی کوئی چیز ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی قوم کو ہلاکت کا شکار کرتا ہے، تو ان کی نسل اور ان لوگوں کا انجام ان لوگوں کی شکل میں ہوتا ہے جو ان سے پہلے بھی موجود ہوں۔

۱۲۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ : إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَيَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ يُرْسَلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُولُ : اكْتُبْ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيًّا أَمْ سَعِيدًا . ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ - ثُمَّ قَالَ - وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا . (اخرجه البخاری في بدء الخلق)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی گئی۔



(آپ ﷺ نے فرمایا:)

”ہر شخص کے نطفے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوٹھڑے کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے ہمراہ فرشتے کو اس کی طرف بھیجتا ہے اور فرماتا ہے تم اس کا عمل اس کی زندگی کی آخری حد اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا تحریر کر دو۔ پھر وہ فرشتہ اس میں روح پھونک دیتا ہے۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آدمی اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک شخص زندگی بھر اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اہل جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ جُزْءًا أَيْرَى أَنْ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ - يَعْنِي: إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ - وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ .

(اخرجه البخاری فی الاذان)

\*\*\* حضرت عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص نماز میں سے شیطان کے لیے کوئی حصہ مقرر ہرگز نہ کرے۔ وہ یہ نہ سمجھے کہ اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

## ۱۱ - مُسْنَدُ أَبِي ذَرِّ الْغَفَارِي

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۲۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَّهُهُ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَى. قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: مَنْ أَبُو الْأَحْوَصِ؟ كَالْمُغْضَبِ عَلَيْهِ حِينَ حَدَّثَ عَنْ رَجُلٍ مَجْهُولٍ لَا يَعْرِفُهُ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ: أَمَا تَعْرِفُ الشَّيْخَ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ، الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِي الرُّوَضَةِ، الَّذِي وَجَعَلَ يَصِفُهُ وَسَعَدٌ لَا يَعْرِفُهُ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو رحمت اس کے مد مقابل ہوتی ہے تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔“

سفیان کہتے ہیں: سعد بن ابراہیم نے ان سے دریافت کیا: ابو الاحوص کون ہیں؟ گویا سعد نے زہری پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے ایک مجہول شخص کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے جس سے وہ واقف نہیں ہیں تو زہری نے ان سے کہا: کیا آپ بنو غفار کے اس عمر رسیدہ غلام سے واقف نہیں ہیں؟ جو باغ میں نماز ادا کیا کرتا تھا تو زہری اس کا تعارف بیان کرتے رہے، لیکن

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جندب بن جناہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار۔ آپ کا تعلق غفار قبیلے کے ساتھ ہے۔ آپ اپنی کنیت ”ابو ذر غفاری“ کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (روپوشی کی) زندگی گزار رہے تھے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اسلام قبول کرنے والے یہ چوتھے یا شاید پانچویں فرد ہیں۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی طریقے کے مطابق سلام کیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد یہ اپنی قوم میں واپس چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت غزوہ خندق ہو چکا تھا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کے فضائل و مناقب میں احادیث منقول ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ”آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) کسی ایسے شخص کو نہیں اٹھایا جو ابو ذر سے زیادہ سچا ہو۔“ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”ابو ذر دنیا میں عیسیٰ بن مریم کی طرز کا زُہد اختیار کئے ہوئے ہے۔“ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام شامل ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد یہ شام چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت پر انہیں مدینہ منورہ واپس بلا لیا اور یہ (مدینہ منورہ کے ایک نواحی علاقے) ”ربذہ“ میں رہنے لگے وہیں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۳ ہجری میں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سعد بن ابراہیم اس کو نہیں پہچان سکے۔

۱۲۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ جَعْدَبَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مِخْرَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ رِيحًا بَعْدَ الرِّيحِ بِسَبْعِ سِنِينَ، وَإِنَّ مِنْ دُونِهَا بَابًا مُغْلَقًا، وَإِنَّمَا يَأْتِيكُمْ الرِّيحُ مِنْ خَلَلِ ذَلِكَ الْبَابِ، وَلَوْ فُتِحَ لَأَذْرَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، وَهِيَ عِنْدَ اللَّهِ الْأَزْيَبُ وَهِيَ فِيكُمْ الْجَنُوبُ. (اخرجه البزار)

\*\*\* حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کو پیدا کرنے کے سات سال بعد جنت میں ایک بو پیدا کی ہے اس کے آگے ایک بند دروازہ ہے یہ ہوا تمہارے پاس اس دروازے میں موجود دروازے کے درمیان میں موجود کشاہہ جگہ سے آتی ہے۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو یہ ہوا آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ازیب یعنی (تیزی سے چلنے والی ہوا) ہے۔ تمہارے درمیان (یہ جنوب سے آنے والی ہوا ہے)۔“

۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ: هَلْ رَأَيْتَ عَمْرُو بْنَ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْنَا. فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* عمرو بن ميمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتا ہوا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . ”اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

۱۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي مُرَاحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَخْلَاهَا أَثْمَانًا وَأَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: فَتَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَأُخْرَقَ. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ذَلِكَ. قَالَ: فَتَكْفُفْ أَدَاكَ عَنِ النَّاسِ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ. (اخرجه البخاري في العتق)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: کون سا غلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو جو اپنے مالک کے نزدیک عمدہ ہو۔ میں نے عرض کی: اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کر دو یا کسی جاہل یا (اچھ) کے لیے کوئی کام کر دو۔

میں نے عرض کی: اگر میں اس کی بھی استطاعت نہ رکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے بچو، کیونکہ یہ صدقہ ہے جو تم اپنے آپ پر کرو گے۔

۱۳۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقِعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فَسْحُ الْحَجِّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً. (اخرجه في معجم شيوخ ابو يعلى)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کو فسخ کرنے کا حکم ہمارے لیے مخصوص تھا۔

۱۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَقَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ الدَّثْرَ بِالْأَجْرِ، يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَيُنْفِقُونَ وَلَا نُنْفِقُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ، وَفَتَّ مَنْ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ؟ تَسْبِحُ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ. قَالَ الْحَمِيدِيُّ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: أَحَدَاهُنَّ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ: وَعِنْدَ مَنْ أَمَكَ مِثْلَ ذَلِكَ. (اخرجه مسلم في المساجد)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مالدار لوگ اجر حاصل کرنے میں سبقت لے گئے ہیں وہ اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، لیکن وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ نہیں کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جب تم اسے پڑھ لو گے تو تم اپنے سے آگے والے تک پہنچ جاؤ گے۔

اور اپنے سے پیچھے والے سے آگے نکل جاؤ گے، ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس پڑھنے کی مانند پڑھ لے۔ تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ، اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ان میں سے ایک کلمہ 34 مرتبہ ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا شاید راوی نے یہ بات بیان کی ہے) تم نے سوتے وقت بھی اسی کی مانند عمل کرنا ہے۔

۱۳۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي فَقَرَأَ السُّجْدَةَ فَسَجَدْتُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ عَلَيَّ وَجْهِي

الْأَرْضِ أَوْلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى. قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ حَيْثُ أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ. (اخرجه احمد)

✽✽ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے سجدے سے متعلق آیت تلاوت کی اور سجدہ کیا پھر انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! روئے زمین پر کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں جہاں نماز کا وقت آجائے تم نماز ادا کر لو کیونکہ تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔

۱۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقِعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فَسْحُ الْحَجِّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً. (اخرجه ابويعلى في معجمه)

✽✽ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کو فسخ کرنے کا حکم ہمارے لیے مخصوص تھا۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ وَحَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ سَمِعَاهُ مِنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَخْوَالِهِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتِكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ إِذْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْتَبٍ؟ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: أَنَا، أَتَى أَعْرَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْتَبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَدْمَى. قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوا، وَاعْتَزَلَ الْأَعْرَابِيُّ فَلَمْ يَطْعَمْ فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا صَوْمُكَ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْضِ الْغُرِّ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽✽ ابن حوتکیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”قاحہ“ (ایک مخصوص وادی کا نام ہے) کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا؟ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا تھا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرگوش لے کر آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس کا خون نکلتا ہے (یعنی اسے حیض آتا ہے) راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ہاتھ روک لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا اور اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اسے کھالیں وہ دیہاتی بھی پیچھے ہٹ گیا اس نے بھی نہیں کھایا۔ اس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کس حساب سے روزہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے میں تین دن۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چمکدار دنوں میں روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنُ الْحَوْتِكِيِّ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں ابن حوتکیہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ أَرَاهُ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اغْتَسَلَ فَأَحْسَنَ

الْفُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ، ثُمَّ لَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَنَسَسَ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طَيِّبِ أَهْلِهِ،

ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. (اخرجه ابن ماجه في الاقامة)

❖❖ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) طہارت حاصل

کرتے ہوئے اچھی طرح طہارت حاصل کرے (یا اچھی طرح وضو کرے) پھر عمدہ کپڑے پہن کر جو اللہ تعالیٰ نے

اس کے نصیب میں لکھا ہو وہ اپنے گھر میں موجود عمدہ خوشبو استعمال کر کے جمعہ کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے

درمیان جدائی نہ ڈالے تو اس شخص کے دو جمعوں کے درمیان اور مزید تین دن (یعنی دس دنوں کے) گناہوں کی

مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

۱۳۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ

فَاكْثِرِ الْمَرْقَةَ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ، أَوْ اقْسِمْ فِي جِيرَانِكَ. (موارد الظمان)

❖❖ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ذر! جب تم سالن پکاؤ تو شور بہ

زیادہ بنا لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھا کرو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دیا کرو۔

۱۴۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمُ الْأَسْفَلُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ. قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

قَالَ: الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ. (اخرجه ابن ماجه في الزبد)

❖❖ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ نچلے درجے کے ہیں۔“

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال و دولت والے ہیں، البتہ اس شخص کا

حکم مختلف ہے جو یہ کہتا ہے میرے مال میں سے (اتنا، اتنا) یعنی وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور ایسے لوگ کم ہیں۔

## ۱۲ - مُسْنَدُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ. (اخرجه الموصلي في مسنده)  
 \* \* \* عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے بے شمار مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کے دوران مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمُ أَوْ تُوَضَّعَ. (اخرجه البخاري في الجنائز)

\* \* \* حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے۔"

(۱۲) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبد اللہ بن حارث۔ ان کی کنیت "ابو عبد اللہ" ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد خطا بن نفیل کے حلیف تھے۔ مکہ مکرمہ میں بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعد میں مکہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد اپنی اہلیہ لیلیٰ بنت حمزہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں نبی اکرم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ ان کا انتقال سن 32 ہجری میں ہوا۔

## ۱۳ - مسند عمار بن یاسر

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَازِبِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَضَرْتُ سُفْيَانَ وَسَأَلَهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فَحَدَّثَهُ وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، ثُمَّ قَالَ: حَضَرْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَتَى الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدِيثَيْنِ تُحَدِّثُ بِهِمَا فَقَالَ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَازِبِ. فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ. قَالَ: وَحَدِيثُ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْأَبْطِ. فَرَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ كَأَنَّهُ أَنْكَرَهُ، وَقَدْ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ قَبْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو فَقَالَ: بَلَى قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ. (اخرجه البيهقي في الطهارة)

(\*) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین۔ ان کی کنیت ”ابو یقظان“ تھی۔ یہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا اس وقت تمیں کے قریب لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ یہ ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقوں الاؤلون میں سے ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول کیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہ اور حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ایک ہی موقع پر مسلمان ہوئے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کو دار ارقم کے دروازے پر دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں موجود تھے تو میں نے صہیب سے پوچھا تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ اس نے دریافت کیا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور ان کی بات سنوں تو وہ بولے: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ پھر یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ ایک روایت میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی (جب میں نے اسلام قبول کیا) تو اس وقت آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو خواتین اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مجاہد بیان کرتے ہیں: سب اہلے پہلے جن لوگوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ یہ سات آدمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ ایک روایت میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ مشرکین نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ انہیں اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بیان نہ کریں اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف نہ کریں۔ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایسا کر لیا تو مشرکین نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حال احوال دریافت کیے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بہت بری خبر ہے۔ میں اس وقت صرف اس وجہ سے زندہ بچا ہوں کہ میں نے آپ کی (نہ چاہتے ہوئے) برائی بیان کی اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے دل کی کیفیت کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: دل تو ایمان پر قائم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر (کوئی مسئلہ نہیں ہے)۔ محدثین (باقی اگلے صفحہ پر)



✽ ✽ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے کندھوں تک تیمم کیا ہے۔ ابو بکر نامی راوی کہتے ہیں: میں سفیان کے پاس موجود تھا یحییٰ بن سعید القطان نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ حدیث سنائی اور اس میں یہ بات بیان کی کہ زہری نے یہ بات بیان کی ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں اسماعیل بن امیہ کے پاس موجود تھا وہ زہری کے پاس آئے اور بولے: اے ابو بکر! (یہ ابن شہاب زہری کی کنیت ہے) لوگ آپ کی بیان کردہ دو احادیث پر اعتراض کرتے ہیں زہری نے دریافت کیا: وہ کون سی ہیں تو انہوں نے بتایا: یہ روایت کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کندھوں تک تیمم کیا کرتے تھے تو زہری نے کہا: عبد اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنائی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ سے) نے یہ بات بیان کی ہے قرآن کی یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔ ”جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔ البتہ اگر اسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کے بارے میں مضبوط ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔“ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اور انہیں غزوہ بدر، غزوہ أحد، غزوہ خندق، بیعت رضوان وغیرہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! میرے بعد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا عمار کے طریقے کو سیکھنا اور ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرنا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میرے اور عمار کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ میں نے انہیں کوئی سخت بات کہہ دی۔ عمار میری شکایت کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اس وقت میری شکایت کر رہے تھے تو میں نے سخت لہجے میں پھر کوئی بات کہہ دی۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ خالد کو دیکھ رہے ہیں کہ ان کا رویہ میرے ساتھ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھے اور جو شخص عمار سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند بنا دے۔ (عمار اس دوران اٹھ کر جا چکے تھے)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت مجھے دنیا میں سب سے محبوب یہ بات تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ لہذا میں ان کے پیچھے گیا، ان سے ملا (ان سے معافی مانگی) تو وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمار کے سامنے جب بھی کوئی دو باتیں پیش کی جائیں تو وہ اس کو اختیار کرنا ہے جو ہدایت پر مبنی ہو۔ بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چاشت کے وقت وہاں پہنچے۔ اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنائیں جہاں آپ دوپہر کے وقت سائے میں آرام سے بیٹھیں اور آپ نماز بھی وہاں ادا کریں چنانچہ چند پتھر جمع کر کے مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ اسلام میں قائم کی جانے والی سب سے پہلی مسجد ہے اور اس کا مشورہ دینے والے حضرت عمار بن یاسر تھے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں دیگر بہت سی روایات منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اہل کوفہ کے نام خط میں یہ لکھا تھا: ”اما بعد! تم یہ بات جان لو کہ میں عمار بن یاسر کو تمہارا گورنر اور عبد اللہ بن مسعود کو ان کا وزیر بنا کر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے ایک ہیں۔ تم نے ان دونوں کی پیروی کرنی ہے۔“ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ۹۰ سال سے زیادہ عمر میں جنگ صفین کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں انہی کپڑوں میں دفن کیا جن میں وہ شہید ہوئے تھے اور انہیں غسل نہیں دیا۔ البتہ ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ گندی رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا قد لمبا تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو چکے تھے۔ تاہم آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔ بعض روایات میں یہ آتا ہے کہ ان کے سر پر بالوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ تابعین میں سے ابو امامہ، جرود ابو طفیل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد سعید بن مسیب، ابو بکر بن عبد الرحمن، ابو وائل، علقمہ، زر بن حبیش اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

انہوں نے یہ کہا ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو وضو کرنے کا حکم دیا جو اپنی بغل کو چھو لیتا ہے تو مجھے زہری کے چہرے پر یوں محسوس ہوا کہ گویا انہوں نے اس روایت کا انکار کیا ہے۔  
(یعنی انہوں نے یہ روایت بیان نہیں کی ہے)

حالانکہ عمرو بن دینار اس سے پہلے زہری کے حوالے سے یہ روایت ہمیں سنا چکے تھے۔ میں نے بعد میں عمرو سے اس روایت کا تذکرہ کیا تو وہ بولے: جی ہاں! انہوں نے یہ روایت ہمیں سنائی ہے۔

۱۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي خُفَافٍ: نَاجِيَةَ بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: أَمَا تَذَكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَتَمَعَّكَتُ كَمَا تَمَعَّكَتُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيْمُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* ناجیہ بن کعب بیان کرتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے جب میں اور آپ اونٹوں کی رکھوالی کر رہے تھے تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو میں زمین میں یوں لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کوئی جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی جگہ تمہارے لیے تیمم کر لینا کافی تھا۔

۱۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَمَةَ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا رَأَى عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يُصَلِّي صَلَاةً أَخْفَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ: أبا الْيَقْظَانَ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً أَخْفَفْتَهَا. فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَنِي نَقَصْتُ مِنْ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. (قَالَ): بَادَرْتُ السَّهْوَ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لِيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ فَيَنْصَرِفَ وَمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا إِلَّا عَشْرُهَا تُسَعُّهَا ثَمَنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبْعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* عبد اللہ بن عنمہ جہنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مختصر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو اس نے ان سے کہا: اے ابو الیقظان! آج آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے رکوع یا سجدے میں کوئی کمی کی ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔

تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سجدہ سہو جلدی کرنا چاہتا تھا، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”بعض اوقات آدمی نماز ادا کرنے کے بعد جب فارغ ہوتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں اس نماز کا دسواں حصہ یا تو اسی حصہ یا آٹھواں حصہ یا ساتواں یا چھٹا حصہ یا پانچواں حصہ یا چوتھا حصہ یا ایک تہائی حصہ یا نصف حصہ لکھا جاتا ہے۔“

۱۴۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ الْمُرَزِيِّ قَالَ: رَأَى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَتَوَضَّأُ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. فَقِيلَ لَهُ: اتَّخَلَّلْ لِحْيَتَكَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحَبِيبَتِهِ - (اخرجه الموصلى فى مسنده)

✽ ✽ حسان بن بلال مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ایک شخص دکھایا گیا جو وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کر رہا تھا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ بھی اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ

عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ - (اخرجه الفسوى فى المعرفه والتاريخ)

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## ۱۴ - مسند صہیب (۱)

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِمَنْبَى قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذَهَبَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَسْجِدِ عُمَرَو بْنِ عَوْفٍ بِقَبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالُ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا - وَكَانَ مَعَهُ - : كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ فَقَالَ صُهَيْبٌ: كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ. قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ: سَلَّهُ: أَسَمِعْتَهُ مِنَ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَامَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنَ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: أَمَا أَنَا فَقَدْ كَلَّمْتُهُ وَكَلَّمَنِي. وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبائلیں بنوعمر و بن عوف محلے کی مسجد میں تشریف لے گئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز ادا کریں کچھ انصاری سلام کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیونکہ وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیسے جواب دیا تھا؟ جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے دوران سلام کیا تھا، تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ایک صاحب سے کہا: تم ان سے (یعنی زید بن اسلم نامی راوی سے) یہ سوال کرو کیا آپ نے خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے، تو اس شخص نے یہ سوال کیا: اے ابواسامہ! کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی خود یہ بات سنی ہے، تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا معاملہ ہے، تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کلام کیا ہے انہوں نے میرے ساتھ کلام کیا ہے، تاہم انہوں نے یہ صراحت نہیں کی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ حدیث سنی۔

(۱) حضرت صہیب بن سنان کا تعلق بنو کلب کی شاخ نمر بن قاسم کے خاندان سے ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے جو نبی اکرم نے تجویز کی تھی۔ انہیں بچپن میں رومی پکڑ کر لے گئے تھے۔ جب یہ جوان ہوئے تو وہاں سے بھاگ کر مکہ آ گئے۔ جب نبی اکرم نے اعلان نبوت کیا تو انہوں نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا۔ و اقدی کے بیان کے مطابق: حضرت عمار بن یاسر اور حضرت صہیب نے ایک ہی دن اسلام قبول کیا تھا۔ اس وقت 30 کے لگ بھگ لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں انہیں مکہ میں بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والے آخری افراد میں یہ بھی شامل ہیں۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب نے مسلمانوں کو تین نمازیں پڑھائی تھیں بعد میں حضرت عمر کی وصیت کے مطابق حضرت عمر کی نماز جنازہ بھی انہوں نے ہی پڑھائی تھی۔ حضرت صہیب نے 38 ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انتقال کے وقت ان کی عمر 70 برس تھی۔

## ۱۵ - مسند بلال بن رباح

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ

لِبَلَالٍ: أَيْنَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى؟

(اخرجه مسلم في الحج)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ

کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: سامنے والے دو ستونوں کے درمیان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

۱۵۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ بَنِي تَغْلِبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَلَالٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. (اخرجه احمد)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موڑوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(\*) حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں۔ انہیں غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے انتہا کالیف دی گئیں اور جو بڑی ثابت قدمی کے ساتھ ان کا سامنا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے شام میں سکونت اختیار کی اور وہیں آپ کا انتقال ہوا جہاں آپ کا مزار مبارک قبلہ حاجات خلاق ہے۔ ان سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت کعب بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں۔ جبکہ تابعین کی ایک جماعت نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب میں احادیث بھی منقول ہیں۔ جیسا کہ عبداللہ بن بریدہ روایت کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بتایا ہے: ایک دن صبح کی نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ جنت میں اپنے سے آگے سنی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ یہ فرمایا کرتے تھے: ابو بکر ہمارے سردار ہیں۔ انہوں نے ہمارے ایک سردار (یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا تھا۔ مشہور قول کے مطابق حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ ہجری میں دمشق میں ہوا اور آپ کو ”باب الصغیر“ کے پاس دفن کیا گیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۶۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

## ۱۶ - مسند خباب بن الارت

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۵۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: دَخَلَ نَاسٌ عَلَى خَبَّابٍ يَعُوذُونَ فَقَالُوا: أَبَشِّرُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرِدُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ الْحَوْضِ فَقَالَ: فَكَيْفَ بِهِذَا وَهَذَا؟ وَأَشَارَ إِلَى بُنْيَانِهِ وَإِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ وَجَانِبِيهِ، وَقَالَ: وَكَيْفَ بِهِذَا وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّائِبِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* یحییٰ بن جمر بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوئے انہوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو مبارک ہو، آپ کی حوض پر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات ہوگی، تو وہ بولے: اس کی اور اس کی موجودگی میں کیسے ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اپنی عمارت کی طرف، گھر کی چھت اور اس کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اس کی موجودگی میں کیسے ہو سکتی ہے، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا تھا۔

(\*) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کے والد کا نام ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن کعب ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو عبد اللہ“ ہے۔ بعض حضرات نے ”ابو محمد“ اور بعض حضرات نے ”ابو یحییٰ“ نقل کی ہے۔ آپ عربی النسل ہیں۔ آپ زمانہ جاہلیت میں گرفتار کر کے لائے گئے اور مکہ مکرمہ میں فروخت کر دیئے گئے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بنو زہرہ کے حلیف ہیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ تکالیف دی گئیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ ابن اشیر کے بیان کے مطابق یہ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ پشیمانے کے اعتبار سے ایک لوہار تھے اور لوہاریں بنایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کا آقا ان کے ساتھ بہت زیادتی کیا کرتا تھا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر، غزوہ اُحد اور تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ ان کے علاوہ مسروق، قیس بن ابو حازم، شفیق، عبد اللہ بجزہ، عمرو بن راجیل وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آخری عمر میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ طویل اور سخت بیماری میں مبتلا رہے۔ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں (بیماری کی وجہ سے) سات داغ لگائے گئے تھے جو اس زمانے کے آپریشن کی طرح ہوتے تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو (اس کی مجھے اتنی تکلیف ہے) کہ میں موت کی دعا مانگتا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان کا انتقال ۳۷ ہجری میں ہوا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ خباب پر رحم کرے۔ وہ اسلام لائے۔ انہوں نے خوشی سے ہجری کی۔ زندگی بھر جہاد کرتے رہے۔ کئی جسمانی آزمائشوں میں مبتلا کئے گئے (یہ سب ان کی نیکیاں ہیں) اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وفات کے وقت حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۴ برس تھی۔

”تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے دنیا میں سے اتنی ہی چیز کافی ہے جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے۔“

۱۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكَنَا. (اخرجه مسلم في المساجد)

سَعِيدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ لِي نَبِيٌّ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ فِيكُمْ كَالشَّمْسِ فِي السَّمَاءِ، تَنْقَلِبُ فِيكُمْ كَمَا يَنْقَلِبُ فِي السَّمَاءِ. (اخرجه ابن ماجه في الصلوة)

۱۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكَنَا. (اخرجه ابن ماجه في الصلوة)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: عَدْنَا خَبَابًا وَقَدْ اُكْتُوِي فِي بَطْنِهِ سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّهُ قَدْ مَضَى قَبْلَنَا أَقْوَامٌ لَمْ يَنَالُوا مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا بَقِينَا بَعْدَهُمْ حَتَّى نَلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدْرِي أَحَدُنَا فِي أَيِّ شَيْءٍ يَضَعُهُ إِلَّا فِي التُّرَابِ، وَإِنَّ الْمُسْلِمَ يُوجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِيمَا انْفَقَ فِي التُّرَابِ. (اخرجه الطبرانی في الكبير)

قیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عبادت کرنے کے لیے گئے انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا پھر انہوں نے فرمایا: ہم سے پہلے کچھ ایسے لوگ (دنیا سے) رخصت ہو چکے ہیں جنہوں نے دنیا میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ان کے بعد ہم باقی رہ گئے یہاں تک کہ ہمیں دنیا بھی نصیب ہوئی اور اتنی ملی کہ ہم میں سے کسی ایک کو یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ اس کا کیا کرے؟ صرف اسے مٹی میں ہی ڈال سکتا تھا (یعنی اس سے یہ تعمیرات کر سکتا تھا) حالانکہ مسلمان جس بھی چیز کو خرچ کرتا ہے اسے ہر چیز میں اجر ملے گا ماسوائے اس کے جسے وہ مٹی میں خرچ کرتا ہے (یعنی جو تعمیر کرتا ہے)

۱۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ اتَيْنَا خَبَابًا نَعُودُهُ فَقَالَ: إِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، وَإِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا. (واخرجه البخاری في مناقب الانصار)

ابووائل بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عبادت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے

نے فرمایا: بے شک ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہمارا مقصد اللہ کی رضا کا حصول تھا، تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو گیا، ہم میں سے کچھ لوگ (دنیا سے) رخصت ہو گئے انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں حاصل کیا ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ احد کے دن شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور اگر ان کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر تھوڑی سی اذخر رکھ دیں جبکہ ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

۱۵۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَابًا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ؟ قَالَ: بِأَضْرَابٍ لِحَيْتِهِ. (اخرجه البخاری فی الاذن)

\*\*\* ابو معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ہم نے دریافت کیا: آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ سے۔

۱۵۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بِيَانُ بْنُ بَشْرٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَابًا يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ آلا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ فَقَالَ: إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيَمْشَطُ أَحَدَهُمْ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمُنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيَشَقُّ بِأَثْنَيْنِ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيَتَمَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكْبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ. زَادَ بِيَانٌ: وَالذُّبُّ عَلَى غَنَمِهِ.

(اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

\*\*\* قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ہمیں مشرکین کی طرف سے شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ تو نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے جن میں سے کسی ایک پر لوہے کی کنگھی پھیری گئی جو اس کے گوشت اور پٹھوں میں سے ہو کر ہڈی تک پہنچی لیکن اس چیز نے بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیرا، کسی شخص کے سر پر آری رکھ کر اسے دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا، تو اس چیز نے بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیرا، اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل کرے گا، یہاں تک کہ ایک سوار ”صنعاء“ سے چل کر ”حضر موت“ تک جائے گا اور اسے



صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔

بیان نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

”اور اسے اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہوگا۔“

۱۵۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: عَادَتْ خَبَابًا بَقَايَا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَبَشِرُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرُدُّ عَلَيَّ إِخْوَانِكَ الْحَوْضَ. فَقَالَ وَعَلَيْهَا رِجَالٌ، إِنَّكُمْ ذَكَرْتُمْ لِي أَقْوَامًا وَسَمَّيْتُمُوهُمْ لِي إِخْوَانًا مَضَوْا لَمْ يَنَالُوا مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا، وَأَنَا بَقِينَا بَعْدَهُمْ حَتَّى نَلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا نَخَافُ أَنْ يَكُونَ ثَوَابَنَا لِتِلْكَ الْأَعْمَالِ.

(اخرجه ابونعيم في حلية الاولياء.)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے آئے انہوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ حوض کوثر پر اپنے نبھائیوں سے مل لیں گے، تو انہوں نے فرمایا: اس پر کئی لوگ ہوں گے تم نے میرے سامنے کچھ لوگوں کا تذکرہ کیا ہے تم نے انہیں میرا بھائی قرار دیا ہے، حالانکہ وہ لوگ (دنیا سے) رخصت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی بھی چیز حاصل نہیں کی ان کے بعد ہم باقی رہ گئے، ہم نے دنیا بھی حاصل کی جس کے نتیجے میں ہمیں یہ اندیشہ ہے، کہیں یہ (ملنے والی دنیا) ہمارے ان اعمال کا بدلہ نہ ہو۔

## ۱۷ - احادیث عائشة أم المؤمنین عن رسول الله فی الوضوء

وضو کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۱۵۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرْقُ، وَكُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (اخرجه البخاری فی الغسل)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "قدح" یعنی "فرق" (بڑے ٹب) سے غسل کر لیتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اسْتَحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَانَ بِالْحَيْضَةِ. وَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُو الدَّمُ.

(متفق علیہ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ام حبیبہ بن جحش کو سات سال استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے

(\*) آپ کا نام عائشہ ہے۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات آپ کو "حمیرا" (گوری) کہا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس لیے ان کی نسبت سے وہ "ام عبد اللہ" کی کنیت اختیار کرتی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب تھا اور ان کی کنیت "ام رومان رضی اللہ عنہا" تھی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بعثت کے ۴ برس بعد شوال المکرم کے مہینے میں پیدا ہوئی تھیں۔ اعلان نبوت کے دسویں برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ تاہم ان کی رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم و فضل کے اعتبار سے نمایاں حیثیت کی مالک ہیں۔ آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بہت سے معاملات میں دیگر صحابہ کرام سے اختلاف کر کے اپنی رائے پیش کی ہے اور بعد میں آنے والے حضرات نے ان کی رائے کا احترام بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم الانساب، تاریخ اور علم طب کی بھی بڑی ماہر تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مخصوص باری کا دن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی برأت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئی تھیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۵۸ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں انتقال کیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر کم و بیش ۶۷ برس تھی۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت مدینہ منورہ کے قائم مقام گورنر تھے انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کر کے نماز ادا کیا کرے، تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی، وہ ایک بڑے ٹب میں بیٹھتی تھی، تو خون (پانی پر) غالب آجاتا تھا۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: تَوَضَّأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: اسْبِغِ الْوُضُوءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَيَلُّ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ .

(اخرجه مسلم فی الطہارۃ)

❖❖ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمان! اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (کچھ) ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .

(اخرجه الموصلي فی مسنده)

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَشْرِبُ شَعْرَةَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَحْتَبِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ .

(اخرجه البخارى فى الغسل)

❖❖ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جب غسل جنابت کا ارادہ کرنا ہوتا، تو آپ ﷺ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھوتے تھے، پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے، پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے، پھر آپ ﷺ اپنے بالوں تک پانی پہنچاتے تھے، پھر آپ ﷺ اپنے سر تین لپ ڈال لیتے تھے۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَإِنِّي بَصَبِي فَبَالَ عَلَيْهِ، فَاتَّبَعَ بَوْلَهُ الْمَاءَ .

(متفق عليه)

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے آپ ﷺ ان کے لیے

دعائے خیر کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سَقَطَتْ قِلَادَتَهَا لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي طَلَبِهَا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَلَمْ يَدْرِيَانِ كَيْفَ يَصْنَعَانِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التِّيمِّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ”ابواء“ کی رات ان کا ہار گر گیا نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں میں سے دو آدمی اس کی تلاش میں بھجوائے اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا ان دونوں کے ساتھ پانی نہیں تھا انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کریں تو تیمم سے متعلق آیت نازل ہو گئی اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں) کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے آپ کے ساتھ جب بھی کوئی معاملہ پیش آیا جو آپ کو ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس میں نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں کے لیے اس میں بھلائی پیدا کر دی۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعِظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَاتَعَرَّقْتُهُ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ فَيُدِيرُهُ حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فَمِي. (اخرجه مسلم في الحیض)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ مجھے ہڈی دیتے تھے میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی میں اسے چوستی تھی پھر نبی اکرم ﷺ اسے لے کر اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ أَخْبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَأَلَتِ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطَهَّرِي بِهَا. فَقَالَتْ: كَيْفَ اتَّطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا. قَالَتْ قُلْتُ: كَيْفَ اتَّطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا: سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا؟ وَاسْتَتَرِ بِثَوْبِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي أَرَادَ فَاجْتَذَبْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا: تَتَّبِعِي بِهَا اثْرَ الدَّمِ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مشک سے بسی ہوئی روئی لو اور اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو اس نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے طہارت حاصل کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو اس نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے طہارت حاصل کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے کپڑے کے ذریعے پردہ کر لیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد مجھے سمجھ میں آگئی میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اس سے کہا: تم اس کے ذریعے خون کے اثرات کو صاف کرو۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا قَالَ: أَبْقِ لِي، أَبْقِ لِي. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے بعض اوقات

آپ ﷺ مجھ سے یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے (پانی) باقی رہنے دینا میرے لیے باقی رہنے دینا۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي

صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کی گود میں رکھ لیتے

تھے اور قرآن پاک کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## أَحَادِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۱۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ عَلَيْهَا بَعْدُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ سورج ابھی میرے حجرے

میں بلند ہوتا تھا اور سایہ ظاہر نہیں ہوا ہوتا تھا۔

۱۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ.

(متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے حالانکہ میں آپ ﷺ

کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلْتَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، فَأَذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَنْتُونِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے (یعنی سنتیں ادا کرتے تھے) اگر میں جاگ رہی ہوتی تھی تو آپ میرے ساتھ بات چیت کر لیتے تھے ورنہ آپ ﷺ لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز (فجر باجماعت) ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (اخرجه البيهقي في الصلوٰۃ)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ حَرَّكَتَنِي بِرِجْلِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ. وَكَانَ سُفْيَانُ يَشْكُ فِي حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ، وَرَبَّمَا شَكَّ فِي حَدِيثِ زِيَادٍ وَيَقُولُ: يَخْتَلِطُ عَلَيَّ. ثُمَّ قَالَ لَنَا غَيْرَ مَرَّةٍ: حَدِيثُ أَبِي النَّضْرِ كَذَا، وَحَدِيثُ زِيَادٍ كَذَا، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ كَذَا، عَلَى مَا ذَكَرْتُ، كُلُّ ذَلِكَ. (اخرجه احمد)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نفل نماز ادا کیا کرتے تھے میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوتی تھی جب آپ ﷺ نے وتر ادا کرنے ہوتے تو آپ ﷺ اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دیتے تھے پھر آپ ﷺ دو رکعات نماز ادا کرتے تھے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ بات چیت کر لیتے تھے ورنہ آپ ﷺ لیٹ جاتے تھے پھر (تھوڑی دیر بعد) نماز (فجر باجماعت ادا کرنے کے لیے) تشریف لے جاتے تھے۔

سفیان نامی راوی نے نصر کے حوالے سے منقول روایت میں شک کا بھی اظہار کیا ہے اور اضطراب بھی ظاہر کیا ہے بعض اوقات وہ زیاد سے بھی منقول روایت میں شک کا اظہار کر دیتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت مجھ سے خلط ملط ہو گئی ہے پھر انہوں نے کئی مرتبہ ہم سے یہ کہا: ابو نصر کی حدیث اس طرح ہے جبکہ زیاد سے منقول روایت اس طرح ہے اور محمد بن عمرو کے حوالے سے منقول روایت اس طرح ہے (امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے میں نے ذکر کر دیا ہے۔

۱۷۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا لَا أَحْصِي عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ - أَيْ عُمَّالُ النَّاسِ - فَكَانُوا يَرُوحُونَ بِهِئَاتِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ. (اخرجه البخارى في البيوع)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پہلے لوگ خود کام کاج کیا کرتے تھے تو جمعہ کے دن وہ اسی حالت میں آجایا کرتے تھے تو انہیں یہ کہا گیا: اگر تم غسل کر لو (تو یہ بہتر ہوگا)

۱۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ

بَابُ جَانِبِهِ - (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایسی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے نقش و نگار نے میری توجہ منتشر کرنے کی کوشش کی تھی، تو تم اسے لے کر ابو جہم کے پاس جاؤ اور اس کی انجمانی چادر میرے پاس لے آؤ۔

۱۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَبِيدٍ - وَكَانَ مِنْ عِبَادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ - قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيُّ أُمَّةٍ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَعَنْ صِيَامِهِ. فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ، وَمَا رَأَيْتُهُ صَائِمًا فِي شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتِي الْفَجْرِ. (اخرجه مسلم في صلوٰۃ المسافرين)

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: امی جان آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نفل نماز کے بارے میں بتائیے اور آپ ﷺ کے نفل روزوں کے بارے میں بتائیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نفل روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ ﷺ مسلسل نفل روزے رکھتے رہیں گے لیکن پھر آپ ﷺ مسلسل نفل روزے ترک کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفل روزہ نہیں رکھیں گے میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی مہینے میں شعبان کے مہینے سے زیادہ نفل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ تقریباً پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے صرف چند دن آپ ﷺ شعبان کے روزے نہیں رکھتے تھے اور رمضان میں اور غیر رمضان میں آپ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھی جس میں فجر کی دو رکعات (سنت) بھی شامل ہوتی تھیں۔

۱۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَهُنَّ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِيهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْعَلَسِ. (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مومن خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں انہوں نے اپنی چادریں لپیٹی ہوئی ہوتی تھیں پھر (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) وہ اپنے گھر واپس چلی جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص ان کی شناخت نہیں کر سکتا تھا۔

۱۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ. (متفق علیہ)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَتْ يَهُودِيَّةً فَقَالَتْ: أَعَاذِكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنُعَذِّبُ فِي قُبُورِنَا. فَقَالَ كَلِمَةً - أَيْ عَائِذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِي مَرْكَبٍ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَنِسْوَةٌ بَيْنَ الْحَجَرِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيعًا حَتَّى قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، فَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ كَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ أَوْ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ. (اخرجه البيهقي في الصلوة الخسوف)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک یہودی عورت آئی اور بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے تو میں نے کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں ہماری قبروں میں عذاب دیا جائے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ رہے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سواری پر سوار ہو کر تشریف لے گئے اسی دوران سورج گرہن ہو گیا تو میں اور کچھ دیگر خواتین حجروں میں سے نکلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تیزی سے تشریف لائے اور جائے نماز پر آ کر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کچھ کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا لیکن یہ پہلے سجدے سے کچھ کم تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں چار رکوع اور چار سجدے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمہیں تمہاری قبروں میں اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جس طرح دجال کی آزمائش ہے۔“

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لفظ مسیح استعمال ہوا ہے یا دجال استعمال ہوا ہے)

۱۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذَلِكَ.

(اخرجه البخاری فی الكسوف)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں جس میں چار رکوع تھے اور چار سجدے تھے سفیان نامی راوی نے اس کے علاوہ اور کوئی بات ذکر نہیں کی۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ



عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصَلِّيَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟ مِنَ التَّخْفِيفِ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات (اتنی مختصر ادا کرتے تھے) میں یہ سوچتی تھی کہ آپ ﷺ نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے؟ یعنی وہ اتنی مختصر ہوتی تھیں۔

۱۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدِءُهَا بِالْعِشَاءِ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت بھی کہی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ يَسْطُهُ بِالنَّهَارِ، وَإِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ تَحَجَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فِيهِ، فَتَبَعَ لَهُ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَتْ فَفَطِنَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَ ذَلِكَ وَقَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيهِمْ أَمْرًا لَا يُطِيقُونَهُ. ثُمَّ قَالَ: اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا. قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرِوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی ایک چٹائی جسے آپ ﷺ دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور رات کے وقت آپ ﷺ اس سے حجرہ بنا لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اس میں نماز ادا کیا کرتے تھے کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لیے آپ ﷺ کی پیروی کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کو ان لوگوں کے بارے میں اندازہ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے ترک کر دیا اور ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے ان لوگوں کے بارے میں ایسا حکم نازل ہوگا جس کی یہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کا خود کو پابند کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم اکٹھا ہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ نبی اکرم ﷺ جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے تو آپ ﷺ اسے باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ رَأْسَهُ، فَغَسَلْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کرتے تھے (بعض اوقات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف نکال دیتے تھے تو میں اسے دھودیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

۱۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْفُتِلْ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَفِيرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ. أَوْ قَالَ: فَيَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ. (اخرجه البخارى فى الوضوء)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران اونگھ آجائے تو اسے نماز ختم کر دینی چاہئے، کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا ہو سکتا ہے اپنی طرف سے وہ دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ”وہ اپنے لیے بددعا کر رہا ہو۔“

۱۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تَدْعُوهُ، فَقَالُوا لَهَا: إِنَّهُ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَذَهَبَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَلِمَ غَسَلَهُ؟ إِنْ كُنْتُ لَا فَرُكُ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (متفق عليه)

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہمان بنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بلانے کے لیے پیغام بھیجوایا تو لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ اسے جنابت لاحق ہوگئی تھی تو وہ اپنے کپڑے کو دھونے کے لیے گیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ دھو کیوں رہا ہے؟ میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْآخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ وَأَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. قَالَ فَقَالَ غَيْرُهُ: وَجَدَّ. (اخرجه البخارى فى فضل ليلة القدر)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر عبادت کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمرہمت باندھ لیتے تھے (یہاں ایک راوی نے لفظ مختلف نقل کیا ہے)

۱۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا انتہائی وقت صبح صادق (سے کچھ پہلے تک) ہوتا ہے۔

۱۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحْرَ الْآخِرُ قَطُّ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے ہاں نبی اکرم ﷺ کو صبح صادق کے قریب سوتے ہوئے ہی پایا

۔

۱۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ قَعْبًا فِيهِ حَيْسٌ خَبَانَاهُ لَهُ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَأَكَلَ وَقَالَ: أَمَا إِنِّي قَدْ كُنْتُ صَائِمًا. (اخرجه مسلم في الصوم)

عائشہ بنت طلحہ اپنی خالہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا جس میں حیس (مخصوص قسم کا حلوہ) موجود تھا جسے ہم نے آپ ﷺ کے لیے سنبھال کے رکھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک رکھا اور اسے کھالیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو (نفل) روزہ رکھا ہوا تھا۔

۱۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا مِنْ طَعَامٍ. قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ. (اخرجه مسلم في الصوم)

عائشہ بنت طلحہ اپنی خالہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے عرض کی: ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو میں (نفل) روزہ رکھ لیتا ہوں۔

۱۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَائِمًا، فَلَمَّا أَسَنَّ صَلَّى جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ رَكَعَ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ جب تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تھی تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

۱۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ، وَكَأَنَّكَ بِالسَّحَابِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرِكِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي. أَوْ قَالَ: اغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں فاطمہ بنت ابوجہش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجائے تو تم نماز ترک کر دو اور جب وہ رخصت ہو جائے تو تم غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دو (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دو۔

۱۹۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ. (اخرجه البخاری فی مواقیب الصلوٰۃ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کی بعد کی دو رکعات کبھی ترک نہیں کیں۔

۱۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الْآخِرِ هُنَّ. (اخرجه الموصلي فی مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 5 رکعات وتر ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔

۱۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَأَذِنَ لِي، ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ حَفْصَةُ فَأَذِنَ لَهَا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ زَيْنَبُ فَأَذِنَ لَهَا - قَالَتْ - فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ، فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَأَى فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعَةَ ابْنِيَّةٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبِرُّ يُرَدُّنَ بِهَذَا؟ فَلَمْ يَعْتَكِفْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْعَشْرَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَالٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: الْبِرُّ تَقُولُونَ بِهِنَّ؟ (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ کیا میں نے اس بارے میں سنا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی (کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کروں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عطا کر دی پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عطا کر دی پھر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عطا کر دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے اعتکاف کے مقام پر تشریف لے جاتے تھے (اس موقع پر) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چار خیمے لگے ہوئے دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان خواتین نے ان کے ذریعے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں) اس عشرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے عشرے میں اعتکاف کیا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات سفیان نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔  
”کیا تم ان خواتین کے بارے میں نیکی کی رائے رکھتے ہو۔“

## احادیث عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصوم

روزے کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۱۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَتَدَاكَرَ الْقَوْمُ: الصَّائِمُ يُقْبَلُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: نَعَمْ. وَقَالَ الْآخَرُ قَدْ صَامَ سَتَيْنِ وَقَامَ لَيْلَهُمَا: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخَذَ قَوْسِي هَذِهِ فَأَضْرِبُكَ بِهَا. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا: يَا أَبَا سُبُلٍ سَلِّهَا. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَرُفُّ عَنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ. فَسَمِعْتُ مَقَالَتَهُمْ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ؟ إِنَّمَا أَنَا أُمَّكُمْ. فَقَالُوا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ الصَّائِمُ يُقْبَلُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَيَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَرْبِهِ. (اخرجه مسلم فی الصيام)

✽✽ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے کچھ لوگوں نے یہ مسئلہ چھیڑ دیا: آیا روزہ دار شخص (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے؟

حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: جی ہاں! ایک دوسرے صاحب بولے: جو دو سال تک مسلسل نفلی روزے رکھتے رہے تھے اور رات بھر نوافل ادا کرتے رہے تھے، میں نے یہ ارادہ کیا میں اپنی یہ کمان پکڑوں اور اس کے ذریعے تمہیں ماروں (زاوی کہتے ہیں) جب ہم مدینہ منورہ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے کہا: اے ابو سہیل! تم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کوئی برائی کی بات نہیں کروں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کی گفتگو سن لی انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کس موضوع پر بات کر رہے ہو؟ میں تمہاری ماں ہوں لوگوں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! روزہ دار شخص (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی زوجہ محترمہ) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے ان کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ.

(اخرجه مسلم فی الصيام)

❖ ❖ سفیان کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمان بن قاسم سے دریافت کیا: کیا آپ نے اپنے والد کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے تو وہ ایک گھڑی کے لیے خاموش رہے پھر انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ. قَالَ ثُمَّ تَضَحَّكَ. (اخرجه مسلم فی الصيام)

❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُمَيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنْبٌ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ يَوْمَهُ ذَلِكَ. (اخرجه مسلم فی الصيام)

❖ ❖ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور اس دن کا روزہ رکھ لیتے تھے۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ. (اخرجه البخاری فی الصوم)

❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی جو مسلسل نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر کے دوران بھی روزہ رکھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ يَوْمًا يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. (اخرجه مسلم فی الصيام)

❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عاشورہ کا دن ایسا دن تھا جس میں زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا جاتا تھا یہ رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جب رمضان کا حکم نازل ہو گیا تو اب جو شخص چاہے اس دن میں روزہ رکھے اور جو شخص چاہے اس دن میں روزہ نہ رکھے۔

## احادیث عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ

### صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ

حج کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۲۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ بَعْدَ مَا أَقَاضَتْ، فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحَابِسْتَنَا هِيَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَقَاضَتْ. قَالَ: فَلْتَفِرِّي. (اخرجه البخاری فی المغازی)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں سیدہ صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آ گیا انہوں نے اپنے حیض کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! انہیں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روانہ ہو جائے۔

۲۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَلَا إِذَا. (اخرجه مالک فی الحج)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی (مسئلہ نہیں ہے)

۲۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهَلَّ مِنْكُمْ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيُهَلَّ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهَلَّ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهَلَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ غَلَبَنِي الْحَدِيثُ، فَهَذَا الَّذِي حَفِظْتُ مِنْهُ. (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا تلبیہ پڑھے تم میں سے جو صرف حج کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا تلبیہ پڑھے اور جو شخص صرف عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا تلبیہ پڑھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا تو کچھ لوگوں نے حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھا کچھ لوگوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پڑھا میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پڑھا تھا (یا اس کی نیت کی تھی)

سفیان کہتے ہیں: پھر میں اس حدیث کے حوالے سے معذور ہو گیا صرف اس کا یہ حصہ مجھے یاد ہے۔

۲۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ. وَأَفْرَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ. (اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ ایسا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے (کا تلبیہ) نہیں پڑھا تھا۔

۲۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: أَنَسُ بْنُ عِيَاضِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ: مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَتِيمٌ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَفْرَدَ، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنِ اعْتَمَرَ، فَأَمَّا مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلًّا، وَأَمَّا مَنْ أَفْرَدَ أَوْ قَرَنَ فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ. (متفق عليه)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ نے حج افراد کی نیت کی تھی کچھ نے حج قرآن کی نیت کی تھی اور کچھ نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی تو جس نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا، جس نے حج افراد یا حج قرآن کی نیت کی تھی اس نے احرام اس وقت تک نہیں کھولا جب تک اس نے جمرہ کی رمی نہیں کر لی۔

۲۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِسَرِفٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَلْفِئْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ. قَالَتْ: وَضَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقْرِ. (متفق عليه)

\*\*\* عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا یہاں تک کہ جب میں "سرف" کے مقام پر پہنچی یا اس کے قریب پہنچی تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دیا ہے تم وہ تمام مناسک ادا کرو جو حاجی ادا کرتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

\*\*\* سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی۔



۲۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرَفٍ أَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنَى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقْرَ. قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْقَاسِمَ فَقَالَ: جَاءَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلِيٌّ وَجْهِيهِ. (اخرجه البخارى فى الحج)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ذیقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب ہم ”سرف“ کے مقام پر پہنچے یا اس کے قریب پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ اسے عمرہ میں تبدیل کر لے پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو گائے کا گوشت لایا گیا میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی ہے۔

یہی نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت قاسم کو سنائی تو وہ بولے: اللہ کی قسم! اس خاتون نے تمہیں یہ روایت بالکل صحیح سنائی ہے۔

۲۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتَلُ قَلَانِدَ هَدًى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

(متفق علیہ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

۲۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ يُخْبِرُ بِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتَلُ قَلَانِدَ هَدًى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا مِمَّا يَعْتَزِلُهُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَتْرُكُهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ شَيْءٌ إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیا کرتی تھی پھر نبی اکرم ﷺ کسی ایسی چیز سے الگ نہیں ہوتے تھے جس سے احرام والا شخص علیحدگی اختیار کرتا ہے اور نبی اکرم ﷺ ایسی کسی چیز کو چھوڑتے نہیں تھے (جسے احرام والا شخص چھوڑتا ہے)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمارے علم کے مطابق حاجی شخص اسی وقت مکمل طور پر حلال ہوتا ہے جب وہ بیت اللہ کا حواف کر لیتا ہے۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَبَسَطَتْ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ. (متفق عليه)

✽✽ عبد الرحمان بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا انہوں نے اپنے ہاتھ کو پھیلا کر فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی اور آپ ﷺ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ ﷺ کے احرام کھولنے کے وقت پھر آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔  
امام حمیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

۲۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُ بِهِ سُفْيَانُ قَدِيمًا عَنِ الزُّهْرِيَّ، فَوَقَّفَنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيَّ. (اخرجه البيهقي في الحج)

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی اور آپ ﷺ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ ﷺ کے احرام کھولنے کے وقت آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سفیان پہلے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل نہیں کرتے تھے ایک مرتبہ ہم نے انہیں تنبیہ کی تو انہوں نے بتایا: میں نے زہری کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

۲۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجُمْرَةَ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطَّيِّبَ. قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَا رَمَى الْجُمْرَةَ وَقَبْلَ أَنْ يَزُورَ. قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبَعَ. (اخرجه البيهقي في الحج)

✽✽ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم جمرہ کو کٹکریاں مار لو اور جانور ذبح کر لو اور سر منڈو والو تو جو بھی چیز تمہارے لیے حرام قرار دی گئی تھی وہ سب تمہارے لیے حلال ہو جائیں گی۔ صرف خواتین اور خوشبو کا حکم مختلف ہے۔

سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی اور آپ ﷺ کے جمرہ کی رمی کرنے کے بعد اور طواف زیارت کرنے سے پہلے آپ ﷺ کے احرام

کھولنے کے وقت آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔

سالم کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی سنت اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

۲۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ . قُلْتُ: أَيُّ الطِّيبِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ . (اخرجه البخاری فی اللباس)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کون سی خوشبو؟ انہوں نے فرمایا: سب سے بہترین خوشبو۔

۲۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ مَا يَرَوِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنِّي . (اخرجه البخاری فی اللباس)

سفیان کہتے ہیں: عثمان بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ ہشام بن عروہ نے یہ روایت صرف میرے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ وَبَيْصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ . (اخرجه النسائی فی المناسک)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی مانگ مبارک میں تین دن گزرنے کے بعد بھی میں نے خوشبو کی چمک دیکھی تھی حالانکہ آپ ﷺ اس وقت احرام کی حالت میں تھے۔

۲۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ فَقَالَ: مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَعُ مِنِّي رِيحَ الطِّيبِ، وَلَآنُ أَتَمَسَّحَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ . قَالَ أَبِي: فَأَرْسَلَ بَعْضُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْمَعَ أَبَاهُ مَا قَالَتْ، فَجَاءَ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ .

(اخرجه البخاری فی الغسل)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام والے شخص کے احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے، میں احرام کی حالت میں صبح کروں اور مجھ سے خوشبو آ رہی ہو میں تارکول لگا لوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

میرے والد کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں میں سے کسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھجوایا، تاکہ وہ اپنے والد کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتا سکیں، تو پیغام رساں آیا اور اس نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی

ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے۔

۲۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: زَادَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ فِيهِ: فَقَلَدَهَا.

(اخرجه البخاری فی الحج)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ہدی میں بکریاں بھجوائی تھیں۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو معاویہ نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

”نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہار پہنائے تھے۔“

۲۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَقْبِلُ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ. (متفق عليه)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی پھر آپ ﷺ کسی ایسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) فَقُلْتُ: مَا أَبَالِي إِلَّا أَطُوفَ بِهِمَا. قَالَتْ: بِنِسْمَا قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، فَانزَلَ اللَّهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَكَانَتْ سُنَّةً. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَقَالَ الْخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أَمَرْنَا بِالطَّوُافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِالطَّوُافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. فَانزَلَ اللَّهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَلَعَلَّهَا نَزَلَتْ فِي هَوْلَاءِ وَهَوْلَاءِ. (متفق عليه)

\*\*\* عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر

وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔“

تو میں نے کہا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اگر میں ان دونوں کا طواف نہیں کرتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے

بھانجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے: جو شخص ”مشلل“ میں موجود ”منات طاغیہ“ سے احرام باندھتا تھا وہ صفا و مروہ کی سعی نہیں کیا کرتا تھا (یہ زمانہ جاہلیت کی بات ہے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے (ان دونوں کا) طواف کیا ہے اور مسلمانوں نے بھی ان کا طواف کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سنت ہے۔

زہری کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابو بکر بن عبدالرحمان کوسنا کی تو وہ بولے: یہ علم ہے میں نے کئی اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے جو عرب صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے وہ اس بات کے قائل تھے کہ ہمارا ان دو پتھروں (یعنی پہاڑوں) کا طواف کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے۔

جبکہ کچھ انصار کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہمیں صفا و مروہ کا چکر لگانے کا حکم نہیں دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

ابو بکر بن عبدالرحمان نے فرمایا: شاید یہ آیت ان لوگوں اور ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

## احادیث عائشہ فی الجنائز

جنائز کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۲۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَفِي الْجَنَازَةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَجَلَسْتُ بَيْنَهُمَا، فَكَلِمَةُ النِّسَاءِ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ بُكَاءَ الْحَيِّ عَلَى الْمَيِّتِ عَذَابٌ لِلْمَيِّتِ. قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَرْنَا مَعَ عَمْرٍو أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ نَزُولٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَانظُرْ مَنْ مِنَ الرُّكْبِ ثُمَّ الْحَقْنِي قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ هَذَا صُهَيْبٌ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ. فَقَالَ: مَرُّهُ فَلْيَلْحَقْنِي، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَسْ عَمْرٌو أَنْ طَعِنَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ وَهُوَ يَقُولُ: وَالْأَخْيَاهُ وَأَصْحَابَاهُ. فَقَالَ عَمْرٌو: مَهْ يَا صُهَيْبُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ عَمْرًا، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَدْ قَضَى اللَّهُ (وَلَا تَبْرُدُ وَازِرَةً وَزَرَ أُخْرَى) (أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْحَجِّ)

✽✽ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے میں شریک ہوا جنازے میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے میں ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ خواتین نے رونا شروع کیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: زندہ شخص کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: (ایک مرتبہ) ہم لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مکہ سے) واپس آ رہے تھے جب ہم ”بیداء“ کے مقام پر پہنچے تو وہاں کچھ سوار ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم جاؤ اور جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہیں؟ پھر میرے پاس آؤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں گیا میں نے واپس آ کر بتایا کہ وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان سے کہو کہ وہ ہمارے ساتھ آئیں، جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو کچھ ہی عرصے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے وہ یہ کہہ رہے تھے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: رک جاؤ اے صہیب! میت کو زندہ شخص کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولیں: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔“

(یعنی عذاب کے ساتھ اسے اپنے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بھی تکلیف ہوتی ہے)

جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دے دیا ہے۔

”کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

۲۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهُودِيَّةٍ وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا: إِنَّ أَهْلَهَا الْآنَ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا. (اخرجه مالك في الجنائز)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت کے بارے میں یہ فرمایا تھا حالانکہ اس کے گھر والے اس پر رورہے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا):

”اس وقت اس کے گھر والے اس پر رورہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

۲۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

يَزِيدَ رَضِيْعًا لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ يَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيُشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شُفِعُوا فِيهِ. (اخرجه مسلم في الجنائز)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس بھی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر لوگوں کا اتنا گروہ نماز جنازہ ادا کر لے جو ایک سو تک پہنچتے ہوں، تو وہ اگر

اس میت کے لیے سفارش کریں، تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔“

۲۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حُمَّ أَصْحَابُهُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ يَعُودُهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كُلُّ امْرٍءٍ مُصَبِّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَدَخَلَ عَلَى عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: وَجَدْتُ طَعْمَ الْمَوْتِ قَبْلَ ذَوْقِهِ إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ كَالثَّوْرِ يَحْمِي جِلْدَهُ بِرَوْقِهِ قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلَى بِلَالٍ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتَنَ لَيْلَةً بَفَجٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلٌ وَهَلْ أَرَدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجْنِيَّةٍ؟ وَهَلْ يَبْدُونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلٌ؟ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَأَرَى فِيهِ: وَفِي فَرَقِنَا: اللَّهُمَّ حَبِّبْهَا إِلَيْنَا مِثْلَ مَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَانْقُلْ وَبَائِهَا وَحُمَاهَا إِلَى حِمِّ أَوْ إِلَى الْجُحْفَةِ. (اخرجه البخاري في الدعوات)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو بخار رہنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر تمہارا کیا حال ہے؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

”ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتے کے تھمے سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے۔“  
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ (کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی۔

”میں نے موت کو چکھنے سے پہلے ہی اس کا ذائقہ چکھ لیا ہے بے شک بزدل کی موت اس پر سے ایسے نکلتی ہے جیسے تیل اپنی کھال کو اپنے گوبر سے بچاتا ہے۔“  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی۔

”کیا کبھی ایسا وقت بھی آئے گا جب میں فح (مکہ مکرمہ کی ایک وادی) میں رات بسر کروں گا۔ (یہاں سفیان نامی راوی نے بعض اوقات لفظ وادی نقل کیا ہے) اور میرے ارد گرد ”اذخر“ اور ”جلیل“ (مکہ مکرمہ کی گھاس کے مخصوص نام) ہوں گی اور کیا کسی دن مجھ کا پانی نظر آئے گا اور کیا کسی دن میرے سامنے شامہ اور طفیل (نامی پہاڑ) ظاہر ہوں گے۔“ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

”اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی میں تیرا بندہ اور تیرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں اہل مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی کی مانند جو انہوں نے اہل مکہ

کے لیے تجھ سے دعا کی تھی۔ اے اللہ ہمارے ”صاع“ میں برکت دے ہمارے ”مد“ میں برکت دیدے ہمارے مدینے میں برکت دیدے۔“

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

”ہمارے برتنوں میں برکت دیدے اے اللہ! اسے ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کر دے جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا تھا یا اس سے بھی زیادہ کر دے اور یہاں کی آب و ہوا کو صحت افزاء کر دے اور یہاں کی وباء اور بخار کو ختم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جھکے کی طرف منتقل کر دے۔“

۲۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَقٌّ. وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ (إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو اب یہ بات پتہ چل گئی ہے، میں دنیا میں ان سے جو کہا کرتا تھا وہ سچ تھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے یہ فرمایا۔

”بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو۔“

۲۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَلِقَاءُ اللَّهِ بَعْدَ الْمَوْتِ. (اخرجه مسلم في الذكر والدعاء)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری مرنے کے بعد ہوتی ہے۔

## فِي الطَّلَاقِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

طلاق کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۲۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ فَطَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقِ



عَسَيْتِكَ . قَالَتْ : وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ ، فَنَادَاهُ فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قِيلَ لِسُفْيَانَ : فَإِنَّ مَالِكًا لَا يَرَوِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، إِنَّمَا يَرَوِيهِ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ رِفَاعَةَ ، فَقَالَ سُفْيَانُ : لَكِنَّا قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَصَصْنَاهُ عَلَيْكُمْ . (اخرجه مالك في النكاح)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رفاعہ قرظی کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں رفاعہ قرظی کی بیوی تھی اس نے مجھے طلاق دی اور طلاق بتہ دے دی میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی لیکن اس کا ساتھ چادر کے پلو کی طرح ہے، تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ نہیں (ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا) جب تک تم اس کا شہد نہیں چکھ لیتی اور وہ تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر انتظار کر رہے تھے کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے انہوں نے بلند آواز میں کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ کیا آپ سن نہیں رہے ہیں یہ عورت نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں بلند آواز میں کیسی باتیں کر رہی ہے؟

سفیان نامی راوی سے یہ کہا گیا: امام مالک نے اس روایت کو زہری سے نقل نہیں کیا ہے انہوں نے اسے مسور بن رفاعہ سے نقل کیا ہے تو سفیان بولے: لیکن ہم نے یہ روایت زہری سے سنی ہے جس طرح ہم نے تمہارے سامنے بیان کی ہے۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدِّثَ عَلَيَّ مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ . فَقِيلَ لِسُفْيَانَ : فَإِنَّهَا تُحَدِّثُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ؟ فَقَالَ سُفْيَانُ : لَمْ يَقُلْ لَنَا هَذَا الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ ، إِنَّمَا قَالَ لَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ . (اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے۔“

سفیان سے دریافت کیا گیا: وہ عورت شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی؟

سفیان نے کہا: زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ ہمارے سامنے بیان نہیں کیے یہ الفاظ ایوب بن موسیٰ نے اپنی روایت میں ہمارے سامنے بیان کیے ہیں۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمُزَنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيَّتِهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا

اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَأَوْلَىٰ لَهُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو بھی عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا اگر مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو عورت کو مہر ملے گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا ہے اور اگر ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔“

۲۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ بَعْدَ مَا ضَرَبَ الْحِجَابُ فَلَمْ أَذِنْ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ عَمَّكَ، فَأَذِنِي لَهُ. (اخرجه مسلم في الرضاع)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے رضاعی چچا اہل بن ابو قعیس آئے اور انہوں نے میرے ہاں اندر آنے

کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تم اسے اجازت دے دو۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ أَنَّهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَبَّتْ يَمِينُكَ، هُوَ عَمَّكَ، فَأَذِنِي لَهُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے ایک عورت نے دودھ پلایا ہے مجھے مرد نے دودھ

نہیں پلایا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تمہارا چچا ہے تم اسے اجازت دے دو۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ - وَكَانَ مِنْ جَيْدِ مَا يَرَوِي - عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب میرے ساتھ شادی کی تو اس وقت میں چھ سال کی

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سات سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی اس وقت میں نو سال کی تھی۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ حَوْفٌ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَزَوَّجَنِي فَأَلْقَى عَلَيَّ الْحَيَاءُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَوْفُ ثِيَابٌ مِّنْ سُيُورٍ تَلْبَسُهُ الْأَعْرَابُ أَبْنَاءَهُمْ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو میں نے خوف (مخصوص قسم

کا دیہاتی لباس) پہنا ہوا تھا جب آپ ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو میں اپنے آپ میں سمٹ گئی۔  
سفیان کہتے ہیں: خوف مخصوص قسم کا لباس ہے جسے دیہاتی اپنے بچوں کو پہناتے ہیں۔

۲۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ - وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ وَكَانَ طَوِيلًا فَحَفِظْتُ مِنْهُ هَذَا - قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّةَ أَخْبِرِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. فَقَالَتْ: عَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَنْفُكُ كَمَا يَنْفُكُ اِكْلُ الزَّبِيبِ، وَكَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَهُنَّ فِي أَنْ يَكُونَ عِنْدِي، فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلَى رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. قَالَ عُيَيْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: لَمْ تُخْبِرِكِ بِالْآخِرِ؟ فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: الْآخِرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. (اخرجه البخارى فى الوضوء.)

عبيد اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے عرض کی: اے امی جان! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں بتائیے جس کے دوران آپ ﷺ کا وصال ہوا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس دوران آپ ﷺ یوں سانس لیا کرتے تھے جس طرح کشمش کھانے والا سانس لیتا ہے۔ آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے آپ ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے ان خواتین سے یہ اجازت لی کہ آپ میرے ہاں رہیں تو ان خواتین نے آپ ﷺ کو اجازت دی۔ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی ان میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔

عبيد اللہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انہوں نے دریافت کیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں دوسرے صاحب کے بارے میں نہیں بتایا؟ میں نے یہ جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَدْ خَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً هُ فَاخْتَرْنَاهُ، أَفَكَانَ ذَلِكَ طَلَاقًا؟ (اخرجه مسلم فى الطلاق)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا تو ان ازواج نے آپ ﷺ کو اختیار کر لیا تھا تو کیا یہ چیز طلاق ہوئی تھی؟

۲۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ. (موارد الضمان)

❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ ﷺ کے لیے خواتین کو حلال قرار نہیں دیا گیا (یعنی آپ ﷺ جتنی چاہیں شادیاں کر سکتے تھے)

۲۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونَا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَن

عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ بِشَعِيرٍ .

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: فَوَقَّفْنَا سُفْيَانَ فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ . (اخرجه الموصلي في مسنده)

❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ (کے ساتھ شادی کے بعد) ویسے میں

جو کھلائے تھے۔

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اس پر سفیان کوٹو کا تو انہوں نے کہا: میں نے یہ نہیں سنی ہے۔

۲۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجَمْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتُهُ . قَالَ: يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ فِي مَالِكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا، فَيَهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ .

(اخرجه في مجمع الزوائد)

❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صدقہ (یعنی

زکوٰۃ کا مال) جس بھی مال کے ساتھ مل جاتا ہے وہ اسے ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات تمہارے مال میں تم پر زکوٰۃ دینا لازم ہوتا ہے اور اگر تم اسے نہیں نکالتے ہو تو حرام حلال

کو ضائع کر دیتا ہے۔

## فِي الْأَقْضِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عدالتی فیصلوں کے بارے میں سیدہ عائشہ سے منقول روایات

۲۴۰- قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ

سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: اخْتَصَمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي

ابْنِ أُمِّ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي عُتْبَةَ أَوْصَانِي فَقَالَ: إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانظُرِ ابْنَ أُمِّ زَمْعَةَ

فَأَقْبِضْهُ، فَإِنَّهُ ابْنِي . وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِي، وَابْنُ أُمِّ أَبِي، وَوُلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي . فَرَأَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَا بَيْنَا بَعْتَبَةَ وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجَبَنِي

مِنْهُ يَا سَوْدَةَ . فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالَكَا يَقُولُ: وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . فَقَالَ سُفْيَانُ: لَكِنَّا لَمْ نَحْفَظْ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ

قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ . (متفق عليه)

❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے مقدمہ پیش کیا جو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی اس نے یہ کہا تھا کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کا جائزہ لینا اور اسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے، تو عبد بن زمعہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے جو میرے والد کے فراش پر پیدا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کی عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ فرمائی لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ فراش والے کو ملتا ہے۔

اے سودہ! تم اس سے پردہ کرو۔

سفیان سے کہا گیا: امام مالک تو اس روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں۔

”زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔“

تو سفیان نے کہا: ہم نے زہری سے یہ الفاظ یاد نہیں رکھے ہیں کہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

۲۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرِي أَنَّ مُحْزِرًا الْمُدَلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى زَيْدًا وَأَسَامَةَ، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ لِأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. (متفق عليه)

❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ بہت خوش میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے

فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہیں پتہ ہے محرز مدلجی میرے پاس آیا اس نے زید اور اسامہ کو دیکھا ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس نے ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان دونوں کے پاؤں ظاہر تھے؟ تو وہ بولا: یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں۔

۲۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَقَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيهِ:

أَلَمْ تَرِي أَنَّ مُحْزِرًا الْمُدَلِجِيَّ . فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنَّمَا هُوَ مُحْزِرٌ الْمُدَلِجِيُّ، فَانْكَسَرَ وَرَجَعَ .

(اخرجه الدارقطني في المؤتلف والمختلف)

❖ ❖ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کیا تم نے محرز مدلجی کو دیکھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے کہا: اے ابوالولید اس کا نام محرز مدلجی ہے تو انہوں نے انکساری کا مظاہرہ کرتے

ہوئے (اپنی غلطی سے) رجوع کر لیا۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَعْتَقَهَا، فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ مَوَالِيهَا أَنْ أُعْتِقَهَا وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . ثُمَّ خَطَبَ

النَّاسَ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ فَمَنْ شَرَطَ شَرَطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تاکہ اسے آزاد کر دوں تو اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ میں اسے آزاد کر دوں گی لیکن ولاء ان کے لیے رہے گی میں نے اس کی بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اسے حق نہیں ہوگا اگرچہ اس نے سو مرتبہ یہ شرط عائد کی ہو ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔“

۲۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ لِي مِنْهُ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ.

(اخرجه البخاری فی البيوع)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہند بنت عتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے مجھے ان کی طرف سے وہی کچھ ملتا ہے جو وہ گھر میں لا کر دے دیتے ہیں لیکن مجھے مزید خرچ کی ضرورت ہوتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اتنا حاصل کر لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے مناسب طور پر کافی ہو۔

۲۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ، وَأَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ لَتَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا مِنْ أَجْرٍ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ سُفْيَانُ: وَحَفِظَ النَّاسُ عَنْ هِشَامٍ كَلِمَةً لَمْ أَحْفَظْهَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّي أَقْبَلْتُ نَفْسَهَا فَمَاتَتْ. وَلَمْ أَحْفَظْ مِنْ هِشَامٍ، إِنَّمَا هَذِهِ الْكَلِمَةُ أَخْبَرَنِيهَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ هِشَامٍ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے بارے میں میرا یہ گمان ہے اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لیے کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

یہاں سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے لوگوں نے ہشام کے حوالے سے ایک کلمہ یاد رکھا ہے جسے میں یاد نہیں رکھ سکا ان صاحب نے یہ عرض کی تھی میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا، لیکن ہشام کے حوالے سے مجھے یہ لفظ یاد نہیں ہے۔ ایوب سختیانی

نے ہشام کے حوالے سے اس لفظ کے بارے میں مجھے بتایا ہے۔

## جَامِعُ أَحَادِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مختلف موضوعات سے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۲۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ غَلْبَةِ الدَّيْنِ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرض کے غلبے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ. (متفق عليه)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ روایت زہری سے نہیں سنی ہے۔

۲۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوا مِنْ كَسْبِكُمْ. (موارد الضمان)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمہاری اولاد تمہاری سب سے عمدہ کمائی ہے، تو تم اپنی کمائی میں سے کھا لو۔

۲۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ قَالَ: جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةَ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ: اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ. فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِي: يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَإِلَى حَدِيثِهِ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ أَحْصَاهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ. (متفق عليه)

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آ کر بیٹھے وہ اس وقت نماز ادا کر رہی تھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرنی شروع کی اور یہ کہنے لگے: اے اس حجرے کی مالک خاتون! آپ سنیے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز مکمل کی تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے! کیا تمہیں اس شخص پر اور اس کے طرز بیان پر حیرت نہیں ہو رہی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تھے تو اگر کوئی گننے والا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو) گننا چاہتا تو وہ گن سکتا تھا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر بیان کرتے تھے)

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ روایت بھی زہری سے نہیں سنی ہے۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ أبا الْقَاسِمِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ . قَالَتْ قُلْتُ: أَوْلَمْ تَسْمَعْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَالُوا؟ قَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ . فَقَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَعَلَيْكُمْ . فَإِذَا وَقَفَ عَلَيْهِ تَرَكَ الْوَاوَ . (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! سام علیک تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیکم (تمہیں بھی آئے)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا: بلکہ تم کو موت بھی آئے اور تم پر لعنت بھی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں؟ انہوں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو میں نے یہ کہہ دیا ہے ”تمہیں بھی آئے“۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس روایت میں یہ الفاظ کہتے تھے ”اور تمہیں بھی آئے“ تو جب انہیں اس پر تنبیہ کی گئی تو انہوں نے حرف ”و“ کو ترک کر دیا۔

۲۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: اسْتَأذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْذِنُوا لَهُ فَبَسَّ ابْنُ الْعَشِيرَةِ . أَوْ قَالَ: أَخُو الْعَشِيرَةِ . فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ آلَانٌ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَنْتَ لَهُ الْقَوْلُ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ - أَوْ قَالَ وَدَعَهُ النَّاسُ - اتِّقَاءَ فُحْشِهِ . قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: رَأَيْتَ أَنَّكَ أَبَدًا تَشْكُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ . (متفق عليه)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک صاحب نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو! یہ اپنے خاندان کا انتہائی برا شخص ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جب وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پہلے ایک بات کہی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن مرتبے اور مقام کے اعتبار سے اللہ



تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ براہِ شخص ہوگا، جس کی بدزبانی ہے بچنے کے لیے لوگ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ سفیان کہتے ہیں: میں نے محمد بن منتظر سے کہا: میں نے آپ کا جائزہ لیا ہے، آپ ہمیشہ اس روایت میں شک کا اظہار کرتے ہیں (یعنی آپ کو اس کے الفاظ میں شک محسوس ہوتا ہے)

۲۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَفَعَنَا مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُهُ عَنْ سَعِيدٍ. فَقَالَ: مَا سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سفیان سے کہا گیا: معمر نے یہ روایت سعید کے حوالے سے نقل کی ہے، تو انہوں نے فرمایا: ہم نے تو یہ روایت زہری سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر ہی سنی ہے۔

۲۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوْنَ وَجْهَهُ، ثُمَّ هَتَكَهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ سُفْيَانُ: فَلَمَّا جَاءَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بِأَحْسَنِ مِنْهُ وَأَرْخَصَ وَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ اسْتَرْتُ عَلَى سَهْوَةٍ لِي بِقِرَامٍ لِي فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَعَهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ.

(متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے ایک باریک کپڑے کا پردہ بنایا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اسے سختی سے کھینچا ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: جب عبدالرحمان بن قاسم ہمارے پاس آئے، تو انہوں نے یہ روایت اس سے زیادہ بہتر طور پر ہمیں سنائی جس میں زیادہ رخصت پائی جاتی ہے انہوں نے بتایا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے میں نے اپنے اطاق میں پردہ لٹکایا تھا اس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے اتار دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اس کی مخلوق کے حوالے سے مقابلہ کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اسے کاٹ کے ایک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو تکیے بنا لیے۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانَ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جَرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبِعِهِ هَكَذَا - وَوَضَعَ أَبُو بَكْرٍ سَبَابَتَهُ الْأَرْضِ - ثُمَّ رَفَعَهَا: بِسْمِ اللَّهِ تَرْتِبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا يَا ذَنْ رَبَّنَا. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی شخص کو کوئی بیماری لاحق ہوتی یا اسے کوئی پھوڑا نکل آتا یا کوئی زخم لگ جاتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی اس طرح رکھتے تھے یہاں پر امام حمیدی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی زمین پر رکھ کر یہ روایت بیان کی پھر آپ ﷺ اسے اٹھاتے تھے اور یہ فرماتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے ایک شخص کے لعاب کے ہمراہ ہے جس کے نتیجے میں ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت بیمار کو شفا مل جائے گی۔“

۲۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ كَانَ فِي الْأُمَّمِ قَبْلَكُمْ مُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. (اخرجه مسلم في فضائل الصحابة)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم سے پہلے کی امتوں میں ”محدث“ ہوا کرتے تھے اگر اس امت میں بھی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ حَبَشٌ يَلْعَبُونَ بِحِرَابٍ لَهُمْ، فَكُنْتُ أَنْظُرُ مِنْ بَيْنِ أُذُنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَاتِقِهِ، حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي صَدَدْتُ. زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا شَيْطَانٌ أَخَذَ بِثَوْبِهِ يَقُولُ أَنْظُرْ، فَلَمَّا جَاءَ عُمَرُ تَفَرَّقَتِ الشَّيَاطِينُ. قَالَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبْوَا يَا بَنِي أَرْفَدَةَ، يَعْلَمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَنَّ فِي دِينِنَا فُسْحَةً. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمْ أَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهِمْ غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ: أَبُو الْقَاسِمِ طَيْبٌ أَبُو الْقَاسِمِ طَيْبٌ.

(اخرجه في مسند الموصلي)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حبشی لوگ اپنے چھوٹے نیزوں کے ذریعے جنگی کرتب دکھا رہے تھے تو میں نبی اکرم ﷺ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان میں سے انہیں دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میں ہی پیچھے ہٹ گئی۔ یعقوب بن زید نے اپنی روایت میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

”ان میں سے ہر ایک کے کپڑے کو شیطان پکڑتا ہے اور کہتا ہے تم دیکھو لیکن جب عمر آیا تو شیاطین ادھر ادھر بکھر گئے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو ارفدہ! تم اپنے کرتب جاری رکھو تا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں گنجائش ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ لوگ جو الفاظ نکال رہے تھے اس میں مجھے صرف یہی بات یاد رہ گئی وہ یہ کہہ رہے تھے ”حضرت ابوالقاسم پاکیزہ ہیں، حضرت ابوالقاسم پاکیزہ ہیں۔“

۲۵۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْبَطِيخِ وَالرُّطْبِ فَيَأْكُلُهُ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ککڑی اور کھجور کو ملا کر کھالتے تھے۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَتْ: يَأْتِينِي أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ، وَهُوَ أَشَدُّ مَا يَأْتِينِي، وَيَأْتِينِي أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ فَأَعِيهِ وَهُوَ أَهْوَنُهُ عَلَيَّ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ ﷺ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ مجھ پر گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے جب یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے تو میں اس وحی کو یاد کر لیتا ہوں اور یہ مجھ پر آنے والی سب سے سخت ترین کیفیت ہوتی ہے، بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے ایک نوجوان کی شکل میں آتا ہے اور وہ کلمات مجھے بتا دیتا ہے تو میں انہیں محفوظ کر لیتا ہوں اور یہ میرے لیے سب سے آسان صورت ہوتی ہے۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوُ الْبَارِدُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب وہ تھا جو پیٹھا اور ٹھنڈا

ہو۔

۲۶۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظَلَمَهَا قَطُّ مَا لَمْ تُنْتَهَكْ مَحَارِمُ اللَّهِ، فَإِذَا انْتَهَكَ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ شَيْءٌ كَانَ أَشَدَّهُمْ فِي ذَلِكَ غَضَبًا، وَمَا خَيْرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَائِمًا. (اخرجه مسلم في الفضائل)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ ہونے

والی کسی زیادتی کے خلاف مدد طلب کی ہو تا وقتیکہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال نہ کیا گیا ہو اور جب اللہ تعالیٰ کی حرمت میں سے کسی چیز کو پامال کیا جائے تو آپ ﷺ اس بارے میں انتہائی شدید غضبناک ہوا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو معاملوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو۔

۲۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِيهِمْ قَالَتْ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْتَانِي فِي أَمْرِ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي وَالْآخَرَ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْدُ بْنُ أَعْصَمٍ. قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَّةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بئرِ ذُرْوَانَ. قَالَتْ فَجَاءَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيْتَهَا كَانَ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ مَائُهَا نِقَاعَةَ الْحِنَاءِ. قَالَتْ: فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا؟ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي تَنَشَّرَتْ. فَقَالَ: أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَمَا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُبْرِعَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا. قَالَتْ: وَلَيْدُ بْنُ أَعْصَمٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَوْ لَا قَبْلَ أَنْ نَلْقَى هِشَامًا فَقَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَلَمَّا قَدِمَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ دن تک نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت رہی کہ آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے شاید اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کی ہے حالانکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں جواب دے دیا ہے میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر ہانے بیٹھ گیا تو جو شخص میرے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے میرے سر ہانے موجود شخص سے دریافت کیا: ان صاحب کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: زکھجور کے شگوفے میں ایک کنگھی میں اور کنگھی کے دوران نکلنے والے بالوں میں جو ذروان کے کنوئیں کے کنارے پڑے ہوئے پتھر کے نیچے رکھے ہوئے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا، تو وہاں کھجور کے درخت کے سروں تھے جیسے شیاطین کے سر ہوتے ہیں اور اس کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھول دی گئی ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے ایسا کیوں نہیں کیا سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے آپ ﷺ نے اس بات کو پھیلایا کیوں نہیں (ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے اس سے مراد یہ ہے آپ ﷺ نے وہ علاج کیوں نہیں کروایا جو جادو کے بعد کروایا جاتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا کر دی ہے اور میں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ میں اس حوالے سے لوگوں پر شر پھیلاؤں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لبید بن اعصم بنوزریق سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا۔ سفیان کہتے ہیں: عبدالملک بن جریج نے پہلے یہ روایت سنائی تھی یہ بات ہماری ہشام سے ملاقات سے پہلے کی ہے انہوں نے یہ کہا تھا کہ آل عروہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی ہے، لیکن جب ہشام تشریف لے آئے تو انہوں نے ہمیں یہ روایت سنائی۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ الْعَبَّ بِهَذِهِ الْبَنَاتِ، فَكُنَّ جَوَارِي يَأْتِينَنِي يَلْعَبْنَ مَعِيَ بِهَا فَإِذَا رَأَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَمَّعْنَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِبُهُنَّ إِلَيَّ. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان گڑیاؤں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میری سہیلیاں میرے پاس آیا کرتی تھیں اور وہ بھی میرے ساتھ ان کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب وہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھتی تھیں تو جا کر چھپ جاتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ انہیں میری طرف بھجوادیا کرتے تھے۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَابَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا حَمَلْتُ مِنَ اللَّحْمِ سَابَقَنِي فَسَبَقَنِي فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هَذِهِ بَيْتُكَ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا، تو میں آگے نکل گئی پھر جب میرا وزن زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ مقابلہ کیا، تو آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ اس کا بدلہ ہے۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَبِيثُ النَّفْسِ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: إِنِّي لَقِسُ النَّفْسِ.

(متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص یہ نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، بلکہ وہ یہ کہے میں تھکاوٹ کا شکار ہو گیا ہوں۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا بَنَ أَخِي إِنْ كَانَ أَبَوَاكَ لِمَنْ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ، أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ. (اخرجه مسلم في فضائل الصحابة)

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: تمہارے دو باپ (یعنی تمہارے دادا اور تمہارے نانا) ان لوگوں میں شامل ہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔

”یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مشکل صورتحال کا سامنا کرنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا۔“  
(تمہارے وہ دونوں اجداد) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ امْرَأَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظَهَرَ السُّوءُ فِي الْأَرْضِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ بَأْسَهُ. قَالَتْ فَقُلْتُ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا أَهْلُ طَاعَةِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَصِيرُونَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (اخرجه البيهقي في شعب الایمان)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب برائی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر سختی نازل کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے لوگ بھی موجود ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! پھر تم لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلے جاؤ گے۔

۲۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِبْيٍ مِنْ صِبْيَانِ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: طُوبَى لَهُ، عَصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا أَقَطُّ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ ذَنْبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا، وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا، وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ. (اخرجه مسلم في النذر)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک انصاری بچے کو لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں تو میں نے کہا: یہ کتنا خوش نصیب ہے یہ جنت کی چڑیا ہے جس نے کبھی کوئی برا عمل نہیں کیا اور اسے گناہ پہنچا ہی نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے مختلف بھی تو ہو سکتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور اس کے اہل پیدا کیے ہیں اس نے ان اہل کو اس وقت پیدا کیا جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اور اس نے جہنم کو پیدا کیا ہے اور اس کے اہل پیدا کیے ہیں اس نے ان کو اس وقت پیدا کیا ہے جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

۲۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى عَائِشَةَ: أَنْ اكْتُبِي إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ يَعُودُ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ دَائِمًا. (اخرجه البيهقي في الزهد الكبير)

✽✽ امام شعیبی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز جو ابی خط میں لکھیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جو ابی خط میں تحریر کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو لوگوں میں سے جو لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں وہ اس کی مذمت کرنے والے بن جاتے ہیں۔“

۲۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ فِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَّا أَمَرَهُ عَلَيْهِمْ. (اخرجه الترمذی فی الزهد)

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی مہم روانہ کی جس کے افراد میں زید بن حارثہ بھی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان لوگوں کا امیر مقرر کیا۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي. فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي. فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي. فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُو لَكَ ابْنَ عَمَرَ؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي. فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: فَأَمَرْتُ بِهِ فَدَعِيَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ خَلَا بِهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَوَجْهَهُ عُثْمَانَ يَتَلَوْنَ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثُونِي عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي سَهْلَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: فَلَمْ أَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَإِنْ سَأَلُوكَ أَنْ تَنْخَلِعَ مِنْ قَمِيصِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَفْعَلْ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے میرے پاس میرے ساتھیوں میں سے کوئی فرد ہو تو میں نے عرض کی: کیا ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلوائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری خواہش ہے میرے اصحاب میں سے کوئی فرد میرے پاس موجود ہو تو میں نے عرض کی: کیا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے میرے

اصحاب سے تعلق رکھنے والا فرد میرے پاس ہو؟ تو میں نے عرض کی: کیا ہم آپ ﷺ کے چچا زاد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلوا لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد میرے پاس ہو تو میں نے عرض کی: کیا ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوا لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے انہیں بلوانے کی ہدایت کی جب وہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ خلوت میں بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کچھ کہنا شروع کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگا۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا۔

”اگر وہ لوگ تم سے یہ مطالبہ کریں کہ تم اس قیص کو اتار دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی ہے تو تم ایسا نہ کرنا۔“

۲۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ، فَإِذَا الْمَعَاصِي ظَهَرَتْ فَلَمْ تُغَيَّرْ أُخِذَتْ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ. (اخرجه مالك في الكلام)

✽ ✽ عمر بن عبدالعزیز یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے تمام افراد کو عذاب نہیں دے گا لیکن جب گناہ پھیل جائیں گے اور انہیں ختم نہیں کیا جائے گا تو پھر عام اور خاص (سب کی) گرفت ہوگی۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ: اللَّهُمَّ سَيِّبًا نَافِعًا. قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا حَفِظْتُهُ: سَيِّبًا. وَالَّذِي حَفِظُوا أَحْوَدُ: صَيِّبًا. (اخرجه ابوداؤد في الادب)

✽ ✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب بارش نازل ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے۔

”اے اللہ یہ جاری رہنے والی اور نفع دینے والی ہو۔“

سفیان کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا یہی لفظ یاد رکھا ہے سبب (یعنی جاری رہنے والی) جبکہ دیگر راویوں نے جو لفظ یاد رکھا ہے وہ زیادہ بہتر ہے یعنی ”صیب“ (یعنی موسلا دھار)

۲۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَعَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُ؟ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، وَلَا شَاةَ وَلَا بَعِيرًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً. (اخرجه البيهقي في الدلائل النبوية)

✽ ✽ زربن حبیش کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے کوئی زرد یا سفید چیز یعنی (سونایا چاندی) کوئی بکری، کوئی اونٹ، کوئی غلام یا کوئی کتیر، کوئی سونایا کوئی چاندی نہیں چھوڑی ہے۔



۲۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ذَكَرَ لِعَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النُّعْلَيْنِ، فَقَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَةَ النِّسَاءِ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ ابن ابومليکہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ ایک عورت نعلین (مردوں کے مخصوص قسم کے جوتے) پہنتی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔

۲۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَلَدُ الْخَصِمُ.

(اخرجه البخاري التفسير)

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو انتہائی جھگڑالو ہو۔"

۲۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ (يَوْمَ تَبْدَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ) فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ يَابِتُّ الصِّدِّيقِ. (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"اس دن زمین دوسری زمین میں تبدیل کر دی جائے گی۔"  
تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
"اے صدیق کی صاحبزادی! وہ پل صراط پر ہوں گے۔"

۲۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنًا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اتُّوا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ) أَهْمُ الَّذِينَ يَزْنُونَ وَيَسْرِقُونَ وَيَشْرَبُونَ الْخَمْرَ؟ قَالَ: لَا يَابِتُّ الصِّدِّيقِ، وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت

کیا:

"اور وہ لوگ جو اس چیز کو دیتے ہیں جو انہیں دیا گیا ہے اور ان کے دل لرز رہے ہوتے ہیں۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کا ارتکاب کریں گے اور چوری کریں گے اور شراب پیئیں گے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اے صدیق کی صاحبزادی! یہ وہ لوگ ہیں جو نمازیں پڑھیں گے، روزے رکھیں گے اور صدقہ کیا کریں گے۔

۲۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَكَانَ لَهَا بِمَا انْفَقَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ. (متفق عليه)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے تو اس شوہر کو اس کے کمانے کا اجر ملتا ہے۔ عورت کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور خزانچی کی مثال بھی اسی طرح ہے۔“

۲۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ. فَقَالَ: وَقَدْ رَأَيْتِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ، وَهُوَ يُقْرِنُكَ السَّلَامَ. قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَجَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ زَائِرٍ وَمِنْ دَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ. (متفق عليه)

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے گھوڑے کی پیشانی پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کھڑے ہو کر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اسے دیکھا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں بھی سلام ہو اور ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے جو کسی بھی ملاقاتی اور مہمان کو دی جاتی ہے وہ کتنے اچھے ساتھی اور کتنے اچھے مہمان ہیں۔

۲۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةَ ابْنَةُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ كَرَاهِيَةً، فَقَالَ: أَرْضِعِيهِ. فَقَالَتْ: كَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ. قَالَتْ: فَأَرْضَعْتُهُ، ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ شَيْئًا أَكْرَهُهُ مُنْذُ أَرْضَعْتُهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا.

(اخرجه مسلم في الرضاع)

\*\*\* سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں سہلہ بنت سہیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی میں نے سالم کے اپنے ہاں آنے کی وجہ سے اپنے شوہر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے (یعنی سالم) کو اپنا دودھ پلا دو میں نے عرض کی: میں اسے کیسے دودھ پلا سکتی ہوں؟ حالانکہ وہ بڑی عمر کا

شخص ہے۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتہ ہے وہ بڑی عمر کا شخص ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تو اس خاتون نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اس نے عرض کی جب سے میں نے اس لڑکے کو دودھ پلایا ہے اس کے بعد مجھے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی جو ناپسندیدہ ہو۔

عبدالرحمان بن قاسم کہتے ہیں: حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

۲۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عُمَرَةُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (متفق عليه)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمتی چیز چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۲۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَرْبَعَةٌ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَرَزِيقُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَيْلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُهُمْ كُلَّهُمْ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ يَحْيَى مَا دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ، مَا نَسِيتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ: الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (متفق عليه)

سُفْيَانُ نے کئی راویوں کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے جن میں سے اکثر نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا تاہم ایک راوی نے ایسی بات نقل کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ”مرفوع“ حدیث ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں)

”ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیامت والی چیز (چوری کرنے پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔“

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ الْبِتْعَ. فَقَالَ: مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شَهَابٍ الْبِتْعَ، مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شَهَابٍ إِلَّا كَمَا قُلْتُ لَكَ.

(متفق عليه)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کر دے وہ حرام ہے۔

سُفْيَانُ سے کہا گیا: مالک اور دیگر راویوں نے اس میں بتع (شہد سے بنی ہوئی شراب) کا تذکرہ کیا ہے تو سُفْيَانُ نے کہا: ابن شہاب نے ہمارے سامنے بتع کا تذکرہ نہیں کیا ابن شہاب نے ہمارے سامنے وہی الفاظ ذکر کیے تھے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کیے ہیں۔

۲۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. وَكَانَ

سُفْيَانُ رُبَّمَا شَكَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ عَمْرَةَ أَوْ عُرْوَةَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ الْخَبَرَ، ثُمَّ ثَبَّتَ عَلَى عُرْوَةَ، وَذَكَرَ الْخَبَرَ فِيهِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَتَرَكَ الشُّكَّ. (موارد الظمان)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: ”اسے آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔“

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان اس روایت کو نقل کرتے ہوئے بعض اوقات اس میں شک کا شکار ہو جاتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ یہ عمرہ نامی خاتون سے منقول ہے یا شاید عروہ نامی صاحب سے منقول ہے تاہم وہ اس میں روایت کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تھے پھر اس کے بعد انہوں نے اعتماد کے ساتھ عروہ سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا اور پھر کئی مرتبہ اس روایت کو بیان کیا انہوں نے اس شک کو ترک کر دیا۔

۲۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ ذَهَبًا كَانَتْ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، وَهِيَ أَكْثَرُ مِنَ السَّبْعَةِ وَأَقَلُّ مِنَ التِّسْعَةِ، فَلَمْ يُصْبِحْ حَتَّى قَسَمَهَا ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِرَبِّهِ لَوْ مَاتَ وَهَذِهِ عِنْدَهُ. قَالَ سُفْيَانُ: أَرَاهَا صِدْقَةً كَانَتْ آتَتْهُ أَوْ حَقًّا لِإِنْسَانٍ خَشِيَ أَنْ يَتَوَلَّى. (اخرجه البيهقي في قسم الفشي)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا آیا وہ رات کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تھا وہ سات سے زیادہ تھا اور نو سے کم تھا تو صبح ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے اسے تقسیم کر دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”محمد کا اپنے پروردگار کے بارے میں کیا گمان ہوگا کہ اگر وہ انتقال کر جائے اور یہ سونا اس کے پاس ہو۔“

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ زکوٰۃ کا سونا تھا جو آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تھا یا پھر یہ کسی انسان کا حق تھا جس کے بارے میں آپ ﷺ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے۔

۲۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتَ أَلَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَلَمَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنْ كُنْتَ بِذَنْبٍ أَلَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ، فَإِنَّ التَّوْبَةَ النَّدْمُ وَالِاسْتِغْفَارُ. وَكَثُرَ ذَلِكَ يَقُولُ عَلَى الْأَوَّلِ. (اخرجه البخاري في المغازي)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ جب انسان گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

”اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا، تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ توبہ ندامت کا اظہار اور استغفار کرنا ہوتا ہے“

تاہم سفیان اکثر اوقات پہلے والے الفاظ ہی نقل کرتے تھے۔

۲۸۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُمَرَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: حَارِثَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ،

كَذَابِكُمْ الْبِرُّ كَذَابِكُمْ الْبِرُّ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: هُوَ عَنْ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيهِ. كَذَلِكَ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں

قرأت کی آواز سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے، تو فرشتوں نے بتایا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں، تو نیکی اسی طرح ہوتی ہے نیکی اسی

طرح ہوتی ہے۔

سفیان سے کہا گیا: یہ روایت عمرہ نامی راوی سے منقول ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے زہری

نے اسی طرح بیان کیا تھا۔

## ۱۸ - مسند حفصہ بنت عمر بن الخطاب

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۲۸۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بِنُ صَفْوَانَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ اللَّهِ بِنِ صَفْوَانَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحَجْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيُؤْمَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْرُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسَفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَتَنَادَى أَوْلَهُمْ وَآخِرُهُمْ، فَلَا يَفْلِتُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الشَّرِيدَ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ لِعَجْدِي: فَأَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عُمَيْرُ بْنُ قَيْسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أُمِّيَّةَ وَكَانَتْ لَا اجْتِرَاءُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ، كَانَ يُجَالِسُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَيْبَةَ وَكَانُوا مِنْ أَكْبَرِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ، وَكَانُوا يَجْلِسُونَ فِي سُوقِ اللَّيْلِ وَهُمْ يَوْمئِذٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَاسْتَعَانَنِي أُمِّيَّةُ أَنْظُرُ لَهُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَمَا أَدْرِي وَجَدْتُهُ لَهُ أُمَّ لَا، فَلَمَّا اسْتَعَانَنِي اجْتَرَأْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ. (اخرجه مسلم في الفتن)

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایک لشکر اس گھر پر حملہ کرنے کے ارادے سے ضرور آئے گا یہاں تک کہ جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے درمیانی حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا تو ان کے ابتدائی حصے کے لوگ پیچھے والوں کو بلند آواز میں پکاریں گے پھر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے گا صرف وہ شخص بچے گا جو الگ ہو کر چل رہا تھا اور وہی (دوسرے) لوگوں کو ان لوگوں کے بارے میں بتائے گا۔“

(\*) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ یعنی آپ کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ ان کی والدہ سیدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی ہیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا مشہور روایت کے مطابق بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ پہلے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا جو بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ آپ کے شوہر حضرت حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے تھے اور انہی زخموں کی تاب نہ لا کر واپس مدینہ منورہ پہنچ کر انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بہت عالم فاضل اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ آپ سے کئی احادیث منقول ہیں۔ آپ کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور قول کے مطابق آپ کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۴۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے میرے دادا کو یہ کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات غلط بیان نہیں کی ہے اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے غلط بات بیان نہیں کی ہے۔ سفیان کہتے ہیں: عمیر بن قیس نے روایت امیہ کے حوالے سے نقل کی ہے، لیکن مجھے یہ جرأت نہیں ہوئی کہ میں ان سے اس حوالے سے دریافت کروں وہ خالد بن محمد اور عبد اللہ بن شعبہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے یہ اس زمانے میں قریش کے اکابرین میں سے تھے اور یہ لوگ رات کے بازار میں بیٹھا کرتے تھے جو ان دنوں مسجد کے دروازے پر منعقد ہوتا تھا، تو امیہ نے مجھ سے مدد طلب کی کہ میں ان کے لیے خالد بن محمد سے گنجائش حاصل کروں مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا مجھے ان کے لیے یہ چیز مل جائے گی کہ نہیں ملے گی لیکن جب انہوں نے مجھ سے مدد طلب کی تو اس حوالے سے جرأت ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا، تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

۲۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَالُ مِنْ وَجْهِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(اخرجه مسلم في الصيام)

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کے چہرے کا (بوسہ) لے لیا کرتے تھے۔

۲۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَا أَحْصَى مِنْ أَصْحَابِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(متفق عليه)

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ صبح صادق ہو جانے کے بعد (فجر کی) دو رکعات سنت ادا کرتے تھے۔

## ۱۹ - مسند أم سلمة زوج النبي واسمها هند

## بنت ابو امية المخزومي

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

ان کا نام ہند بنت ابو امیہ مخزومی ہے۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ لِأَحَدٍ كُنٌّ مَكَاتِبَ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ. قَالَ سُفْيَانُ: انْتَهَى حِفْظِي مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَى هَذَا فَأَخْبَرَنِي بَعْدَ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ قَالَ: كُنْتُ أَقُودُ بِأُمِّ سَلَمَةَ بَعْلَتَهَا فَقَالَتْ لِي: يَا نَبْهَانَ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ مَكَاتِبِكَ؟ فَقُلْتُ: أَلْفٌ دِرْهَمٍ. قَالَ فَقَالَتْ: أَفَعِنْدَكَ مَا تُؤَدِّي؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْفَعْهَا إِلَى فُلَانٍ أَخٍ لَهَا أَوْ ابْنِ أَخٍ لَهَا وَالْقَبْتِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبْهَانَ، هَذَا أَحْرٌ مَا تَرَانِي، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ لِأَحَدٍ كُنٌّ مَكَاتِبَ وَعِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ. فَقُلْتُ: مَا عِنْدِي مَا أُؤَدِّي وَلَا أَنَا بِمُؤَدٍّ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم میں سے کسی ایک خاتون کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس وہ رقم موجود ہو جسے وہ ادا کر سکتا ہو تو وہ عورت اس غلام سے پردہ کرے۔“

(\*) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ”ہند“ ہے۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان ”بنو مخزوم“ سے ہے۔ آپ کے والد ابو امیہ مکہ کے مشہور صاحب حیثیت شخص تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی جو ”ابوسلمہ“ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ نبی اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ انہوں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور پھر مکہ مکرمہ آ گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بعض سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق یہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے جانے والی پہلی خاتون ہیں۔ آپ کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سن ۴ ہجری میں شوال کے مہینے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔ مورخین اور سیرت نگاروں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت اور سمجھداری کے مختلف واقعات نقل کیے ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۳ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر کم و بیش ۸۴ برس تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔



سفيان کہتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق یہاں تک ہے، لیکن اس کے بعد عمر نے زہری کے حوالے سے مہبان نامی راوی کے حوالے سے یہ بات بتائی وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خچر کو لے کر چلا کرتا تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے مہبان! تمہاری کتابت کے معاہدے کی کتنی رقم باقی رہ گئی ہے میں نے جواب دیا: ایک ہزار درہم۔ مہبان کہتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس وہ رقم موجود ہے جسے تم ادا کر دو تو میں نے جواب دیا: جی ہاں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اسے فلاں کی طرف بھجوادو۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی یا اپنے کسی بھتیجے کا نام لیا اور پھر انہوں نے پردہ ڈال دیا پھر انہوں نے فرمایا: تم پر سلام ہو اے مہبان! یہ تم نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی عورت کا کوئی غلام ہو اور اس غلام کے پاس وہ رقم موجود ہو جسے وہ ادا کر سکتا ہو تو وہ عورت اس غلام سے حجاب کرے۔

تو میں نے کہا: نہ تو میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے میں ادا کر سکوں اور نہ ہی میں نے ادا کرنی ہے۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ الدُّهْنِيُّ - لَمْ نَجِدْهُ عِنْدَ غَيْرِهِ - أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَقَوَائِمُ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔“

۲۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ وَبَارِضٌ غُرْبَةٌ لَا بُكَيْنَةَ بُكَاءَ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ، قَالَتْ: فَتَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ وَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي، فَلَمَّا رَأَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّاهَا وَقَالَ: تُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَتَرَكْتُ الْبُكَاءَ فَلَمْ أَبْكِي. (اخرجه مسلم في الجنائز)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے کہا: یہ غریب الوطن تھے اور غریب الوطنی کے عالم میں انتقال کر گئے ہیں میں ان پر ایسا روں گی کہ انہیں یاد رکھا جائے گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رونے کا پختہ ارادہ کر لیا تو کھلے میدان کی طرف سے ایک عورت میرے پاس آئی وہ بھی رونے میں میرا ساتھ دینا چاہتی تھی جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ اس سے ملے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کر دو جس میں سے اللہ تعالیٰ نے اسے باہر نکال دیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تم شیطان کو اس گھر میں داخل کر دو جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے باہر نکال دیا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے رونا ترک کر دیا پھر میں نہیں روئی۔

۲۹۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ  
 أُمِّ سَلَمَةَ . وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ لَيْلَةٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا وَقَعَ مِنَ الْفِتَنِ؟ وَمَا فَتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ فَأَيَّقُظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحَجَرِ،  
 قُرْبَ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . (اخرجه البخارى فى العلم)

\*\*\* سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سبحان اللہ! کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں تو حجروں میں رہنے والی خواتین کو بیدار  
 کرو کیونکہ دنیا میں پردے والی بعض عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔“

۲۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
 عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا  
 دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشْرِهِ شَيْئًا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قِيلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّ  
 بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ . قَالَ: لَكِنِّي أَنَا أَرْفَعُهُ . (اخرجه مسلم فى الاضاحى)

\*\*\* سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب ذوالحجہ کا پہلا عشرہ) آجائے اور کسی شخص کا

قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور اپنی جلد میں سے کوئی چیز نہ کٹوائے (یعنی ناخن نہ تراشے اور بال بھی نہ کٹوائے)۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سفیان سے کہا گیا ہے: بعض محدثین نے اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا  
 ہے تو انہوں نے کہا: میں تو اس کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کروں گا۔

۲۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنِّي  
 امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقِضُهُ لِعُغْسِلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَبِي  
 عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تَفِيضِي عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطْهُرِي . أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهَرْتِ .

(اخرجه البخارى فى السهو)

\*\*\* سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی میں ایک ایسی عورت ہوں جو  
 اپنی مینڈیاں مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے  
 لیے اتنا کافی ہے تم تین مرتبہ اپنے سر پر پانی کے تین لپ بہا لیا کرو پھر تم اپنے جسم پر پانی بہا لو تو تم پاک ہو جاؤ گی (راوی کو شک  
 ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تو اس طرح تم پاک ہو جاؤ۔

۲۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْدٍ وَكَانَ مِنْ عِبَادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
 وَكَانَ يَرَى الْقَدَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى

الْمَنِيرِ إِذْ قَالَ يَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ: أَذْهَبُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلِّهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ وَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ مَعَنَا فَقَالَ: أَذْهَبُ فَاسْمَعْ مَا تَقُولُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَجَاءَهَا فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: لَا عَلِمَ لِي، وَلَكِنْ أَذْهَبُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَلِّهَا. فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيهَا. قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَقَدْ بَنَى تَمِيمٍ أَوْ صَدَقَةً فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ. (اخرجه ابن حبان)

❖ ❖ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے وہ منبر پر موجود تھے۔ انہوں نے کثیر بن صلت سے کہا: تم ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز کے بارے میں دریافت کرو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں: کثیر بن صلت کے ساتھ میں بھی چلا گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو ساتھ بھیج دیا انہوں نے فرمایا: تم جاؤ! ام المؤمنین تمہیں جو کہیں گی اسے سن لینا۔

ابوسلمہ کہتے ہیں: وہ صاحب ان کے ہاں آئے اور ان سے یہ دریافت کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے، تم سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو، تو کثیر کے ساتھ میں بھی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں دو رکعات نماز ادا کی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسی نماز ادا کی ہے؟ میں نے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتا ہوں، بنو تمیم کا وفد میرے پاس آ گیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زکوٰۃ کا مال آیا تھا، تو اس وجہ سے میں مصروف رہا تو یہ وہی دو رکعات ہیں۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَايُكُمُ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. (اخرجه البخاری فی المظالم)

❖ ❖ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں بھی ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو، ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں تیز زبان ہو، تو جس شخص کے حق میں، میں اس کے بھائی کے حق کا

فیصلہ دے دوں تو وہ اسے حاصل نہ کرے کیونکہ میں نے اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔“

۳۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مُخَنَّتٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكُمْ بِابْنَةِ غِيلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اسْمُهُ هَيْتٌ. (اخرجه البخارى فى المغازى)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے وہاں ایک بیچرا موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عبد اللہ بن ابوامیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے عبد اللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ تمہارے لیے طائف کو فتح کر دیا تو تم غیلان کی بیٹی کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ وہ بڑی صحت مند (اور خوبصورت جسم کی مالک) ہے راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (بیچرے) تمہارے ہاں نہ آیا کریں۔

سفیان کہتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات بیان کی اس بیچرے کا نام ”ہیت“ تھا۔

۳۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَتْ أَحَدًا كُنَّ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَبَّتْ يَمِينُكَ، فَبِمَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟ (اخرجه البخارى فى الغسل)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ حق بات سے جیا نہیں کرتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی عورت پانی دیکھتی ہے تو اسے غسل کرنا پڑے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو پھر (بچے کی اس کے ساتھ) مشابہت کس بنیاد پر ہوتی ہے؟

۳۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ مَوْلَى لَامٍ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. (اخرجه الموصلى فى مسنده)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“

۳۰۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلْمَةُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ  
 أُمِّ سَلْمَةَ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ خَاصِمَ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّمَا قَضَى لَهُ لِأَنَّهُ ابْنُ عَمَّتِهِ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
 حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا).

(اخرجه البخارى فى المساقاة)

❖ ❖ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک  
 شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا وہ اپنا مقدمہ طے کرنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں  
 فیصلہ دے دیا تو وہ شخص بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں اس لیے فیصلہ دیا ہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد ہیں تو اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت نازل کی:

”تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں  
 تمہیں حاکم تسلیم نہیں کرتے اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہو اس کے بارے میں اپنے من میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے  
 اور اسے مکمل طور پر تسلیم نہیں کرتے ہیں۔“

۳۰۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلْمَةُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ  
 أُمِّ سَلْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهَجْرَةِ بِشَيْءٍ.  
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى) الْآيَةَ.

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❖ ❖ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت  
 کے حوالے سے خواتین کا تذکرہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا کو قبول کیا تو میں تمہارے عمل کرنے والوں میں سے کسی کے عمل کو ضائع نہیں  
 کروں گا خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث۔“

۳۰۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ  
 سَلْمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:  
 إِنَّهُ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهُ عِرْقٌ. وَأَمْرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا أَوْ قَدْرَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ، فَإِنْ غَلَبَهَا  
 الدَّمُ اسْتَدْفَرَتْ بِثَوْبٍ وَصَلَّتْ. (اخرجه الموصلى فى مسنده)

❖ ❖ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں فاطمہ بنت ابو حبیس کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ  
 مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں وہ نماز ترک کر دے پھر وہ غسل کرے پھر اگر خون غالب آجائے تو وہ کپڑے کو مضبوطی سے باندھ کر نماز ادا کرے۔

۳۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. (اخرجه ابوداؤد في الادب)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔  
”اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے یا میں ظلم کروں یا میرے اوپر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کا مظاہرہ کروں یا میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے۔“

۳۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنَّمَا تَشْتَكِي عَيْنَهَا، افْتَكِحِلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَإِنَّمَا هِيَ الْآنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِحُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ: مَا قَوْلُهُ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَ: كَانَتْ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِهَا أَطْمَارَهَا مِنْ أَدْنَى ثِيَابِهَا، ثُمَّ تَدْخُلُ أَدْنَى بَيْوتِهَا، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ أَخَذَتْ بَعْرَةً فَرَمَتْ بِهَا عَلَى ظَهْرِ غَيْرِهَا كَذَا - وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى خَلْفٍ - وَقَالَتْ: قَدْ حَلَلْتُ. (متفق عليه)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میری بیٹی کا شوہر انتقال کر گیا ہے اور میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگالے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد میٹنی پھینکتی تھی (یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی) یہ تو چار ماہ دس دن ہیں۔

یہی کہتے ہیں: میں نے حمید بن نافع سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی ان الفاظ سے مراد کیا ہے، پہلے کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد میٹنی پھینکتی تھی تو انہوں نے بتایا: زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت (سوغ کے دوران) انتہائی برے کپڑے پہن لیتی تھی پھر وہ گھر کے دور دراز کے کمرے میں چلی جاتی تھی ایک سال گزر جانے کے بعد وہ میٹنی لے کر اسے اپنی پشت کے پیچھے پھینکتی تھی یہاں امام حمیدی رضی اللہ عنہ نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ اپنے پیچھے پھینکتی تھی اور یہ کہتی تھی میں حلال ہو گئی ہوں۔

## ۲۰ - مُسْنَدُ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (ؐ)

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنَى. قَالَ سُفْيَانُ: وَسَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا يُحَدِّثُ عَنْهُ إِلَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہ کرتے تھے کہ صبح اندھیرے میں ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: سالم بن شوال نامی راوی مکہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں سنا جس نے ان کے حوالے سے روایات بیان کی ہوں صرف عمرو بن دینار نے ان کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۳۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ، فَمَسَحَتْ بِهَا عَارِضِيهَا وَذِرَاعِيهَا وَقَالَتْ: إِنْ كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا يَقُولُ فِيهِ: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَعَنْ صَفِيَّةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ. فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا قَالَ لَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى إِلَّا أُمَّ حَبِيبَةَ. (متفق عليه)

(\*) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ”رملہ“ ہے۔ آپ قریش کے مشہور سردار ”ابوسفیان بن حرب“ کی صاحب زادی ہیں۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سگی پھوپھی تھیں۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے ۷ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی عبید اللہ بن جحش کے ساتھ ہوئی تھی۔ انہوں نے اور عبید اللہ بن جحش نے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ پھر یہ دونوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے وہاں عبید اللہ بن جحش نے عیسائیت کو اختیار کر لیا لیکن سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اسلام پر قائم رہیں۔ حبشہ کے حکمران نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کی اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ۴۰۰ دینار مہر ادا کیا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ۶ یا شاید ۷ ہجری میں حبشہ سے مدینہ منورہ آئیں۔ یہ غزوہ خیبر کے آس پاس کی بات ہے۔ اس وقت ان کی عمر کم و بیش ۳۶ برس تھی۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا انتقال اپنے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۴۴ ہجری میں ہوا۔ انہیں مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۳ برس تھی۔

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع شام سے آئی تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن زرد رنگ منگوایا اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر لگایا اور یہ بات بیان کی مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اس کے شوہر کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔“

سفیان سے یہ کہا گیا: امام مالک نے اس روایت کے بارے میں یہ کہا ہے یہ حمید بن نافع کے حوالے سے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے یا سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے یا سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے تو سفیان نے کہا: ایوب بن موسیٰ نے ہمیں یہ روایت سنا تے ہوئے صرف سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي دُرَّةِ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: فَأَفْعَلُ مَاذَا؟ قَالَتْ قُلْتُ: تَنْكِحُهَا. قَالَ: أَوْ تُحْبِبِينَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرِكُنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ: فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ. فَقَالَ: ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، لَقَدْ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوْبِيَّةً، فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بِنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ. (اخرجه البخاری فی النکاح)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان کی صاحبزادی ”درہ“ میں دلچسپی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا کروں؟ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ شادی کر لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے؟ میں نے جواب دیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکلوتی بیوی نہیں ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ میری بہن بھی میری شراکت دار ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے تو میں نے عرض کی مجھے تو یہ پتہ چلا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت ابوسلمہ کے لیے نکاح کا پیغام بھیجنے والے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ام سلمہ کی بیٹی کے لیے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تم لوگ اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا رشتہ میرے سامنے نہ پیش کیا کرو۔



## ۲۱ - مُسْنَدُ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ الْأَسَدِيَّةِ

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ لَا نَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى أَحَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَتَحَّ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجٍ مِثْلُ هَذِهِ. وَعَقَدَ سُفْيَانُ عَشْرَةَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: أَحْفَظُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَرْوَاجِهِ: أُمُّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَثِنْتَيْنِ رَبَيْتَيْهِ: زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَبِيبَةُ بِنْتُ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَبُوهَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ مَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ. (اخرجه البخارى فى الانبياء)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ حبیبہ بنت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ان کی والدہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، عربوں کے لیے اس شر کے

حوالے سے بربادی ہے جو قریب آچکا ہے آج یا جوج ماجوج کی رکاوٹ کا اتنا حصہ کھل گیا ہے۔“

سفیان نامی راوی نے دس کا نشان بنا کر یہ بات بتائی۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود

(۳۱) آپ کا نام زینب ہے اور آپ کی کنیت ”ام حکیم“ ہے۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو اسد بن خزیمہ“ سے ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ امیمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے ابتدا میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی لیکن یہ زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہی۔ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کے موقع پر حجاب سے متعلق حکم نازل ہوا تھا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا یہ بھی فرمایا کرتی تھیں: میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کروایا ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲۰ ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۵۳ برس تھی۔ آپ نہایت عبادت گزار خاتون تھیں۔ قناعت پسند تھیں۔ طبیعت میں فیاضی کا عنصر پایا جاتا تھا۔ بہت محنت کرتی تھیں اور اس سے ہونیوالی آمدن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتی تھیں۔

ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی (تو سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے) سفیان کہتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق اس روایت میں چار خواتین کا تذکرہ ہے اور یہ سب صحابیات ہیں ان میں سے دو نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہیں سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور دو نبی اکرم ﷺ کی سوتیلی صاحبزادیاں ہیں یعنی سیدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حبیبہ بنت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ ان کے والد کا نام عبید اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھا جن کا انتقال حبشہ کی سرزمین پر ہوا تھا۔

## ۲۲ - مسند ميمونه زوج النبي ﷺ

سیدہ ميمونه بنت حارث رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعَثَاءِ: جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْإِسْنَادُ كَانَ يُعْجَبُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ أَخْبَرَنِي سَمِعْتُ أَخْبَرَنِي، كَأَنَّهُ اشْتَهَى تَوْصِيْلَهُ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

سفيان نے یہ بات بیان کی اس سند کو شعبہ بہت پسند کرتے تھے (جس میں یہ الفاظ ہیں)

”میں نے سنا انہوں نے مجھے بتایا، میں نے سنا انہوں نے مجھے بتایا۔“

گویا وہ اس بات کے خواہش مند تھے کہ یہ روایت موصول ہو جائے۔

۳۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَبُودُ الْمَكِّيُّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: أَيُّ بَنِي مَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا رَأْسُكَ؟ قَالَ: إِنَّ مَرْجَلَتِي أُمُّ عَمَّارٍ حَائِضٌ، فَقَالَتْ: أَيُّ بَنِي وَابْنِ الْحَيْضَةِ مِنَ الْيَدَيْنِ؟ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجَرٍ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ، ثُمَّ يَتَلَوُ الْقُرْآنَ، وَإِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتَقُومَ إِلَيْهِ بِخُمْرَتِهِ فَتَبْسُطُهَا لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَيَصِلِي عَلَيْهَا، أَيُّ بَنِي فَابْنِ الْحَيْضَةِ مِنَ الْيَدِ؟ (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* مَبُودُ مَكِّي اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما ان کے ہاں تشریف لائے سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بال

(ﷺ) سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ آپ کی پہلی شادی مذکور بن عمر ثقفی سے ہوئی۔ ان سے علیحدگی ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری شادی ابورہم بن

عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ ۷ ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد ذی قعدہ کے مہینے میں ۷ ہجری میں عمرہ کے سفر کے دوران مکہ مکرمہ کے راستے میں نبی اکرم ﷺ

نے ان کے ساتھ شادی کی۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی آخری شادی تھی اور سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی آخری زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مقام ”سرف“ میں

ان کے ساتھ شادی کی تھی اور اتفاق یہ ہے کہ سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا۔ مشہور روایات کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا۔

بکھرے ہوئے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی: میرے بال سنوارنے والی امّ عمار حیض کی حالت میں ہے تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھوں کے ساتھ کیا واسطہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم (ازواج) میں سے کسی ایک کی گود میں رکھ دیتے تھے وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھلاوت کر لیا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی ایک اپنی چادر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھا دیتی تھی حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس چادر پر نماز ادا کر لیتے تھے۔ اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟

۳۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ أَوْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ سُفْيَانَ الَّذِي يَشْكُ عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (اخرجه البخاری فی الحيض)

\*\*\* سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی چادر پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

۳۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: الْقَوْمَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا. (اخرجه البخاری فی الذبائح والصيد)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اور اس کے آس پاس والے (جھے ہوئے) گھی کو پھینک دو اور (باقی بچ جانے والے) کو کھا لو۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: معمر نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے تو سفیان نے جواب دیا: میں نے تو زہری کو یہی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یہ روایت عبید اللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے اور یہ روایت میں نے ان کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے۔

۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ مَرِطٍ، كَانَ بَعْضُهُ عَلَيْهِ وَبَعْضُهُ عَلَيَّ وَأَنَا حَائِضٌ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی جس کا بعض حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا اور بعض حصہ مجھ پر تھا، حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔

۳۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَخِي يَزِيدَ

بْنِ الْأَصَمِّ - الْأَكْبَرُ مِنْهُمَا - عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ أَرَادَتْ بِهِمْ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا يُجَافِي - (اخرجه مسلم في الصلوة)

\*\*\* سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے، اگر بکری کا کوئی بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بازوؤں کو پہلو سے اتنا دور رکھتے تھے۔

۳۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً فَقَالَ: مَا عَلَى أَهْلِ هَذِهِ لَوْ أَخَذُوا إِيَّاهَا فَدَبَّغُوا فَانْتَفَعُوا بِهِيَ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا - فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا لَا يَقُولُ فِيهِ: فَدَبَّغُوهُ. وَيَقُولُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ. فَقَالَ سُفْيَانُ: لَكِنِّي قَدْ حَفِظْتُهُ، وَإِنَّمَا أَرَدْنَا مِنْهُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ الَّتِي لَمْ يَقُلْهَا غَيْرُهُ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا. وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَيْمُونَةَ، فَإِذَا وَقَفَ عَلَيْهِ قَالَ: فِيهِ مَيْمُونَةَ. (اخرجه مسلم في الحيض)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی بکری کے پاس سے ہوا جو مردہ تھی اور وہ ان کی کنیز کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مالک کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اس کی کھال کو حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے استعمال کرے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو مردار ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

سفیان سے یہ کہا گیا ہے: معمر اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ استعمال نہیں کرتے۔  
”وہ اس کی دباغت کر لیں۔“

وہ یہ کہتے ہیں: زہری دباغت کے الفاظ کا انکار کرتے تھے تو سفیان نے کہا: میں نے تو اسے اسی طرح یاد رکھا ہے اور ہم اس روایت کے ان الفاظ کو بطور خاص توجہ کا مرکز بناتے ہیں جو ان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیے یعنی یہ الفاظ کہ ”اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔“ سفیان نامی راوی بعض اوقات اس میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کرتے جب انہیں اس پر تنبیہ کی گئی ہو تو انہوں نے کہا: اس میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ہے۔

۳۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. (اخرجه البخاری في الغسل)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دیوار پر ملا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھویے۔

## ۲۳ - مسنَد جویریة بنت الحارث

سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۱۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ أَنَّهُ سَمِعَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا عَظْمٌ قَدْ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاةٌ لَنَا مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِيبُهُ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْنِي لَيْسَ هِيَ الْآنَ صَدَقَةً. (اخرجه مسلم في الزكوة)

\*\*\* عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف ایک ہڈی (والا گوشت ہے) جو ہماری کنیز کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی لے آؤ، کیونکہ وہ اپنی جگہ تک پہنچ گیا ہے۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یعنی اب اس کی حیثیت صدقے کی نہیں رہی ہے۔

(\*) سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ خزاعہ کی شاخ "بنو مصطلق" سے ہے۔ آپ کے والد قبیلہ مصطلق کے سردار تھے۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی اپنے قبیلے کے ایک فرد مسافع بن صفوان سے ہوئی۔ غزوہ مرتد میں آپ قیدی ہو کر آئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آزاد کر کے آپ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے "برہ" تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے "جویریہ" تجویز کیا۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۵۰ ہجری میں ربیع اول کے مہینے میں ہوا اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر کم و بیش ۶۵ برس تھی۔

## ۲۴ - مُسْنَدُ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ: اتَّيَنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ سُفْيَانُ: وَفِيهَا نَزَلَتْ (لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ) الْآيَةَ.

(اخرجه البخارى فى الادب)

✽ ✽ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش کے عہد میں میری والدہ (جو مسلمان نہیں ہوئی تھی) میرے پاس (کچھ مالی امداد) کے لیے تشریف لائیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

سُفْيَانُ كَهْتَبَةٌ هِيَ: تَوَاسٍ بَارِعٌ فِيهِ آيَةٌ نَازِلَةٌ هُوَ:

”اللَّهُ تَعَالَى تَمَهَيْتُمْ أَنْ لَوْ كُنْتُمْ مَعَهُ لَمَنْعْتُمْ مِنْهُ جَنَاحًا“

۳۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ الْفَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يَنْلُ كَلَابِسِ نَوْبِي زُورٍ. (اخرجه البخارى فى النكاح)

✽ ✽ فاطمہ بنت منذر اپنی دادی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی کے پاس جو کچھ نہ ہو اسے اپنے پاس موجود ظاہر کرنے والا اسی طرح ہے جس طرح اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔“

۳۲۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

(✽) سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ اس اعتبار سے آپ کا تعلق خانوادہ قریش کی شاخ ”بنو تمیم“ سے ہے۔ ان کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبد العزی تھا۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی بہن تھیں۔ آپ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عمر ۳۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کی شادی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا مشہور لقب ”ذات النطاقین“ (دو کمر بند والی) ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے ہجرت کے وقت اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سامان باندھا تھا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۷۳ ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال سے زائد تھی۔

عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ الْفَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْدِرِ تَحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ: إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّى تَمَّ أَقْرَصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ بِالْمَاءِ وَصَلِّي فِيهِ. (اخرجه البخارى فى الوضوء)

✽ ✽ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا: جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھرچ دو اور پھر پانی کے ذریعے دھو دو پھر اس پر پانی چھڑکو اور اس میں نماز ادا کر لو۔

۳۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْدِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: سَأَلَتِ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَأَمْرَقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَاصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (اخرجه البخارى فى اللباس)

✽ ✽ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیٹی کو بخار ہوا جس کے نتیجے میں اس کے بال گر گئے اب میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اسے مصنوعی بال لگوادوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے مصنوعی بال لگائے جائیں ان پر لعنت کی ہے۔

۳۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْدِرِ عَنْ حَدِيثِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

(اخرجه البخارى فى اللباس)

✽ ✽ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا تھا اور اسے کھا لیا تھا۔

۳۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ (بِتُّ يَدَا أَبِي لَهَبٍ) أَقْبَلَتِ الْعُورَاءُ أُمَّ جَمِيلٍ ابْنَةَ حَرْبٍ وَلَهَا وَلَوْْلَةٌ وَفِي يَدَيْهَا فَهْرٌ وَهِيَ تَقُولُ: مُذَمَّمٌ ابْنَنَا، وَدِينُهُ قَلِينَا، وَأَمْرُهُ عَصِينَا. وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَرَأَ قُرْآنًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا رَأَاهَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَقْبَلْتُ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تَرَكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي. وَقَرَأَ قُرْآنًا اعْتَصَمَ بِهِ كَمَا قَالَ وَقَرَأَ (وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا) فَأَقْبَلْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّي أُخْبِرُكَ أَنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي. فَقَالَ: لَا، وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا هَجَاكَ. قَالَ: فَوَلَّتْ وَهِيَ تَقُولُ: قَدْ عَلِمْتُ قُرَيْشُ أَنَّ بِنْتَ سَيِّدِهَا قَالَ فَقَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ: فَعَثَرَتْ أُمَّ جَمِيلٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعَسَ مُذَمَّمٌ. فَقَالَتْ أُمَّ حَكِيمٍ ابْنَةُ عَبْدِ



الْمُطَلَبِ: إِنِّي لَحَصَانٌ فَمَا أَكَلْتُ، وَتَقَاتُ فَمَا أَعْلَمُ وَكَلْتَانَا مِنْ بِنِي الْعَمِّ قَرِيْشٌ بَعْدُ أَعْلَمُ .

(اخرجه ابن ابی خاتم فی التفسیر)

✽ ✽ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں۔“

تو اُمّ جمیل بنت حرب (جو ابو جہل کی بیوی تھی) بڑے غصے میں آئی اس نے ہاتھ میں مٹھی بھر پتھر پکڑے ہوئے تھے اور یہ کہہ رہی تھی۔

”وہ قابلِ مذمت ہیں جن کا ہم نے انکار کر دیا ہے اور ان کے دین کو ہم نے چھوڑ دیا ہے اور ان کے معاملے کی ہم نے نافرمانی کی ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اس عورت کو دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عورت آرہی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے گی (اور بدتمیزی کا مظاہرہ کرے گی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعے مضبوطی حاصل کر رہے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

”اور جب تم قرآن پڑھو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ایک مستور پردہ ڈال دیں گے۔“

وہ عورت آئی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ٹھہر گئی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہیں آئے وہ بولی: اے ابوبکر! مجھے پتہ چلا ہے تمہارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ہجو بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: جی نہیں! اس گھر کے پروردگار کی قسم! انہوں نے تمہاری ہجو بیان نہیں کی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو وہ عورت مڑ گئی جاتی ہوئی وہ یہ کہہ رہی تھی: قریش یہ بات جانتے ہیں کہ میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔

یہاں ولید نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یا شاید دوسرے کسی راوی نے نقل کیے ہیں: ”تو اُمّ جمیل غصے میں تھی وہ اپنی چادر اوڑھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اس نے یہ کہا وہ شخص برباد ہو جائے جس کی مذمت کی گئی ہے“ تو جناب عبدالمطلب کی صاحبزادی اُمّ حکیم نے کہا: ”میں پاکدامن ہوں مجھ پر الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ میں سمجھا رہی ہوں مجھے تعلیم نہیں دی جاسکتی ہم دونوں خواتین چچا زاد ہیں اور قریش اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔“

۳۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ

أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَهَا: مَا أَشَدُّ مَا رَأَيْتِ الْمُشْرِكِينَ بَلَّغُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ قَعَدُوا فِي الْمَسْجِدِ يَتَذَاكَرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِلَهَتِهِمْ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامُوا إِلَيْهِ، وَكَانُوا إِذَا سَأَلُوا عَنْ شَيْءٍ صَدَقْتَهُمْ، فَقَالُوا: أَلَسْتَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: بَلَى. فَتَشَبَّهُوا بِهِ بِأَجْمَعِهِمْ، فَاتَى الصَّرِيخُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقِيلَ بَادِرِ صَاحِبِكَ. فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا وَإِنَّ لَهُ لَعَدَائِرَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَقُولُ: وَيَلَكُمْ (اتَّقِلُونِ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّي اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) قَالَ: فَلَهُوَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلُوا عَلَى أَبِي بَكْرٍ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ لَا يَمَسُّ شَيْئًا مِنْ غَدَائِرِهِ إِلَّا جَاءَ مَعَهُ وَهُوَ يَقُولُ: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

(اخرجه الموصلي في المسند)

\*\*\* سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے مشرکین کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سخت سلوک کیا دیکھا ہے تو انہوں نے بتایا: مشرکین مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کا اور اپنے معبودوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی رائے کا تذکرہ کر رہے تھے وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لائے وہ لوگ اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے جب وہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ ان کی بات کو سچ قرار دیتے تھے۔

”انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ نے ایسی ایسی بات نہیں کہی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں، تو وہ سب لوگ مل کر نبی اکرم ﷺ پر جھپٹ پڑے تو کسی شخص نے بلند آواز میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا ان سے کہا گیا: آپ اپنے آقا ﷺ کے پاس پہنچیں، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں سے نکلے اس وقت ان کے لمبے لمبے بال تھے۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور یہ کہتے جارہے تھے: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم ایک ایسے صاحب کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتے ہیں: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلائل بھی آچکے ہیں۔“

راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو چھوڑا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے (اور ان پر حملہ کر دیا) جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں واپس تشریف لائے تو ان کے جس بھی بال کو ہاتھ لگایا جاتا وہ ہاتھ میں آجاتا تھا، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہی کہہ رہے تھے ”اے جلال اور اکرام والے، تو برکت والا ہے۔“

۳۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا أَسْمَاءُ لَا تُوَكِّي فَيُوكِي عَلَيْكَ. (اخرجه البخاري في الزكوة)

\*\*\* سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا۔

”اے اسماء! تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے نہ روکو ورنہ تم سے رزق کو روک لیا جائے گا۔“

۳۲۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ بَنَ يُوسُفَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّهُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْصَانِي بِكَ فَهَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ؟ فَقَالَتْ: مَا لِي مِنْ حَاجَةٍ وَلَسْتُ لَكَ بِأُمٍّ، وَلَكِنِّي أُمُّ الْمَصْلُوبِ عَلَى رَأْسِ الثَّنِيَّةِ، وَلَكِنِ انْتَهَرَ أَحَدُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ. فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ تَعْنِي الْمُخْتَارَ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَأَنْتَ. فَقَالَ الْحَجَّاجُ: مُبِيرٌ لِلْمُنَافِقِينَ.

(اخرجه البخاری فی الکبیر)

❖❖ ابو حیاة اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو حجاج سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے گزارش کی: اے اماں جان! امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے بارے میں تلقین کی ہے، تو کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں تمہاری ماں نہیں ہوں۔ میں اس شخص کی ماں ہوں جسے گھائی کے سرے پر مصلوب کیا گیا ہے۔

تم رکو! میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)  
”ثقیف قبیلے سے ایک نبوت کا جھوٹا دعویٰ دار اور ایک قتل و غارت گری کرنے والا پیدا ہوگا۔“

جہاں تک جھوٹے کا تعلق ہے، تو اسے تو ہم دیکھ چکے ہیں۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی مراد مختار ثقفی تھا، اور جہاں تک خون بہانے والے کا تعلق ہے، تو وہ تم ہو، تو حجاج بولا: میں منافقوں کا خون بہانے والا ہوں۔

۳۲۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَخُو الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَرْفَعَنَّ امْرَأَةٌ رَأْسَهَا قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ. مِنْ ضَيْقِ ثِيَابِ الرِّجَالِ. (اخرجه البيهقي في الصلوة)

❖❖ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے مومن خواتین کے گروہ! کوئی بھی عورت اپنا سر امام کے اٹھنے سے پہلے نہ اٹھائے“ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی) کیونکہ مردوں کے کپڑے چھوٹے ہوتے تھے۔“

## ۲۵ - مسند أم كلثوم بنت عقبة

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كَلْثُومِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْكَاشِحُ الْعَدُوُّ. (اخرجه في مجمع الزوائد)

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو دشمنی رکھنے والے رشتے دار پر کیا جائے۔“

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت زہری سے نہیں سنی ہے۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ”کاشح“ کا مطلب دشمن ہے۔

۳۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَكْذِبَ أَهْلِي؟ قَالَ: لَا، فَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْكُذِبَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصْلِحُهَا وَأَسْتَطِيبُ نَفْسَهَا. قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ.

(اخرجه البخاری فی الصلح)

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت نازل کرے کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ جھوٹ بولتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن اللہ تعالیٰ جھوٹ کو پسند نہیں کرتا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اس کے ساتھ مصالحت کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں یا اسے خوش کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

(\*) آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سوتیلی بہن ہیں۔ انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ جب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ آئیں تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ شادی کی۔ وہ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ انہوں نے انہیں طلاق دی تو اس کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی شادی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہی سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے۔ ”لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا شخص جھوٹا نہیں ہوتا۔ اگر اس کا ارادہ نیک ہو۔“

## ۲۶ - مُسْنَدُ أَسْمَاءِ بِنْتِ عَمِيْسٍ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عَمِيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِنْتِي جَعْفَرٌ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ. (اخرجه الترمذی فی الطب)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے، تو کیا میں انہیں دم کر دیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی، تو نظر لگنا اس سے سبقت لے جاتا۔



(\*) سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم انہیں ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کی پہلی شادی حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ شادی کی۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

## ۲۷ - مسند أم هانئ بنت أبي طالب

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۳۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَرْوَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ: أَتَانِي يَوْمَ الْفَتْحِ حَمَوَانٌ لِي فَأَجَرْتُهُمَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ يُرِيدُ قَتْلَهُمَا، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّتِهِ بِالْأَبْطَحِ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَلَمْ أَجِدْهُ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ - فَلَهَا كَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ - فَقَالَتْ: تَوَوَّيْنِ الْكُفَّارَ وَتُجِيرِيْنَهُمْ وَتَفْعَلِيْنِ وَتَفْعَلِيْنِ. فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ وَجْهَهُ رَهْجَةُ الْغُبَارِ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اسْكُبِي لِي غُسْلًا فَسَكَبْتُ لَهُ غُسْلًا فِي جَفْنَةٍ، لَكَانِي أَنْظُرُ إِلَى آثَرِ الْعَجِينِ فِيهَا، ثُمَّ سَتَرْتُ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجَرْتُ حَمَوَيْنِ لِي وَإِنَّ ابْنَ أُمِّي عَلِيًّا أَرَادَ قَتْلَهُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ وَأَمَّا مَنْ أَمَّنْتَ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میرے دو یور میرے پاس آئے میں نے ان دونوں کو پناہ دے دی حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تاکہ ان دونوں کو قتل کر دیں تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ کے بالائی علاقے ”ابطح“ میں اپنے خیمے میں تشریف فرما تھے وہاں میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہوئی۔

میرا سامنا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو وہ میرے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ سخت تھیں انہوں نے کہا: تم کفار کو ٹھکانہ دے رہی ہو تم انہیں پناہ دے رہی ہو تم یہ کر رہی ہو اور تم وہ کر رہی ہو۔ میں وہیں ٹھہری رہی۔

اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرد و غبار کے اثرات تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تم میرے لیے پانی تیار کرو تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے ٹب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی تیار کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان میں دیکھ رہی تھی۔

پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ تان دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا اوڑھ کر اس

(۳۳۳) ان کا اصل نام فاختہ بنت ابوطالب ہے۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز چاشت ادا کرنے کی روایت صرف انہی سے منقول ہے۔ ان کے سن وفات کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

کے مخالف سمتوں کو دونوں کندھوں پر ڈال کر آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس سے پہلے اور بعد میں کبھی یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے اپنے دود پوروں کو پناہ دی ہے۔

اور میرے ماں جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا نہیں کر سکتا جسے تم نے

پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں اور جس پر تم آمین کہتی ہو اس پر ہم بھی آمین کہتے ہیں۔

(یعنی جو تم قبول کرتی ہو اسے ہم بھی قبول کرتے ہیں)

۳۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ

يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ

وَاحِدٍ مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (اخرجه البيهقي في الصلوة)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑا

اوڑھ کر اسے مخالف سمت میں کندھوں پر ڈال کر آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

۳۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمِّيَّةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الْحَارِثِ - وَلَمْ يَقُلْ لَنَا فِيهِ سَمِعْتُ - قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فِي إِمَارَةِ عُمَانَ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا اثْبَتَ لِي صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُمَّ

هَانِئٍ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا مَرَّةً وَاحِدَةً يَوْمَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ

وَاحِدٍ مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَمُرُّ عَلَى هَذِهِ

الْآيَةِ (يُسَبِّحُنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ) فَأَقُولُ: أَيُّ صَلَاةٍ صَلَاةِ الْإِشْرَاقِ فَهَذِهِ صَلَاةُ الْإِشْرَاقِ. (متفق عليه)

عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چاشت کی نماز کے بارے

میں سوال کیا۔ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد موجود تھی لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا جو مجھے یہ بتا سکے کہ نبی اکرم ﷺ

نے یہ نماز ادا کی ہے صرف سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا تھیں انہوں نے یہ بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فتح مکہ کے موقع پر ایک مرتبہ یہ نماز ادا

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آپ ﷺ نے ایک کپڑے کو اس کے کنارے مخالف سمت میں اوڑھ کر آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں جب یہ آیت تلاوت کرتا ہوں۔

”وہ شام کے وقت اور اشراق کے وقت پا کی بیان کرتی ہیں“۔

تو میں دریافت کرتا ہوں کہ اشراق کی نماز کون سی ہے تو یہ اشراق کی نماز ہے۔

## ۲۸ - مسند خولة بنت حكيم

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي سُوَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ ابْنَةِ حَكِيمٍ امْرَأَةَ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُحْتَضِرٌ أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتُجْهَلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُبْخَلُونَ، وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِيحَانِ اللَّهِ، وَإِنَّ الْآخِرَ وَطَاءَةٌ وَطَاهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ بَوَّحٍ. (اخرجه الترمذی فی البر واصله)

✽✽ عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک نیک خاتون سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک نواسے کو گود میں اٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

”تم لوگ (یعنی اولاد) آدمی کو لا پرواہ کر دیتی ہے اسے بزدل بنا دیتی ہے اسے کنجوس کر دیتی ہے۔ بے شک تم اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہو اور بے شک تمام جہانوں کا پروردگار کفار پر آخری گرفت ”وج“ کے مقام پر کرے گا (یہ طائف کے قریب ایک جگہ ہے)“

۳۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِنْسَانَ - يَعْنِي ابْنَ إِنْسَانَ بَطْنٌ مِنَ الْعَرَبِ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ بَشْرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ وَجًّا مُقَدَّسًا، مِنْهُ عَرَجَ الرَّبُّ إِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ قَضَى خَلْقَ الْأَرْضِ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَجٌّ بِالطَّائِفِ.

✽✽ کعب الاحبار کہتے ہیں: ”وج“ ایک مقدس جگہ ہے یہ وہ جگہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تھا تو یہاں سے اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف بلند ہو گیا تھا۔

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”وج“ طائف میں ہے۔

(\*) اس خاتون کے بارے میں صرف یہی پتہ چل سکا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے احلام کا حکم دریافت کیا تھا۔



## ۲۹ - مسند أم خالد بنت خالد

سیدہ ام خالد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدِ بِنْتَ خَالِدٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ مُوسَى: وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا. (اخرجه البخارى فى الدعوات)

سیدہ ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے: موسیٰ بن عقبہ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اور کسی کی زبانی یہ بات نہیں سنی کہ سیدہ ام خالد رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہو)

۳۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ السَّعِيدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمَّ خَالِدِ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهُ سَنَاهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَعْني حَسَنٌ حَسَنٌ. (اخرجه البخارى فى اللباس)

سیدہ ام خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حبشہ کی سرزمین سے آئی تو میں کم سن بچی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چادر اوڑھنے کے لیے دی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک کے ذریعے ان نقش و نگار پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرما رہے تھے: یہ کتنے اچھے ہیں۔ یہ کتنے اچھے ہیں۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”سناہ“ کا مطلب) اچھا ہونا ہے۔

(\*) ان کا تعلق قریش کے خانوادے بنو امیہ سے ہے۔ ان کی کنیت ”ام خالد رضی اللہ عنہا“ ہے اور یہ اسی سے مشہور ہوئی ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی سعید بن خالد حبشہ میں پیدا ہوئے تھے۔ سیدہ ام خالد رضی اللہ عنہا نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے شادی کی تھی۔ ان کے انتقال کے بارے میں کوئی روایت پتہ نہیں چل سکی۔

## ۳۰ - مسند أم الفضل بنت الحارث

سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۴۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ تَمَامُ بْنُ عَبَّاسٍ. فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَطُّ ذَكَرَ تَمَامًا، مَا قَالَ لَنَا إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والمرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

سفیان سے یہ کہا گیا: لوگ تو یہ کہتے ہیں: تمام بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت بیان کی ہے تو سفیان نے کہا: میں نے تو زہری کو کبھی تمام بن عباس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

انہوں نے تو ہمیشہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ان کی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۳۴۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَشْكُ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أُمَّ الْفَضْلِ فَإِذَا وَقَفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ. (اخرجه البخاری فی الاشریہ)

\*\*\* سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن بھجوا دیا جس میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

سفیان نامی راوی اس روایت میں بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔

لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں شک ظاہر کیا، تو سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا.....

جب سفیان کو اس بات پر تنبیہ کی گئی تو انہوں نے کہا: یہ روایت سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

## ۳۱ - مُسْنَدُ أُمِّ أَيُّوبَ

سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۴۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ، فَكَرِهَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ، إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِي.

قَالَ الْحَمِيدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْكَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذِي مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ؟ فَقَالَ: حَقٌّ. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

\*\*\* سیدہ ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ٹھہرے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانے میں سبزی پکائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند نہیں آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ اسے کھاؤ، کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے ساتھی (یعنی فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ اس روایت کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بالکل درست ہے۔

۳۴۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: نَزَلَتْ عَلَى أُمِّ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّةِ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، أَيُّهَا قُرْآنُ أَصَبَتْ. (اخرجه ابن ابی شیبہ فی فضائل القرآن)

\*\*\* عبید اللہ بن ابویزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا تو انہوں نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے تم اس میں سے جو بھی قرأت کرو گے تو وہ ٹھیک ہوگی۔“

## ۳۲ - مسند أمية بنت ربيعة

سیدہ امیہ بنت ربیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۴۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ أُمِيَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتَنَّ وَأَطَقْتَنَّ. فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْنَا. فَقَالَ: إِنِّي لَا أَصَافِحُكُمْ، إِنَّمَا قَوْلِي لِمَائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِيهِ: أُمِيَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ نَسِيبَةُ خَدِيجَةَ. فَقَالَ سُفْيَانُ: هِيَ نَسِيبَةُ خَدِيجَةَ، وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ. (أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ)

سیدہ امیہ بنت ربیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے چند خواتین سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جہاں تک تمہاری استطاعت ہوگی اور جتنی تم میں طاقت ہوگی (تم ان احکام پر عمل کرو گی)“

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے ہماری اپنی جان سے زیادہ رحم دل ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت لے لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ مصافحہ نہیں کروں گا

میرا ایک سو خواتین کے ساتھ گفتگو کرنا اسی طرح ہے جس طرح میں ایک خاتون کے ساتھ بات کروں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: دوسرے محدثین نے تو یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت سیدہ امیہ بنت

ربیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رشتہ دار تھیں۔ تو سفیان نے کہا: وہ سیدہ خدیجہ کی بہن کی بیٹی (بھانجی) تھیں۔

تاہم ابن المنکدر نے ہمیں یہ روایت سنا تے ہوئے ان الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا۔

## ۳۳ - مسنَد الربیع بنت معوذ

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۴۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعُوذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَسْأَلُهَا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَهَا، فَاتَيْتُهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِنَاءً يَكُونُ مَدًّا أَوْ مَدًّا وَرُبْعًا بِمَدِّ هِشَامٍ فَقَالَتْ: بِهَذَا كُنْتُ أُخْرِجُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ، فَيَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِرُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَنِي ابْنُ عَمِّ لَكَ فَسَأَلَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا غُسْلَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ. يَعْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَوَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ الْمَسْحَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى قَرْنَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا إِلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلَى قَرْنَيْهِ مِنْ وَسْطِ رَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ إِلَى قَفَاةِ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا أَوْلَا عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ فَرَادَ فِي الْمَسْحِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ قَرْنَيْهِ عَلَى عَارِضِيهِ حَتَّى بَلَغَ أَطْرَافَ لِحْيَتِهِ، فَلَمَّا سَأَلْنَا ابْنَ عَقِيلٍ عَنْهُ لَمْ يَصِفْ لَنَا فِي الْمَسْحِ الْعَارِضِينَ، وَكَانَ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ فَكَّرَهُمْ أَنْ الْقِنَةَ. (اخرجه البيهقي في الطهارة)

✽✽ عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کروں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو کیا تھا میں اس خاتون کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک برتن نکال کر مجھے دکھایا جس میں ایک ”مد“ یا ایک شاید ایک ”مد“ اور ایک چوتھائی ”مد“ پانی آتا ہوگا۔

انہوں نے بتایا: میں اس برتن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھتی تھی۔

(✽) سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے ”خزرج“ کی شاخ ”بنو نجار“ سے ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ انہوں نے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں یزخموں کی دیکھ بھال کرتی تھیں اور انہیں پانی پلایا کرتی تھیں۔ انہوں نے غزوہ حدیبیہ میں بھی شرکت کی تھی اور بیعت رضوان میں بھی انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

نبی اکرم ﷺ آغاز کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھوتے تھے پھر آپ ﷺ تین مرتبہ کلی کرتے تھے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھوتے تھے پھر دونوں بازو تین مرتبہ دھوتے تھے پھر اپنے سر مبارک کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کرتے تھے۔ پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ پھر اس خاتون نے بتایا تمہارے چچا زاد میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا میں نے انہیں بتایا تو وہ بولے: مجھے اللہ کی کتاب میں صرف دو چیزوں کو دھونے اور دو چیزوں پر مسح کا حکم ملتا ہے۔ اس خاتون کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سفیان نے ہمارے سامنے مسح کا طریقہ کر کے دکھایا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ مانگ کے دونوں اطراف پر رکھے پھر ان کے ذریعے اپنی پیشانی تک مسح کیا پھر انہوں نے سر کے درمیان میں مانگ کے دونوں کناروں پر دونوں ہاتھ رکھے پھر پیچھے گردن تک مسح کیا۔

سفیان کہتے ہیں: ابن عجلان نے پہلے یہ روایت ابن عقیل کے حوالے سے سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی تھی اور انہوں نے مسح کے بارے میں مزید یہ الفاظ نقل کئے۔

”پھر وہ اپنے دونوں کناروں کا مسح کرتے ہوئے رخساروں تک آئے یہاں تک کہ داڑھی کے کنارے تک آئے۔“ جب ہم نے ابن عقیل سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے رخساروں پر مسح کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔ ان کے حافظے میں کچھ کمزوری تھی اس لیے میں نے انہیں تلقین کرنے کو پسند نہیں کیا۔

## ۳۴ - مُسْنَدُ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْصَنِ الْأَسَدِيَّةِ

سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۳۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْصَنِ الْأَسَدِيَّةِ تَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَرَشَهُ عَلَيْهِ .

(اخرجه البخارى فى الطهارة)

\*\*\* سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں اپنے ایسے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

۳۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْصَنِ تَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لِي وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَا تَدْعُرْنَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيَلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَسَّرَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَنَا خَمْسَةً. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: الْعُودُ الْهِنْدِيُّ هُوَ الْقُسْطُ. (اخرجه البخارى فى الطب)

\*\*\* سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس کے حلق میں ورم کی وجہ سے اس کا گلا ملا ہوا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح گلا مل کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم پر لازم ہے کہ تم عود ہندی استعمال کرو کیونکہ اس میں سات قسم کی شفا ہیں۔ حلق میں ورم کی صورت میں اسے ناک میں ڈالا جائے گا اور ذات الجنب کی صورت میں اسے زبان کے نیچے پکایا جائے گا۔

زہری کہتے ہیں: عبید اللہ نامی راوی نے دو چیزوں کا ذکر کر دیا باقی پانچ کا تذکرہ نہیں کیا (یعنی باقی کون سی پانچ بیماریوں کے لیے شفا ہے؟)

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عود ہندی سے مراد "قسط" ہے۔

### ۳۵ - مسند أم كرز الخزاعية

سیدہ ام كرز رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً، لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أُمَّ إِنْثَاءً. (موارد الظمان)

\*\*\* سیدہ ام كرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عقیقہ کرتے ہوئے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ وہ مذکر ہوں یا مؤنث ہوں (یعنی بکرا ہو یا بکری) تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

۳۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ مَيْسِرَةَ الْفَهْرِيَّةَ مَوْلَاتَهُ الْأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ كُرْزٍ الْخَزَاعِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْعَقِيقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (موارد الظمان)

\*\*\* سیدہ ام كرز خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں ذبح کی جائیں گی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے گی۔

۳۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُولُ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ أَطْلُبُ مِنْهُ مِنْ لُحُومِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَقْرُوا الطَّيْرَ عَلَى مَكَانَتِهَا.

\*\*\* سیدہ ام كرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے جانور کا گوشت طلب کروں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو“۔

۳۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ كُرْزٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ. وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلُ زَمَانًا



ثُمَّ حَدَّثَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ، وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُ إِسْنَادَهُ حَتَّى اثْبَتَهُ الْبَعْدُ .

(اخرجه ابن عبد البر في التمهيد)

❀ ❀ سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبوت ختم ہو گئی ہے اور بشارت آمیز خواب باقی رہ گئے ہیں۔

(امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) سفیان ایک طویل عرصے تک اس روایت کو عبید اللہ نامی راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کرتے رہے۔ پھر انہوں نے یہ روایت اس کے والد کے حوالے سے ”سباع“ نامی راوی کے حوالے سے سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی۔

پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ پہلے انہوں نے اس کی سند کو ترک کیا تھا اور بعد میں اسے ثابت رکھا۔

## ۳۶ - مسنَدِ اُمِّ حَرَامِ

سیدہ اُمِّ حَرَامِ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَأَقْرَبُ بِهِ قَالَ ابْنَانَا أَبُو عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ مَيْمُونِ الْجُهَنِيِّ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاةَ الْبَحْرِ: لِلْمَائِدِ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَلِلْفَرِيقِ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ. قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ. فَغَزَتِ الْبَحْرَ فَلَمَّا خَرَجَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ. (اخرجه ابوداؤد في الجهاد)

\*\*\* سیدہ اُمِّ حَرَامِ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بحری جنگ کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا: اس میں جس شخص کا سر چکرائے گا اسے بھی شہید کا اجر ملے گا اور جو شخص ڈوب جائے گا اسے دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

”اے اللہ! تو اسے بھی ان میں شامل کر دے۔“

وہ خاتون بحری جنگ میں شریک ہوئیں جب وہ وہاں سے باہر آئیں تو سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے گر کر فوت ہو گئیں۔

(\*) سیدہ اُمِّ حَرَامِ رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ”بنو نجار“ سے ہے۔ آپ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ ان کی پہلی شادی عمرو بن قیس انصاری سے ہوئی تھی جنہوں نے غزوہ اُحُد میں شہادت پائی۔ اس کے بعد ان کی شادی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ سیدہ اُمِّ حَرَامِ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھیجی جانے والی ایک سمندری مہم میں شریک ہوئی تھیں جس سے واپسی پر ان کا انتقال ہوا۔

## ۳۷ - مسند أم شريك

سیدہ ام شريك رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ شَرِيكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ - (اخرجه البيهقي في الحج)

سیدہ ام شريك رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گرگٹ (یا چھپکلی) کو مارنے کی ہدایت کی تھی۔

(\*) سیدہ ام شريك رضی اللہ عنہا کا اصل نام "غزلیہ" ہے اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام "غزلیہ" ہے۔ ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے ہے۔ ان کے بارے میں مؤرخین کے بیانات مختلف ہیں اور ان کے سن وفات کا پتہ نہیں چل سکا۔

## ۳۸ - مسند بکیرہ

سیدہ بکیرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بَقِيرَةَ امْرَأَةِ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِي حَدَرَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَا هَلُولَاءِ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيْبًا فَقَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ .

(اخرجه ابن الحجر في الاصابه)

\*\*\* سیدہ بکیرہ رضی اللہ عنہا جو حضرت قعقاع بن ابو حدرہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”اے لوگو! جب تم کسی لشکر کے بارے میں یہ سنو کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا ہے، تو پھر (سمجھ لینا) قیامت قریب ہوگی۔“

## ۳۹ - مسند بسرة بنت صفوان

سیدہ بسره بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۰۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ تَذَاكَرَ أَبِي وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عُرْوَةُ مَسَّ الذَّكَرَ، فَقَالَ أَبِي: إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ مَا سَمِعْتُ بِهِ. قَالَ عُرْوَةُ: بَلَى، أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. فَقُلْتُ لِمَرْوَانَ: فَإِنِّي أَشْتَهِي أَنْ تُرْسَلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا - وَأَنَا شَاهِدٌ - رَجُلًا - أَوْ قَالَ: حَرَسِيًّا - فَجَاءَ الرَّسُولُ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ إِنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

✽✽ عبد اللہ بن ابوبکر کہتے ہیں: میرے والد اور عروہ بن زبیر کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی کہ کون سے عمل کے بعد وضو کیا جاتا ہے (یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں کون سی ہیں؟) تو عروہ نے ان میں شرمگاہ کو چھونے کا بھی ذکر کیا تو میرے والد نے یہ بات بتائی یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں میں نے کچھ نہیں سنا عروہ نے کہا: ایسا ہی ہے۔ مجھے مروان بن حکم نے یہ بات بتائی ہے کہ اس نے سیدہ بسره بنت صفوان رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے۔“

تو میں نے مروان سے کہا: میری یہ خواہش ہے تم ان خاتون کو پیغام بھجوواؤ اس نے انہیں پیغام بھجوایا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔

شاید اس نے ایک آدمی کو بھیجا کسی سپاہی کو بھیجا تو اس خاتون کے پاس سے وہ پیغام رساں واپس آیا اور بولا: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے۔

## ۴۰ - مسند خولة بنت قيس امرأة حمزة بن عبدالمطلب

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، سے منقول روایات

۳۵۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ بِنِ  
أَفْلَحَ عَنْ عُبَيْدِ سَنُوطَا قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسِ امْرَأَةَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُ حَمْزَةَ الدُّنْيَا فَقَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوةٌ خَصِرَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا،  
وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللَّهِ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ يَلْقَاهُ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(اخرجه صحيح ابن حبان)

\*\*\* سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دنیا کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے جو اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی  
جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے مال اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں تصرف کرنے والے (یعنی ناحق طور پر اسے حاصل  
کرنے والے) کے لیے اس دن آگ ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔“

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”قیامت کے دن“

(\*) سیدہ خولہ بنت قیس بن فہد رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ ان کی کنیت ”اُمّ محمد“ ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انہوں نے انصار کے ایک شخص حضرت نعمان بن عجلان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ یہ خاتون خود بھی انصار کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتی تھیں۔

## ۴۱ - مسنَدِ كَبِشَّة

سیدہ كبشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرِ الْأَزْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ  
لِرَحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدِّتِهِ كَبِشَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَشَرِبَ  
مِنْ فِي قُرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَتْ: فَقَطَعْتُ فَمِ الْقُرْبَةِ . وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: كَبِشَّةٌ أَوْ كُبَيْشَةُ، وَكَثُرَ ذَلِكَ  
قَوْلُ كُبَيْشَةَ . (اخرجه صحيح ابن حبان)

\*\*\* سیدہ كبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لٹکے ہوئے  
شکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔  
وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ لیا۔  
سفیان نامی راوی نے بعض اوقات خاتون کا نام كبشہ ذکر کیا ہے اور بعض اوقات كبشہ ذکر کیا ہے۔  
اور اکثر اوقات انہوں نے ان کا نام كبشہ ذکر کیا ہے۔

## ۴۲ - مسند عمة حصین بن محسن

حصین بن محسن کی پھوپھی سے منقول روایات

۳۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ  
 حُصَيْنِ بْنِ مَحْصَنِ عَنْ عَمَّةٍ لَهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَ:  
 يَا هَلِدِي، أَذَاتُ بَعْلِ أَنْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا الْوَالِدَا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. قَالَ: فَأَيْنَ  
 أَنْتِ مِنْهُ فَإِنَّهُ جَنَّتِكَ وَنَارُكَ. (اخرجه الحاكم في المستدرک)

\*\*\* حصین بن محسن اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کسی کام کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر  
 ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عورت! کیا تم شادی شدہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے  
 شوہر سے غافل کیوں ہو؟

وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے عرض کی: میں اس کے حوالے سے صرف اسی کوتاہی کی مرتکب ہوتی ہوں؟ جس سے میں عاجز آ  
 جاؤں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کا خیال کیوں نہیں رکھتی ہو؟ وہ تمہاری جنت ہے اور وہ تمہاری جہنم ہے۔



## ۴۳ - مُسْنَدُ أُمِّ مَعْبِدٍ

سیدہ امّ معبد رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ - وَكَانَتْ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ - قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُتَّبَعَا قَالَ: انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ. (اخرجه ابن عبد البر في التمهيد)

❖ ❖ معبد بن کعب اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ملی ہوئی چیزوں کے استعمال سے منع کرتے ہوئے سنا ہے: یعنی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کرو۔

۳۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمَنَ يَاهُوُلَاءِ، إِنَّ الْبَدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ.

❖ ❖ معبد بن کعب اپنے چچا یا شاید اپنی والدہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”اے خواتین! تم لوگ یہ بات جان لو۔ لباس میں تواضع اختیار کرنا ایمان کا حصہ ہے۔“

## ۴۴ - مُسْنَدُ أُمِّ سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو

ام سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، لَا يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ .

(اخرجه ابوداؤد في المناسك)

❖❖ سلیمان بن عمرو اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بطن وادی سے جمرہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ اس وقت خچر پر سوار تھے اور فرما رہے تھے: اے لوگو! تم اطمینان رکھو تم ایک دوسرے کو تنگ نہ کرو اور تم پر لازم ہے کہ اتنی (چٹکی میں آجانے والی) کنکریاں استعمال کرو۔

## ۴۵ - مسند أمّ حصین

سیدہ أمّ حصین رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ أُمِّ الْحَصِينِ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ وَهُوَ مُتَلَفِّعٌ بِبِرْدَةٍ وَعَصَلْتُهُ تَرْتِجٌ. (اخرجه الترمذی فی الجهاد)

\*\*\* سیدہ أمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پٹھے حرکت کر رہے تھے (یعنی جوش کا اظہار ہو رہا تھا)۔

## ۴۶ - مسند أم عطية الأنصارية

سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۶۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذْنِي. فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ، فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ. (اخرجه البخارى فى الوضوء.)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور بھی ملا دینا (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تھوڑا سا کافور ملا دینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔

(وہ خاتون بیان کرتی ہیں) جب ہم لوگ فارغ ہوئے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور ارشاد فرمایا: اسے اس کے جسم پر لیٹ دو۔

۳۶۴- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. (ايضا)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”ہم نے ان صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔“

۳۶۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ امْرَأَةٍ عَنْ أُخْتِهَا - وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَهِيَ مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ

(\*) سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام نسبیہ بنت حارث ہے۔ آپ کا تعلق انصار سے ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ۷ غزوات میں شریک ہوئی ہیں جس میں وہ مردوں کے لئے کھانا پکاتی تھیں ان کے سامان کی حفاظت کیا کرتی تھیں۔ بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو انہیں غسل دینے والی خواتین میں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں اور اسی موضوع سے متعلق ایک حدیث بھی صحیح بخاری میں منقول ہے۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان کی وفات کے

بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔

مِنْهَا - فَقَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرَضَى قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَى أَحَدٍ مِنَّا جُنَاحٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَشْهَدَ الْعَيْدَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَلْبِسَهَا أُخْتَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَتَشْهَدَ الْعَيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ. (اخرجه البخارى فى الحيض)

✽ ✽ حفصہ بنت سیرین ایک خاتون کے حوالے سے ان کی بہن کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ان کے شوہر نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دس سے زیادہ غزوات میں شرکت کی تھی اور وہ خود نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شریک ہوئی تھیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم خواتین زخیوں کو دوائی دیا کرتی تھیں اور بیماروں کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا: کیا ہم میں سے کسی ایک (عورت کو) کوئی گناہ ہوگا کہ اگر اس کے پاس چادر نہ ہو تو وہ عید کی نماز میں شریک نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن اپنی چادر میں سے کچھ اے بھی پہنا دے لیکن وہ عورت عید اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔

۳۶۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ فَسَأَلْنَا أُمَّ عَطِيَّةَ: هَلْ سَمِعْتِ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ يَا بَابَا - وَكَانَتْ إِذَا حَدَّثَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا بَابَا - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَلْيَشْهَدْنَ الْعَيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَلْيَعْتَزِلِ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ. (ايضا)

✽ ✽ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: ہم نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میرے والد کی قسم۔ (راوی خاتون کہتی ہیں)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی بات بیان کرتی تھیں تو ساتھ یہ کہتی تھیں میرے والد کی قسم۔

(انہوں نے بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”عید کے دن جو ان پردہ دار خواتین کو بھی (گھروں سے) لے آؤ وہ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں البتہ حیض والی خواتین مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی۔“

## ۴۷ - مسند فاطمة بنت قیس الضریرة

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسِ الْكُوفَةِ عَلَى أُخِيهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ - وَكَانَ عَامِلًا عَلَيْهَا - فَاتَيْنَاهَا فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرٍو وَبْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي وَخَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَطَلَبْتُ النَّفْقَةَ فَقَالَ بِكُمْ هَلْ كَذَا، وَاسْتَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ، وَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ كُمَّهُ فَوْقَ رَأْسِهِ: اسْمِعِي مَنِيَّ يَا بِنْتَ آلِ قَيْسٍ، إِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَا سُّكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةٌ. ثُمَّ قَالَ لِي: اعْتَدِي عِنْدَ أُمِّ شَرِيكِ بِنْتِ أَبِي الْعَكْرِ. ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَأَةٌ يَتَحَدَّثُ عِنْدَهَا، اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ فَتَضَعِينَ ثِيَابَكَ فَلَا يَرَاكَ. (اخرجه مسلم في الطلاق)

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کوفہ تشریف لائیں وہ اپنے بھائی ضحاک بن قیس کے ہاں آئی تھیں جو وہاں کے گورنر تھے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس خاتون سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا: میں عمرو بن حفص کی بیوی تھی اس نے مجھے طلاق دی تو طلاق بتہ دے دی اور خود یمن چلے گئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور خرچ کا مطالبہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کو اس طرح کرتے ہوئے فرمایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے پردہ کیا تھا۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ نے اپنی آستین اپنے سر پر بلند کر کے (یہ کر کے دکھایا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے قیس کی اولاد! کی صاحبزادی۔ رہائش اور خرچ کا حق اس عورت کو ملتا ہے جب اس کے شوہر کو اس سے رجوع کرنے کا حق ہو، لیکن جب شوہر کے لیے اس سے رجوع کرنے کا حق نہ ہو، تو عورت کو رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سے فرمایا: تم ام شریک بنت ابوالعکر رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت بسر کرو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے ہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے، تو ابن ام مکتوم کے ہاں

عدت بسر کرو کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہے۔

اگر تم اپنی چادر اتار دو گی تو بھی وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا۔

۳۶۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسِ الْفَهْرِيَّةِ الْكُوفَةَ عَلَى أُخِيهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ - وَكَانَ قَدْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهَا - فَاتَيْنَاهَا نَسْأَلَهَا فَقَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَخْطُبْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ لِحَدِيثِ حَدِيثِهِ تَمِيمِ الدَّارِيِّ مَعْنَى سُرُورِهِ الْقَائِلَةَ، حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِيُّ عَنْ بَنِي عَمٍّ لَهُ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا فِي الْبَحْرِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ فَاصَابَتْهُمْ فِيهِ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَالْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَإِذَا هُمْ فِيهَا بِدَابَّةٍ أَهْدَبِ الْقَبَالِ فَقُلْنَا: مَا أَنْتِ يَا دَابَّةٌ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. فَقُلْنَا: أَخْبِرِينَا. فَقَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا، وَلَكِنْ فِي هَذَا الدَّيْرِ رَجُلٌ بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُونَهُ. فَدَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ أَعْوَرَ مَوْثُوقٍ بِالسَّلَاسِلِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ كَثِيرَ التَّشْكِيِّ، فَلَمَّا رَأَانَا قَالَ: أَفَاتَّبَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ بِحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ؟ قُلْنَا: عَلِيٌّ حَالِهَا يَسْقِي أَهْلَهَا مِنْ مَائِهَا وَتَسْقِي زُرْعَهُمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَحْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ عَيْنُ زُغْرٍ؟ قَالُوا: يَشْرَبُ مِنْهَا أَهْلُهَا وَيَسْقُونَ مِنْهَا مَزَارِعَهُمْ. قَالَ: فَلَوْ بَيَسَتْ هَذِهِ انْفَلَتْ مِنْ وَثَاقِي هَذَا، فَلَمْ أَدْعُ بِقَدَمِي هَاتَيْنِ مِنْهَا إِلَّا وَطِئْتُهَ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا هَذَا أَنْتَهَى سُرُورِي. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْهَا شُعْبَةٌ إِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ يَرُدُّهُ مِنْ أَنْ يَدْخُلَهَا. قَالَ الشَّعْبِيُّ فَلَقِيْتُ الْمُحَرَّرَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ: وَمَكَّةَ. وَقَالَ: مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَلَقِيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ. (اخرجه مسلم في الفتن)

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کوفہ میں اپنے بھائی حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاں

تشریف لائیں جنہیں وہاں کا گورنر بنایا گیا تھا۔

تو ہم اس خاتون کی خدمت میں ان سے دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے اس خاتون نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عین دوپہر کے وقت ہمیں خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کسی چیز کی رغبت دلانے کے لیے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے خطبہ نہیں دیا بلکہ ایک واقعے کی وجہ سے میں تمہیں خطبہ دے رہا ہوں جو تمہیں داری نے مجھے بتایا ہے۔ اور اس خوشی کی وجہ سے میں نے دوپہر کو آرام نہیں کیا۔

تمہیں داری نے اپنے چچا زاد کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ وہ لوگ سمندر میں سفر کرتے ہوئے شام کی طرف جا رہے تھے۔

اسی دوران تیز ہوا چلنے لگی تو ان لوگوں نے سمندر میں موجود ایک جزیرے میں پناہ لی تو وہاں ایک جانور تھا جس کی بھنویں لمبی

تھیں ہم نے کہا: اے جانور! تم کیا چیز ہو اس نے جواب دیا: میں جٹاشہ ہوں ہم نے کہا: تم ہم کو کچھ بتاؤ۔

اس نے کہا: نہ تو میں تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی میں تم سے کچھ معلوم کرنا چاہتی ہوں۔

تاہم اس عبادت گاہ میں ایک شخص ہے جو اس بات کا مشتاق ہے کہ وہ تمہیں کچھ بتائے اور تم اسے کچھ بتاؤ۔

(وہ صاحب کہتے ہیں) ہم اس عبادت گاہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک کاٹا شخص موجود تھا جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا اور غم کا

اظہار کر رہا تھا وہ شکایت بکثرت کر رہا تھا جب اس نے ہمیں دیکھا تو بولا: کیا تم لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر لی ہے؟ ہم نے اسے اس بارے میں بتایا۔

اس نے دریافت کیا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: وہ اپنی اصل حالت میں ہے اس کے آس پاس کے لوگ اس کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو بھی سیراب کرتے ہیں۔

اس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے درمیان موجود کھجوروں کے باغ کا کیا حال ہے؟

تو ان لوگوں نے بتایا: وہ ہر سال اپنا پھل دیتے ہیں اس نے دریافت کیا: ”زرع“ کے چشمے کا کیا حال ہے؟

لوگوں نے کہا: وہاں کے لوگ اس کا پانی پیتے ہیں اور اس کے ذریعے اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔

تو وہ بولا: اگر یہ خشک ہو جائے تو میں اپنی ان زنجیروں سے آزاد ہو جاؤں گا اور پھر میں پوری روئے زمین کو اپنے قدموں تلے

روندوں گا صرف مدینہ میں نہیں جاسکوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس بات پر میں بہت خوش ہوا ہوں“۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کے ہر ایک

راستے پر ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا ہوا ہے جو اس (دجال) کو اس میں داخل ہونے سے روک دے گا۔

امام شعبی یہ کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محرز سے ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے

حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی حدیث مجھے سنائی تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے (کہ وہ مکہ میں بھی داخل نہیں ہو سکے گا)

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی یہ مشرق کی سمت سے ہوگا اور وہ کیا ہے جو مشرق کی سمت سے ہوگا وہ کیا ہے؟

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات قاسم بن محمد سے ہوئی تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ

سے اسی کی مانند روایت نقل کی۔



## ۴۸ - مُسْنَدُ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدٍ الْأَشْمَلِيَّةِ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ سَكَنِ تَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ، فَقَرَّبَ أَمْرَهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا عِجْنَ لِأَهْلِي الْعَجِينِ فَمَا أَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ حَتَّى يَخْرُجَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجُ بَعْدِي فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے اس کے معاملے کو قریب کر کے ظاہر کیا۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اپنے گھر والوں کے لیے آٹا گوندھ کے آئی ہوں اور مجھے یوں لگ رہا ہے کہ میرے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی دجال نکل آئے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمہارے ان کے درمیان موجود ہوا تو میں تمہاری طرف سے اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو میری جگہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا۔

۳۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ سَكَنِ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَكُفْرَ الْمُنْعَمِينَ. قُلْتُ: وَمَا كُفْرَ الْمُنْعَمِينَ؟ قَالَ: لَعَلَّ أَحَدًا كُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ ابْوَيْهَا وَتَعْنَسَ، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زَوْجًا فَيَرْزُقُهَا مِنْهُ مَالًا وَوَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتُكْفِرُهَا فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ كَانَ يَوْمَ بَخِيرٍ قَطُّ. (اخرجه ابوداؤد فی الاستذنان)

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں کچھ خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سلام کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ انعام دینے والوں کی ناشکری سے بچو۔ میں نے دریافت کیا: انعام دینے والوں کی ناشکری سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو جانے

کے بعد یا شادی سے پہلے ایک طویل عرصے تک اپنے ماں باپ کے ہاں رہتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شوہر کی طرف سے اسے مال اور اولاد عطا کرتا ہے لیکن (کسی موقع پر) اس کو غصہ آجاتا ہے اور وہ اس کی ناشکری کرتی ہے اور یہ کہتی ہے: میں نے تمہاری طرف سے ایک بھی دن بھلائی کا کبھی نہیں دیکھا۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَسَقَطٌ مِنْ كِتَابِ الشَّيْخِ سُفْيَانَ وَلَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: آتَيْتُ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ فَقَرَّبَتْ إِلَيَّ قِنَاعًا فِيهِ تَمْرٌ أَوْ رُطْبٌ فَقَالَتْ: كُلْ. فَقُلْتُ: لَا أَشْتَهِيهِ. فَصَاحَتْ بِي فَقَالَتْ: كُلْ فَإِنِّي أَنَا الَّتِي قَيِّمْتُ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَيْتُهُ بِهَا فَاجْلَسْتُهَا عَنْ يَمِينِهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاولَهَا فَطَاطَاتٍ رَأْسَهَا وَاسْتَحَيْتُ فَقُلْتُ: خُذِي مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخَذَتْ فَشَرِبَتْ ثُمَّ قَالَ لَهَا: نَاولِي تَرَبِّكَ. فَقُلْتُ: بَلْ أَنْتَ، فَاشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ نَاولِي. فَشَرِبَ ثُمَّ نَاولَنِي فَأَدْرْتُ الْإِنَاءَ لَاضِعَ فَمِي عَلَى مَوْضِعٍ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: أَعْطَى صَوَاجِبَاتِكَ. فَقُلْتُ: لَا نَشْتَهِيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْمَعَنَّ كَذِبًا وَجُوعًا. قَالَتْ: فَأَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ إِحْدَاهُنَّ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: أَتُحِبِّينَ أَنْ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَانَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ؟ قَالَتْ: فَأَعْتَوْنَا عَلَيْهِ حَتَّى نَزَعْنَاهُ فَرَمِينَا بِهِ، فَمَا نَدَرِي أَيْنَ هُوَ حَتَّى السَّاعَةِ؟ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا يَكْفِي إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ جُمَانًا مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ تَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ زَعْفَرَانٍ فَتَعْدِيْفُهُ، ثُمَّ تَلْطِخُهُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ ذَهَبٌ. (اخرجه ابن ماجه في الاطعمة)

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک تھال میری طرف بڑھایا جس میں خشک اور تازہ کھجوریں تھیں انہوں نے فرمایا: تم کھاؤ! میں نے گزارش کی مجھے اس کی خواہش نہیں ہے تو انہوں نے بلند آواز میں مجھ سے فرمایا: تم کھاؤ! میں وہ عورت ہوں جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو (شادی کے موقع پر) نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی میں نے انہیں نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف بٹھا دیا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ موجود تھا نبی اکرم ﷺ نے اسے پیا پھر آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھایا تو انہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور وہ شرمائیں۔

میں نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ سے اسے حاصل کر لیں انہوں نے اسے لیا اور پی لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اسے اپنی ہم عمر لڑکیوں کی طرف بڑھا دو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اسے نوش فرمائیں پھر مجھے عطا کر دیجئے گا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پیا پھر آپ ﷺ نے مجھے عطا کیا تو میں نے برتن کو گھمایا تاکہ اپنا منہ اسی جگہ پر رکھوں جہاں نبی اکرم ﷺ نے رکھا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سہیلیوں کو بھی دو۔ ان خواتین نے عرض کی: ہمیں اس کی خواہش نہیں ہے تو

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غلط بیانی اور بھوک کو جمع نہ کرو۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں میں سے ایک خاتون کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ آگ سے بنے ہوئے کنگن تمہیں پہنائے؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں تو ہم نے اسے اتار دیا اور ایک طرف رکھ دیا، ہمیں نہیں معلوم کہ اب وہ کہاں ہوگا؟

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کسی عورت کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ چاندی کا بنا ہوا دانہ حاصل کرے پھر تمہوڑا سرا زعفران لے اور وہ دانہ اس میں ملا دے اور اسے اس میں لت پت کر دے تو وہ سونے کی مانند ہو جائے گا۔

۳۷۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتَنَّ وَأَطَقْتَنَّ - فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْنَا - فَقَالَ: إِنِّي لَا أَصَافِحُكُمْ، إِنَّمَا أَخَذُ عَلَيْكُمْ مَا أَخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَحَادِيثُ رِجَالِ الْأَنْصَارِ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

✽ ✽ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے چند خواتین سمیت نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت اور طاقت ہوگی (تم ان احکام پر عمل کرو گی)

ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ ہم سے بیعت لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ مصافحہ نہیں کروں گا۔ میں نے تم سے وہ عہد لیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے لینا تھا (یا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا)

## احادیث رجال الانصار

انصار سے تعلق رکھنے والے مرد حضرات کی روایات

### ۴۹ - مسند معاذ بن جبل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۷۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُولُ: اكْشِفُوا عَنِّي سِجْفَ الْقُبَّةِ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا أَنْ تَتَكَلَّمُوا عَنِ الْعَمَلِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ. (اخرجه الطبرانی فی الایمان)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ خیمے کا پردہ ایک طرف کرو تا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی۔ یہ حدیث میں نے تمہیں پہلے اس لیے نہیں بیان کی تھی کہ کہیں تم عمل کے حوالے سے لاپرواہ نہ ہو جاؤ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دل کے یقین کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھے

(\*) حضرت معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے ساتھ ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو عبد الرحمن“ تھی اور آپ ان ستر افراد میں شامل ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں شرکت کی تھی۔ یہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس تھی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ان لوگوں سے قرآن سیکھو۔ عبد اللہ بن مسعود ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور حذیفہ کا غلام سالم۔ ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا: وہ میری امت میں حلال اور حرام کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو امامہ باہلی شامل ہیں جبکہ آپ سے احادیث روایت کرنے والے تابعین میں عبد الرحمن بن غنم، ابو اوریس مولانی، ابو مسلم خولانی، جبیر بن نفیل کے نام قابل ذکر ہیں۔ مشہور روایت کے مطابق ۱۸ ہجری میں ۳۸ سال کی عمر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسے آگ نہیں چھوئے گی۔“

۳۷۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزَّبْرِقَانَ الْأَهْوَازِيُّ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ كَاهِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبِ مُوقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. (اخرجه البيهقي في شعب الایمان)

✽ ✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور وہ یقین رکھنے والے دل کے ساتھ (دنیا سے) واپس جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا۔“

## ۵۰ - مسند اُبی بن کعب (۱)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى الْآخَرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ. فَقَالَ: إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ مُوسَى: أَيُّ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ تَنْطَلِقُ، فَحَيْثُمَا فَقَدَتِ الْحُوتُ فَهُوَ ثَمَّ. فَآخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ أَنْطَلِقُ، وَأَنْطَلِقُ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَنْتَهَى إِلَى الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ (فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا) وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْحُوتِ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ مُوسَى نَسِيَ صَاحِبَهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ، فَانْطَلَقَا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ (آتِنَا عَدَانًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا) قَالَ: وَلَمْ

(۱) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن مالک بن نجار کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں ہیں۔ ان کی ایک کنیت "ابو المنذر" ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔ ان کی دوسری کنیت ابو طفیل ہے۔ یہ کنیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی تھی کیونکہ ان کے ایک صاحب زادے کا نام طفیل تھا۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بیعت عقبہ اور غزوة بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ فرمایا ہے: "ابی" ہی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے لوگوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں جبکہ ان کے علاوہ عبداللہ بن خطاب، حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے طفیل نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں احادیث بھی منقول ہیں جیسا کہ ایک روایت کے مطابق: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ "لم یکن" کی تلاوت کروں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ (خوشی کی وجہ سے) رونے لگے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ۲۲ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال کیا۔ جبکہ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۳۰ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا۔

يَجِدُ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ: وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا. فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبِغُ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ: رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجَّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنْتَ يَا رَضِيكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى. قَالَ: مُوسَى ابْنُ إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتَكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رَشَدًا. قَالَ الْخَضِرُ (إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَعْلَمُهُ. فَقَالَ لَهُ مُوسَى (سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا) قَالَ الْخَضِرُ (فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا رَكِبَا السَّفِينَةَ لَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنَ الْوَاحِ السَّفِينَةَ بِالْقُدُومِ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدَتْ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا لِيَغْرُقَ أَهْلُهَا (لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِمْرًا) قَالَ الْخَضِرُ (أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ لَهُ مُوسَى: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا. قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نَسِيَانًا - قَالَ - وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ. ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ فِي الْغُلْمَانِ، فَآخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، قَالَ لَهُ مُوسَى: أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا نُكْرًا؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى. قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا. قَالَ: فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَمَا أَهْلُهَا فَابُوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ - قَالَ: مَا نِلُّ - فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَاقَامَهُ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ آتَيْنَاهُمْ وَلَمْ يُطْعَمُوا وَلَمْ يُضَيَّفُونَا (لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا) قَالَ (هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا). قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبْرِهِمَا. قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا. وَكَانَ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنِينَ. (اخرجه البخارى فى العلم)

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ یہ

کوئی دوسرے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے تھے ان سے سوال کیا گیا لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، تو اس بات پر اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا، کہ انہوں نے اس علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی (یعنی اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ علم رکھتا ہے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دو سمندروں کی جگہ پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ایک مچھلی لو، اسے ایک برتن میں رکھو اور پھر چل پڑو جہاں تم مچھلی کو کھو دو گے وہی جگہ ہوگی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اسے ایک برتن میں رکھا اور روانہ ہو گئے۔ ان کے ساتھ ان کے نوجوان ساتھی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بھی تھے۔

یہاں تک کہ جب وہ چٹان کے پاس پہنچے، تو ان دونوں حضرات نے اپنا سر رکھا اور سو گئے وہ مچھلی اس برتن میں مضطرب ہوئی اور اس سے نکلی اور سمندر میں گر گئی۔

(جس کا تذکرہ قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)

”تو اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔“

اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ سمندر اس کے لیے طاق کی مانند ہو گیا۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے، تو ان کے ساتھی انہیں مچھلی کے بارے میں بتانا بھول گئے یہ دونوں حضرات اس دن کا بقیہ حصہ اور آگے آنے والی رات بھر تک چلتے رہے۔

یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

”تم ہمارا کھانا لے کر آؤ، ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے (یا تھکاوٹ لاحق ہو گئی ہے)۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھکاوٹ اس وقت تک محسوس نہیں کی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں گزر گئے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا۔

تو ان کے ساتھی نے ان سے گزارش کی (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

”آپ نے ملاحظہ فرمایا، جب ہم چٹان کے پاس آئے تھے، تو وہاں میں مچھلی بھول گیا تھا، اور یہ بات شیطان نے مجھے

بھلائی تھی کہ میں اس کا تذکرہ کرتا۔ اس نے حیران کن طریقے سے سمندر میں راستہ بنا لیا تھا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مچھلی کیلئے یہ راستہ تھا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے اور ان کے ساتھی کیلئے یہ حیران کن بات تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)



”ہم وہی تو چاہتے تھے تو یہ دونوں اٹے قدموں وہاں سے واپس آئے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور اس چٹان تک آگئے تو وہاں ایک شخص موجود تھا جس نے اپنے اوپر چادر تانی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: تمہاری اس جگہ یہ سلام کہاں سے آگیا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔

میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جس بھلائی کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے تو حضرت

خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔“

اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے۔ آپ اس

سے واقف نہیں ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے میں اس سے

واقف نہیں ہوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔“

تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”اگر آپ نے میرے ساتھ رہنا ہے تو پھر آپ نے کسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کرنا جب تک میں خود

اس کے بارے میں آپ کو بیان نہیں کر دیتا۔“

یہ دونوں حضرات سمندر کے کنارے چلتے ہوئے روانہ ہوئے۔ ان کے پاس سے ایک کشتی گزری ان حضرات نے کشتی والوں سے

بات چیت کی کہ وہ انہیں بھی سوار کر لیں تو وہ حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور کسی معاوضے کے بغیر انہوں نے ان حضرات کو سوار کر لیا۔

جب یہ دونوں حضرات سوار ہوئے تو اس کے تھوڑی دیر بعد حضرت خضر علیہ السلام نے ایک کلباڑی کے ذریعے کشتی کی ایک تختی کو

توڑ دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: ان لوگوں نے کسی معاوضے کے بغیر ہمیں سوار کیا ہے اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ دیا ہے؟

(آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)

”تاکہ آپ ان کشتی والوں کو ڈوبو دیں۔ آپ نے ایک غلط حرکت کی ہے۔“

حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے؟“

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”میں جو بات بھول گیا تھا آپ اس پر میرا مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملے کو تنگی کا شکار نہ کریں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پہلی بھول تھی۔  
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسی دوران ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اس نے سمندر میں سے ایک چونچ میں پانی لیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرا علم اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ کمی بھی نہیں کرتا جو اس چڑیا نے اس سمندر میں کی ہے۔  
یہ دونوں حضرات کشتی سے نکلے اور یہ دونوں حضرات ساحل پر چلتے ہوئے جا رہے تھے تو اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس کا سر مروڑ کے اسے قتل کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

”کیا آپ نے ایک بے گناہ وجود کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کر دیا ہے آپ نے ایک قابل انکار حرکت کی ہے۔“  
تو حضرت خضر علیہ السلام بولے:

”کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہ تشبیہ پہلی کے مقابلے میں زیادہ شدید تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)  
”اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ میرے ساتھ نہ رہے گا۔ میری طرف سے آپ کو عذر پہنچ گیا ہے۔“

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”تو یہ دونوں چلتے ہوئے ایک بستی تک آئے اور انہوں نے ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو انہوں نے انہیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ان دونوں نے اس میں ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی“

(راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ گرنے والی تھی) تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح کیا اور اسے کھڑا کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے لیکن انہوں نے ہمیں کھانا نہیں کھلایا اور ہمیں مہمان نہیں بنایا۔

(اگلے الفاظ قرآن کے ہیں)

”اگر آپ چاہیں تو اس پر ان سے معاوضہ وصول کر سکتے ہیں۔“

تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”میرے اور آپ کے درمیان یہ فرق ہے جن کاموں پر آپ صبر نہیں کر سکے میں ان کی حقیقت آپ کو بتاتا ہوں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہماری یہ خواہش تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر سے کام لیتے تاکہ ان دونوں کے واقعے کی مزید تفصیلات ہمارے سامنے آجائیں۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تلاوت کیا کرتے تھے۔  
 ”اس سے پرے ایک بادشاہ تھا جو ٹھیک کشتی کو غصب کر لیا کرتا تھا۔“  
 انہوں نے یہ بھی پڑھا۔

”جہاں تک لڑکے کا معاملہ ہے وہ کافر تھا اور اس کے ماں باپ مومن تھے۔“

۳۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ عَنْ  
 سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا) قَالَ: حَفِظَهُمَا بِصَالِحِ أَبِيهِمَا، مَا  
 ذَكَرَ مِنْهُمَا صَالِحًا. (اخرجه الحاكم في المستدرک)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

”ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت خضر علیہ السلام نے ان دونوں بچوں کے باپ کی نیکی کی وجہ سے ان دونوں کی حفاظت  
 کی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ ذکر نہیں کیا وہ دونوں بچے نیک ہیں۔

۳۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: إِنَّ  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَحْفَظَ بِحِفْظِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَدَوِيرَتَهُ الَّتِي فِيهَا وَالِدُهَا وَالدَّوِيرَاتِ حَوْلَهُ، فَمَا  
 يَزَالُونَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِي فِيهِ وَسْتِرٌ. (اخرجه ابن المبارك في الزهد)

\*\*\* محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی نیک آدمی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد اس کے گھر کو  
 اس کے آس پاس کے گھروں کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور وہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں ہوتے ہیں۔  
 سفیان کہتے ہیں: میرے استاد نے میرے سامنے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:  
 ”اور وہ پردے میں ہوتے ہیں۔“

۳۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا  
 زِرَّ بْنَ حَبِيشٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمَعْوِذَتَيْنِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَحْكُمُهُمَا  
 مِنَ الْمُصْحَفِ. قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قِيلَ لِي: قُلْ. فَقُلْتُ. فَحَنُّ نَقُولُ  
 كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه البيهقي في الصلوة)

\*\*\* زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا: میں نے کہا:  
 اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سورتوں کو قرآن سے نکال دیا ہے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے  
 جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ کہا گیا ہے: تم پڑھو تو میں نے پڑھ لیا۔  
 (حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ویسا ہی کہیں گے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔)

۳۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا زَرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِأَبِي: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ، وَلَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. ثُمَّ حَلَفَ أَبِي لَا يَسْتَنْبِيَنَّ أَنَّهَا لِلَّيْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْمُنْدِرِ بَايَ شَيْءٍ عَلِمْتَهُ؟ قَالَ: بِالْآيَةِ أَوْ بِالْعَلَامَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا: أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَا شُعَاعَ لَهَا. (اخرجه البيهقي في الصيام)

\*\*\* زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی زریعہؓ سے یہ کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرماتے ہیں۔ جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پاسکتا ہے تو حضرت ابی زریعہؓ بولے: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم کرے ان کا مقصد یہ ہے کہ لوگ (کسی ایک متعین رات) پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، ورنہ وہ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے پھر حضرت ابی زریعہؓ نے کسی استثناء کے بغیر قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

ہم نے ان سے گزارش کی: اے ابوالمزدر! آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) علامت کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس رات کی صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

۳۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ كَانَ لِي ابْنُ عَمِّ شَاسِعِ الدَّارِ فَقُلْتُ: لَوْ اتَّخَذْتُ بَيْتًا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ أَوْ حِمَارًا. قَالَ: مَا أَحَبُّ أَنْ بَيْتِي مُطَنَّبًا بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً مُنْذُ اسْلَمَ كَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْهَا، فَإِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخُطَا، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ دَرَجَةٌ. (اخرجه مسلم في المساجد)

\*\*\* حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرا ایک چچا زاد تھا جس کا گھر بہت دور تھا میں نے اس سے کہا: اگر تم مسجد کے قریب کوئی گھر لے لو یا کوئی گدھالے لو تو یہ مناسب ہوگا، تو وہ بولا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر نبی اکرم ﷺ کے گھروں کے درمیان میں ہو۔ حضرت ابی زریعہؓ کہتے ہیں: جب سے اس نے اسلام قبول کیا تھا اس کی زبانی میں نے ایسی کوئی بات نہیں سنی تھی جو مجھے اس سے زیادہ بری لگی ہو۔

اور اب وہ پیدل چل کے آنے کا ذکر کر رہا تھا۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد کی طرف چل کر آتے ہوئے وہ جتنے قدم اٹھائے گا اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے ایک درجہ ملے گا۔

## ۵۱ - مسند ابی ایوب الانصاری

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ. قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَبْلَهُ حَدِيثَ أَنَسٍ ثُمَّ اتَّبَعَهُ هَذَا فَقَالَ: وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ. (اخرجه مسلم في البر والصلة)

(○) آپ کا نسب یہ ہے: خالد بن زید بن دیکب بن ثعلبہ بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ”بنو نجار“ سے ہے۔ آپ کی والدہ کا نام ہند بنت سعید بن عمرو تھا۔ آپ کی کنیت ”ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ“ ہے اور آپ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کو بیعت عقبہ میں غزوہ بدر میں غزوہ احد میں بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو آپ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا تھا۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے بنو عمرو بن عوف کے محلے میں پانچ دن قیام کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنو سالم بن عوف نے آپ کی خدمت میں گزارش کی۔ یا رسول اللہ! ہماری تعداد بہت زیادہ ہے اور ہم قوت والے لوگ ہیں۔ آپ ہمارے ہاں پڑاؤ کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابندی ہے (جہاں یہ بیٹھے گی میں وہی قیام کروں گا)۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک قبیلے سے ہوا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں یہی گزارش کی تو آپ نے انہیں یہی جواب دیا۔ پھر آپ بنو ساعدہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی آپ سے قیام کی درخواست کی تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابندی ہے۔ پھر آپ کا گزرا آپ کے ننھیالی عزیزوں سے ہوا جو عدی بن نجار تھے۔ انہوں نے درخواست کی کہ آپ اپنے ننھیالی عزیزوں کے ہاں چلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بھی یہی جواب دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا بنو مالک بن نجال کے پاس سے ہوا تو اونٹنی اس جگہ پر بیٹھ گئی جہاں اب مسجد کا دروازہ ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر تھوڑی سی دور آگے گئی۔ پھر واپس اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اونٹنی تھی اور زمین پر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے وہ آواز نکالی جو اونٹ بیٹھنے کے بعد نکالتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی سے اترے۔ (یہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے کے پاس کی بات ہے) تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ کا سامان اٹھایا اور آپ کو اپنے گھر لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مسجد کی تعمیر کا حکم دیا جہاں اونٹنی بیٹھی تھی۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے میرے گھر کے نیچے والے حصے میں قیام کیا اور ہم نے بالائی حصے میں قیام کیا۔ ایک مرتبہ پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب کپڑے کے ذریعے اسے جذب کرنے لگے کہ کہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ جائے۔ بعد میں میں ڈرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے یہ گزارش کی: یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ نیچے قیام کریں اور ہم اوپر قیام کریں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ بالائی حصے میں تشریف لے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آپ کا سامان بالائی حصے میں منتقل کر دیا گیا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بہت سی خصوصیات کے مالک تھے۔ آپ نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم ہلکے ہو یا بھاری ہو اس جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو“۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یا ہلکا ہو سکتا ہوں یا بھاری ہو سکتا ہوں۔ لہذا دونوں صورتوں میں میرے اوپر جہاد کرنا لازم ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار جہاد (باقی اگلے صفحہ پر)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے یوں کہ جب وہ دونوں ملیں تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے ان دونوں میں زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔“

سفیان کہتے ہیں: زہری پہلے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر سنا تھے، لیکن پھر انہوں نے اسے عطاء بن یزید کے حوالے سے سنانا شروع کر دیا۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا وَغَرِّبُوا. قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَا حِيضَ بِنْتِ قَبْلِ الْقِبْلَةِ، فَتَنَحَّرَفْنَا وَنَسْتَعْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ لَا يُسْنِدُهُ. فَقَالَ: لَكِنِّي أَحْفَظُهُ وَأُسْنِدُهُ كَمَا قُلْتُ لَكَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمَكِّيِّينَ إِنَّمَا أَخَذُوا كِتَابًا جَاءَ بِهِ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ مِنَ الشَّامِ قَدْ كُتِبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَوَقَعَ إِلَى ابْنِ جُرْجَةَ فَكَانَ الْمَكِّيُّونَ يَعْضُونَ ذَلِكَ الْكِتَابَ عَلَى ابْنِ شَهَابٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَإِنَّمَا كُنَّا نَسْمَعُ مِنْ فِيهِ. (اخرجه البخارى فى الصلوة)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو۔ بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔“

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام آئے تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے۔ جو قبلہ کی سمت میں بنائے گئے تھے تو ہم ذرا ٹیڑھے ہو کر بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔ سفیان سے کہا گیا، نافع بن عمر نامی راوی اس کی سند بیان نہیں کرتے ہیں تو سفیان بولے: مجھے تو یہ روایت یاد ہے اور میں اس کی سند وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ سے) میں شرکت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس جہاد کے لشکر کا امیر ایک نوجوان کو بنایا گیا تھا اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند نہیں آئی لیکن بعد میں انہیں اس بات کا زندگی بھر افسوس رہا کہ انہوں نے جہاد میں شرکت کیوں نہیں کی۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: جو مرضی امیر ہو؟ میرا اس کے ساتھ کیا مطلب ہے؟ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے سعید بن مسیب، عروہ، سالم بن عبداللہ، ابوسلمہ، عطاء بن یسار، سالم بن یزید اور دیگر تابعین نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ (موجودہ استنبول) پر حملے کی مہم کے دوران سن ۵۰ ہجری میں واصل بحق ہوئے اور آپ کو فضیل شہر کے پاس دفن کیا گیا۔

پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ مکہ کے رہنے والے جو راوی ہیں انہوں نے ایک تحریر حاصل کی تھی۔ جو حمید نامی راوی شام سے لے کر آئے تھے۔ اور یہ روایات انہوں نے زہری کے حوالے سے نوٹ کی تھی تو وہ تحریر ابن جریر تک پہنچی تو اہل مکہ نے اس تحریر کی وجہ سے ابن شہاب سے اعراض کرنا شروع کر دیا تاہم ہم نے تو ابن شہاب کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: امْتَرَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِالْعَرَجِ فِي الْمُحْرَمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ بَيْنَ قَرْنِي الْبِئْرِ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ مُقْبِلًا جَمَعَ ثِيَابَهُ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ؟ فَقَالَ بِيَدَيْهِ فِي رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا هَكَذَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمَا فَأَخْبَرْتُهُمَا. فَقَالَ الْمَسُورُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا أَمَارِيكَ أَبَدًا. (اخرجه البخاری فی جزاء الصيد)

✽✽ ابراہیم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ”عرج“ کے مقام پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اس بات پر بحث ہو گئی کہ احرام والا شخص اپنا سر دھوسکتا ہے؟ ان حضرات نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں کنوئیں کے کنارے پڑے ہوئے لکڑی کے ٹکڑوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے دیکھا۔ جب انہوں نے مجھے آتے ہوئے دیکھا انہوں نے سینے تک اپنے کپڑے اکٹھے کر لیے۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے گزارش کی۔ آپ کے بھتیجے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے دوران اپنا سر دھوتے ہوئے آپ نے کیسے دیکھا ہے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے۔ اسے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے اور بولے: اس طرح اور اس طرح۔ میں ان دونوں صاحبان کے پاس واپس آیا اور ان دونوں حضرات کو اس بارے میں بتایا تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ کے ساتھ کبھی بحث نہیں کروں گا۔

۳۸۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَالٍ فَكَانَتْ صَامَ الدَّهْرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ أَوْ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ يَرْفَعُونَهُ. قَالَ: اسْكُتْ عَنْهُ قَدْ عَرَفْتُ ذَلِكَ. (اخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار)

✽✽ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے 6 روزہ رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ نفل روزے رکھے۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: یا شاید سفیان سے یہ کہا گیا: دیگر لوگ تو اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں تو وہ بولے: تم اس حوالے سے خاموش رہو میں یہ بات جانتا ہوں۔

۳۸۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ

سَعِيدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَانَ مَا صَامَ الدَّهْرَ. (ايضا)

✽ ✽ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد شوال کے 6 روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ نقلی روزے رکھے۔“

۳۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِعِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ. (اخرجه النسائي في الكبرى)

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ جَمِيعًا. (اخرجه البخاري في الحج)

✽ ✽ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

۳۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ الْأَعْمَى يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: خَرَجَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ يَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيثِ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ وَغَيْرُ عُقْبَةَ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى مَنْزِلَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرَ فَأَخْبَرَهُ بِهِ، فَعَجَّلَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ؟ قَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي وَغَيْرُ عُقْبَةَ فَأَبَعْتُ مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى مَنْزِلِهِ. قَالَ: فَبَعْتُ مَعَهُ مَنْ يَدُلُّهُ عَلَى مَنْزِلِ عُقْبَةَ، فَأَخْبَرَ عُقْبَةَ بِهِ فَعَجَّلَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ، وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي وَغَيْرِكَ فِي سِتْرِ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ عُقْبَةُ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى حِزْبِي سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَرَكِبَهَا رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَا أَدْرَاكَتُهُ جَائِزَةٌ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ إِلَّا بِعَرِيشِ مِصْرَ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

✽ ✽ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ اس

وقت مصر میں تھے۔ انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی اور



اب کوئی بھی شخص ایسا باقی نہیں رہا تھا جس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ حدیث سنی ہو۔ صرف حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث سنی ہوئی تھی۔

جب حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ مصر آئے، تو وہ مسلمہ بن مخلد انصاری کے گھر ٹھہرے۔ جو مصر کا امیر تھا۔ اسے اس بارے میں بتایا گیا، تو وہ تیزی سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ اس نے ان کے ساتھ معانقہ کیا۔ پھر بولا: اے ابویوب انصاری (رضی اللہ عنہ)! آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک حدیث سنی تھی۔ اب میرے اور عقبہ بن عامر کے علاوہ ایسا کوئی شخص نہیں رہا۔ جس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ حدیث سنی ہو، تو تم کسی ایسے شخص کو میرے ساتھ بھیجو جو مجھے ان کے گھر تک پہنچا دے۔ راوی کہتے ہیں: تو امیر نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس شخص کو بھیجا جو انہیں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے گھر تک پہنچا دے۔ جب حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں پتہ چلا تو وہ تیزی سے نکل کر باہر آئے اور ان سے گلے ملے اور دریافت کیا: اے ابویوب (رضی اللہ عنہ)! آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے ایک حدیث نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی اب میرے اور آپ کے علاوہ ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ جس نے نبی اکرم ﷺ سے وہ حدیث سنی ہو اور وہ حدیث مومن کی پردہ داری کے بارے میں ہے، تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بولے: ”جی ہاں“ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص دنیا میں کسی مومن کی خامی کی پردہ پوشی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“

تو حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے سچ بیان کیا ہے، پھر حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ واپس اپنی سواری کی طرف آئے اس پر سوار ہوئے اور واپس مدینہ منورہ آ گئے۔

مسلمہ بن مخلد کی مہمانی مصر کے شہر عریش میں ہی تھی کہ (آپ رضی اللہ عنہ واپس بھی آ گئے یعنی وہ مہمانی کرنے کا ارادہ کر رہا تھا)

۳۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ الصَّبِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ سَهْمِ بْنِ

مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقُرَيْعِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

يُصَلِّي أَرْبَعًا وَيَقُولُ: إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ أَوْ الْجَنَّةِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. (اخرجه ابن ماجه فى الامامة)

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد چار رکعت ادا کرتے

تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

”سورج ڈھلنے کے وقت آسمان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔“

## ۵۲ - مسند عبادة بن الصامت

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(اخرجه البخارى فى الاذان)

\*\*\* حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔“

۳۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو ادْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: تَبَايَعُونِي أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا. الْآيَةَ: فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(\*) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عبادة بن صامت بن قیس بن اصرم بن فاحر بن ثعلبہ۔ آپ کا تعلق انصار سے ہے۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ نے غزوہ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں انصار کے پانچ افراد قرآن کے حافظ تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ۔ حضرت عبادة بن صامت اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں نے شام فتح کیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ کو اہل شام کی تعلیم و تربیت کے لئے شام بھجوایا تھا تاکہ وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور مسائل دین کے بارے میں بتائیں۔ حضرت عبادة رضی اللہ عنہ نے حمص میں رہائش اختیار کی۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دمشق میں رہائش اختیار کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فلسطین میں رہائش اختیار کی۔ ابن اثیر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی معاملے میں حضرت عبادة رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ اس بارے میں ان کے درمیان تکرار ہوئی تو حضرت عبادة رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: میں ایسی جگہ نہیں رہوں گا جہاں تم رہو گے۔ یہ کہہ کر وہ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس ساری صورتحال کے بارے میں بتایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس اپنے شہر چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس زمین کو برباد کر دے گا۔ جہاں تم یا تمہارے جیسے افراد نہ ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا: تم عبادة کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ، حضرت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہیں۔ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فلسطین کے سب سے پہلے قاضی تھے۔ حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ نے 41 ہجری میں رملہ کے مقام پر انتقال فرمایا۔ بعض کے بیان کے مطابق آپ کا انتقال بیت المقدس میں ہوا۔ وصال کے وقت ان کی عمر مبارک 72 برس تھی۔

إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. قَالَ سُفْيَانُ: كُنَّا عِنْدَ الزُّهْرِيِّ فَلَمَّا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الْهَدَلِيِّ أَنْ أَحْفَظَهُ فَوَكَّبْتُهُ، فَلَمَّا قَامَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرْتُ بِهِ أَبَا بَكْرٍ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

”تم میری بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے تم چوری نہیں کرو گے۔ تم زنا نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو شخص اسے پورا کر لے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ اور جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا مرتکب ہو جائے اور اسے سزا دے دی جائے تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ اور جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔ اگر وہ چاہے تو اس کی مغفرت کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔“

۳۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخَدِّجِيِّ قَالَ قِيلَ لِعِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ. فَقَالَ عِبَادَةُ: كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَمَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا - لِلْقَادِرِينَ - كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ: إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. (ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابو محمد یہ کہتے ہیں: وتر واجب ہے تو حضرت

عبادہ رضی اللہ عنہ نے غلط کہا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”پانچ نمازیں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دن اور رات میں بندوں پر لازم قرار دیا ہے۔ جو انہیں ادا کرے۔ اور ان کے حق میں سے کسی چیز کی کوئی کمی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرتا تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عہد نہیں ہوگا۔ اگر وہ چاہے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا۔“

۳۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عِبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ

يُحَدِّثُ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْمَةً لَا نِيمَ. (اخرجه البخاری فی الاحکام)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر تنگی اور آسانی۔ خوشی اور

ناخوشی (ہر حالت میں) اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت کی۔ اور یہ کہ ہم حکمرانوں سے ان کی حکومت کے بارے میں جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے حق کے مطابق بات کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔

۳۹۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ. حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ: فَمَنْ زَادَ أَوْ اِزْدَادَ فَهُوَ رِبَاً. (اخرجه مسلم في المساقات)

✽ ✽ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ گندم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ جو کے عوض میں جو کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص نمک کے عوض میں نمک کے لین دین کا بھی ذکر کیا (اور یہ فرمایا) جو شخص زیادہ ادا کیگی کرے یا زیادہ ادا کیگی کا طلبگار ہو تو یہ سود ہوگا۔“

## ۵۳ - مسند ابی الدرداء

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مِّنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا غَيْرَكَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مِّنْهُ أَنْزَلْتُ غَيْرَكَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ.

(اخرجه الترمذی فی الرؤیا)

✽✽ عطاء بن یسار مصر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔“

تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بولے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا ہے: اس وقت سے لے کر اب تک کسی نے تمہارے علاوہ مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ صرف ایک اور شخص نے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں یہ دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(✽) حضرت عومیر بن مالک رضی اللہ عنہ کے نسب کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض نے عومیر بن عامر کہا ہے۔ بعض نے عومیر بن قیس بن زید کہا ہے۔ بعض نے عومیر بن ثعلبہ بیان کیا ہے۔ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا اور ان کی کنیت ”ابو درداء“ تھی اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ یہ انتہائی فاضل اور سمجھدار صحابہ کرام میں سے ایک تھے۔ ان سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، ابو ادریس خولانی، جبیر بن نفیل اور سعید بن مسیب شامل ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تاخیر سے اسلام قبول کیا تھا اس لیے یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ البتہ غزوہ احد اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ بعض مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: یہ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو سال پہلے ہوا۔ بعض روایات کے مطابق یہ شاید ۳۲ یا ۳۳ ہجری کا واقعہ ہے۔ آپ کا انتقال دمشق میں ہوا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا رنگ سرخ تھا۔ آپ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔ ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے اور عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکتا تھا۔

”جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے علاوہ اور کسی نے بھی اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا۔ صرف ایک شخص نے کیا ہے (اس سے مراد) وہ سچے خواب ہیں۔ جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو کسی مسلمان کو دکھائے جاتے ہیں۔“

۳۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سَفِيَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

۳۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ. (اخرجه الترمذی فی البر)

سیدہ امّ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جسے نرمی میں سے حصہ عطا کیا گیا۔ اسے بھلائی میں سے حصہ عطا کیا گیا اور جو شخص نرمی میں سے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں حصے سے محروم رہا۔“

۳۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِدِيءَ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

سیدہ امّ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں۔

”میزان میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں اور اللہ تعالیٰ برے اخلاق کے مالک بد زبان شخص کو ناپسند کرتا ہے۔“

۳۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي يَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاصْبِرْ ذَلِكَ أَوْ احْفَظْهُ. وَرُبَّمَا قَالَ سَفِيَانُ: إِنَّ أُمَّي، وَرُبَّمَا قَالَ: إِنَّ أُمَّي أَوْ أَبِي. (موارد الظمان)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا: میرے والد مجھے یہ حکم دے رہے ہیں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ (یہ تمہاری مرضی ہے) کہ تم اسے ضائع کرتے ہو یا اس کی حفاظت کرتے ہو۔“

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میری والدہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ اور بعض اوقات انہوں نے یہ

الفاظ نقل کیے ہیں: میری والدہ نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے والد نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

۴۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ بِالشَّامِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: هَكَذَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُهَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كَذَلِكَ: وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى.

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

✽ ✽ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے شام میں یہ آیت تلاوت کی:

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى

تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا تم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اسی طرح تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں، تو وہ بولے: اور انہوں نے گواہی دے کر یہ بات بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے:

وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى.

۴۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ السَّعِدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ عَنْ أَكْلِ الضَّبْعِ. فَقَالَ: أَوْيَا كُلُّهَا أَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ نَاسًا مِنْ قَوْمِي يَتَحَبَّلُونَهَا فَيَأْكُلُونَهَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَكْلُهَا، فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؟ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ نُهْبَةٍ، وَعَنْ كُلِّ خَطْفَةٍ وَعَنْ الْمُجْتَمَةِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ. فَقَالَ سَعِيدٌ: صَدَقْتَ (اخرجه الترمذی مختصراً فی الاطعمة)

✽ ✽ عبداللہ بن یزید سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے جو کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: کیا کوئی شخص اسے کھا سکتا ہے؟ میں نے کہا: میری قوم سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کا شکار کر کے اسے کھاتے ہیں تو سعید بولے: اسے کھانا درست نہیں ہے، تو ان کے پاس موجود ایک عمر رسیدہ صاحب بولے: کیا میں آپ کو اس چیز کے بارے میں بتاؤں۔ جو میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور سے کاٹے جانے والے عضو اور نشانہ بنا کر مارے جانے والے جانور، ہر نوکیلے دانتوں والے جانور کو کھانے سے منع کیا ہے تو سعید بولے: آپ نے سچ کہا ہے۔

## ۵۴ - مسند زید بن ثابت الأنصاري

### حضرت زید بن ثابت الأنصاري رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرٍ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْعُمُرِيِّ لِلْوَارِثِ.

(موارد الظمان)

\*\*\* حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری کو وارث کو دینے کا فیصلہ دیا ہے۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا. (اخرجه البخاري في البيوع)

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن ثابت بن ضحاک بن زید عمرو بن عبد بن اوف بن عم بن مالک بن نجار۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے بنو خزرج کی شاخ "بنو نجار" سے ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر ابرس تھی۔ جنگ بیاض کے موقع پر ان کی عمر ۶ سال تھی۔ ان کے والد اس جنگ میں مارے گئے تھے۔ غزوہ بدر میں کم سنی کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شریک نہیں کیا گیا۔ البتہ غزوہ احد میں انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں غزوہ احد میں بھی شرکت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ انہوں نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی تھی۔ یہ دیگر مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھا کر لارہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: یہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر بنو مالک بن نجار کا علم ایک صحابی کے پاس تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ علم لے کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت پہنچی ہے تو آپ نے (علم واپس لے لیا ہے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نہیں۔ لیکن قرآن کو ہر چیز پر فوقیت حاصل ہے اور زید تم سے زیادہ قرآن کا عالم ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبین وحی میں کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غیر ملکی سربراہوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں خطوط آیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عبرانی زبان سیکھی اور وہ ان خطوط کا ترجمہ کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان خطوط کا ترجمہ عبرانی میں کر کے ان لوگوں کو بھجوایا کرتے تھے۔ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ دو مرتبہ حبشہ جاتے ہوئے اور ایک مرتبہ جب وہ شام تشریف لے گئے تھے۔ اسی طرح جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حج کے لئے جاتے تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر کرتے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے: آپ علم وراثت میں سب سے بڑے عالم تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "زید تم میں سب سے زیادہ علم وراثت کا علم رکھتا ہے"۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مختلف اقوال میں ۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰/۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔



حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عرایا“ کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

۴۰۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدِ النَّخْرَاسَانِيُّ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: آتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ نَنْصُبُ فِيهَا خَالَ لِلطَّيْرِ فَطَرَدَنَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَيْدِ الْمَدِينَةِ. (اخرجه احمد)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اپنے باغ میں موجود تھے اور پرندوں کے شکار کے لیے تیاری کر رہے تھے تو انہوں نے ہمیں پرے دھکا دیا اور بولے: ”بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے شکار سے منع کیا ہے۔“

## ۵۵ - مسند سهل بن ابی حثمة

حضرت سهل بن ابو حثمة رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۵ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بِنِ مُطْعِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

\*\*\* حضرت سهل بن ابو حثمة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے تو وہ اس کے قریب رہے تو شیطان اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا۔“

۴۰۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخِصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ أَنْ يُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا. (اخرجه البخاری فی البیوع)

\*\*\* حضرت سهل بن ابو حثمة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا

ہے۔ تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عریہ“ کی رخصت دی ہے کہ اسے اندازے کے تحت فروخت کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ اس کے مالک (یا گھر والے) تازہ کھجوریں کھا سکیں۔

۴۰۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ يَقُولُ: وَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ قَتِيلًا فِي فَقِيرٍ أَوْ قَلْبٍ مِنْ فَقْرٍ أَوْ قَلْبٍ خَيْرٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَعَمَاهُ حُوَيْصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ، فَذَهَبَ عَبْدُ

(\*) حضرت سهل بن ابو حثمة رضی اللہ عنہ کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے عبد اللہ اور بعض نے عبید اللہ بیان کیا ہے۔ بعض نے عامر بن

ساعده بیان کیا ہے۔ حضرت سهل رضی اللہ عنہ ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے مورخین نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر آٹھ برس

تھی۔ تاہم اس کے باوجود انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد رکھیں ہیں۔ ابن ابی حاتم زیدی نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت سهل بن ابو حثمة رضی اللہ عنہ کو درخت

کے نیچے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت سهل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہو گیا تھا۔

الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكُبْرُ الْكُبْرُ. فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةً، فَذَكَرَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا، وَإِنَّ الْيَهُودَ أَهْلُ كُفْرٍ وَغَدْرٍ فَهُمْ الَّذِينَ قَتَلُوهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ دَمَ صَاحِبِكُمْ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ عَلَى مَا لَمْ نَحْضُرْ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: فَتُبْرِنُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا. قَالُوا: كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ؟ قَالَ: فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ. قَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَّضْتَنِي بِكُرَّةٍ مِنْهَا. (اخرجه البخارى فى الصلہ)

✽ ✽ حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر کے ایک کنوئیں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک گڑھے کے کنارے مقتول پائے گئے، تو ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ اور ان کے دو چچا حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمن بات شروع کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”پہلے بڑے کو بات کرنے دو۔ پہلے بڑے کو بات کرنے دو۔“

تو حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مقتول پایا ہے اور یہودی کافر اور بدعہد لوگ ہیں انہی لوگوں نے انہیں قتل کیا ہوگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”پھر تم پچاس آدمی قسم اٹھا کر اپنے ساتھی (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن جاؤ، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ان لوگوں کے خلاف کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں جب ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ اور ہم نے اسے دیکھا ہی نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر یہودیوں کے پچاس آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے، انہوں نے عرض کی: ہم مشرک قوم کی قسموں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے انہیں دیت عطا کی۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک جوان اونٹنی نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔

## ۵۶ - مسند سهل بن حنيف الأنصاري

حضرت سهل بن حنيف انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا رَأْيَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْنَاهُ وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا مُنْذُ اسْلَمْنَا لَأْمُرٍ يُفْطِنُنَا إِلَّا أَسْهَلَتْ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ، وَإِنَّ هَذَا الْأَمْرَ وَاللَّهِ مَا يُسَدُّ فِيهِ خُصْمٌ إِلَّا انْفَتَحَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ آخَرٌ.

ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں جنگ صفین کے موقع پر جب دونوں طرف سے ثالثوں نے فیصلہ دیا تو میں نے حضرت سهل بن حنيف رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

”اے لوگو! تم اپنی رائے کو غلط قرار دو۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم بھی اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ابو جندل آئے تھے۔ اگر ہم چاہتے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات قبول نہ کرتے۔ اللہ کی قسم! جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے۔ ہم نے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر کسی ایسے معاملے کی وجہ سے نہیں رکھی ہیں جو ہمیں خوفزدہ کر دے، مگر یہ کہ اس نے ہمیں آسان کر کے دوسرے معاملے کی طرف کر دیا۔ جس سے ہم واقف تھے۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! اگر اس کے ایک حصے کو بند کیا جائے گا تو یہ دوسری طرف سے کھل جائے گا۔“

(\*) حضرت سهل بن حنيف رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ سهل بن حنيف بن واحد بن عکیم بن ثعلبہ بن مجرد بن حارث بن عمرو۔ ان کی کنیت ”ابوسعید“ ہے۔ بعض نے ابوسعید، بعض نے عبد اللہ، بعض نے ابوولید اور بعض نے ”ابوثابت“ بیان کی ہے۔ یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ غزوہ احد میں جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی تو آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیر اندازی کی حضرت سهل رضی اللہ عنہ کا انتقال 28 ہجری میں کوفہ میں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ حضرت سهل بن ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے ان کے دو صاحبزادوں ابو امامہ اور ابو مالک نے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ عبید ابووائل اور عبد الرحمان بن ابی لیلی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

## ۵۷ - مُسْنَدُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجِ الْأَنْصَارِيِّ

حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ؛ فَتَرَكَنَا ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ قَوْلِهِ . (اخرجه البخارى فى الحرث والمزارعة)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمین ٹھیکے پر دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، تو ہم نے ان کے بیان کی وجہ سے اس عمل کو ترک کر دیا۔

۴۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسِ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا، وَكُنَّا نَقُولُ لِلَّذِي نَخَابِرُهُ: لَكَ هَذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هَذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ، فَهَنَانًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَّا بَوْرِقِي فَلَمْ يَنْهَنَا . فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا يَرَوِيهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يَرْجُو أَنَّهُ إِذَا كَانَ عِنْدَ يَحْيَى يَحْيَى أَحْوَطُهُمَا لِكِنَّا حَفِظْنَاهُ مِنْ يَحْيَى . (اخرجه البخارى فى الحرث والمزارعة)

\*\*\* حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں ہمارے پاس سب سے زیادہ کھیت تھی۔ ہم لوگ جسے ٹھیکے

(\*) آپ کا نسب یہ ہے: رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے اوس سے ہے۔ ان کی والدہ کا نام علیہ بنت عروہ بن مسعود تھا۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں شرکت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا، لیکن ان کے کم سن ہونے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا تھا۔ پھر غزوہ احد میں شرکت کے لئے اجازت دی تھی۔ یہ غزوہ احد غزوہ خندق اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ غزوہ احد کے موقع پر ایک تیران کے گردن پر لگا تھا۔ انہوں نے اس تیر کو نکال دیا تھا، لیکن اس کی ایک پھانس باقی رہ گئی تھی جو تمام عمر نہیں نکلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا: میں قیامت کے دن تمہارے حق میں گواہی دوں گا۔ ان کا وہ زخم عبداللہ بن مروان کے زمانے میں دوبارہ خراب ہو گیا اور ۷۴ ہجری میں ۸۶ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کیں ہیں۔ تابعین میں سے مجاہد عطاء شععی، حضرت رافع بن خدیج کے پوتے نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔

پرزین دیتے تھے۔ اسے یہ کہہ دیتے تھے کہ تمہیں یہ والا حصہ ملتا ہے اور اس حصے کی پیداوار ہماری ہوگی، تو بعض اوقات اس حصے میں پیداوار ہو جاتی تھی اور اس حصے میں نہیں ہوتی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ جہاں تک چاندی کے عوض میں (زمین کو ٹھیکے پر دینے کا تعلق ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ہمیں منع نہیں کیا۔

سفیان سے کہا گیا: امام مالک نے یہ روایت ربیعہ کے حوالے سے حنظلہ نامی راوی سے نقل کی ہے، تو وہ بولے: جب یہ یحییٰ کے پاس سے مل سکتی ہے، تو پھر کسی اور کی ضرورت ہی نہیں ہے، کیونکہ یحییٰ زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں اور ہم نے یہ روایت یحییٰ سے سن کر ہی محفوظ کی ہے۔

۴۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ: أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَبَجَاءَ بِهِ فَعَرَسَهُ فِي حَائِطِ أَهْلِهِ، فَأَتَى بِهِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ، فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ. فَأَرْسَلَهُ مَرْوَانُ. (اخرجه ابن بشكوال في الغوامض الأسماء المبهمة)

\*\*\* واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے ایک شخص کے باغ میں سے کھجور کا پودا چوری کیا۔ اور اسے لا کر اپنے مالک کے باغ میں لگا دیا۔ اسے پکڑ کر مروان بن حکم کے پاس لایا گیا۔ مروان نے اس کا ہاتھ کٹوانے کا ارادہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”پھل یا کثر چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

تو مروان نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔

۴۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: اسْمُ الَّذِي سَرَقَ فَيْلٌ.

(اخرجه ابن بشكوال في غوامض الاسماء المبهمة)

\*\*\* عبد الکریم کہتے ہیں: چوری کرنے والے شخص کا نام ”فیل“ تھا۔

۴۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْفِرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ. أَوْ قَالَ: لَا جُورَ كُمْ.

\*\*\* حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فجر کی نماز روشن کر کے پڑھو۔ کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہے۔“

۴۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوَى الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى، أَفَنَذَكِّي

بِالْيَيْطِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتُمْ عَلَيْهِ اسْمَ اللَّهِ فَكُلُوهُ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنِّ أَوْ ظُفْرٍ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَإِنَّ الظُّفْرَ مُدَى الْحَبَشِ. (اخرجه البخارى فى الشركة)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کُل ہمارا دشمن سے سامنا ہوگا ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم درخت کی چھال کے ذریعے جانور ذبح کر لیں؟  
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو چیز خون بہادے اور جس پر تم نے اللہ کا نام لیا ہو اسے تم کھا لو۔ ماسوائے اس کے جسے سن (یعنی ہڈی) یا ظفر (جشہ کی مخصوص چھری) کے ذریعے ذبح کیا گیا ہو۔“

سن انسان کی ہڈی کو کہتے ہیں: اور ظفر حبشیوں کی مخصوص چھری ہے (یہ الفاظ شاید راوی کے ہیں)

۴۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكُنَّا نَعْدِلُ الْبَعِيرَ بَعْشَرٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمِينَاهُ بِالنَّبْلِ، ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا نَدَّ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ ذَلِكَ وَكُلُوهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ فَرَمِينَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَضَاهُ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملے تو ہم نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہو کر بھاگا تو ہم نے اسے تیر مار کر (روک لیا) پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وحشی جانوروں کی طرح کچھ اونٹ بھی وحشی ہو جاتے ہیں جب ان میں سے کوئی وحشی ہو جائے تو تم اس کے ساتھ یہی سلوک کرو۔ اور اسے کھا لو۔“

سفیان کہتے ہیں: اسماعیل بن مسلم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم نے اسے تیر مار کر زمین پر گرا دیا۔

۴۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعَ  
يَفُوقَانِ مِرْدَاسٍ فِي الْمَجْمَعِ  
وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعَبِيدِ  
فَمَا كَانَ بَدْرًا وَلَا حَابِسُ  
وَمَا كُنْتُ دُونَ أَمْرٍ مِنْهُمَا

قَالَ: فَاتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً. (اخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار)

حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوہ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان

بن امیہ، عینیہ بن حصن اور اقرع بن حابس کو ایک ایک سواونٹ دیئے آپ ﷺ نے عباس بن مرداس کو اس سے کم دیئے۔

اس کے بعد سفیان نامی راوی نے یا شاید عمر بن سعید نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس موقع پر عباس

بن مرداس نے یہ اشعار کہے۔

”کیا آپ میرے اور (میرے گھوڑے) عبید کو ”عینیہ“ اور اقرع سے کم حصہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ جنگ کے

دوران وہ دونوں کسی بھی حوالے سے مرداس پر فوقیت نہیں رکھتے میں ان دونوں سے کم حیثیت کا مالک نہیں ہوں۔ اور

آج جس کی حیثیت کو گھٹا دیا گیا، تو پھر وہ بلند نہیں ہوگی۔“

(حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی پورے سواونٹ عطا کیے۔



## ۵۸ - مسند عبد اللہ بن زید الأنصاری الذی أری النداء

حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

جنہیں اذان دینے کا طریقہ خواب میں دکھایا گیا

۴۱۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: شَكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفَتِلُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: لَا يَنْصَرِفُ. (اخرجه البيهقي في الطهارة)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب نے یہ شکایت کی کہ انہیں نماز کے دوران یہ خیال آیا ہے (کہ شاید ان کا وضو ٹوٹ گیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایسا شخص اس وقت تک واپس نہ آجائے جب تک وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہ سن لے یا بو محسوس نہ کرے۔“ یہاں پر سفیان نامی راوی نے ایک لفظ بعض اوقات مختلف نقل کیا ہے۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چپ لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

۴۱۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَحَوَّلَ رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو الٹا دیا۔ قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو رکعات نماز ادا کی۔

۴۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ . قَالَ الْمَسْعُودِيُّ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ: جَعَلَ الْيَمِينُ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالُ عَلَى الْيَمِينِ أَوْ جَعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ جَعَلَ الْيَمِينُ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالُ عَلَى الْيَمِينِ . (اخرجه مسلم في الاستسقاء)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

مسعودی کہتے ہیں: میں نے ابو بکر بن محمد سے دریافت کیا: (چادر کو الٹاتے ہوئے) دائیں حصے کو بائیں پر رکھا جائے گا اور بائیں کو دائیں پر رکھا جائے گا یا اوپر والے کو نیچے کر دیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں دائیں کو بائیں طرف کر دیا جائے گا اور بائیں کو دائیں طرف کر دیا جائے گا۔

۴۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ . (اخرجه الترمذی فی الطہارۃ)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔

دونوں بازو دو، دو مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔

## ۵۹ - مُسْنَدُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرِي مِنْهَا غَيْرَ آتِي لَا أُرْمَلُ فَاتَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ ثَلَاثًا وَيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَى، فَإِنَّهُ لَنْ يَضُرَّهُ. (اخرجه البخاري في بدء الخلق)

✽✽ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا۔ جن سے میں ڈرتا تھا۔ البتہ میں ڈھانپ نہیں لیا جاتا تھا (یعنی اتنا زیادہ نہیں ڈرتا تھا کہ مجھے بخار ہو جائے) میں حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بات کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے۔ جو اسے پسند نہ آئے تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور جو خواب اس نے دیکھا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

۴۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَرْبَعَةٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ وَعَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ ثَلَاثًا وَيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَى، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. (متفق عليه)

✽✽ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سچے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تو جب کوئی شخص

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حارث بن ربیع بن بلمدہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب۔ آپ کی کنیت ”ابوقتادہ“ ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ انصار کے قبیلے خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے ایک تھے۔ بعض حضرات نے ان کا نام ”نعمان“ ذکر کیا ہے۔

کوئی ایسا پریشان خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور جو خواب اس نے دیکھا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۴۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ كَمَا ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، وَالزُّهْرِيُّ

أَحْفَظُ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ. (متفق عليه)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّهُمَا

سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزَّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

(اخرجه ابن حبان)

❖❖ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔“

۴۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّهُمَا

سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزَّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا. (اخرجه البخاری فی الصلوۃ)

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے دیکھا۔ سیدہ امامہ

بنت ابو العاص رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھڑا کر دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ اٹھالیا۔

۴۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ

أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: نَفَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبَ قَتِيلٍ قَتَلْتَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ. قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَدِيثُ طَوِيلٌ فَحَفِظْتُ مِنْهُ هَذَا. (اخرجه البخاری فی البيوع)

❖❖ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتول کا سامان مجھے عطیے کے طور پر دے دیا

تھا جسے میں نے غزوہ حنین کے موقع پر قتل کیا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ حدیث طویل ہے، لیکن مجھے صرف اس کا اتنا حصہ یاد ہے۔

۴۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَغَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاقِبُونَ شَيْئًا، فَنظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحَشٍ، فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُ فَأَخَذْتُ رُمْحِي فَسَقَطَ سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: نَاوِلُونِي. وَكَانُوا مُحْرِمِينَ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ. فَتَنَاوَلْتُ سَوْطِي ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكْمَةِ فَطَعَنْتُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَاتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُّوهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوا. قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: هُوَ حَلَالٌ فَكُلُّوهُ. (اخرجه البخاري في جزاء الصيد)

\*\*\* حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب تک قاحہ (نامی جگہ) پر پہنچے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ اسی دوران میری نظر اپنے ساتھیوں پر پڑی تو وہ ایک دوسرے کو کوئی اشارہ کر رہے تھے۔ میں نے غور سے جائزہ لیا تو وہاں ایک نیل گائے تھی۔ میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اس پر سوار ہوا۔ میں نے اپنا نیزہ پکڑا تو میری چھتری گر گئی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم مجھے اسے پکڑاؤ۔ وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم کسی بھی حوالے سے تمہاری مدد نہیں کریں گے تو میں نے اپنی چھتری خود ہی پکڑ لی پھر میں پیچھے کی طرف سے نیل گائے کے پاس آیا۔ وہ اس وقت ایک ٹیلے کے پیچھے تھی۔ میں نے اپنا نیزہ مار کے اسے زخمی کر دیا۔ میں اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو ان میں سے بعض نے کہا: تم اسے کھا لو۔ اور بعض نے کہا: تم لوگ اسے نہ کھاؤ۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے آگے جا رہے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی اور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ حلال ہے تم لوگ اسے کھاؤ۔“

۴۲۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَقْتَلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ، أَيْكْفِرُ اللَّهُ عَنِّي خَطِيئَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: تَعَالَ هَذَا جَبْرِيلُ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ دَيْنٌ. (اخرجه مسلم في الامارة)

\*\*\* عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ اگر میں اللہ کی راہ میں اپنی یہ تلوار چلاتا ہوں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے (دشمن کا) سامنا کرتے ہوئے پیٹھ نہ پھیرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں“ پھر آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا، آپ ﷺ پر کوئی حکم نازل ہو رہا ہے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم آگے آؤ! جبریل علیہ السلام یہ کہہ رہے ہیں۔ اگر تم پر قرض ہو تو وہ معاف نہیں ہوگا۔“

۴۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

(اخرجه البخارى فى الاذان)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو۔ جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے۔“

۴۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي فِي الْأَسْتِنْبَاءِ. (اخرجه البخارى فى الوضوء).

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنی

شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ استنجاء کے دوران ایسا کرے۔

۴۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُورٍ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ

عَنْ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ هَذِهِ السَّنَةَ وَالسَّنَةَ الَّتِي تَلِيهَا، وَصِيَامُ عَاشُورَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ دَاوُدُ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَصُومُهُ حَتَّى بَلَغَهُ هَذَا

الْحَدِيثُ. (اخرجه مسلم فى الصيام)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال کے اور اس کے بعد والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور عاشورہ کے دن

روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: داؤد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے عطاء یہ روزہ نہیں رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ جب انہیں یہ حدیث

پہنچی (تو اس کے بعد انہوں نے اس دن روزہ رکھنا شروع کیا)

۴۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ

امْرَأَةً أَظْنُهَا امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - يَشْكُ سُفْيَانُ - أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ يَأْتِيهِمْ فَيَتَوَضَّأُ عِنْدَهُمْ، فَيُصْغِي

الْإِنَاءَ لِلْهَرِّ فَيَشْرَبُ، فَبَسَّالْنَاهُ عَنْ سُورِهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّهَا لَيْسَتْ  
بِنَجَسٍ، فَقَالَ: إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينِ وَالطَّوَافَاتِ عَلَيْكُمْ. (اخرجه مالك في الطهارة)

✽ ✽ عبد اللہ بن ابوقنادہ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے انہوں نے ان کے ہاں وضو کرنا  
چاہا تو انہوں نے اپنا برتن بلی کی طرف انڈیل دیا۔ بلی نے اس میں سے پانی پیا۔ ہم نے ان سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں  
دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ یہ نجس نہیں ہے۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ تمہارے ہاں گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے۔“

## ۶۰ - مُسْنَدُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۳۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَلِكُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ. (اخرجه البخاري في بدء الخلق)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”فرشتہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو“۔

(۱) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن اسلم بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید منات بن علی بن عمرو بن خالد بن نجار۔ ان کی کنیت ”ابو طلحہ انصاری“ رضی اللہ عنہ ہے اور یہ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ”بنو نجار“ سے ہے۔ انہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی اہلیہ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان کے سوتیلے صاحبزادے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھودی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنایا تھا۔ غزوہ احد کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کو دشمن کے تیروں سے بچاتے رہے اور دشمن پر جوابی تیر اندازی کرتے رہے۔ ان کے سن وفات کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے 25، بعض نے 33 اور بعض نے 34 ہجری بیان کیا ہے۔



## ۶۱ - مسند خزيمه بن ثابت الانصاري

حضرت خزيمه بن ثابت انصاري رضي الله عنه سے منقول روایات

۴۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْغَائِطُ قَالَ: أَوْ لَا يَجِدُ أَحَدًا كُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ. (اخرجه الطبراني في الكبير)

\*\*\* هشام بن عروه اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو قضائے حاجت کے لیے آتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”کیا کوئی شخص تین پتھر نہیں پاتا۔“

۴۳۶ م- قَالَ هِشَامٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَجْزَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ. (ابن ماجه)

\*\*\* هشام نے یہ بات بیان کی ہے۔ ابو وجزہ نامی راوی نے عمارہ بن خزیمہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضي الله عنه) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ ”(ان پتھروں میں) بیگنی نہیں ہونی چاہئے۔“

۴۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ بِمِثْلِهَا عَنْ هِشَامٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ.

(اخرجه ابن ماجه فى الطهارة)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمَقِيمِ، وَلَوْ اسْتَرَدَّنَاهُ لَزَادَنَا.

(اخرجه الطبراني فى الكبير)

\*\*\* حضرت خزيمه بن ثابت انصاري رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے اور ”مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں تک ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید کی

گزارش کرتے تو آپ ﷺ ہمیں مزید رخصت عطا کر دیتے۔

۴۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَلَوْ أَطْنَبَ السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ. (ايضاً)

✽ ✽ حضرت خزيمه بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ

الفاظ ہیں:

”سوال کرنے والا اگر مزید سوال کرتا تو نبی اکرم ﷺ اسے مزید اجازت دے دیتے۔“

۴۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ. (اخرجه ابن حبان)

✽ ✽ عمارہ بن خزيمه اپنے والد (حضرت خزيمه بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے تم لوگ خواتین کی پچھلی شرمگاہوں میں صحبت نہ کرو۔“

## ۶۲ - مُسْنَدِ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ

حضرت سويد بن نعمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۴۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا رَوْحَةٌ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّادِ، فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَاكِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّا مَعَهُ، ثُمَّ مَضَمَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَصَلَيْنَا مَعَهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (اخرجه البخارى فى الوضوء).

\*\*\* حضرت سويد بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب ہم ”صہباء“ کے مقام پر پہنچے۔ اور ہمارے اور ان کے درمیان ایک منزل کا فاصلہ رہ گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے زاد سفر منگوا یا تو آپ ﷺ کی خدمت میں ستوپیش کیے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہی چبا لیے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی وہ چبا لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کلی کی آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی کلی کی پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی ہم نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سويد بن نعمان بن مالک بن عامر۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے اوس کی شاخ ”بنو حارثہ“ سے ہے۔ آپ غزوہ اُحُد اور اس کے بعد دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔

## ۶۳ - مسند قیس بن ابی غرزہ

حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۴۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَعَاصِمُ بْنُ  
بَهْدَلَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي غَرْزَةَ يَقُولُ: كُنَّا نَسْمَى السَّمَايِرَةَ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّانَا وَنَحْنُ بِالْبَيْعِ وَمَعَنَا الْعِصِيُّ، فَسَمَّانَا بِاسْمِهِ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ:  
يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ - فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِيفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ -

(اخرجه ابوداؤد في التجارات)

\*\*\* حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں ایجنٹ کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم اس وقت بیع میں موجود تھے۔ ہمارے ساتھ گھوڑے بھی تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ نام دیا جو ہمارے پہلے نام سے بہتر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے تاجروں کے گروہ“ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”اس سودے میں قسم اور جھوٹ شامل ہو جاتا ہے، تو تم اس میں صدقہ ملا دیا کرو۔“

## ۶۴ - مسنَد عبید اللہ بن محسن

حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۴۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرَّوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شَمِيلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافَى فِي جَسْمِهِ، عِنْدَهُ طَعَامٌ يَوْمَهُ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا.

(اخرجه الترمذی فی الزهد)

✽ ✽ سلمہ بن عبید اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ خوشحال ہو، جسمانی طور پر تندرست ہو، اس کے پاس اس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لیے دنیا کو سمیٹ دیا گیا ہے۔“

## ۶۵ - مسند حذيفة بن اليمان

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَوَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى دِهْقَانًا فَجَاءَهُ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ حَذِيفَةُ - وَكَانَ رَجُلًا فِيهِ حِلَّةٌ - فَكْرَهُوا أَنْ يُكَلِّمُوهُ، ثُمَّ التَّفَّتْ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: اعْتَذِرُوا إِلَيْكُمْ مِنْ هَذَا، إِنِّي كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسْقِينِي فِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي إِنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا اللَّيْبَاجَ وَالْحَرِيرَ، فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ. (اخرجه مسلم في اللباس والزينة)

\*\*\* عبد اللہ بن عقیم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدائن میں موجود تھے۔ انہوں نے ایک دیہاتی سے پانی مانگا۔ وہ چاندی سے بنے ہوئے برتن میں پانی لے کر ان کے پاس آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا۔ وہ ایک ایسے صاحب تھے۔ جن کے مزاج میں کچھ تیزی تھی۔ لوگوں نے یہ بات ناپسند کی کہ وہ ان سے اس بارے میں بات چیت کریں۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

میں اس بارے میں تمہارے سامنے عذر بیان کرتا ہوں مجھے پہلے یہ بات بیان کر دینی چاہئے تھی کہ اس طرح کے (برتن میں) مجھے پینے کے لیے نہ دیا جائے۔ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چاندی یا سونے سے بنے ہوئے برتنوں میں نہ پیو، دیباچ اور حریر استعمال نہ کرو۔“ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں۔ تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔“

۴۴۵ - قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كُنَّا مَعَ

(۴۴۵) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حذیفہ بن یمان بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن جرودہ بن جات بن مازن۔ ان کی کنیت ”ابو عبد اللہ“ ہے۔ آپ کے والد کا اصل نام ”حسل بن جابر“ ہے۔ ”یمان“ ان کا لقب تھا۔ ان سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ تابعین میں سے قیس بن ابوحازم ابو اؤکل اور زید بن وہب نے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے بارے میں جو باتیں انہیں بتائی ہیں اور کسی کو نہیں بتائیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنگ نہاوند میں بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد ہمدان رے اور دینور کی فتح ان کے ہاتھوں ہوئی۔ جزیرہ کی فتح میں بھی یہ شریک ہوئے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف آزمائشوں کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن کا گورنر مقرر کیا تھا۔

حُدَيْفَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. (اخرجه البخارى فى الاطعمة)

❖ ❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ فَأَهُ بِالسَّوَاكِ. (اخرجه البخارى فى الجمعة)

❖ ❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب بیدار ہوتے تھے تو آپ ﷺ اپنے منہ کو

سواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

۴۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

حُدَيْفَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَّاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، فَذَهَبَتْ أَتَنَحَى عَنْهُ

فَجَبَدَنِي إِلَيْهِ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ، فَلَمَّا فَرَّغَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ خُفَّيْهِ. (اخرجه البخارى فى الوضوء)

❖ ❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف

لائے اور وہاں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں آپ ﷺ سے پیچھے ہٹنے لگا، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا،

یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے اور آپ ﷺ نے وضو کیا تو دونوں مونروں پر مسح کر

لیا۔

۴۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامِ

بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُدَيْفَةَ فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ فَقِيلَ لِحُدَيْفَةَ: إِنَّ هَذَا رَجُلٌ يَبْلُغُ الْأُمْرَاءَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ

حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ. قَالَ سُفْيَانُ: وَالْقَتَاتُ

النَّمَامُ. (اخرجه البخارى فى الادب)

❖ ❖ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران ایک شخص ہمارے

پاس سے گزرا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: یہ وہ شخص ہے۔ جو حکمرانوں تک لوگوں کی باتیں پہنچاتا ہے۔ (یعنی ان کی چغلی کرتا

ہے) تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”چغلی خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

سفیان کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) القتات سے مراد چغلی خور ہے۔

۴۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ

حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ:

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ - أَوْ تَبْعُ - عِبَادَكَ. (اخرجه الترمذى فى الدعوات)

❖ ❖ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ﷺ اپنا دست

مبارک اپنے سر کے نیچے رکھتے تھے۔ پھر یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دوبارہ زندہ کرے گا۔“

۴۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلِ مِنْ عَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ أَبِيتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبِيتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبِيتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

(اخرجه ابن حبان)

\*\*\* حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی پنڈلی کا نیچے والا حصہ پکڑا اور فرمایا۔

”یہ تہبندر کھنے کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے تو اس سے کچھ نیچے کر لو۔ اگر نہیں مانتے تو اس سے بھی نیچے کر لو۔ اگر نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔“

۴۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَآبَتَهُ الْفِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَفَرَّءُ وَأَمِنَ الْقُرْآنُ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ. ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَقِي أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجَلِ. ثُمَّ أَخَذَ حَصِيَاتٍ فَقَالَ بِهِنَّ عَلَى رِجْلِهِ فَدَخَرَ جَهَنَّمَ فَقَالَ: دَخَرَ جَهَنَّمَ الْفَنَيفُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَكَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيَظَلُّ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ كَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ لَرَجُلًا يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، وَحَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجَلَدَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَعْقَلَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا كِيرُدْنَهُ عَلَيَّ إِسْلَامُهُ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا كِيرُدْنَهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَمَا أَبَايَعُ الْيَوْمَ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

(اخرجه البخاری فی الرقاق)

\*\*\* حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں بیان کی تھیں۔ ان میں سے ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

”امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا اور انہوں نے سنت کا بھی علم حاصل کیا۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امانت کے اٹھالیے جانے کے بارے میں ہمیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:



”آدمی سوئے گا تو اس کے دل میں سے امانت کو اٹھالیا جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا تو اس کے دل میں سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا اس طرح نشان باقی رہ جائے گا جس طرح آبلے کا نشان ہوتا ہے۔“

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کنکریاں پکڑیں اور انہیں اپنے پاؤں پر ڈالا اور بولے: جس طرح ایک انگارہ اگر تم اپنے پاؤں پر ڈالو وہ جگہ پھول جائے گی اور جلن محسوس ہوگی، لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا، تو لوگ لین دین کریں گے لیکن ان میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جو امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ کتنا تیز اور کتنا چالاک اور کتنا عقلمند ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں پہلے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں۔ کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے ساتھ ٹھیک رکھتا۔ اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوتا تو اس کا حکمران اسے میرے ساتھ ٹھیک رہنے دیتا، لیکن اب میں صرف فلاں اور فلاں شخص کے ساتھ ہی لین دین کرتا ہوں۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَسُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ يُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصَّوْمُ.

فَقَالَ عُمَرُ: لَسْتُ عَنْ تِلْكَ أَسْأَلُكَ، إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ. فَقُلْتُ: إِنَّ مِنْ دُونِ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا، قَتْلُ رَجُلٍ أَوْ مَوْتُهُ. قَالَ: أَيَكْسِرُ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ فَقُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسِرُ. فَقَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَهَبْنَا حُذَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ أَنَّهُ هُوَ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ، فَذَلِكَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

(اخرجه البخاری فی المواقب)

\*\*\* حضرت حذیفہ بن ایمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”فتنے کے بارے میں کون ہمیں حدیث سنائے گا“ تو میں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

”آدمی کے لیے آزمائش اس کی بیوی اس کے مال اور اس کے پڑوسی میں ہوتی ہے۔ نماز پڑھنا، صدقہ دینا اور روزہ رکھنا اس کا کفارہ بنتے ہیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے:

میں نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کیا میں آپ سے اس فتنے کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں۔ جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہوگا۔ میں نے کہا: آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ جو ایک صاحب کے قتل ہونے یا انتقال کرنے کی صورت میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا اس دروازے کو توڑ دیا جائے گا یا اسے کھولا جائے گا تو میں

نے کہا: نہیں بلکہ اسے توڑا جائے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: پھر تو وہ اس لائق ہوگا کہ قیامت کے دن تک بند نہ ہو۔  
 اعمش کہتے ہیں: ہم بیت کی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت نہیں کر سکے۔ کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ دروازے سے مراد وہی ہیں تو ہم نے مسروق سے یہ کہا انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں، جس طرح تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ کل سے پہلے آج کی رات آئے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے انہیں ایک ایسی حدیث سنائی تھی جس میں غلطی نہیں تھی۔

۴۵۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُدَيْفَةَ: هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَقَالَ حُدَيْفَةُ: أَنْتَ تَقُولُ صَلَّى فِيهِ يَا أَصْلَعُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ. قَالَ حُدَيْفَةُ: هَاتِ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ فَالَجَ. فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى) فَقَالَ لِي حُدَيْفَةُ: أَيْنَ تَجِدُ صَلَّى فِيهِ؟ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنَيْتُ عَلَيْكُمْ الصَّلَاةَ فِيهِ كَمَا كُنَيْتُ عَلَيْكُمْ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. ثُمَّ قَالَ حُدَيْفَةُ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلِ الظَّهْرِ مَمْدُودٍ يُقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ خَطُوهَا مَدُّ الْبَصْرِ، فَمَا زَايَلَا ظَهَرَ الْبُرَاقِ حَتَّى رَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْأَخِرَةَ أَجْمَعَ قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ ثُمَّ أَيْفَرُّ لِمَ أَيْفَرُّ مِنْهُ؟ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

\*\*\* زرین حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز ادا کی تھی، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: اے آگے سے گنجه! کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ قرآن کرے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: ”لے کر آؤ“۔ جو شخص قرآن سے دلیل حاصل کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے، تو میں نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

”پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔“

تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس میں کہاں یہ پایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی تھی؟ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی ہوتی، تو تم لوگوں پر وہاں نماز ادا کرنا لازم قرار دیا جاتا۔ جس طرح تم پر مسجد الحرام میں نماز ادا کرنا لازم کیا گیا ہے۔

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جانور پیش کیا گیا۔ جس کی پشت لمبی تھی جسے براق کہا جاتا تھا۔ اس کا ایک قدم وہاں تک جاتا تھا، جہاں تک نگاہ جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل براق کی پشت پر سوار رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کو ملاحظہ فرمایا۔ اور آخرت کا وعدہ تو زیادہ جمع کرنے والا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باندھ دیا تھا۔ بھئی کیوں؟ کیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جانا تھا حالانکہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والی ذات نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسخر کیا تھا۔

۴۵۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ  
عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ . (اخرجه الحاكم)

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ان دو لوگوں کی پیروی کرنا،  
ابو بکر اور عمر اور عمار کی ہدایت پر عمل کرنا اور میرے بعد ابن ام عبد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے عہد کو مضبوطی سے پکڑ  
کر رکھنا۔

## ۶۶ - مُسْنَدُ أَبِي مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بِنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ: عَقَبَةُ بْنُ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (اخرجه البخاری فی البیوع)

\*\*\* حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کے معاوضے اور کاہن کی مٹھائی (یا معاوضے) سے منع کیا ہے۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْرَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ. حَتَّى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عُرْوَةُ، وَانظُرْ مَا تَقُولُ. قَالَ عُرْوَةُ: أَخْبَرَنِيهِ بِشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه البخاری فی مواقيت الصلوة)

\*\*\* زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز نے نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کی میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر وہ نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کی۔ میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر وہ نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کی تو میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی یہاں تک کہ راوی نے پانچ نمازوں کا تذکرہ کیا، تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا:

(۴۵۶) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ۔ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے ہے۔ ان کی کنیت ”ابو مسعود“ ہے اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہیں ”بدری“ بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ بدر کے رہنے والے تھے۔ علامہ ابن اثیر نے یہ بات تحریر کی ہے: امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے، لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ بعد میں انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقررین میں سے ایک تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شرکت کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے حضرت مسعود بدری رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن یزید عظمیٰ، ابو وائل، علقمہ، مسروق، ربیع بن حرہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

”اللہ سے ڈرو۔ اے عروہ! اور اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو“ تو عروہ نے کہا: بشر بن ابومسعود نے اپنے والد (حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت مجھے سنائی ہے۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّاهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ: ثُمَّ لَقَيْتُ أَبَا مَسْعُودٍ فِي الطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّاهُ.

(اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

✽✽ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرے تو یہ دونوں اس کے لیے کافی ہوں گی۔“

عبدالرحمن بن یزید نامی راوی کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات طواف کے دوران حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے تو یہ دونوں اس کے لیے کافی ہوں گی۔“

۴۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا تَخَلْفُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِمَّا يُطَوَّلُ بِنَا فَلَانٍ. قَالَ: فَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ غَضَبَهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ، فَإِيكُمْ أَمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالسَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ. (اخرجه البخاری فی العلم)

✽✽ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں صبح کی نماز باجماعت میں اس لیے نہیں شریک ہو پایا۔ کیونکہ فلاں صاحب ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: وعظ و نصیحت کرتے ہوئے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس دن جتنے غصے میں دیکھا۔ اتنا غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے بعض لوگ متنفر کر دیتے ہیں۔ تم میں سے بعض لوگ متنفر کر دیتے ہیں۔ جس شخص نے لوگوں کو نماز پڑھانی ہو۔ وہ مختصر نماز پڑھائے، کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کا آدمی، بیمار آدمی، کمزور آدمی اور کام کاج والا آدمی بھی ہوتے ہیں۔“

۴۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرْجَى صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلْبَهُ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ . قَالَ سُفْيَانُ : هَكَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ لَا تُرْجَى لَا تُجْزَأُ . (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽ ✽ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو درست نہیں رکھتا۔“

سفیان کہتے ہیں: اعمش نامی راوی نے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔ روایت کے الفاظ لا تُرْجَى اس کی امید نہیں کی جا سکتی، یعنی وہ درست نہیں ہوتی۔

۴۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ تُوْفِّيَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ وَلَا حَيَاةٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَالْيِ الصَّلَاةِ .

(اخرجه البخاری فی الكسوف)

✽ ✽ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

اس دن سورج گرہن ہو گیا، تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں: یہ کسی کے جینے یا مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کے ذکر اور نماز کی طرف تیزی سے جاؤ۔“

۴۶۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ : لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ ، وَلِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ .

قَالَ سُفْيَانُ : حَفِظْنَاهُ مِنَ الْأَعْمَشِ وَلَمْ نَجِدْهُ هَاهُنَا بِمَكَّةَ . (اخرجه مسلم فی الصلوة)

✽ ✽ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع ہونے سے پہلے ہمارے کندھے سیدھے

کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے:

”تم لوگ آپس میں اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف آجائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں، پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں جو ان کے قریب کے مرتبے کے ہیں پھر وہ لوگ ہوں جو ان کے قریب کے مرتبے کے ہوں۔“

۴۶۲ - قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ رَجَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ

سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَاكْبَرُهُمْ سِنًا، وَلَا يَوْمٌ رَجُلٌ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. (اخرجه مسلم في المساجد)

✽ ✽ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب زیادہ اچھے طریقے سے پڑھ سکتا ہو اگر وہ لوگ قرأت میں برابر ہوں، تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ سنت کے علم میں بھی برابر ہوں، تو وہ شخص کرے، جس نے ہجرت پہلے کی ہو اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں، تو وہ شخص کرے، جس کی عمر زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی حکومت میں امامت نہ کرے۔ اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر بیٹھے۔ البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جاسکتا ہے۔“

۴۶۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْجَفَاءُ وَالْقَسْوَةُ وَغِلْظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبْرِ، عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (اخرجه مسلم في الايمان)

✽ ✽ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ربیعہ اور مضر قبیلے سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ جو اونٹوں کو ان کی دم کی طرف سے ہانک کر لے جاتے ہیں ان میں جفا، سختی اور شدت پسندی پائی جاتی ہے۔“

## ۶۷ - مسند العباس بن عبد المطلب

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۶۴ - أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَأَقْرَبَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنَ الصَّوَّافِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فَأَقْرَبَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ: بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

(\*) حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بنقصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا ہیں۔ ان کی کنیت ”ابوالفضل“ ہے کیونکہ ان کے ایک صاحبزادے کا نام فضل تھا۔ عمر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ تین برس بڑے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ مسجد حرام کا احترام اور حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری انہی کی تھی۔ غزوہ بدر کے موقع پر یہ قریش کے ساتھ مجبوراً شریک ہوئے تھے۔ انہیں قید کر دیا گیا تھا اور اس قید کے دوران ان کی طویل قاتمی کی وجہ سے کسی کا کرتہ انہیں پورا نہیں آتا تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول (جو منافقین کا سردار تھا) اس کا کرتہ انہیں پورا آیا تھا۔ اس نے اپنا کرتہ انہیں دے دیا تھا اور اس کے بدلے کے طور پر جب عبداللہ بن ابی مرثدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ اسے عطا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ شدید قحط پڑ گیا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے بارش کے نزول کی دعا کی تھی۔ اس کے نتیجے میں زبردست بارش ہوئی تھی اور زمین سرسبز و شاداب ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بکھا تھا: اللہ کی قسم! یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے کا بہترین وسیلہ ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس واقعے کے بارے میں اشعار بھی کہے تھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے: ”امام! یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ وہ مسلسل قحط کے بعد ہم پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش نازل کرے۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنہوں نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ وراثت میں پایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے وسیلے سے شہروں کو زندہ کر دیا اور شدید ترین مایوسی کے بعد انہیں ہرا بھرا کر دیا۔“ علامہ ابن اثیر بیان کرتے ہیں: جب بارش نازل ہونے لگی تو لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جسم کو مسح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آپ کو مبارک ہوائے شہروں کو سیراب کرنے والے! صحابہ کرام حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بزرگی کی بہت قدر کیا کرتے تھے اور ہر معاملے میں انہیں مقدس سمجھتے تھے اور ان سے مشورہ لیا کرتے تھے اور ان کی رائے پر عمل کیا کرتے تھے۔ ان کی بزرگی اور شرف کے لئے یہی بات کافی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انہی سے کی جاتی تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی رشتے دار آپ ہی تھے۔ آخری عمر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے۔ ۱۲ رجب جمعے کے دن مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ۳۲ ہجری میں رمضان کے مہینے میں آپ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ وصال کے وقت ان کی عمر ۸۸ برس تھی۔



وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلِيهِ الَّتِي أَهْدَاهَا لَهُ الْجُدَامِيُّ، فَلَمَّا وَلَّى الْمُسْلِمُونَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبَّاسُ نَادِ قُلُوبَ يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ: يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَارْتَفَعُوا عَطْفَةً كَعَطْفَةِ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَصَرْتُ الدَّعْوَةَ عَلَى بِنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ: يَا بَنِي الْحَارِثِ قَالَ: وَتَطَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلِيهِ فَقَالَ: هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ. وَهُوَ يَقُولُ: قَدْ مَا يَا عَبَّاسُ. ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ ثُمَّ قَالَ: انْهَزْمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: وَرَبِّ مُحَمَّدٍ. قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ بِطَوِيلِهِ فَهَذَا الَّذِي حَفِظْتُ مِنْهُ. (اخرجه مسلم في الجهاد)

کثیر بن عباس اپنے والد (حضرت عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ غزوہ حنین کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس نچر پر سوار تھے۔ جو جد امی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر دیا تھا۔ جب مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

”اے عباس! آپ بلند آواز میں پکاریں اور کہیں اے درخت! (کے نیچے بیعت کرنے والو) اے سورۃ بقرہ (پر ایمان رکھنے والو)!“

حضرت عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا۔ جس کی آواز بلند تھی تو میں نے بلند آواز میں پکارا۔ اے درخت (کے نیچے بیعت کرنے والو) اے سورۃ بقرہ پر ایمان رکھنے والو! تو وہ لوگ یکبارگی یوں پلٹے جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف پلٹتی ہے۔ آوازیں بلند ہوئیں اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! پھر دعوت کو مختصر کر کے بنو حارث بن خزرج کی طرف کیا گیا اور کہا گیا: اے بنو حارث!

حضرت عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نچر پر سوار رہتے ہوئے جنگ کا جائزہ لیتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اب جنگ اچھی طرح بھڑک اٹھی ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اے عباس (رضی اللہ عنہ)! آپ آگے بڑھیے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں پکڑیں اور انہیں پھینکا اور یہ فرمایا۔

”رب کعبہ کی قسم! یہ پسپا ہو جائیں گے۔“

سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم!

سفیان کہتے ہیں: زہری نے یہ طویل حدیث ہمیں سنائی تھی، لیکن اس کا یہ حصہ مجھے یاد رہ گیا ہے۔

۴۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ

وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي غَمْرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ - (اخرجه ابن عساكر)

\*\*\* حضرت عباس بن عبد المطلب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جناب ابوطالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کیا کرتے تھے تو کیا اس کا انہیں کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں“ میں نے انہیں جہنم کے بڑے حصے میں پایا تو انہیں نکال کر اس کے معمولی سے حصے میں لے آیا۔

۴۶۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ . فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ . فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحَمِيدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ . وَكَثُرَ ذَلِكَ يَقُولُ عَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ .

(اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* حضرت عباس بن عبد المطلب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جسے میں مانگا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس رضي الله عنه آپ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت کا سوال کریں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں مانگا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عباس (رضي الله عنه)! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت کا سوال کریں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس (رضي الله عنه)! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کریں۔ امام حمیدی رحمته الله کہتے ہیں: سفیان نامی راوی اس روایت کو بیان کرتے ہوئے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔ کہ عبد اللہ بن حارث نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عباس رضي الله عنه نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تاہم اکثر اوقات انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔ کہ حضرت عباس رضي الله عنه یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

## ۶۸ - مسند الفضل بن عباس

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

467- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - وَكَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ .

(اخرجه البخاری فی الحج)

\*\*\* حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما مزدلفہ سے روانہ ہوتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی (تو تلبیہ پڑھنا موقوف کیا)

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی کنیت ”ابوعبداللہ“ ہے۔ بعض حضرات نے ”ابومحمد“ نقل کی ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت انہی کے نام پر ”ابوالفضل“ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شریک ہوئے تھے۔ انہیں حجۃ الوداع میں شرکت کا شرف بھی حاصل ہے۔ یہ نہایت وجیہہ و شکیل آدمی تھے۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ پانی پکڑاتے رہے تھے۔ آپ کا انتقال ۱۳ ہجری میں ہوا۔

## ۶۹ - احادیث ابن عباس

التي قال فيها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

وہ روایات جن میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا یا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۴۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

(۴۶۸) آپ کا سلسلہ نسب ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ آپ کی کنیت ”ابوالعباس“ ہے۔ آپ قبیلہ قریش کی شاخ ”بنو ہاشم“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ لبابہ کبریٰ بنت سہارہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ ان کی عظمت علم کی وجہ سے انہیں ”حمر الامۃ“ (امت کا بڑا عالم) کا خطاب دیا گیا۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اس وقت نبی اکرم ﷺ اپنے خاندان کے افراد سمیت شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ انہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا لحاب وہن ان کے منہ میں ڈالا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ میرے لیے دعا کی ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی: ”اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر“۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر ۱۳ برس تھی اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہما نے اپنے دور حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہما کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے یہ بصرہ کو چھوڑ کر واپس حجاز چلے گئے تھے۔ جب جمل میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے شرکت کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ، حضرت عمر رضی اللہ عنہما، حضرت علی رضی اللہ عنہما، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما، حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہما، حضرت ابوامامہ بن اہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی کثیر بن عباس شامل ہیں۔ تابعین میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمرہ اور کرب بن ان کے علاوہ عطاء بن ابی رباح، مجاہد بن ابی ملیکہ، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر، سعید بن مسیب، محمد عبید اللہ بن عبداللہ، سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر، ابوزبیر، محمد بن کعب، طاؤس، وہب بن منبہ اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ”طائف“ میں ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ (حضرت علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے) محمد بن حنیف نے پڑھائی۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کی مٹی کو برابر کر دیا گیا تو محمد بن حنیف رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! آج اس امت کا ایک بڑا عالم فوت ہو گیا ہے“۔ مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وصال کے وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی اور ان کا انتقال ۷۰ ہجری میں ہوا تھا۔

يَقُولُ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى .  
 ❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد کے ہمراہ مزدلفہ سے منیٰ جلدی روانہ کر دیا تھا۔

۴۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أُغَيْلَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى وَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ: ابْنِي لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے کم سن لڑکوں کو مزدلفہ سے منیٰ (لوگوں سے) پہلے روانہ کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمارے زانوں پر زمی سے ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا:  
 ”اے میرے چھوٹے بچو۔ تم لوگ جمرہ، عقبیٰ کی رمی اس وقت تک نہ کرنا۔ جب تک سورج نہ نکل آئے۔“

۴۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَخْمَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهْلُ . أَوْ قَالَ: يُلَبِّي . (اخرجه البخارى فى الجنائز)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے۔ ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی اور وہ انتقال کر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
 ”اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو تم اس کے سر کو نہ ڈھانپنا کیونکہ قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔“

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

۴۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ النَّصِيبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . وَزَادَ فِيهِ: وَلَا تَقْرَبُوهُ طَيْبًا . (متفق عليه)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”اسے خوشبو نہ لگانا۔“

۴۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبُدٍ وَكَانَ مِنْ أَصْدَقِ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ، وَلَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اكْتَبَيْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَإِنَّ امْرَأَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقِي فَاحْجُجِي مَعَ امْرَأَتِكَ. قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْكُوفِيُّونَ يَأْتُونَ أَبَدًا عَمْرًا يَسْأَلُونَهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُونَ كَيْفَ حَدِيثُ: اكْتَبَيْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا. (اخرجه ابويعلى في المسند)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا:

”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہرگز نہ رہے۔ اور کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سفر پر جائے ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز ہونا چاہئے۔“

ایک صاحب آپ ﷺ کی خدمت میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرا نام فلاں، فلاں جنگ میں حصہ لینے کے لیے نوٹ کر لیا گیا ہے۔ اور میری بیوی حج کرنے کے لیے جا رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والے لوگ (میرے استاد) عمرو بن دینار کی خدمت میں آیا کرتے تھے اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے۔ وہ حدیث کیسی ہے جس میں یہ ہے کہ میرا نام فلاں فلاں جنگ میں حصہ لینے کے لیے لکھا گیا ہے۔

۴۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعَثَاءِ: جَابِرُ

بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ. يَعْنِي وَهُوَ مُحْرَمٌ. (اخرجه البخاری فی اللباس)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”(احرام والے) جس شخص کو جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے جسے تہہ بند نہیں ملتا۔ وہ شلواری پہن لے (راوی کہتے ہیں: یعنی احرام والا شخص)۔“

۴۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الشَّعَثَاءِ أَظَنُّهُ آخَرَ الظُّهْرِ وَعَجَلَ العَصْرَ، وَآخَرَ المَغْرِبِ وَعَجَلَ العِشَاءَ. فَقَالَ: وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

(اخرجه البخاری فی التہجد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

عمرو بن دینار کی نامی راوی کہتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) جابر بن زید سے دریافت کیا: اے ابو شعناء! میرا خیال ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کی ہوگی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لی ہوگی اور مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی ہوگی۔ اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لی ہوگی تو وہ بولے: میرا بھی یہی خیال ہے۔

۴۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا. قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ. (اخرجه الموضلى فى المسند)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کسی سفر کے علاوہ (یعنی حضر کی حالت میں) اور خوف کے بغیر آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے نبی اکرم ﷺ یہ چاہتے تھے۔ کہ آپ ﷺ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

۴۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنْ مَعْلَقٍ وَضَوْءٍ اخْفِيْفًا - وَجَعَلَ يَصِفُهُ وَيَقْلِلُهُ - فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ آتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (اخرجه البخارى فى الآذان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہر گیا۔ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے آپ ﷺ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے وضو کیا جو مختصر تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی صفت بیان کرتے ہوئے بتایا: وہ تھوڑا سا تھا، تو میں بھی اٹھا۔ اور میں نے بھی اسی طرح کیا۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا۔ پھر میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سے گزار کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا اور آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

۴۷۸- وَقَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ: فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى. فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ: هَيْه، زِدْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ. فَقَالَ عَطَاءٌ: مَا هِيَ هَكَذَا

سَمِعْتُ . فَقَالَ عَمْرُو أَخْبَرَنِي كَرِيبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ، ثُمَّ آتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . (ایضاً)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کی طرف سے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اور نماز ادا کی۔“

جب عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت بیان کی تو وہاں عمرو بن دینار کی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: اے شیخ ابو محمد! آپ مزید روایت بھی تو بیان کیجئے تو عطاء نے کہا اور کیا بیان کرنا ہے؟ میں نے تو یہ اسی طرح سنی ہے تو عمرو نے بتایا۔

کریب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

۴۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ فَقَالَ سُفْيَانُ : هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ . (ایضاً)

سُفْيَانُ بْنُ عَيْنَةَ كَتَبَ هَذَا : هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ . (ایضاً)

سُفْيَانُ بْنُ عَيْنَةَ كَتَبَ هَذَا : هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ . (ایضاً)

۴۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَلَا نَّ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحَيٍّ وَقَرَأَ (إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ) (اخرجه البخاری فی الاذان)

سُفْيَانُ بْنُ عَيْنَةَ كَتَبَ هَذَا : هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ . (ایضاً)

سُفْيَانُ بْنُ عَيْنَةَ كَتَبَ هَذَا : هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ . (ایضاً)

۴۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى اتَّانَ ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ وَنَزَلْنَا فَتَرَكَهَا تَرْتَعُ ، وَدَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا . (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفہ میں تھے۔ ہم ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے۔ ہم اس سے اترے اور ہم نے اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز میں شامل ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔



۴۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَاتَّاهُنَّ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ هَكَذَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّهُ يَتَلَقَّى بِثَوْبِهِ - فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

(اخرجه البخاری فی العلم)

✽✽ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبے سے پہلے نماز ادا کی تھی پھر خطبہ دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محسوس کیا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین تک آواز نہیں پہنچائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے اپنے کپڑے کو اس طرح پھیلا دیا ہوا تھا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعنی انہوں نے اپنے کپڑے کو پھیلا دیا ہوا تھا تو خواتین نے اپنی انگوٹھیاں، بالیاں اور دیگر چیزیں اس میں ڈالنا شروع کیں۔

۴۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي (ص) وَكَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ. (اخرجه الترمذی فی الصلوۃ)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے تاہم یہ لازمی سجدہ نہیں ہے۔

۴۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَاتَى بِطَعَامٍ، فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: لِمَ أَصَلِّيُ فَاتَوَضَّأُ؟ (اخرجه مسلم فی الحيض)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کر کے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، تو عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نماز تو نہیں پڑھنے لگا جو وضو کروں۔“

۴۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ اتَى الْغَائِطَ ثُمَّ خَرَجَ فَاتَى بِطَعَامٍ، فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا اسْتَطَبْتُ بِشِمَالِي وَإِنَّمَا أَكُلُ بِيَمِينِي. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

\*\*\* ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب وہ واپس تشریف لائے تو ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ان سے کہا گیا: آپ وضو نہیں کریں گے تو وہ بولے: میں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے طہارت حاصل کی تھی اور دائیں ہاتھ کے ذریعے اسے کھانا ہے۔

۴۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ. قَالَ عَمْرُو فَذَكَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبِدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ. فَقُلْتُ: بَلَى، قَدْ حَدَّثْتَنِيهِ قَبْلَ هَذَا. قَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّهُ خَشِيَ عَلَيَّ نَفْسِهِ. (اخرجه البخارى فى الاذان)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کا پتہ تکبیر کے ذریعے چلتا تھا۔

عمر بن دینار نامی راوی یہ کہتے ہیں: میں اپنے استاد ابو عمر کے سامنے بعد میں یہ روایت ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور بولے: میں نے تو یہ حدیث تمہیں نہیں سنائی ہے میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ اس سے پہلے یہ حدیث مجھے سنا چکے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں: گویا انہیں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ تھا۔

۴۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَنَزَعَ لَهَا فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(اخرجه مسلم فى المساجد)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آب زم زم کا ڈول نکالا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔

۴۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَمَعَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَتْ لَهَا مَيْمُونَةُ: أَلَا نُقَدِّمُ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْئًا أَهْدَتْهُ لَنَا أُمُّ عَفِيْقٍ فَآتَتْهُ بِضَبَابٍ مَشْوِيَّةٍ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا، وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ، ثُمَّ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّرْبَةُ لَكَ يَا غَلَامُ، وَإِنْ شِئْتَ اثْرَتْ بِهَا خَالِدًا. فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِسُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَابْدِلْنَا مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ. فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَهُ. (اخرجه البخارى فى الاطعمه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ ہمارے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم آپ ﷺ کی خدمت میں وہ چیز کھانے کے لیے پیش نہ کریں۔ جو اُمّ عقیق نے ہمیں تحفے کے طور پر دی ہے وہ کچھ بھونی ہوئی گوہ لے آئیں جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں ملاحظہ کیا تو تین مرتبہ تھوک پھینکا، لیکن آپ ﷺ نے انہیں کھایا نہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اسے کھالیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا۔ جس میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں طرف موجود تھا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

”لڑکے پینے کا حق تو تمہارا بنتا ہے اگر تم چاہو تو خالد کے لیے ایثار کر دو۔“

میں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول ﷺ کے بچائے ہوئے کے بارے میں کسی کے لیے ایثار نہیں کروں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ کسی کو کھانے کے لیے کچھ عطا کرے تو وہ یہ پڑھے:

”اے اللہ تو ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس کے بدلے میں اس سے زیادہ بہتر عطا کر۔“

اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ پینے کے لیے دودھ عطا کرے تو وہ یہ پڑھے:

”اے اللہ تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا کر۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

”میرے علم کے مطابق اس (دودھ) کے علاوہ ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے (یعنی بھوک اور پیاس) دونوں کے لیے کافی ہو۔“

۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَافَةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا. (اخرجه البخاری فی الرقاق)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

”تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیدل برہنہ پاؤں برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر حاضر ہو گے۔“

۴۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

يَقُولُ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْآيَامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ - يَعْنِي عَاشُورَاءَ - وَهَذَا الشَّهْرَ - يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. (اخرجه البخاری فی الصوم)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی مخصوص دن کی فضیلت کو اہتمام سے حاصل کرنے کے لیے اس دن روزہ نہیں رکھا صرف یہ ایسا دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد عاشورہ کا دن تھا۔ یا یہ مہینہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھا۔

۴۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ بَقِيَتْ لِأَمْرِنَ بِصِيَامِ يَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ. يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

(اخرجه البيهقي في الصوم)

\*\*\* داؤد بن علی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”اگر میں زندہ رہ گیا تو میں اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھنے کا حکم ضرور دوں گا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عاشورہ کا دن تھا۔

۴۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَعَلَةَ الْمِصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِعَ فَقَدْ طَهَّرَ. (اخرجه مسلم في الحيض)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس چمڑے کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

۴۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ الشَّعْبِيِّ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: هَلْ تَرَى أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِنَا نَجْلِسُ إِلَيْهِ؟ هَلْ تَرَى أَبَا حَصِينٍ؟ قُلْتُ: لَا. ثُمَّ نَظَرَ فَرَأَى يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِ فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْلِسَ إِلَيْهِ؟ فَإِنَّ خَالَتَهُ الْمَيْمُونَةَ. فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ: ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبِّ: لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ. فَغَضِبَ فَقَالَ: مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرَّمًا وَقَدْ أَكَلَ عِنْدَهُ. (اخرجه مسلم في الصيد)

\*\*\* شیبانی بیان کرتے ہیں: میں شعبی کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا تو وہ بولے: کیا تمہارے علم میں کوئی ایسا صاحب علم ہے جس کے پاس جا کر ہم بیٹھیں۔

کیا تم ابو حصین کے پاس جانا چاہو گے میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ پھر انہوں نے جائزہ لیا تو ان کی نظر یزید بن اصم پر پڑی تو وہ بولے: کیا تم ان کے پاس جا کر بیٹھنا چاہو گے؟ کیونکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ ہیں تو ہم ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو یزید بن اصم نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے گوہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا گیا۔

”کہ میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غضبناک ہوئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حلال چیزیں بیان کرنے کے لیے اور

حرام چیزیں بیان کرنے کے لیے معبوث کیا گیا تھا اور یہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کھائی گئی ہے۔  
(اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حلال ہے)

۴۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَارُ الدُّهْنِيُّ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَابِرُ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا، ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنْتَى لَهُ الْهُدَى؟ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُؤْتَى بِالْمَقْتُولِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ أَوْ دَاجُهُ دَمًا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى الْعَرْشِ فَيَقُولُ: رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا مِنْذُ أَنْزَلَهَا. (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

\*\*\* سالم بن ابوجعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے پھر وہ توبہ کر کے ایمان لے آتا ہے وہ نیک عمل کرتا ہے پھر وہ ہدایت حاصل کر لیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے ہدایت کہاں سے مل سکتی ہے؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن مقتول کو ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ وہ قاتل کے ساتھ ہوگا اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا وہ اسے ساتھ لے کر عرش کے پاس آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ بات اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی تھی پھر جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے کسی چیز نے اسے منسوخ نہیں کیا۔

## أَحَادِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول مزید روایات

۴۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُوَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبْشَرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، إِلَّا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظْمُوا فِيهِ الرَّبِّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنَنَّ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. (اخرجه البيهقي في الصلوة)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا

کر کھڑے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب نبوت کے مبشرات میں سے صرف سچے خواب رہ گئے ہیں، جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔ خبردار! مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجدے کے دوران قرأت کروں۔

جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، تو اس میں تم اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے، تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو وہ اس لائق ہوگی کہ اسے قبول کر لیا جائے۔

۴۹۶ - قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنِيهِ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ: أَقْرَأُ سُلَيْمَانَ مِنْكَ السَّلَامَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَقْرَأْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ. (ایضاً)

سُفْيَانُ کہتے ہیں: یہ روایت زیاد بن سعد نے بھی مجھے سنائی تھی یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ جب میں نے یہ روایت سلیمان سے سنی۔

میں نے ان سے دریافت کیا: میں سلیمان بن حمیم کو آپ کی طرف سے سلام کہہ دوں وہ بولے: جی ہاں۔  
جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے سلیمان کو زیاد کی طرف سے سلام پیش کیا اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: (تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی)

۴۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا. فَقَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّمَا حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ. فَقَالَ عَمْرُو: وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَطَاءٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْنَا جَابِرٌ مَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَإِنَّمَا لَقِيَ عَمْرُو وَعَطَاءٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَابِرًا فِي سَنَةِ جَاوَرَ فِيهَا. (اخرجه البخاري في الاطعمة)

عطاء بن ابی رباح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”جب کوئی شخص کچھ کھائے، تو اپنا ہاتھ (کپڑے یا کسی اور چیز کے ساتھ) اس وقت تک نہ پونچھے جب تک وہ اسے چاٹ نہ لے یا کسی دوسرے سے چٹوانہ لے۔“

سُفْيَانُ کہتے ہیں: عمرو نے ان سے کہا: اے ابو محمد! یہ روایت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے، تو عمرو بولے: اللہ کی قسم! میں نے تو یہ روایت عطا کی زبانی سنی ہے، جسے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا تھا، اور یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہمارے ہاں مکہ آنے سے پہلے کی بات ہے۔

سُفْيَانُ کہتے ہیں: عمرو بن قیس اور عطاء کی ملاقات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس سال ہوئی تھی جس سال حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی (یا وہاں اعتکاف کیا تھا)

۴۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى أَهْلِ هَذِهِ لَوْ أَخَذُوا إِيَّاهَا فَدَبَعُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا وَكَانَ سُفْيَانُ رَبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ مَيْمُونَةَ وَرَبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ، فَنَحْنُ نَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا. (اخرجه البخارى فى الزكوة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی مردہ بکری کے پاس سے ہوا جو اس کنیز کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس کے مالک کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اس کی کھال حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے اس سے نفع حاصل کریں۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات اس میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے اور بعض اوقات ان کا تذکرہ نہیں کیا، تو ہم اس طرح اور اس طرح (دونوں طرح) اسے ذکر کر رہے ہیں۔

۴۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَمْرُو: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَنَادَى فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. قَالَ عَمْرُو فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ لِلْوَقْتِ، لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا صَلَّيْتُ إِلَّا هَذِهِ السَّاعَةَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقْبِهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ لِلْوَقْتِ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي. وَكَانَ سُفْيَانُ رَبَّمَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَدْرَجَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرُو وَابْنِ جُرَيْجٍ مَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْخَبَرَ، فَإِذَا قَالَ فِيهِ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرْنَا أَخْبَرَ بِهَذَا عَلَى هَذَا وَهَذَا عَلَى هَذَا. (اخرجه البخارى فى مواقيت الصلوة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! نماز (کا وقت گزر رہا ہے)

خواتین اور بچے سوچکے ہیں: یہاں عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

”یہی تو وقت ہے اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں اس نماز کو اسی وقت میں ادا کرتا۔“

ابن جریج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت عشاء کی نماز مؤخر کر دی۔ نبی

اکرم ﷺ جب تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ”یہی تو اس کا وقت ہے اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو صرف اسی وقت میں ادا کرتا۔“

ابن جریج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ تشریف لائے تو آپ ﷺ اپنے ایک پہلو کی طرف سے پانی کو پونچھ رہے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے۔

”یہی تو وقت ہے اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا۔“

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس میں یہ ادراج کیا ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

۵۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْجَدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعٍ، وَنُهِيَ أَنْ يَكْفَ شَعْرَهُ أَوْ ثِيَابَهُ.

(اخرجه البخاری فی الصلوة)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ ﷺ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران) اپنے بالوں یا کپڑوں کو میٹیں۔

۵۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْجَدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعٍ: عَلَى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ وَجَبْهَتِهِ، وَنُهِيَ أَنْ يَكْفَ اللَّهُ أَنْ يَكْفَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَأَرَانَا ابْنَ طَاوُسٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبِينِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهَا حَتَّى بَلَغَ بِهَا طَرَفَ أَنْفِهِ، وَكَانَ أَبِي يُعَدُّ هَذَا وَاحِدًا. (اخرجه البخاری فی الاذان)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سات اعضاء پر سجدہ کریں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، انگلیوں کے کنارے اور پیشانی اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران) بال یا کپڑے میٹیں۔

سفیان کہتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے ہمیں یہ کر کے دکھایا انہوں نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا پھر اسے ناک کے کنارے تک لائے اور بولے: میرے والد سے ایک عضو شمار کرتے تھے۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو أُمِيَّةَ: عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْجَدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَأَمَرَ أَنْ لَا يَكْفَ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا (ايضاً)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ ﷺ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران) بال یا کپڑے میٹیں۔



ہڈیوں پر سجدہ کریں اور آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران) بال یا کپڑے نہ سمیٹیں۔

۵۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَأَغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. أَوْ قَالَ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ. شَكَ سَفْيَانُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ. وَلَمْ يَقُلْهَا سُلَيْمَانُ. (اخرجه مسلم في الذكر والدعاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نماز تہجد ادا کرنے کے لیے اٹھتے

تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود سب چیزوں کو روشن کرنے والا ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کا بادشاہ ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں جاضری حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے حضرت محمد ﷺ حق ہیں۔ تمام انبیاء حق ہیں۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا تیری طرف رجوع کیا میں تیری مدد سے مقابلہ کرتا ہوں میں تجھے ہی ثالث تسلیم کرتا ہوں تو میرے گزشتہ اور آئندہ خفیہ اور اعلانیہ (ذنب) کی مغفرت کر دے تو آگے کرنے والا ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (یہاں کچھ الفاظ میں راوی کوشک ہے)“

سفیان کہتے ہیں: عبدالکریم نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں:

”تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

یہ الفاظ سلیمان نامی راوی نے نقل نہیں کیے ہیں۔

۵۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ أَبُو رَشْدِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ جُوَيْرِيَةَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ - وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةً فَسَمَّاها جُوَيْرِيَةَ، كَرَّةً أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَ مَا تَعَالَى النَّهَارُ وَهِيَ جَالِسَةٌ فِي مُصَلَّاهَا قَالَ لَهَا: لَمْ تَزَالِي فِي مَجْلِسِكَ هَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ

كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَ بِجَمِيعِ مَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِنْدَادَ كَلِمَاتِهِ. (اخرجه مسلم في الذكر والدعاء)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے باہر تشریف لائے۔ ان کا نام ”برہ“ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ یہ کہا جائے آپ برہ (بھلائی یا نیکی) کے پاس سے تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد اس خاتون کے ہاں سے نکلے تھے جب آپ ﷺ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا۔

وہ خاتون اپنی جائے نماز پہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے یہیں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے۔ تم نے جو کچھ پڑھا ہے اگر ان کلمات کو ان کے وزن میں رکھا جائے تو یہ کلمات وزنی ہوں گے (وہ کلمات یہ ہیں)

”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس کے لیے حمد مخصوص ہے جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو اس کی ذات کی رضا مندی کے برابر ہو اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہو۔“

## فِي الْحَجِّ

### حج کے بارے میں روایات

۵۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

(اخرجه البخاری فی المغازی)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی کی تھی تاکہ آپ ﷺ مشرکین کے سامنے اپنی قوت ظاہر کر سکیں۔

۵۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ الْمُحْصَبُ بِشَيْءٍ وَإِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه مسلم فی الحج)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: محصب میں پڑاؤ کرنا کوئی چیز نہیں ہے وہ صرف ایک پڑاؤ کی جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِينَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْمُحْصَبِ وَحَدَّثَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ حَدَّثَنَا بِهَا هُلُوْلَاءُ وَلَا يُوجَدُ فِيهَا مِثْلَهَا. (ایضاً)

❖❖ امام حمیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سفیان نے جب یہ روایت بیان کی تو انہوں نے محصب کے بارے میں ہشام بن عروہ کے حوالے سے منقول روایت بھی بیان کی اور صالح بن کیسان کے حوالے سے منقول روایت بھی بیان کی تو یہ تمام روایات انہوں نے بیان کی ہیں تاہم ان میں اس کی مانند چیز نہیں ملتی۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَمْرٌو مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَالَ فِيهِ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چھپنے لگوائے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

۵۰۹- وَمَرَّةً سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلَا أَدْرِي أَسَمِعَهُ عَمْرٌو مِنْهُمَا أَوْ كَانَتْ إِحْدَى الْمَرَّتَيْنِ وَهُمَا. (ایضاً)

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپنے لگوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام کی حالت میں تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ عمرو نے ان دونوں صاحبان سے یہ روایت سنی ہے یا دونوں میں سے کسی ایک جگہ پہ انہیں وہم لاحق ہوا ہے۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (اخرجه البيهقي في الصيام)

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔

۵۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ. قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الَّذِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ. (متفق عليه)

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی بھی جگہ سے واپس چلے جایا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بھی شخص اس وقت تک ہرگز واپس نہ جائے جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا“۔

سفیان کہتے ہیں: اس بارے میں اس روایت سے زیادہ اچھی حدیث میں نے نہیں سنی جو سلیمان نے ہمیں سنائی ہے۔

۵۱۲- قَالَ سُفْيَانُ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ

بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ - (ایضاً)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی خواتین کو اس میں تخفیف دی تھی۔

۵۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: نَكَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: مَنْ تَرَاهَا يَا عَمْرُو؟ فَقُلْتُ: يَزْعُمُونَ أَنَّهَا مَيْمُونَةُ. فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ - (اخرجه البيهقي في الحج)

\*\*\* عمرو نامی راوی کہتے ہیں: شیخ ابو شعثاء نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔

پھر ابو شعثاء نے دریافت کیا: اے عمرو! تمہارے خیال میں وہ کون سی زوجہ محترمہ تھیں؟ میں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں: وہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

تو ابو شعثاء بولے: مجھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۵۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَمَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ. فَفَزَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحْفَةٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهَذَا حَجٌّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَا أَوْلَا مَرْسَلًا، فَقِيلَ لِي إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ فَاتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ وَقَالَ: حَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِأَهْلِهِ كُلِّهِمْ - (اخرجه ابن ابى شيبه)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”روحاء“ کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟

انہوں نے بتایا: ہم مسلمان ہیں انہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو ایک عورت تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے اپنے بچے کو اپنے ہودج میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس کا حج ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

سفیان کہتے ہیں: ابن منکدر نامی راوی نے یہ روایت پہلے ہمیں مرسل حدیث کے طور پر سنائی تھی، تو مجھے یہ بات بتائی گئی کہ انہوں نے یہ روایت ابراہیم سے سنی ہے، تو میں ابراہیم کے پاس آیا میں نے ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے مجھے یہ بات سنائی۔

انہوں نے بتایا: میں نے یہ روایت ابن منکدر کو سنائی تھی، تو انہوں نے اپنے تمام گھروالوں سمیت حج کیا تھا۔

۵۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ اتَّحَجَّ

وَعَلَيْكَ دَيْنٌ؟ فَقَالَ: الْحَجُّ أَقْضَى لِلدَّيْنِ. (ایضاً)

محمد بن سوقة بیان کرتے ہیں: ابن منکدر سے کہا گیا: اگر آپ کے ذمے قرض ہو، تو کیا آپ حج کر لیں گے؟ انہوں

نے جواب دیا: حج زیادہ بہتر طور پر قرض ادا کروادے گا۔

۵۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

قِيلَ لَهُ: اتَّحَجَّ بِالصَّبِيَّانِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَعْرَضَهُمْ عَلَى اللَّهِ.

منکدر بن محمد اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ بچوں کو حج کروائیں

گے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔

۵۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَنَعٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ وَالْفَضْلُ

رَدَّفَهُ فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى

الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ تَرَى أَنْ نَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَوْلَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِيهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا لَوْ كَانَ عَلَى

أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ. فَلَمَّا جَاءَنَا الزُّهْرِيُّ تَفَقَّدْتُهُ فَلَمْ يَقُلْهُ. (اخرجه البيهقي في الحج)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خنعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے

قربانی کے دن صبح سوال کیا اس وقت حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اس خاتون نے عرض کی: اللہ تعالیٰ

نے اپنے بندوں پر حج فرض فرما دیا ہے وہ میرے والد پر بھی لازم ہو گیا ہے، لیکن وہ عمر رسیدہ شخص ہیں۔

وہ سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے۔ آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب

دیا: جی ہاں۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت پہلے زہری کے حوالے سے سلیمان بن یسار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہمیں سنائی تھی اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے تھے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا اس چیز کا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جس طرح اگر کسی

شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ اسے ادا کر دے۔

جب زہری ہمارے پاس آئے تو میں نے ان الفاظ کو مفقود پایا انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

۵۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى. وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: حَتَّى يُكَالَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرَأِيهِ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. (اخرجه البخاری فی الحج)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے وہ ایسا ناسخ ہے جسے پورا (ماپنے) سے پہلے فروخت کر دیا جائے۔

یہاں سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”یہاں تک کہ اسے ماپ لیا جائے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے یہ بیان کی ہے: میں یہ سمجھتا ہوں۔ ہر چیز کا حکم اس کی مانند ہے۔

۵۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ لَطَاوُسٍ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكَتَ الْمُخَابِرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا. فَقَالَ: أَيُّ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ: لَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا. وَإِنْ مُعَاذًا حِينَ قَدِمَ الْيَمَنَ أَقْرَهُمْ عَلَيْهَا، وَإِنِّي أَيُّ عَمْرُو أَعْيُنُهُمْ وَأَعْطِيهِمْ فَإِنْ رَبِحُوا فَلِي وَلَهُمْ وَإِنْ نَقَصُوا فَعَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ، وَإِنَّ الْحَقْلَةَ فِي الْأَنْصَارِ فَسَلَّ عَنْهَا. فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ رِفَاعَةَ فَقَالَ: هِيَ الْمُخَابِرَةُ. (اخرجه البيهقي في المزارعة)

عمر و نامی راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! اگر آپ (زمین کو) ٹھیکے پر دینا ترک کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے تو طاؤس بولے: اے عمرو! جو صاحب ان سب لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں، طاؤس کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے، انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اپنی زمین (بلا معاوضہ) دیدے۔ یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اس سے اس کا متعین معاوضہ وصول کرے۔“

(پھر طاؤس نے بتایا) جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن تشریف لائے تھے تو انہوں نے وہاں کے لوگوں کو اس طرز عمل پر باقی رہنے دیا تھا۔

(عمر و کہتے ہیں:) میں ان لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور انہیں عطیہ دیتا ہوں، اگر انہیں فائدہ ہو تو وہ مجھے بھی ملتا ہے اور انہیں بھی ملتا ہے اگر پیداوار میں کمی ہو جائے تو اس کا نقصان میں بھی برداشت کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ بھی کرتے ہیں۔ حقلہ کا رواج انصار میں

تھا۔ تم اس کے بازے میں دریافت کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے علی بن رفاعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مخبر ہے۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ الدَّارِيِّ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي ثَمَنٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. (اخرجه البخاری فی المسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے بیج سلف کر لیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے بیج سلف کرنی ہو وہ کھجوروں کی متعین تعداد اور متعین وزن یا متعین ماپ میں متعین مدت تک کے لیے بیج سلف کرے۔“

۵۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَفَطْرٌ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنَّهَا سَنَةٌ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا. زَادَ فَطْرٌ صَدَقُوا قَدْ رَمَلَ، وَكَذَبُوا لَيْسَتْ بِسَنَةٍ.

(اخرجه مسلم فی الحج)

ابو طفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کے افراد یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا رمل کیا تھا اور صفا اور مروہ کا بھی رمل کیا تھا یہ سنت ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان لوگوں نے کچھ بات ٹھیک کہی ہے اور کچھ غلط کہی ہے۔

فطرنامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں کہ انہوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا۔ انہوں نے یہ بات غلط کہی ہے یہ سنت نہیں ہے۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ رُمَانًا، فَقَالَ: اذْنُ فَكُلْ لَعَلَّكَ صَائِمٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ هَذَا الْيَوْمَ. (اخرجه البيهقي فی الصيام)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں عرفہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں انار کھاتے ہوئے دیکھا۔ وہ بولے: آگے آؤ اور تم بھی کھاؤ! شاید تم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ نہیں رکھا تھا۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ

الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ بِالصِّيَامِ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ. (ايضا)

\*\*\* محمد بن حنین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا۔ وہ اس شخص پر حیرانگی کا اظہار کر رہے تھے جو رمضان کا مہینہ شروع کرنے سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کرو۔ اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنا ختم کر دو۔ اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں، تو تم تمہیں کی تعداد مکمل کر لو“۔

۵۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادِ اللَّهِ

يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ. قَالَ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي قَالَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (اخرجه البخاری فی الصوم)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”کدید“ کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری طرز عمل کو اختیار کیا جاتا تھا۔

سُفیان کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ زہری نے یہ الفاظ عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

۵۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فِيهِ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

(ايضا)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی تھی۔ اور فرعون کے لشکریوں کو اسی دن ڈبو دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کے مقابلے میں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔



تو نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۵۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا آتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنْ قَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ شَيْئًا.

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (یعنی اولاد) تو

ہمیں عطا کرے گا۔ اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

”اگر ان کی تقدیر میں (اس صحبت کے نتیجے میں) اولاد ہوئی تو شیطان اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

۵۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تَسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. (اخرجه مسلم فی النکاح)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تیبہ عورت اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی

معلوم کی جائے گی اس کی خاموشی اس کا اقرار ہوگی۔“

۵۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ لَا عَنَّ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِيهِ: فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ. (اخرجه البيهقي في اللعان)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان لعان

کروایا تو جب وہ شخص پانچویں مرتبہ جملہ کہنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دے۔

سفیان نامی راوی نے اس روایت میں بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

”بے شک یہ (پانچواں جملہ) واجب کر دے گا (یعنی جھوٹا ہونے کی صورت میں عذاب کو لازم کر دے گا)۔“

۵۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: أَمِيَّ أَلْتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ

كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَا ، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتْ . (اخرجه مسلم فى اللعان)  
 ❀ ❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والے میاں بیوی کا تذکرہ کیا، تو عبداللہ بن شداد نے ان سے کہا۔

کیا یہی وہ عورت تھی؟ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔

”اگر میں نے کسی ثبوت کے بغیر کسی کو سنگسار کرنا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کروادیتا۔“

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: ”نہیں وہ عورت تو اعلانیہ (گناہ کیا کرتی تھی)“

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ ، لِيَلْبَسَهَا أَحْيَاؤُكُمْ ، وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ ، وَخَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمَدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ . (اخرجه الموصلى فى مسنده)

❀ ❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں۔ تمہارے زندہ لوگوں کو وہی پہننے چاہئیں۔ اور اسی میں تم اپنے

مردوں کو کفن دو۔ اور تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے کیونکہ وہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔“

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَوْ

غَضَّ النَّاسُ فِي الْوَصِيَّةِ إِلَى الرَّبْعِ لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ . (اخرجه البخارى فى الوصيا)

❀ ❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر لوگ وصیت کے بارے میں ایک چوتھائی حصے پر اکتفاء کریں تو یہ

میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

”ایک تہائی (کے بارے میں وصیت کرنے کی اجازت ہے) ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔“

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوْفِيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْضِهِ عَنْهَا . (ايضا)

❀ ❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نذر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مسئلہ دریافت کیا: جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی۔ اور ان کی والدہ کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال ہو گیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔

”تم ان کی طرف سے اسے ادا کر دو۔“

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَجُلًا

مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ. (اخرجه الحاكم)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے ورثاء میں صرف ایک غلام چھوڑا جسے اس نے آزاد کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی وراثت اس غلام کو دے دی۔

۵۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ عَنْ تِسْعٍ، وَكَانَ يُقْسِمُ لِثَمَانَ. (اخرجه مسلم فى الرضاع)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ کی 9 ازواج تھیں جن میں سے آپ ﷺ 8 ازواج کے لیے وقت تقسیم کیا کرتے تھے۔

۵۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُتَنَفَسَ فِيهِ. (اخرجه الموصلى فى المسند)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے برتن میں پھونک ماری جائے یا اس میں سانس لیا جائے۔

۵۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلُ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ: اتُّوْنِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا. فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالَ: مَا شَأْنُهُ؟ أَهَجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ: دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ.

قال: وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُمْ أَجِيزُهُمْ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا أَدْرِي أَذْكَرُ سَعِيدَ الثَّلَاثَةِ فَنَسِيتُهَا أَوْ سَكَّتْ عَنْهَا.

(اخرجه البخارى فى الجهاد)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جمعرات کا دن بھی کیا تھا۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسو زمین پر گرنے لگے ان سے کہا گیا: اے ابو عباس! جمعرات کے دن کیا ہوا تھا، تو انہوں نے بتایا: جمعرات کے دن نبی اکرم ﷺ کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تاکہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔“

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) تو حاضرین میں اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حالانکہ نبی ﷺ کی موجودگی میں اس

طرح کا اختلاف مناسب نہیں ہے۔ کسی صاحب نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ کا کیا معاملہ ہے۔ کیا آپ ﷺ کی بات غیر واضح ہے تم لوگ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرو۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ یہی سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم مجھے ایسے ہی رہنے دو۔ میں جس حالت میں ہوں یہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو تین باتوں کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جزیرہ عرب سے مشرکین کو نکال دو۔ اور وفود کی اسی طرح مہمان نوازی کرنا۔ جس طرح میں ان کی مہمان نوازی کیا کرتا تھا۔“

سفیان کہتے ہیں۔ سلیمان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ سعید نامی راوی نے تیسری بات ذکر کی تھی۔ اور میں اسے بھول گیا ہوں یا انہوں نے تیسری بات ذکر ہی نہیں کی۔

۵۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ مِنَ الثَّقَاتِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُنزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (اخرجه البخاری فی التفسیر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا تھا، تو آپ ﷺ اسے یاد رکھنے کے لیے اپنی زبان کو اس کے ساتھ حرکت دیتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ تاکہ تم اسے جلدی حاصل کر لو۔ اس کو جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔“

۵۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ - قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُعْجَلُ بِهِ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ) الْآيَةَ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْلَمُ خَتَمَ السُّورَةِ حَتَّى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (ایضاً)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: (اس روایت میں راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا) نبی اکرم ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا تھا، تو آپ ﷺ اسے یاد رکھنے کے لیے اسے جلدی جلدی پڑھتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو کہ تم جلدی اسے یاد کر لو۔ بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔“

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو سورت کے ختم ہونے کا علم نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوگی۔ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“

۵۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ مَشْهَدًا شَهِدَهُ ثُمَّ يَتَنَفَّسُ وَيَبْكِي فِيهِ فَلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِمْسَمٌ فَقَالَ لَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَكُلُّكُمْ سَمِعَ مَا يُقَالُ فِي الطَّعَامِ؟ فَقَالَ مِمْسَمٌ: حَدِيثِ الْقَوْمِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْبَرَكَاتَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ نَوَاحِيهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ.

(موارد الظمان)

❖❖ سفیان کہتے ہیں: عطاء بن سائب ایک مرتبہ ہمارے ساتھ گفتگو کر رہے تھے میں نے انہیں ایک جنگ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا۔ جس میں وہ شریک ہوئے تھے پھر انہوں نے گہرا سانس لیا۔ اور رونے لگے۔ کہ اس میں فلاں صاحب بھی تھے۔ فلاں صاحب بھی تھے۔ فلاں صاحب بھی تھے اور مِمْسَم بھی تھے۔

تو سعید بن جبیر بولے: کیا تم میں سے ہر ایک نے وہ بات سنی ہے جو کھانے کے بارے میں کہی گئی ہے تو مِمْسَم نے کہا: اے ابو عبد اللہ! حاضرین کو وہ بات بتا دیجئے تو سعید بن جبیر بولے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بے شک برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے، تو تم اس کے اطراف میں سے کھایا کرو اور اس کے درمیان میں سے نہ کھاؤ۔“

۵۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ، الْعَائِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ. (اخرجه البخاری فی الہبۃ)

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہمارے لیے بری مثال مناسب نہیں ہے اپنے بہرہ کو دوبارہ لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔“

۵۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذَابٍ وَكَلَّفَ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا عَذَابٌ وَكَلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِعَاقِدٍ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأُنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ سُفْيَانُ الْأُنْكَ: الرِّصَاصُ. (اخرجه البخاری فی التبعیر)

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص تصویر بناتا ہے۔ اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے حالانکہ وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔ اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا۔ اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا پابند کیا جائے گا۔“

کہ وہ جو کے دودانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص چھپ کر کچھ لوگوں کی بات چیت سن لے جسے وہ لوگ پسند نہ کریں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔“  
سفیان کہتے ہیں۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”آنک“ سے مراد سپسہ ہے۔

۵۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ يُسْهِمُ لَهُمَا، وَعَنْ قَتْلِ الْوَالِدَانِ، وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ؟ وَعَنْ ذِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: اُكْتُبْ يَا يَزِيدُ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أَحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، اُكْتُبْ كَتَبْتُ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي عَنْ ذِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَأَنَا كُنَّا نَزْعُمُ أَنَّهُمْ، وَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمَنَا، وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ هَلْ يُسْهِمُ لَهُمَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّهُ لَا يُسْهِمُ لَهُمَا وَلَكِنْ يُحْدِيَانِ، وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ، وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤَنَسَ مِنْهُ رُشْدًا، وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الصَّبِيَّانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمُ، وَأَنْتَ لَا تَقْتُلُهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ.

(اخرجه مسلم في الجهاد)

✽✽ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں۔ نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر ان سے ایسی عورت اور غلام کا مسئلہ دریافت کیا: جو فتح میں شریک ہوتے ہیں کیا ان دونوں کو حصہ ملے گا اور (جنگ کے دوران) بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں دریافت کیا: اور یتیم کے بارے میں دریافت کیا: اس سے یتیم کا نام کب ختم ہوگا اور ذوی القربی کے بارے میں دریافت کیا: اس سے مراد کون لوگ ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اے یزید تم لکھو۔ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ وہ مزید حماقت کا شکار ہو جائے گا تو میں اسے خط نہ لکھتا۔ تم یہ لکھو۔  
”تم نے مجھے خط لکھ کر مجھ سے یہ دریافت کیا ہے: ذوالقربی سے مراد کون ہے۔ ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد ہم ہیں۔ لیکن ہماری قوم ہماری اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔ تم نے مجھ سے ایسی عورت اور غلام کے بارے میں دریافت کیا ہے: جو فتح میں شریک ہوتے ہیں کیا انہیں کوئی چیز ملے گی تو ان دونوں کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ البتہ انہیں ویسے عطیے کے طور پر کوئی چیز دے دی جائے گی۔ تم نے مجھ سے یتیم کے بارے میں دریافت کیا ہے: اس پر یتیم کا نام کب ختم ہوگا تو اس پر سے یتیم کا نام اس وقت تک ختم نہیں ہوگا۔ جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور اس سے سمجھداری کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ تم نے مجھ سے (جنگ کے دوران) بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں دریافت کیا ہے: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو قتل نہیں کیا اور تم بھی انہیں قتل نہیں کر سکتے ماسوائے اس صورت کے کہ تمہیں ان بچوں کے بارے میں ویسا ہی علم ہو جیسا علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت خضر علیہ السلام کو اس لڑکے کے بارے میں تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا تھا۔“

۵۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَ الْمُزْتَدِينَ - يَعْنِي الزَّنَادِقَةَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. وَلَمْ أُحْرِقْهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللَّهِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ عَمَّارُ الدَّهْنِيُّ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبُ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ: أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يُحْرِقْهُمْ إِنَّمَا حَفَرَ لَهُمْ أَسْرَابًا، وَكَانَ يُدَخِّنُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا حَتَّى قَتَلَهُمْ. فَقَالَ عَمْرِو بْنُ دِينَارٍ: أَمَا سَمِعْتَ قَائِلَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ:

إِذَا لَمْ تَرْمِ بِسِي فِي الْحُفْرَتَيْنِ  
هُنَاكَ الْمَوْتُ نَقْدًا غَيْرَ دَيْنِ

لِتَرْمِ بِسِي الْمَنَابِيَا حَيْثُ شَأَتْ  
إِذَا مَا قَرَّبُوا حَطْبًا وَنَارًا

(اخرجه البخارى فى الجهاد)

✽ ✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ مرتد لوگوں کو یعنی کچھ زندیقوں کو جلا دیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: اگر میں انہیں قتل کرتا ہوں تو اس کی بنیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

”جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو تم اسے قتل کر دو۔“

لیکن میں ان لوگوں کو جلواتا نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کسی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کے طریقے کے مطابق عذاب دے۔“

سفیان کہتے ہیں۔ عمار دہنی اس وقت اس محفل میں یعنی عمرو بن دینار کی محفل میں موجود تھے اور ایوب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو عمار بولے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جلویا نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے گڑھے کھدوائے تھے۔ اور اس پر انہیں دھواں دلویا تھا یہاں تک کہ انہیں اس طرح قتل کروایا تھا تو عمرو بن دینار بولے: کیا تم نے ان کے قاتل کا یہ شعر نہیں سنا۔

”آرزو میں مجھے جہاں چاہیں پھینک دیں جب وہ مجھے ان دو گڑھوں میں نہیں پھینکیں گی۔ جن کے قریب لکڑیاں اور آگ کو کر دیا گیا تھا۔ وہاں موت نقدل رہی تھی۔ کوئی ادھار نہیں تھا۔“

۵۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَوَيْرِيَةَ الْجَرَمِيَّ يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَازِقِ وَأَنَا وَاللَّهِ أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ، فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَازِقَ، وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. (اخرجه البخارى فى الاشربة)

✽ ✽ ابو جویریہ جرمی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا وہ اس وقت خانہ کعبہ کے ساتھ پشت لگا کر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے بازق (شراب کی ایک مخصوص قسم) کے بارے میں دریافت کیا: اللہ کی قسم میں وہ پہلا شخص تھا۔ جس نے ان سے یہ سوال کیا تھا تو وہ بولے: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہی بازق کے بارے میں فیصلہ دے

چکے ہیں جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے۔

۵۴۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ - وَكَانَ مِنْ اَسْنَانِي اَوْ اَصْغَرَ مِثِّي - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَ جَبْرِئِلَ: اَيُّ الْاَجْلَيْنِ قَضَى مُوسَى؟ فَقَالَ: اَتَمَّهُمَا وَاکْمَلَهُمَا. (اخرجه الطبري في التفسير)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا:

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت مکمل کی تھی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام بولے: جو تمام اور مکمل تھی۔“

۵۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ فِي الْاٰخِرِ زَمَانِ سُفْيَانَ اثْبَتَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ ظِلَّةً تَنْطَفُ سَمْنَا وَعَسَلًا، وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقْبَلُ، وَرَاَيْتُ سَبِيًّا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ اَخَذَتْ بِهِ فَاَعْلَاكَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ الْاٰخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَلَا، ثُمَّ الْاٰخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَقَطَعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي اَعْبُرْهَا. قَالَ: اَعْبُرْهَا. قَالَ: اَمَّا الظِّلَّةُ فَالْاِسْلَامُ، وَامَّا يَنْطَفُ سَمْنَا وَعَسَلًا وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَوَلِيْنُهُ، فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقْبَلُ، وَامَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ اِلَى السَّمَاءِ فَهُوَ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ اَخَذَتْ بِهِ فَاَعْلَاكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ الْاٰخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَقْطَعُ بِهِ، ثُمَّ الْاٰخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَعْلُو، ثُمَّ يُوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُو، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصْبَتْ؟ قَالَ: اَصْبَتْ بَعْضًا وَاَخْطَاَتُ بَعْضًا. قَالَ: اَقْسَمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: لَا تَقْسِمُ يَا اَبَا بَكْرٍ

(اخرجه البخاري في التعبير)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احد سے واپس تشریف لارہے تھے تو ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے ایک بادل دیکھا ہے۔ جس میں سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی تھی میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اسے ہتھیلیوں میں حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ زیادہ حاصل کر رہے تھے کوئی کم حاصل کر رہا تھا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف جاتی ہوئی ایک رسی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر لے گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک صاحب نے اسے پکڑا تو وہ بھی اوپر چلے گئے۔ پھر ان کے بعد ایک اور صاحب نے پکڑا تو وہ بھی اوپر چلے گئے پھر اس کے بعد ایک اور صاحب نے پکڑا لیکن وہ رسی ٹوٹ گئی پھر اسے ملا دیا گیا تو وہ بھی اوپر چلے گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو! انہوں نے عرض کی بادل سے مراد اسلام ہے۔ اور اس سے جو گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگ اسے ہتھیلیوں میں حاصل کر رہے ہیں۔ اس سے مراد قرآن۔ اس کی تلاوت اور اس کی نرمی ہے تو کوئی اسے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور



کوئی کم حاصل کر رہا ہے۔ جہاں تک آسمان پر جانے والی رسی کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ﷺ گامزن ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلندی عطا کی پھر آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑ لے گا تو وہ اس کے ذریعے بلندی حاصل کر لے گا پھر اس کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑ لے گا تو وہ بھی بلندی حاصل کر لے گا پھر اس کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑ لے گا تو یہ منقطع ہو جائے گی، لیکن پھر اس رسی کو اس کے لیے ملا دیا جائے گا تو وہ بھی بلندی اختیار کرے گا۔

یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم نے کچھ ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ اس میں غلطی کی ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ ﷺ کو

قسم دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ”تم قسم نہ دو“۔



## ۷۰ - مسنَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۴۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبَعُوا لِأَلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ. (اخرجه البيهقي في الجنائز)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم لوگ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ انہیں ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔“

۵۴۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلْنَا عَلَى دَابَّةٍ فَكُنَّا ثَلَاثَةً. (اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اور بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا وہاں موجود تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر ہمیں سوار کر لیا تو ہم تین افراد ہو گئے۔

۵۴۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ فَهْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَنَحَرَ لَنَا جَزُورًا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُلْقَى اللَّحْمَ، قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطِيبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ.

(اخرجه النسائي في الكبرى)

\*\*\* معسر بن کدام بیان کرتے ہیں: فہم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے یہ بات بیان کی ہے ہم لوگ مزدلفہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے ہمارے لیے ایک اونٹ ذبح کروایا، تو حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا جاتا تھا۔ اور یہ بات بھی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے: ”گوشت میں سب سے زیادہ پاکیزہ پشت کا گوشت ہے۔“

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقَثَاءِ .

(اخرجه البخاری فی الاطعمۃ)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے ہوئے دیکھا

## ۷۱ - مسنَدِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۵۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. (اخرجه البخارى فى الفرائض)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔“

۵۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: أَشْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ أْطَمٍ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَا أَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ. (اخرجه البخارى فى فضائل المدينة)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ایک گھر سے جھانک کر دیکھا اور ارشاد فرمایا: ”کیا تم لوگ وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جو تمہارے گھروں میں یوں گر رہے ہیں جس طرح بارش کے قطرے گرتے ہیں۔“

۵۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كَمْ مَرَّةٍ لَا أُحْصِيهِ لَا أَعُدُّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَكَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

(\*) (آپ کا شجرہ نسب یہ ہے) اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن مکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہہ کلبی۔ ان کی والدہ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ”دائی ماں“ تھیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی کنیت بعض حضرات نے ”ابو محمد“ نقل کی ہے اور بعض نے ”ابوزید“ نقل کی ہے جبکہ بعض نے ”ابوخارجہ“ بھی نقل کی ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حب رسول اللہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت) کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میرے محبوب لوگوں میں سے ایک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اٹھارہ برس کی عمر میں عامل مقرر کیا تھا۔ مشہور روایت کے مطابق حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کے آخری دور میں سن ۵۸ یا ۵۹ میں انتقال فرمایا۔ بعض لوگوں کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

عَرَفَةَ حَتَّى آتَى الْمَزْدَلِفَةَ - كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنْقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنْقِ. (اخرجه مالك في الحج)

❖ ❖ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا میں اس وقت ان کے پہلو میں موجود تھا۔ وہ عرفہ سے مزدلفہ آنے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھے رہے تھے۔ (سوال یہ تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس رفتار سے چلے تھے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی رفتار سے چلتے رہے تھے۔ جب کوئی بلندی آتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفتار ذرا تیز کر دیتے تھے۔

سفیان نے ہشام کا یہ قول نقل کیا ہے نص کا لفظ عنق کے مقابلے میں ذرا زیادہ تیز رفتار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۵۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الطَّاعُونَ وَعِنْدَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ أُسَامَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى أَنْاسٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَهُوَ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا. فَقَالَ عَمْرُ: فَلَعَلَّهُ لِقَوْمٍ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ وَلِقَوْمٍ شَهَادَةٌ. قَالَ سُفْيَانُ: فَأَعَجَبَنِي قَوْلُ عَمْرٍو هَذَا. (اخرجه البخاری فی الطب)

❖ ❖ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں طاعون کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو اس وقت ان کے پاس حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”یہ عذاب ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ سزا ہے۔ جو تم سے پہلے کچھ لوگوں کی طرف بھیجی گئی تھی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجی گئی تھی تو کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے تو جب یہ کسی ایسی زمین میں واقع ہو جہاں تم موجود ہو تو تم اس جگہ سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے باہر نہ نکلو۔ اور جب تم کسی جگہ کے بارے میں اس کے بارے میں سنو تو تم اس جگہ میں داخل نہ ہو۔

عمر و نامی راوی کہتے ہیں: ہو سکتا ہے یہ کسی قوم کے لیے عذاب اور گناہ ہو اور کسی دوسری قوم کے لیے شہادت ہو۔ سفیان کہتے ہیں۔ مجھے عمر کی یہ بات بہت اچھی لگی۔

۵۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: اتَّقِيهِ أَحْيَانًا لِكِرَاهَةِ الصَّرْفِ، فَأَمَّا مَرْفُوعٌ فَهُوَ مَرْفُوعٌ.

(اخرجه البخاری فی البيوع)

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”سودادھار میں ہوتا ہے۔“

ابو بکر حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس حدیث کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔ ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو وہ بولے: بعض اوقات میں بیع صرف کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اس روایت کو بیان کرنے سے بچتا ہوں باقی جہاں تک ”مرفوع“ روایت کا تعلق ہے تو یہ ”مرفوع“ ہی ہے۔

۵۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكَتُ بَعْدِي عَلَى أُمَّتِي فِتْنَةً أَضْرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. (اخرجه البخارى فى النكاح)

✽ ✽ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے اپنے بعد اپنی امت کے لیے ایسی کوئی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لیے خواتین سے بڑھ کے ہو۔“

۵۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قِيلَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَلَا تَكَلِّمُ عَثْمَانَ؟ فَقَالَ: تَرَوْنَ إِنِّي لَا أَكَلِمَةَ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ، إِنَّهُ لَا كَلِمَةَ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا: إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُوْتَى بَرَجُلٍ كَانَ وَالِيًا فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَدَلِقُ أَقْتَابُهُ فَيَدُورُ فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ أُمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ. (اخرجه البخارى فى بدهاء الخلق)

✽ ✽ ابوداؤد بیان کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات نہیں کریں

گے تو وہ بولے: تم یہ سمجھتے ہو کہ میں جب ان کے ساتھ بات کروں گا تو تمہیں سنا کر کروں گا۔ حالانکہ میں ان کے ساتھ بات کروں گا۔ لیکن یوں کہ میں کسی دروازے کو کھولنے والا پہلا فرد نہیں ہوں گا۔

پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک بات سنی ہے تو اس کے بعد میں کسی ایسے شخص کے

بارے میں جو میرا امیر ہو یہ نہیں کہوں گا کہ یہ سب سے بہتر ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

” (قیامت کے دن) ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں حکمران تھا تو اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں اپنی جگہ سے نکل آئیں گی اور وہ جہنم میں یوں چکر کھائے گا۔ جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے تو اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے تم تو نیکی کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔ اور تم ہمیں برائی سے روکتے نہیں تھے؟ تو وہ کہے گا۔ میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا، لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا۔ لیکن خود اس کا

ارتکاب کیا کرتا تھا۔“

۵۵۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَحَدُهُمَا اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ اُسَامَةَ - وَكَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى اَتَى الْمَزْدَلِفَةَ - قَالَ: دَفَعْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا اَتَى الشَّعْبَ نَزَلَ فَبَانَ، وَلَمْ يَقُلْ هَرَّاقِ الْمَاءِ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ وَضَوْءًا اَخْفِيفًا، فَقُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكُمْ. فَلَمَّا اَتَى جَمْعًا صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ حَطُّوا رِحَالَهُمْ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ. قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَخْتَلِفْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدٌ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ اِلَّا اَنَّ ذَا قَالَ: كُرَيْبٌ عَنْ اُسَامَةَ، وَقَالَ هَذَا: كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ. (اخرجه البخارى فى الوضوء).

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے عرفہ سے مزدلفہ جانے تک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہوا۔ جب نبی اکرم ﷺ گھائی کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ سواری سے اترے۔ وہاں آپ ﷺ نے پیشاب کیا۔ یہاں راوی نے پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر میں برتن لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے مختصر وضو کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نماز ادا کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نماز آگے ہوگی۔“

پھر نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے پالان اتارے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

سفیان کہتے ہیں۔ ابراہیم بن عقبہ اور محمد نامی راوی نے اس روایت کی کسی بھی چیز میں اختلاف نہیں کیا۔ صرف اتنا اختلاف ہے ایک راوی یہ کہتا ہے یہ کریب کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جبکہ دوسرا راوی یہ کہتا ہے کریب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

## ۷۲ - مُسْنَدُ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں) ان سے منقول روایات

۵۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: لَمْ يَأْمُرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ ثُمَّ، يَعْنِي الْأَبْطَحَ، وَلَكِنِّي أَنَا ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَنَزَلَ. (اخرجه البيهقي في الحج)

\*\*\* حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں پڑاؤ کروں۔ یعنی وادی ابطح میں پڑاؤ کروں تاہم میں نے وہاں خیمہ لگالیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔

۵۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ صَالِحٌ عَلَيْنَا قَالَ لَنَا عَمْرُو: اذْهَبُوا إِلَيْهِ فَسَلُّوهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ. (ايضا)

\*\*\* سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت صالح بن کیسان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جب صالح ہمارے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے ہم سے کہا۔ تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرو۔

۵۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكْتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَحْفَظُ لِأَنِّي سَمِعْتُهُ أَوَّلًا وَقَدْ

(\*) آپ کی کنیت ابورافع ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام ”اسلم“ بیان کیا ہے جبکہ بعض مؤرخین نے ان کا نام ”ہرمز“ بیان کیا ہے جبکہ بعض لوگوں نے ان کا نام ”ابراہیم“ بیان کیا ہے۔ یہ ایک قطعی غلام تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی یہ سعید بن العاص کے غلام تھے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو غزوہ احد غزوہ خندق اور ان کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ البتہ انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے کیونکہ یہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے۔ ان کے انتقال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے ان کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔



حَفِظْتُ هَذَا أَيْضًا. (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

✽ ✽ عبید اللہ بن ابورافع اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ہرگز ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو۔ اس کے پاس ہمارے احکام میں سے کوئی حکم آئے جو حکم ہم نے دیا تھا یا جس چیز سے ہم نے منع کیا تھا، تو وہ یہ کہے: مجھے نہیں معلوم، ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ نہیں ملا۔ ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے۔“

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ابن منکدر کی روایات کو میں نے زیادہ اچھے طریقے سے یاد رکھا ہوا ہے، میں نے سب سے پہلے یہ روایت ان سے سنی تھی اور میں نے یہ روایت یاد بھی رکھی ہے۔

۵۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ يَقُولُ: اخَذَ الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِيَدِي فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ. فَخَرَجْتُ مَعَهُ وَاِنَّ يَدَهُ لَعَلَى اَحَدِ مَنْكِبَيْ، فَجَاءَ اِلَيْهِ اَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمَسُورِ: اَلَا تَأْمُرُ هَذَا الْفَتَى لِسَعْدٍ يَشْتَرِي مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِهِ. فَقَالَ سَعْدٌ: لَا، وَاللَّهِ، لَا اَزِيدُ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ. اِمَّا قَالَ مُقَطَّعَةً وَاِمَّا قَالَ مُنْجَمَةً. قَالَ فَقَالَ لَهُ اَبُو رَافِعٍ: وَاللَّهِ اِنْ كُنْتُ لَا مُنْعَهَا مِنْ خَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ نَقْدًا، وَلَوْ لَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقْبِهِ. مَا بَعْتُكَ. (ابضاً)

✽ ✽ عمرو بن شریذ بیان کرتے ہیں۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم میرے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس چلو۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ ان کا ایک ہاتھ میرے کندھے پر تھا۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ انہیں یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں کہتے کہ وہ اپنے محلے میں موجود میرا گھر خرید لیں، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: نہیں! اللہ کی قسم! میں چار سو دینار سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا۔ اور وہ ادائیگی بھی قسطوں میں ہوگی (یہاں لفظ کے بارے میں زاوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ اللہ کی قسم! میں تو پانچ سو دینار نقد میں منع کر چکا ہوں۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہوتا۔

”پڑوسی اپنی قریبی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

تو میں یہ آپ کو فروخت نہ کرتا۔

## ۷۳ - مسند حکیم بن حزام

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَأَلْدَى يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْ إِلَّا هَذَا. (اخرجه البخارى فى الزكوة)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو شخص دل کی خوشی کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے اور اس کی مثال اس طرح ہوتی ہے۔ جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: میں نے صرف یہی الفاظ (اپنے استاد سے) سنے ہیں۔

۵۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُولُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْتَقْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَرْبَعِينَ مُحَرَّرًا. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَّمْتَ عَلَيَّ مَا سَبَقَ مِنْ خَيْرٍ. (اخرجه البخارى فى العتق)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں چالیس غلام آزاد کیے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”تم نے پہلے جو نیکیاں کی تھیں اسی وجہ سے تم نے اسلام قبول کیا ہے۔“

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصى۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو اسد“ سے ہے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ بن خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے آپ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ۵۴ ہجری میں ہوا۔

## ۷۴ - مُسْنَدُ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِي أَسْمَاءَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحِي بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(اخرجه البخاری فی المناقب)

محمد بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”میرے کچھ نام ہیں۔ میں محمد ہوں میں احمد ہوں۔ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں۔ میرے ذریعے کفر کو مٹایا گیا۔ میں حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں جمع کیا جائے گا۔ میں عاقب ہوں۔ وہ عاقب (بعد میں آنے والا) جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

۵۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. قَالَ سُفْيَانُ: قَالُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّ جَبْرًا قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُشْرِكٌ فَكَأَدَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ. وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا الزُّهْرِيُّ. (اخرجه البخاری فی الأذان)

محمد بن جبیر بن معطم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

سُفْيَانُ نے یہ بات بیان کی ہے۔ محدثین نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں، حضرت جبیر رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: میں (۵) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جبیر بن معطم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ آپ کا تعلق قریش سے ہے۔ آپ کی کنیت ”ابو محمد“ ہے جبکہ بعض مؤرخین نے آپ کی کنیت ”ابو عدی“ نقل کی ہے۔ یہ قریش بلکہ تمام عربوں کے نسب کے ماہر تھے۔ مشہور قول کے مطابق حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۷ ہجری میں ہوا۔ بعض حضرات نے ۵۹ ہجری کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

نے نبی اکرم ﷺ کو اس وقت سنا تھا۔ جب میں مشرک تھا۔ اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا دل اڑ جائے گا (یعنی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے) تاہم زہری نے یہ الفاظ ہمارے سامنے بیان نہیں کیے۔

۵۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ قَاطِعٌ رَجِيمٌ. (اخرجه البخاری فی الادب)

\*\*\* محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "قطعہ رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

سفیان کہتے ہیں۔ اس سے مراد قطعہ رحمی کرنے والا ہے۔

۵۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتَنِ أَوْ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِيِّ لَا طَلَقْتُهُمْ لَهُ. يَعْنِي أُسَارِي بَدْرٍ، وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ فِيهِ الْخَبَرَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا يَدْعُهُ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْخَبَرَ فَرُبَّمَا قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

\*\*\* محمد بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"اگر معطم بن عدی اب زندہ ہوتا اور پھر وہ ان قیدیوں کے بارے میں مجھ سے بات چیت کرتا، تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔"

نبی اکرم ﷺ کی مراد بدر کے قیدی تھے۔

(امام حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں) جب سفیان اس نوعیت کی حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں حدیث کے الفاظ بھی ذکر کرتے تھے تو وہ انشاء اللہ ضرور کہا کرتے تھے۔ وہ اسے ترک نہیں کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ اس میں روایت کے الفاظ بیان نہیں کرتے تھے تو بعض اوقات انشاء اللہ کہہ دیتے تھے اور بعض اوقات انشاء اللہ نہیں کہتے تھے۔

۵۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَضَلُّتُ بَعِيرًا إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هَذَا مِنَ الْحُمْسِ مَا شَأْنُهُ هَاهُنَا؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْأَحْمَسُ الشَّدِيدُ عَلَى دِينِهِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُسَمِّي الْحُمْسَ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ قَدْ اسْتَهْوَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ إِنْ عَظَّمْتُمْ غَيْرَ حَرَمِكُمْ اسْتَحَفَّ النَّاسُ بِحَرَمِكُمْ، فَكَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ. (ايضا)

\*\*\* محمد بن جبیر رحمہ اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن میرا اونٹ گم ہو گیا۔ میں اس کی تلاش میں عرفہ آیا تو

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا ان کا تو تعلق خمس (یعنی قریش) کے ساتھ ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

سفیان کہتے ہیں: خمس اس شخص کو کہا جاتا ہے جو دینی اعتبار سے سخت ہو قریش کا نام ”خمس“ رکھا گیا تھا۔ کیونکہ شیطان نے انہیں ایک غلط فہمی کا شکار کر دیا تھا۔ اس نے انہیں یہ کہا۔ کہ اگر تم لوگ اپنے حرم سے باہر کی جگہ کی تعظیم کرو گے، تو لوگ تمہارے حرم کی حدود کو کم تر محسوس کرنا شروع کر دیں گے۔ اس لیے وہ لوگ حرم کی حدود سے باہر نہیں جاتے تھے۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ - أَخُو عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى بَنِي فِزَارَةَ - عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقِفُ سِنِّيهِ كُلَّهَا بِعَرَفَةَ .

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ عرفہ میں ہی وقوف کیا ہے۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وَلِيْتُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَى سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

(اخرجه البيهقي في الصلوة)

\*\*\* حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے بنو عبدالمطلب (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اے بنو عبدمناف! اگر تم اس معاملے کے نگران ہو، تو کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے یا نماز ادا کرنے سے منع نہ کرنا۔ خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

## ۷۵ - مسند خالد بن الوليد

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَجِيحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: تَنَاوَلَ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ بِشَيْءٍ، فَكَلَّمَهُ فِيهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقِيلَ لَهُ: أَغَضِبْتَ الْأَمِيرَ. فَقَالَ خَالِدٌ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ أَنْ أُغْضِبَهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدَّهُمْ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

✽ ✽ خالد بن حکیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے کسی شخص پر ناراض ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ان سے بات چیت کی تو ان سے کہا گیا: آپ امیر کے سامنے غصے کا اظہار کر رہے ہیں تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے: میں ان پر غصہ نہیں کر رہا۔ میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے شدید عذاب اس شخص کو ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو شدید ترین عذاب دیتا تھا۔“

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو مخزوم“ سے ہے۔ آپ کی کنیت ”ابو سلیمان“ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سگی خالہ ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے معززین میں سے ایک تھے۔ قریش کے لشکر کا سامان جمع کرنا اور لڑائی کے وقت سب سے آگے ہونا انہی کے ذمے تھا۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ انہی کرامتوں نے دور سے ان حضرات کو آتے ہوئے دیکھ کر اپنے اصحاب سے یہ ارشاد فرمایا تھا: ”مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف بھیج دیئے ہیں“۔ آپ کا خاص لقب ”سیف اللہ (اللہ تعالیٰ کی تلوار)“ ہے۔ ان کے پاس ایک ٹوپی تھی جسے پہن کر یہ جنگ میں شریک ہوا کرتے تھے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا اور ان کا یہ ایک عقیدہ تھا کہ اس موئے مبارک کی برکت کی وجہ سے فتح نصیب ہوتی ہے۔ شام میں ”حمص“ کے مقام میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔ بعض روایات کے مطابق ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ میں ۲۱ ہجری میں ہوا۔

## ۷۶ - مسند عبد الرحمن بن أبي بكر

حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا بَابُ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ يَقُولُ مُتَّصِلٌ. (اخرجه البخارى فى العمرة)

\*\*\* حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھائیں اور ”تنعیم“ سے انہیں عمرہ کروادیں۔

سفیان کہتے ہیں: یہ روایت شعبہ کی شرط کے مطابق ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں، انہوں نے یہ خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا، وہ یہ کہتے ہیں۔ اس طرح روایت متصل ہو جاتی ہے۔

## ۷۷ - مسند صفوان بن أمية

حضرت صفوان بن أمية رضي الله عنه سے منقول روایات

۵۷۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: عَرَسَ بِي أَبِي فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ فَدَعَا النَّاسَ فِي وَلِيْمَةٍ لَنَا، وَكَانَ فِيمَنْ أَتَانَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ: انْتَهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُوَ أَهْنَا وَأَمْرًا أَوْ أَهْنَا وَأَبْرًا. (اخرجه الترمذی فی الاطعمة)

✽✽ عبد اللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضي الله عنه کے عہد خلافت میں میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے ہمارے ولیمے پر لوگوں کی دعوت کی تو جو لوگ ہمارے ہاں آئے ان میں حضرت صفوان بن أمية رضي الله عنه بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگ دانت کے ذریعے نوچ کر گوشت کو کھاؤ۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”یہ بھوک کو زیادہ بہتر طور پر ختم کرتا ہے اور معدے پر بوجھ بھی نہیں بنتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ بھوک کو زیادہ بہتر طور پر ختم کرتا ہے اور سلامتی سے زیادہ قریب ہے۔“



## ۷۸ - مُسْنَدُ عَثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِي مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّي: صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِهِمْ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عُمَانَ بْنَ طَلْحَةَ عَنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بَعْدَ دُخُولِهِ الْكَعْبَةَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنِي الْكَبِشِ فِي الْبَيْتِ فَنَسِيتُ أَنْ أُمْرِكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمَّرَهُمَا، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ. (اخرجه ابوداؤد في المناسك)

\*\*\* صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں۔ بنو سلیم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی دعا کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

”میں نے بیت اللہ میں دبنے کے سینگ دیکھے تھے تو یہ خیال نہیں رہا کہ میں تمہیں ہدایت دیتا کہ تم انہیں ڈھانپ دو تو اب تم انہیں ڈھانپ دو۔ کیونکہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازی کی توجہ کو منتشر کرنے کا باعث ہو۔“

## ۷۹ - مُسْنَدُ عَمْرُو بْنِ حَرِيْثٍ

حضرت عمرو بن حریش رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَاوِرُ الْوَرَّاقُ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

\*\*\* جعفر بن عمرو بن حریش رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

۵۷۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيحٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ (وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَّعَسَ) (ايضا)

\*\*\* حضرت عمرو بن حریش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَّعَسَ (یعنی سورہ تکویر) کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

## ۸۰ - مسند مطيع بن الأسود

حضرت مطيع بن اسود رضي الله عنه سے منقول روایات

۵۷۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَكَانَ مِنْ عَصَاةِ قُرَيْشٍ مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا، وَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ مِنْ عَصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُهُ يَقُولُ مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ: لَا يُقْتَلُ قُرَيْشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا. قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي عَلَى الْكُفْرِ. (اخرجه مسلم في الجهاد)

\*\*\* حضرت مطيع بن اسود رضي الله عنه ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کا نام عاص تھا اور ان کا تعلق قریش کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطيع رکھ دیا۔ قریش کے ”عاص“ نامی افراد میں صرف انہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ بیان کرتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔  
 ”آج کے دن کے بعد کبھی بھی کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔“  
 سفیان کہتے ہیں: یعنی اس کے کفر کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔

## ۷۱ - مسند عبد اللہ بن زمعة

حضرت عبد اللہ بن زمعة رضی اللہ عنہ سے منقول روایت

۵۷۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ فَقَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنْعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ. ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَيَضْرِبُهَا ضَرْبَ الْعَبْدِ، ثُمَّ يُعَانِقُهَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ. قَالَ وَعَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: وَلِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ (اخرجه البخارى فى التفسير)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن زمعة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا تذکرہ کیا۔ جس نے حضرت (یونس علیہ السلام) کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے ایک ایسا شخص آگے بڑھا جو اپنی قوم میں صاحب حیثیت تھا۔ جس طرح ابو زمعہ ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ”تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کی طرف جاتا ہے اور اسے یوں مارتا ہے جیسے غلام کو مارا جاتا ہے۔ پھر وہ دن کے آخری حصے میں اسے گلے لگا لیتا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنے پر بھی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

”کوئی شخص ایسے عمل پر کیوں ہنستا ہے۔ جو وہ خود کرتا ہے۔“

## ۸۲ - مسند عمر بن ابی سلمة

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نُعَيْمٍ: وَهَبَ بَنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ يَدِي طَيْشَ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ إِذَا أَكَلْتَ فَسَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. فَقَالَ: فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدَهُ. (اخرجه البخارى فى الاطعمه)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر تربیت کم سن لڑکا تھا (ایک مرتبہ کھانا کھاتے ہوئے) میرا ہاتھ پیالے میں گردش کر رہا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔“

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد میرا کھانے کا یہی طریقہ رہا ہے۔

۵۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتِمِلًا بِهِ.

(اخرجه البخارى فى الصلوة)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑا اوڑھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(\*) حضرت عمر بن ابوسلمہ بن ابواسد رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش سے ہے۔ ان کی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اس حوالے سے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے صاحبزادے ہیں۔ یہ سن ۲ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۹ برس تھی۔ جنگ جمل میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا انتقال عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں ۸۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث منقول ہیں۔ ان سے احادیث نقل کرنے والوں میں سعید بن مسیب ابوامامہ بن اہل حنیف اور عروہ بن زبیر جیسے حضرات شامل ہیں۔

## ۸۳ - مسند الحارث بن مالك

حضرت حارث بن مالك رضي الله عنه سے منقول روایات

۵۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَرِّصَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ: لَا تُغْزَى مَكَّةَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا. قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ: عَلَى الْكُفْرِ. (اخرجه الترمذی فی السیر)

حضرت حارث بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے:

”آج کے دن کے بعد مکہ پر کبھی حملہ نہیں کیا جاسکے گا۔“

سُفْيَانُ کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے، کفر کی بنیاد پر ایسا نہیں ہوگا۔

۵۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي الْخُوَارِ مَوْلَى لِنَيْبِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مَالِكِ ابْنَ الْبَرِّصَاءِ فِي الْمَوْسِمِ يُنَادِي فِي النَّاسِ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ. (اخرجه الطبرانی فی الكبير)

حضرت حارث بن مالک رضي الله عنه حج کے دنوں میں لوگوں میں اعلان کرتے تھے۔

سُفْيَانُ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص کوئی جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔“

## ۸۴ - مسند کرز بن علقمة الخزاعی

حضرت کرز بن علقمة خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ كُرْزَ بْنَ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِلْإِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهَى؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوْ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ. قَالَ: ثُمَّ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ الْفِتْنُ كَأَنَّهَا الظُّلُّ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: كَلَّا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَى؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُوذَنَّ فِيهَا أَسْوَدٌ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْأَسْوَدُ الْحَيَّةُ إِذَا أَرَادَ أَنْ تَنْهَشَ تَنْتَصِبُ هَكَذَا وَرَفَعَ الْحُمَيْدِيُّ يَدَهُ ثُمَّ تَنْصَبُ. قَالَ سُفْيَانُ حِينَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ: لَا نُبَالِي إِلَّا يُسْمَعُ هَذَا مِنْ ابْنِ شَهَابٍ. (اخرجه البيهقي في الدلائل)

حضرت کرز بن علقمة خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اسلام کی کوئی انتہاء ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں“۔ عرب یا عجم سے تعلق رکھنے والا جو بھی گھرانہ ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے تو اللہ تعالیٰ ان پر اسلام کو داخل کر دیتا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد فتنے ہوں گے۔ یوں جیسے وہ بادل ہوتے ہیں۔ ان صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اگر اللہ نے چاہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہوگا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس وقت میں لوگوں کے بہت سے گروہ اس کی طرف مائل ہو جائیں گے اور وہ آپس میں قتل و غارت گری کرنے لگیں گے۔

زہری کہتے ہیں: اسود سے مراد سانپ ہے۔ جب وہ کسی کو ننگے کا ارادہ کرتا ہے تو یوں کھڑا ہوتا ہے۔ پھر حمیدی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے کھڑا کر کے دکھایا۔ سفیان جب یہ روایت بیان کرتے تھے تو ساتھ یہ کہا کرتے تھے۔ تمہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اگر تم نے یہ روایت ابن شہاب کی زبانی نہیں سنی (یعنی میں نے اسے من وعن تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے۔)

## ۸۵ - مسند أبي شريح الكعبي

حضرت ابو شريح کعبي رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. (اخرجه الطبرانی فی مکارم الاخلاق)

\*\*\* حضرت ابو شريح کعبي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے۔“

۵۸۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَكَلِيلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ. (متفق عليه)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو شريح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے جو اس سے زیادہ ہوگی وہ صدقہ ہوگا۔ مہمان کا اہتمام کے ساتھ کھانا ایک دن اور ایک رات کیا جائے گا اور مہمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ مقیم رہے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے۔“



## ۸۶ - مسند ابن مربع الأنصاري

حضرت ابن مربع الأنصاري رضي الله عنه سے منقول روایات

۵۸۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: أَتَانَا ابْنُ مَرْبَعِ الْأَنْصَارِيِّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرُو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ - قَالَ - فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ: كُونُوا عَلَيَّ مَشَاعِرِكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّكُمْ عَلَى إرْثٍ مِنْ إرْثِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: اثْبُتُوا - وَرُبَّمَا قَالَ: أَيُّكُمْ إِبْرَاهِيمَ. (اخرجه ابوداؤد في المناسك)

\*\*\* حضرت یزید بن شیبان رضي الله عنه بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن مربع الأنصاري رضي الله عنه ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت عرفہ میں ایسی جگہ وقوف کیے ہوئے تھے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقوف کی جگہ سے دور تھی انہوں نے بتایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تم اپنے اسی مقام تک رہنا کیونکہ تم حضرت ابراہیم عليه السلام کی وراثت کے وارث ہو۔“

امام حمیدی رحمته اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ کہا کرتے تھے۔ کہ تم ان الفاظ کو یاد رکھو اور بعض اوقات یہ کہتے تھے: تم اپنے جدا مجد حضرت ابراہیم عليه السلام کے وارث ہو۔

## ۸۷ - مسنَدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ

حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ بِنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمُطَّلِبَ بْنَ أَبِي وَدَاعَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَيْتِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ. (اخرجه الموصلي في مسند)

\*\*\* حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنوسہم کے دروازے کے قریب نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔

۵۸۹- قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَوْلَا عَنْ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ كَيْسَ هُوَ عَنْ أَبِيهِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْمُطَّلِبِ. (اخرجه النسائي في الحج)

\*\*\* سفیان کہتے ہیں: ابن جریج نے پہلے یہ روایت کثیر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی تھی۔ پھر جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ میرے والد کے حوالے سے منقول نہیں ہے میرے گھر کے ایک فرد نے یہ بات بیان کی ہے۔ انہوں نے حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

## ۸۸ - مُسْنَدُ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ النَّوْفَلِيِّ

حضرت عقبہ بن حارث نوفلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي إِيَّابٍ فَجَاءَتْ امْرَأَةً سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا. فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَنِّي يَمِينَهُ فَسَأَلْتُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ عَنِّي يَسَارِهِ فَسَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا سَوْدَاءُ وَإِنَّهَا وَإِنَّهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟ (اخرجه البخاری فی الحج)

\*\*\* حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے ابو ایاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی، تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور بولی۔ میں نے تم دونوں (میاں، بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دائیں طرف سے حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض کیا۔ پھر میں بائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھ سے اعراض کیا۔ پھر میں سامنے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک سیاہ فام عورت ہے اور وہ یہ ہے اور وہ ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب بات بیان کر دی گئی ہے، تو پھر اب کیا ہو سکتا ہے۔“

(۲) ان کا نسب یہ ہے: عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف۔ ان کا تعلق قریش سے ہے۔ ان کی کنیت ”ابوسروہ“ ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ابوسروہ ان کے بھائی تھے اور یہ دونوں بھائی فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے۔ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔

## ۸۹ - مسند عبد اللہ بن عمرو

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۹۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: أَرْمِ وَلَا حَرَجَ. وَقَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدْبَحْ وَلَا حَرَجَ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: هَذَا مِمَّا حَفِظْتَ مِنَ الزُّهْرِيِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَأَنَّهُ يَسْمَعُهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ طَوِيلًا فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ بَلِيلٌ: فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: لَمْ أَحْفَظْهُ فَقَالَ: صَدَقَ لَمْ أَحْفَظْهُ كُلَّهُ، وَأَمَّا هَذَا فَقَدْ اتَّقَنْتُهُ. (اخرجه البيهقي في الحج)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کر لو۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور صاحب آئے انہوں نے عرض کی۔ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو۔ کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان سے یہ کہا گیا: آپ نے زہری کی زبانی یہ روایت یاد کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! گویا کہ وہ اس وقت بھی اسے سن رہے تھے۔ تاہم یہ روایت طویل ہے۔ میں نے اس میں سے صرف اس حصے کو یاد رکھا ہے۔ تو بلیل نے ان سے کہا: (ایک قول کے مطابق اس کا نام بلیل بن حرب ہے) عبد الرحمن بن مہدی تو آپ کے حوالے سے یہ کہتے ہیں آپ نے یہ بات بیان کی ہے مجھے یہ روایت یاد نہیں ہے۔

تو وہ بولے: اس نے ٹھیک کہا ہے مجھے یہ روایت مکمل طور پر یاد نہیں ہے، تاہم جہاں تک اس حصے کا تعلق ہے تو یہ مجھے یقینی طور پر یاد ہے۔

۵۹۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُهُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا

جَهَالًا فَسَالُواهُمْ فَأَفْتَوْهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا .

قَالَ عُرْوَةُ: ثُمَّ لَبِثْتُ سَنَةً ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ فِي الطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي بِهِ .

(اخرجه البخاری فی العلم)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں کے دلوں میں سے نکال لے گا بلکہ وہ اسے علماء کو قبض کر کے قبض کرے گا۔ پھر وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے وہ ان سے مسئلے دریافت کریں گے تو وہ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود انہیں جواب دیں گے۔ وہ لوگ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

عروہ کہتے ہیں۔ پھر کئی سال گزر گئے۔ پھر میری ملاقات طواف کے دوران حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں بتایا۔

۵۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَخْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْعَاصِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً . فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُرْقَتِ . (متفق عليه)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص برتنوں سے منع کر دیا تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہر شخص کے پاس مشکیزہ نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایسا مٹکا استعمال کرنے کی اجازت دی جو مزفت نہ ہو۔

۵۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَصَلَتَانِ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ وَلَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ . قَالُوا: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُسَبِّحُ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُ عَشْرًا، وَتُحَمِّدُ عَشْرًا، وَتُسَبِّحُ عِنْدَ مَنَامِكَ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدُ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ . ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: أَحَدَاهُنَّ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ . فَذَلِكَ مِائَتِينَ وَخَمْسِينَ بِاللِّسَانِ، وَالْفَانَ وَخَمْسِمِائَةَ فِي الْمِيزَانِ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَيْكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ الْفَى سِتِّئَةٍ وَخَمْسِمِائَةَ سِتِّئَةٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ لَهُ: أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَقُومَ وَلَمْ يَقُلْهَا . قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا أَوَّلُ شَيْءٍ سَأَلْنَا عَطَاءً عَنْهُ . وَكَانَ أَيُّوبُ أَمَرَ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ عَطَاءُ الْبَصْرَةَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْأَلُوهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ .

(اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”دو عادات ایسی ہیں جو آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں، جو بھی مسلمان ان کو باقاعدگی سے سرانجام دے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ دونوں کون سی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا، 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا، 10 مرتبہ الحمد للہ پڑھنا۔ اور سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا۔ 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔“

پھر سفیان نے یہ بات بیان کی ان میں سے کوئی ایک کلمہ 34 مرتبہ ہے تو یوں یہ روزانہ زبان کے اعتبار سے 250 کلمات ہو جائیں گے اور نامہ اعمال میں 2500 کلمات ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے گنتی کر کے یہ بتایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص ایسا ہے جو روزانہ 2500 گناہ کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! انہیں باقاعدگی سے پڑھا کیوں نہیں جاسکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو۔ فلاں چیز یاد کرو یہاں تک کہ آدمی اٹھ جاتا ہے (یعنی نماز کے بعد اٹھ جاتا ہے اور ان کلمات کو نہیں پڑھتا ہے۔“

یہ وہ پہلی روایت ہے جس کے بارے میں ہم نے عطاء سے سوال کیا تھا۔ جب عطاء بصرہ آئے تو ایوب نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کی خدمت میں جائیں اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کریں۔

۵۹۵- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَاقْرَبْ بِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنَ الصَّوَّافِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فَاقْرَبْ بِهِ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأَضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا.

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ ہجرت پر آپ ﷺ کی بیعت کروں۔ اور میں اپنے ماں، باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنساؤ۔“

۵۹۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ: السَّائِبِ بْنِ فَرُوحَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدُ.

(اخرجه البخاري في الجهاد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ

ہیں۔

”تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔“

۵۹۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرَنَا. (اخرجه ابودائود في الادب)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حق کو پہچانتا نہیں ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

۵۹۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورَةً فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهَا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيُرْمِي بِهَا. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ فِيهِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ صُهَيْبِ الْحَدَّاءِ. فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ عَمْرًا قَطُّ قَالَ صُهَيْبُ الْحَدَّاءِ مَا قَالَ إِلَّا صُهَيْبٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ.

(اخرجه البيهقي في الضحايا)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص چڑیا یا اس سے چھوٹے کسی جانور کو ناحق طور پر مار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مارنے کے بارے میں اس سے حساب

لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا حق کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہ کہ اسے ذبح کر کے اسے کھالے اور یہ کہ اس کا سر مکمل طور پر الگ کر کے اسے پھینک نہ دے۔“

سفیان سے کہا گیا: حماد بن زید اس روایت میں یہ کہتے ہیں: عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت صہیب الحداء کے حوالے سے نقل کی ہے

تو سفیان بولے: میں نے عمرو کو کبھی بھی صہیب الحداء کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔ وہ تو صرف یہ کہتے تھے صہیب جو عبد اللہ بن

عامر کے غلام ہیں۔

۵۹۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُقْسِطُونَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنِ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكَلَّتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا. (اخرجه مسلم في الامارة)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں طرف ہوں گے حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو والی (یعنی حاکم یا قاضی) نہیں بنائے گئے۔ لیکن وہ اپنے فیصلے اور اپنے گھر والوں کے بارے میں انصاف سے کام لیتے ہیں۔“

۶۰۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. (اخرجه البخارى فى التهجد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ نصف رات سوئے رہتے تھے۔ پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے رہتے تھے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے تھے۔“

۶۰۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا هَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ عَيْنَكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، فَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَأَفْطِرْ. (ايضا)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے یہ پتہ چلا ہے تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو روزانہ دن کے وقت نفل روزہ رکھ لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم ایسا نہ کرو۔ تمہاری دونوں آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری نظر کمزور ہو جائے گی۔ تم خود کمزور ہو جاؤ گے۔ تم نوافل بھی پڑھا کرو۔ اور سو بھی جایا کرو۔ نفل روزہ رکھ بھی لیا کرو۔ اور چھوڑ بھی دیا کرو۔“

۶۰۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَابُوسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ



الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ أَهْلُ السَّمَاءِ - (اخرجه الترمذی فی البر والصلة)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”رحم کرنے والوں پر رحمن بھی رحم کرتا ہے۔ تم لوگ اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والے تم پر رحم کریں گے۔“

۶۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَابُوسٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا

وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ - (اخرجه البغوی فی شرح السنة)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”رحم‘ رحمن سے ماخوذ ہے جو شخص اسے ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے۔ جو شخص اسے کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے

ٹکڑے کر دیتا ہے۔“

۶۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ

جَبْرِ عَنْ مُحَرِّزِ بْنِ قَيْسِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَقَالَ لِقَيْمِهِ: هَلْ أَهْدَيْتَ

لِجَارِنَا الْيَهُودِيَّ شَيْئًا؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا زَالَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ - (اخرجه ابوداؤد فی الادب)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت ایک بکری ذبح کی گئی انہوں نے اپنے

ملازم سے یہ کہا: تم ہمارے یہودی پڑوسی کو بھی تحفہ بھجوادو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث

قرار دے دیں گے۔“

۶۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَفَطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ

الْحَنَاطُ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْوَأَصِلُ

بِالْمُكَافِيءِ، وَلَكِنَّ الْوَأَصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَةُ وَصَلَهَا - (اخرجه البخاری فی الادب)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بدلہ دینے والا صلہ‘ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا۔ صلہ‘ رحمی کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے جب اس کے رشتے کے حق کو پامال

کیا جائے تو وہ اس وقت رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے۔“

۶۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ جَالِسٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ

حَدَّثَنِي بِشَىءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثُنِي عَنِ الْعَدْلِيِّينَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرُو سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ. أَوْ قَالَ: مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ. (اخرجه البخارى فى الايمان)

\*\*\* امام شعیبی بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آ کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ بولا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے۔ جو آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ آپ دو عادل راویوں کے حوالے سے مجھے حدیث نہ سنائیے گا، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو برائی سے لاتعلقی اختیار کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس سے لاتعلقی اختیار کرے۔“

۶۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعَدْلَيْنِ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم دو عادل راویوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَنْزٍ وَجَدَهُ رَجُلٌ: إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهُ الْفِي قَرْيَةٍ مَسْكُونَةٍ أَوْ فِي سَبِيلٍ مَيْتَاءٍ فَعَرِّفْهُ، وَإِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهُ الْفِي خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ أَوْ فِي قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُونَةٍ أَوْ غَيْرِ سَبِيلٍ مَيْتَاءٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ. (اخرجه ابوداؤد فى اللقطة)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص کو خزانہ ملا، تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر تمہیں یہ کسی رہائشی آبادی سے ملا ہے یا کسی عام گزرگاہ سے ملا ہے، تو تم اس کا اعلان کرتے رہو لیکن اگر تمہیں یہ زمانہ جاہلیت کے کسی کھنڈر سے ملا ہے یا غیر رہائشی آبادی سے ملا ہے یا عام گزرگاہ سے ہٹ کر کسی راستے سے ملا ہے، تو پھر اس میں اور ”رکاز“ میں ”خمس“ کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

۶۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ - وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ عَجَلَانَ أَحْفَظُ - عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الدَّرِّ فِي صُورِ النَّاسِ، يَعْلُوهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي النَّارِ يُقَالُ لَهُ بُولَسُ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْبَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ عَصَارَةَ أَهْلِ النَّارِ. (اخرجه الترمذى فى صفة القيامة)

❀❀ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو انسانوں کی شکل میں چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں کر کے زندہ کیا جائے گا ہر چھوٹی چیز بھی ان سے بڑی ہوگی (یا ان کے اوپر سے گزر جائے گی) پھر انہیں ہانک کر جہنم میں موجود قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا۔ جس کا نام ”بولس“ ہے ان پر لکڑیوں کی آگ غالب آجائے گی۔ اور انہیں ”طینت النجبال“ یعنی اہل جہنم (کے خون اور پیپ وغیرہ) کا نچوڑ پلایا جائے گا۔“

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَتَّقُوهُ. (اخرجه مسلم في الزكوة)

❀❀ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے جن لوگوں کو خوراک فراہم کرنا اس کی ذمہ داری ہے وہ انہیں ضائع کر دے (یعنی ان کی ضروریات کا بندوبست نہ کرے)“

## ۹۰ - مسند معاوية بن أبي سفيان

حضرت معاوية بن ابوسفيان رضي الله عنه سے منقول روایات

۶۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخْرَجَ مِنْ كِمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: أَيُّنَ عُلَمَاءُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.

(اخرجه البخاری فی الانبیاء)

✽ ✽ حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میں نے عاشورہ کے دن حضرت معاویہ بن ابوسفيان رضي الله عنه کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا۔ انہوں نے اپنی آستین میں سے بالوں کی ”وگ“ نکالی۔ اور بولے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہو گئے جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا۔“

(✽) حضرت معاویہ بن صخر بن حرب کا تعلق قریش کی شاخ ”بنو امیہ“ سے ہے۔ ان کے والد ابوسفيان قریش کے بڑے سرداروں میں سے ایک تھے جبکہ ان کی والدہ ہند کے والد عتبہ کا شمار قریش کے بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا۔ ایک روایت کے مطابق صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت معاویہ رضي الله عنه نے اسلام قبول کر لیا تھا، لیکن انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا۔ غزوہ حنین میں یہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت معاویہ رضي الله عنه کو کاتبین وحی میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عمر رضي الله عنه نے اپنے دور حکومت میں حضرت معاویہ رضي الله عنه کو شام کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ایک روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ نے حضرت معاویہ رضي الله عنه کے لئے یہ دعا کی تھی۔ ”اے اللہ! تو اسے ہادی اور مہدی بنا دے تاکہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں۔“ حضرت ابن عباس رضي الله عنه فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضي الله عنه فقیر صحابی ہیں۔ حضرت امام حسن رضي الله عنه کی دست برداری کے بعد حضرت معاویہ رضي الله عنه مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ منتخب ہوئے اور بیس سال تک خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد ساٹھ سن ہجری میں رجب کے مہینے میں آپ کا انتقال ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۸ برس تھی۔ بعض روایت کے مطابق ۸۶ برس تھی۔ مرتے وقت آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو اس قیص میں کفن دیا جائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت معاویہ رضي الله عنه کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ تراشے ہوئے ناخن تھے۔ انہوں نے یہ وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد انہیں میرے منہ اور آنکھوں پر رکھ دیا جائے اور میرا معاملہ سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات کے سپرد کر دیا جائے۔ مرتے وقت ان کے یہ الفاظ تھے کہ اے کاش! میں مکہ میں رہنے والا قریش کا ایک عام فرد ہوتا اور حکومت کے معاملے میں ملوث نہ ہوتا۔

۶۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ.

(اخرجه البخارى فى الصيام)

✽✽ حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں۔ میں نے عاشورہ کے دن حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر موجود تھے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو تم میں سے جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے۔ وہ روزہ رکھ لے۔“

۶۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنِّي قَدْ بَدَنْتُ، فَمَهْمَا أَسْبَقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبَقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ.

(اخرجه ابن حزم فى المحلى)

✽✽ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔ رکوع میں جاتے وقت میں جو تم سے پہلے جاؤں گا تو تم مجھے اس وقت پا لو گے کہ جب میں اٹھ رہا ہوں گا اور سجدے میں جاتے وقت میں جتنا بھی تم سے آگے نکلا ہوں گا تو تم مجھے اس وقت پا لو گے جب میں اٹھ رہا ہوں گا۔“

۶۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَإِنِّي قَدْ بَدَنْتُ. (ايضا)

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”اب میرا جسم وزنی ہو گیا ہے۔“

۶۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنْبِهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ - قَالَ وَأَطَعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ - يُحَدِّثُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَهُ لَهْ مِنِّي الْمَسْأَلَةُ، فَأَعْطِيَهُ إِيَّاهُ وَأَنَا لَهُ كَارِهِةٌ فَيَبَارِكُ لَهْ فِي الْإِذَى أَعْطَيْتُهُ. (اخرجه مسلم فى الزكوة)

✽✽ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”کسی سے کچھ مانگتے ہوئے گڑ گڑایا نہ کرو۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص مجھ سے مانگے گا اور اس کا مانگنا میری طرف

سے اس چیز کو اس کے لیے نکالے گا اور میں وہ چیز اسے دے دوں گا۔ حالانکہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہوگی تو میں نے جو چیز اسے دی ہوگی اس میں اسے برکت نصیب ہوگی۔“

۶۱۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: هَذِهِ حُجَّةٌ عَلَى مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عِنْدَ الْمَرْوَةِ، يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ حِينَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ یہ چیز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت ہے یعنی انہوں نے یہ جو کہا کہ میں نے ایک دیہاتی کی قینچی کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مروہ پہاڑ کے قریب چھوٹے کیے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے سے منع کیا تھا۔

۶۱۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ. فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَقُولُ: وَأَنَا أَشْهَدُ. وَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ. ثُمَّ يَسْكُتُ. (اخرجه البخاری فی الآذان)

\*\*\* حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب مؤذن نے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہا۔ جب مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ جب مؤذن نے اشہد ان محمدًا رسول اللہ پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

۶۱۸- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ایضاً)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

## ۹۱ - مسند عبد اللہ بن عمر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۶۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ أَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

۶۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

(○) آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان بنو عدی سے ہے۔ آپ نے بچپن میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا۔ اس بات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی کنسی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ البتہ غزوہ احد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوہ احد میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: غزوہ احد میں بھی آپ کو کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں کیا گیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتویٰ دینے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ذاتی طور پر نہایت متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے۔ اہل شام آپ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے مسلمانوں کو کسی بھی قسم کے اختلاف سے بچانے کے لئے اس کو قبول نہیں کیا۔ آپ نے کبھی بھی کسی فتنے سے متعلق معاملے میں شرکت نہیں کی۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت نہیں کی لیکن بعد میں آپ کو اپنے اس عمل پر افسوس ہوا۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے دنیا میں کسی بھی بات کے معاملے میں کسی بھی چیز کی آرزو نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر باغیوں کے ساتھ لڑائی کیوں نہیں کی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہیں (کہ نہ دنیا ان کی طرف جھکی ہو اور نہ وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہیں) (کہ نہ دنیا ان کی طرف جھکی ہو اور نہ وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہیں)۔ یہ بکثرت صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت شامل ہے جن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے سالم رضی اللہ عنہ، حمزہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع اور سالم بھی شامل ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تین ماہ بعد سن ۷۲ ہجری میں ہوا۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. (ایضاً)

✽✽ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے۔“

۶۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ایضاً)

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (متفق علیہ)

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ بَلَلاَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا آذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

(اخرجه البخاری فی الآذان)

✽✽ سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔  
”بلال رات کے وقت ہی اذان دے دیتا ہے، تو تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک تم ابن ام مکتوم کی اذان نہیں سنتے۔“

۶۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ امْرَأَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا. قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ أَنَّهُ بِاللَّيْلِ.

(ایضاً)

✽✽ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔  
”جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے، تو وہ اسے منع نہ کرے۔“  
سفیان کہتے ہیں۔ علماء کا یہ خیال ہے یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

۶۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَدِيٍّ وَكَانَ مَعِيَ وَلَا مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلدِّيِّ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَشَمْرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ.

(اخرج مسلم فی البيوع)



❖ ❖ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔  
 ”جو شخص کسی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کے پاس مال موجود ہو تو اس غلام کا مال اس شخص کی ملکیت ہوگا۔ جس نے اسے فروخت کیا ہے۔ البتہ اگر خریدار اس کی شرط عائد کر دیتا ہے تو حکم مختلف ہوگا۔ اور جو شخص بیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ فروخت کرے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا۔ البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)“

۶۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَدَوَّ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعُ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (اخرجه البخاری فی الاذان)

❖ ❖ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ ﷺ نے دونوں کندھوں تک دونوں ہاتھ بلند کیے۔ پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی آپ ﷺ نے رفع یدین کیا تاہم آپ ﷺ نے دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

۶۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَاقِدٍ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصْبَةً حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ.

(اخرجه البخاری فی جزء رفع الیدین)

❖ ❖ نافع بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے اور اٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کر رہا تو وہ اسے کنکریاں مارتے تھے یہاں تک کہ وہ رفع یدین کرنے لگتا۔

۶۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(اخرجه مسلم فی صلوة المسافرين)

❖ ❖ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

۶۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهْوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ. (اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

❖ ❖ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو اور وہ رات

دن اس کے ساتھ قائم رہتا ہو (یعنی اسے پڑھتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ رات، دن اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا رہتا ہو۔“

۶۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. (اخرجه البخاری فی الاستیذان)

\*\*\* سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”تم لوگ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑا کرو۔“

۶۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللَّهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعُقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرَ أَيْرُوِيَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ. فَقَالَ: حَدَّثَنَا وَاللَّهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا ذَكَرَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

(اخرجه البخاری فی جزاء الصيد)

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں، حل یا حرم میں انہیں قتل کرنے والے کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلہ کتا۔“

سُفْيَانَ سے کہا گیا: معمر نے یہ روایت زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے تو وہ بولے: اللہ کی قسم۔ زہری نے یہ روایت سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے نقل نہیں کیا۔

۶۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصْرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَابْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ. قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ أَبَدًا يَقُولُ فِيهِ زَيْدٌ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ. (اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”دودھاریوں والے اور دم کٹے ہوئے سانپوں کو مار دو۔ کیونکہ یہ بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو جو بھی سانپ ملتا تھا وہ اسے مار دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا۔ وہ ایک سانپ تلاش کر رہے تھے تو وہ بولے: نبی اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے

والے سائپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں۔ زہری ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا۔

۶۳۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّومُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرَاةِ، وَالدَّارِ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِيهِ عَنْ حَمْزَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَمْزَةَ قَطُّ. (ايضا)

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھوڑے، عورت اور گھر میں۔“

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: دیگر محدثین نے اس روایت میں یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ روایت حمزہ سے منقول ہے تو سفیان بولے: میں نے زہری کو اس روایت میں کبھی بھی حمزہ کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۳۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهُ، وَنَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعُرَايَا. (اخرجه البخارى فى الزكوة)

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پھل کے پک کر تیار ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے کھجور کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

۶۳۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهَلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ.

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں گے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔“

۶۳۶- قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكْرِيٌّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ. (اخرجه البخارى فى العلم)

(حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) مجھے یہ بات بتائی گئی ہے ویسے میں نے خود یہ بات نہیں سنی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اہل یمن یملم سے احرام باندھیں گے۔“

۶۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ. فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا إِثْرًا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ - وَكَانَ بَصِيرًا بِالْعَرَبِيَّةِ - يَقُولُ: وَلَا إِثْرًا: إِثْرُهُ عَنْ غَيْرِي أُخْبِرُ عَنْهُ أَنَّهُ حَلَفَ بِهَا.

(اخرجه مسلم في الايمان)

\*\*\* سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا: تو ارشاد فرمایا: خبردار اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ اپنے آباؤ اجداد کی قسم اٹھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کبھی بھی (باپ دادا کے نام کی) قسم نہیں اٹھائی۔

حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے محمد بن عبد الرحمن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا: جو عربی زبان پر بڑا عبور رکھتے تھے وہ یہ کہتے ہیں: روایت کے الفاظ ”ولا آثرا“ کا مطلب یہ ہے کہ یعنی میں نے کسی دوسرے کو بھی ایسا نہیں کرنے دیا جس کے بارے میں یہ بتایا گیا کہ اس نے یہ قسم اٹھائی ہے۔

۶۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ. (ايضا)

\*\*\* سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک حیا ایمان کا حصہ ہے۔

۶۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنَسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا خُفَّيْنِ، إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. (اخرجه البخاري في العلم)

\*\*\* سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے آپ ﷺ سے سوال کیا: احرام والا شخص کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا، جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ وہ موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے جوتے نہیں ملتے تو حکم مختلف ہے۔ جس شخص کو جوتے نہیں ملتے وہ موزوں کو اتنا کاٹ لے گا کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۶۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: وَلَا تَوْبَ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ. فِي الْآخِرِ الْحَدِيثِ. (ايضا)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ

ہیں:

”وہ ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو“۔

۶۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنَا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مِثْنِي مِثْنِي، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (اخرجه البخارى فى الصلوة)

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے:

”رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ادا کر لو“۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: كَيْفَ يُصَلِّي أَحَدُنَا بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْنِي مِثْنِي، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تَوْتِرُ لَكَ مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِكَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَجْوَدُهَا. (ايضا)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے (سوال یہ تھا) کوئی شخص رات کے وقت کس طرح نوافل ادا کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو کر کے۔ جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ادا کرو یہ تمہاری سابقہ تمام نماز کو طاق کر دے گی۔ سفیان کہتے ہیں: یہ روایت زیادہ بہتر ہے۔

۶۴۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةً فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .

(اخرجه البخارى فى الذبائح والصيد)

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کتا پالے، تاہم شکار کے لیے یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کا حکم مختلف ہے، تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

۶۴۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى

بَنِي مُعَاوِيَةَ فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلَابُهُمْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ . (ايضا)

\*\*\* عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بنو معاویہ کی طرف گیا، تو ہم پر ان کے

کتے بھونکنے لگے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جو شخص کوئی ایسا کتا پالے جو شکار کرنے یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو، تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

۶۴۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةً كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فَالْتَمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ مِنْهَا، أَوْ فِي السَّبْعِ الْبَوَاقِي . قَالَ سُفْيَانُ: الشُّكُّ مِنِّي لَا مِنَ الزُّهْرِيِّ . (اخرجه البخارى فى التهجد)

\*\*\* سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے

شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ فلاں فلاں رات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگوں کے خواب ایک جیسے ہیں، تو تم آخری عشرے میں طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

”باقی رہ جانے والی سات راتوں میں تلاش کرو۔“

سفیان کہتے ہیں: روایت میں یہ شک میری طرف سے ہے، زہری کی طرف سے نہیں ہے۔

۶۴۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ .

(اخرجه مسلم فى الاشربة)

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے، تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے، تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۶۴۹- قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ بَعْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّا عَرَضْنَا لَهُ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِمَّا عَرَضْنَا لَهُ. (اخرجه البيهقي في الصداق)

✽ ✽ سفیان کہتے ہیں: میں نے معمر کو سنا انہوں نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی، تو میں نے ان سے کہا: اے ابو عمرو! یہ روایت تو ابو بکر بن عبد اللہ کے حوالے سے منقول ہے۔

تو معمر بولے: ہم نے یہ روایت ان کے سامنے پیش کی تھی بعض اوقات سفیان یہ کہتے ہیں: یہ ان روایات میں سے ایک ہے جو ہم نے ان کے سامنے پیش کی تھیں۔

۶۵۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَعَلَّمَنِي فَقَالَ: إِذَا جِئْتَ فَاسْتَأْذِنْ، فَإِذَا أُذِنَ لَكَ فَسَلِّمْ إِذَا دَخَلْتَ. وَمَرَّ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَدِيدٌ يَجْرُهُ فَقَالَ لَهُ: أَيُّ بَنِي أَرْفَعٍ إِزَارَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءً. (اخرجه البخاري في فضائل الصحابة)

✽ ✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تو میں اجازت لیے بغیر ان کے ہاں اندر چلا گیا انہوں نے مجھے تعلیم دی اور فرمایا: جب تم آؤ تو پہلے اندر آنے کی اجازت لو، اگر تمہیں اجازت مل جائے، تو اندر داخل ہو کے تم سلام کرو۔

اسی دوران حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پوتا عبد اللہ بن واقد وہاں سے گزرا اس نے نیا لباس پہنا ہوا تھا، اور وہ دامن لٹکا کر چل رہا تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اپنے تہبند کو اوپر کرو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے۔“

۶۵۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ الَّتِي فِي الْحَرِّ أُمِّيَّةُ بْنُ حَفِيصِ بْنِ مَحْلِفًا مَوْلَى آلِ مَاجِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يِنَاقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ فَمَرَّ شَابٌّ قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: أَرْفَعِ إِزَارَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءً. (اخرجه مسلم في اللباس والزينة)

✽ ✽ مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عبد اللہ بن خالد کے گھر کے دروازے کے پاس موجود تھا وہاں سے ایک نوجوان گزرا جس نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تم اپنے تہبند کو اوپر کر لو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے۔“

۶۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْبٍ - وَكَانَ مِنْ عِبَادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ - قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ وَإِنَّمَا يُسْمَوْنَهَا الْعَتَمَةَ لِأَنَّهُمْ يُعْتَمُونَ عَنِ الْإِبِلِ. أَوْ قَالَ: بِالْإِبِلِ. قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْبٍ بِالشَّكِّ. (اخرجه مسلم في المساجد)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں یہ عشاء ہے، وہ لوگ اسے عتمہ کہتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت اونٹوں کے حوالے سے کام کاج کر کے فارغ ہوتے ہیں۔“

(یہاں ایک لفظ میں راوی کو شک ہے)

سفیان کہتے ہیں: ابن ابولیبید نے اسی طرح شک کے ہمراہ روایت نقل کی ہے۔

۶۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْنَاهُ مِنْهُ يُعِيدُهُ وَيُبْدِيهِ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ شُعْبَةَ اسْتَحْلَفَ عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ. قَالَ: لَكِنَّا لَمْ نَسْتَحْلِفْهُ سَمِعْنَا مِنْهُ مِرَارًا، ثُمَّ ضَحِكَ سُفْيَانُ. (اخرجه البخاری فی العتق)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

(راوی سے کہا گیا) شعبہ نے اس بارے میں عبد اللہ سے حلف لیا تھا تو وہ بولے: ہم ان سے حلف نہیں لیتے ہم نے ان سے کئی مرتبہ یہ روایت سنی ہے۔ پھر سفیان ہنس پڑے۔

۶۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ دِينَارٍ - يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ - أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَكُنَّا إِذَا بَايَعْنَاهُ يَلْقِنُنَا فَيَقُولُ: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ. (اخرجه البخاری فی الاحکام)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اطاعت و فرمانبرداری کی

بیعت کی تھی جب ہم نے بیعت کر لی تو آپ ﷺ نے ہمیں تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک تمہاری استطاعت ہوئی (تم ان احکام پر عمل کرو گے)

۶۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَصَالِحُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ. (اخرجه البخاری فی الصيد)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے



ارشاد فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور میں اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

۶۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۶۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ حَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزْوَةٍ فَأَوْفَى عَلَى فِدْفِدٍ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَيُّونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ . (اخرجه البخاری فی العمرة)

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب حج یا عمرے یا شاید کسی جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ ایک سخت اور بلند جگہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اگر اللہ نے چاہا تو ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے تمہارا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا۔“

۶۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ . قِيلَ لِسُفْيَانَ فِيهِ: سَاجِدُونَ . فَقَالَ: مَا أَخْلَقَهُ وَلَا أَحْفَظُهُ . (اخرجه البيهقي في الحج)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ ”انشاء اللہ“۔

سفیان سے کہا گیا: اس میں یہ الفاظ ہیں:

”سجدہ کرنے والے ہیں“ تو وہ بولے: نہ تو یہ الفاظ اس کے مناسب ہیں اور نہ ہی مجھے یہ الفاظ یاد ہیں۔

۶۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَصَالِحُ بْنُ قَدَامَةَ الْجَمَحِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ .

(اخرجه البخاری فی الاستيذان)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں۔“

۶۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَنَاجَى وَهُمْ ثَلَاثَةٌ دَعَا رَابِعًا. (اخرجه مسلم في السلام)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی میں بات نہ کریں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب کسی شخص سے سرگوشی میں بات کرنی ہوتی اور وہاں تین افراد موجود ہوتے تو وہ چوتھے کو بلا لیا کرتے تھے۔

۶۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِيَحْيَى بْنِ حَبَانَ: أَمَا تَرَوْنَ الْقَتْلَ شَيْئًا، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ. (ايضا)

\*\*\* قاسم بن محمد کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یحییٰ بن حبان سے کہا: تم لوگ تو قتل کرنے کو بھی کچھ نہیں سمجھتے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی میں بات نہ کریں۔

۶۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاوِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصَى، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قَالَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصَى، فَإِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ، وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ. قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَضَمَّ أَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَ أَصَابِعَ وَنَصَبَ السَّبَابَةَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَبَسَطَهَا.

(اخرجه مسلم في المساجد)

\*\*\* علی بن عبد الرحمن معاوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی۔

(نماز کے دوران) میں نے کنکریوں کو الٹا پلٹا۔ جب میں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے فرمایا: تم (نماز کے دوران) کنکریاں نہ الٹایا کرو، کیونکہ کنکریاں الٹانا شیطان کا کام ہے۔

تم ویسا کیا کرو جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر رکھا۔

پھر امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین انگلیاں ملا کر اور اپنی شہادت کی انگلی کو کھڑا کیا اور انہوں نے اپنا بائیں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھا اور اسے پھیلا یا۔

۶۶۳- قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُسْلِمٍ، فَلَمَّا لَقِيتُ مُسْلِمًا حَدَّثَنِيهِ وَزَادَ فِيهِ: وَهِيَ مَذْبَعَةُ الشَّيْطَانِ لَا يَسْهُو أَحَدٌ وَهُوَ يَقُولُ هَكَذَا، وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ إِصْبَعَهُ. قَالَ مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ:

أَنَّ رَأَى الْأَنْبِيَاءَ مُمَثَّلِينَ فِي كَنِيْسَةِ بِالشَّامِ فِي صَلَاتِهِمْ قَائِلِينَ هَكَذَا، وَنَصَبَ الْحَمِيدِي إِصْبَعَهُ .

(اخرجه النسائي في السهو)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”یہ شیطان کو پرے کرنے کے لیے ہے، تاکہ کوئی شخص سہو کا شکار نہ ہو“۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس طرح حمیدی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک انگلی کو کھڑا کیا۔

مسلم نامی راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے شام کی ایک عبادت گاہ میں کچھ انبیاء کی نماز ادا کرتے ہوئے کی تصویر دیکھی تو انہوں نے بھی اسی طرح کیا ہوا تھا۔

حمیدی رضی اللہ عنہ نے انگلی کھڑی کی ہوئی تھی۔

۶۶۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شَقِيٍّ. فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ. (اخرجه البخاري في فضائل الصحابة)

❖❖ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کے بارے میں حکم بیان کیا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا تہبند ایک پہلو سے نیچے ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو۔

۶۶۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۶۶۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ كَانَ يَصْحَبُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: رَأَيْتَكَ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهُ، رَأَيْتَكَ لَا تُهَلُّ حَتَّى تَنْبِعَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ، وَرَأَيْتَكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السِّيْتِيَّةَ وَتَوَضَّأُ فِيهَا، وَرَأَيْتَكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا هَذَيْنِ الرَّكْنَيْنِ، وَرَأَيْتَكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ. فَاجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُهَلُّ حَتَّى تَنْبِعَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَرَأَيْتَهُ يَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السِّيْتِيَّةَ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، وَرَأَيْتَهُ لَا يَسْتَلِمُ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ إِلَّا هَذَيْنِ الرَّكْنَيْنِ، وَرَأَيْتَهُ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ. (اخرجه البيهقي في الطهارة)

❖❖ عبید بن جریج جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے سوال کیا وہ بولے: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کچھ ایسے کام کرتے ہیں جو میں نے آپ کے اصحاب میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں جب آپ کی سواری کھڑی ہوتی ہے۔  
میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ یہ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور انہی میں وضو کر لیتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ  
بیت اللہ کے صرف دوارکان کا استلام کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اپنی داڑھی پر زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس وقت تلبیہ پڑھنا  
شروع کیا جب آپ ﷺ کی سواری کھڑی ہوئی تھی۔

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے اور میں نے نبی  
اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کے دوارکان کا استلام کرتے تھے۔

میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی داڑھی پر زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

۶۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنْذُ أَكْثَرِ مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَا لَا كَمَّ  
أُصِبُ قَطُّ مِثْلَهُ، تَخَلَّصْتُ الْمِائَةَ سَهْمِ الْتِي بِخَيْرٍ، وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ احْبِسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ. (اخرجه البخاری فی الشروط)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے  
عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس کی طرح کی زمین مجھے کبھی نہیں ملی۔ مجھے خیبر میں ایک سو حصے ملے ہیں  
میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں (یعنی انہیں صدقہ خیرات کروں) تو نبی اکرم ﷺ  
نے فرمایا: اے عمر! یہ زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

۶۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِ الْحَجْرِ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الَّذِينَ عَذِبُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ بَاكُونَ، فَإِنْ  
لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ. (اخرجه ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وادی حجر کے رہنے والوں کے بارے میں فرمایا تھا: تم  
ان لوگوں کے ہاں جنہیں عذاب دیا گیا ہے، یہاں روتے ہوئے داخل ہوا اگر رو نہیں سکتے تو تم وہاں نہ جاؤ، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ  
ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہوگا جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

۶۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَتَيْتُ نَافِعًا وَطَرَحَ لِي حَقِيبةً

فَجَلَسْتُ عَلَيْهَا فَأَمَلَى عَلَيَّ فِي الْوَأحِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ الْبَيْعَ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، أَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَلَى خِيَارٍ. قَالَ:  
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ الْبَيْعَ فَارَادَ أَنْ يَجِبَ لَهُ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ. (اخرجه البيهقي فی تفسير بيع الخيار)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب دو خرید و فروخت کرنے والے کوئی سودا کر لیں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوگا“  
جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے یا ان دونوں نے اختیار کی شرط پر سودا کیا ہو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے تھے اور وہ یہ چاہتے کہ یہ سودا طے ہو جائے تو وہ تھوڑی دور چل کر چلے جاتے تھے پھر واپس آتے تھے۔

۶۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَائِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَإِذَا كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ. (اخرجه البخاری فی البيوع)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا ان دونوں نے سودا ہی اختیار کی شرط پر کیا ہو۔ اگر وہ اختیار کی شرط پر سودا اختیار کیا گیا ہوگا تو طے ہو جائے گا۔

۶۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ فَكَانَ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ثُمَّ اسْلَمَ، وَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ لَا يَزِيدُ إِذَا رَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ. فَيَقُولُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ. فَلَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ. (اخرجه البخاری فی الاستيذان)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتے ہوئے ”السام علیک“ (تمہیں موت آئے) کہے تو تم کہو ”علیک“ (یعنی تمہیں بھی آئے)۔“

عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں: ایک شخص پہلے یہودی تھا پھر اس نے اسلام قبول کر لیا وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کرتا تھا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب بھی سلام کا جواب دیتے تھے تو ہمیشہ ”علیک“ ہی کہا کرتے تھے۔

اس نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میں مسلمان ہو چکا ہوں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر بھی علیک ہی کہا کرتے تھے۔

۶۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَيَطْعَمُ إِنْ شَاءَ.

(اخرجه البخاری فی الغسل)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی

حالت میں سو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جب وہ وضو کر لے تو وہ سو سکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو کچھ کھا بھی سکتا ہے۔  
 ۶۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا كُلَّ سَبْتٍ. وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا كُلَّ سَبْتٍ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیدل چل کر یا سوار ہو کر ہر ہفتے قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ وہ ہر ہفتے سوار ہو کر یا پیدل چل کر قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۶۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: هَذِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. (ايضا)

\*\*\* سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ ”بیداء“ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں تم لوگ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے غلط بات بیان کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں موجود مسجد کے پاس سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

۶۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَزِيدُ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، أَوْ فِي يَدَيْكَ، كَذَا كَانَ يَقُولُ سُفْيَانُ: لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

”میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، سعادت تیری طرف سے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ میں حاضر ہوں۔ بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میں حاضر ہوں۔“

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ سفیان بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔

”میں حاضر ہوں رغبت تیری طرف کی جاسکتی ہے اور عمل تیری توفیق سے کیا جاسکتا ہے یا تیری ہی طرف لوٹتا ہے۔“

۶۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمَ مَا سَرَى رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحْدَهُ أَبَدًا. (اخرجه البخاری فی الجهاد)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اکیلے رہنے کے بارے میں جو کچھ مجھے پتہ ہے اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص اکیلا رات کے وقت (سفر نہ کرے)“

۶۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ مُنْقِدًا سَفَعَ فِي رَأْسِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَأْمُومَةً فَخَبَلَتْ لِسَانَهُ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَايِعْ وَقُلْ لَا خِلَابَةَ، ثُمَّ أَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا! قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يُبَايِعُ وَيَقُولُ: لَا خِلَابَةَ. (اخرجه البخاری فی البيوع)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت منقذ رضی اللہ عنہ (یہ ایک انصاری صحابی ہیں) کو زمانہ جاہلیت میں سر میں چوٹ لگی تھی جس کے نتیجے میں ان کی زبان میں لکنت آگئی تھی جب وہ کوئی سودا کرتے تھے تو سودا کرنے کے دوران ان کے ساتھ دھوکہ ہو جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سودا کرتے ہوئے یہ کہو کہ دھوکہ نہیں ہوگا۔ پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہوگا (اگر تم چاہو تو سودے کو کالعدم قرار دو)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے انہیں سودا کرتے ہوئے سنا: وہ یہ کہہ رہے تھے ”لا خِلَابَةَ“ (یعنی لکنت کی وجہ سے وہ لام کو ذال پڑھ رہے تھے)

۶۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ كَابِلٍ مِائَةِ لَيْسَ فِيهَا رَاحِلَةٌ. (متفق عليه)

\*\*\* سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگوں کو ایسے سوادنوں کی مانند پاؤ گے جن میں سے کوئی ایک بھی سواری کے قابل نہیں ہوگا۔“

۶۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا. (ایضاً)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے بلکہ تم کشادگی اور وسعت اختیار کرو۔“

۶۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ بِشَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتِظِلُّ فِيهَا - فَيَحْمِلُ لَهَا الْمَاءَ مِنَ الْمَكَانِ الْبَعِيدِ حَتَّى يَصُبَّهُ تَحْتَهَا. (اخرجه البخارى فى الجمعة)

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک درخت کے پاس سے جب بھی گزرتے تو اس کے لیے دور سے پانی لا کر اس کو پانی دیا کرتے تھے کہ یہ وہ درخت تھا جس کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سائے میں آرام فرماتے تھے۔

۶۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَمَ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَسْتُ أَنْهَى أَحَدًا صَلَّى أَى سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، وَلَكِنِّي إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَفْعَلُونَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا. قِيلَ لِسُفْيَانَ: هَذَا يُرْوَى عَنْ هِشَامٍ. قَالَ: مَا سَمِعْتُ هِشَامًا ذَكَرَهُ قَطُّ.

(اخرجه البخارى فى مواقيت الصلوة)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی وقت میں نماز ادا کرنے سے منع نہیں کرتا، میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم لوگ بطور خاص سورج طلوع ہونے کے قریب یا غروب ہونے کے قریب نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرو۔“

سفیان سے کہا گیا: یہ روایت تو ہشام کے حوالے سے نقل کی گئی ہے تو وہ بولے: میں نے ہشام کو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔

۶۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا فِي مَكَانٍ أَظُنُّ ذَلِكَ وَاللَّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِيهِ.

(اسنادہ ضعیف ما وجتہ عند غیر الحمیدی)

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا پہاڑ پر ایک مخصوص جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھا، میرا خیال ہے اللہ کی قسم! انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ کھڑے ہوئے دیکھا ہوگا۔

۶۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَمْ يَطْفُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ أَيَقَعُ بِأَمْرَاتِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ وَقَالَ اللَّهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (اخرجه البخارى فى الصلوة)



✽ ✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عمرہ کرتے ہوئے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے، لیکن صفا و مروہ کا چکر نہیں لگاتا تو کیا وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کا طواف کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے۔“

۶۸۴- قَالَ عَمْرُو: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: لَا يَقْرُبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. (ایضاً)

✽ ✽ عمرو بن دینار کہتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے قریب اس وقت تک نہیں جا سکتے جب تک تم صفا و مروہ کا چکر نہیں لگاتے۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا نَهْيِكِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَأْكُلُ أَكْثَرَ كَثِيرًا. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَنَا: أَمَا أَنَا فَأُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

(اخرجه البخاری فی الاطعمۃ)

✽ ✽ عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: مکہ کا ایک شخص ابو نہیک بہت زیادہ کھاتا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

راوی کہتے ہیں: تو وہ صاحب بولے: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدَهُمَا نَصِيْبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوِّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيَمَةِ. أَوْ قَالَ: قِيَمَةٌ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، ثُمَّ يَغْرُمُ لِصَاحِبِهِ حِصَّتَهُ، ثُمَّ يَعْتِقُ. قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ عَمْرُو يَشْكُ فِيهِ هَكَذَا. (اخرجه البيهقي في العتق)

✽ ✽ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو غلام دو آدمیوں کی ملکیت ہو ان دونوں میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے۔ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو اس غلام کی منصفانہ طور پر کسی کمی بیشی کے بغیر مناسب قیمت لگائی جائے گی اور پھر وہ شخص اپنے ساتھی کو اس کے حصے کی تاوان کی رقم ادا کرے گا اور اس غلام کو (مکمل طور پر) آزاد کر دے گا۔“

سفیان کہتے ہیں: عمرو کو اس روایت کے اس طرح ہونے میں شک ہے۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْمُتْلَاعِينَ: حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي مَالِي. قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهَوَّ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبَعَدُ لَكَ مِنْهُ. أَوْ قَالَ: مِنْهَا.

(اخرجه البيهقي في اللعان)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لعان کرنے والے (میاں بیوی سے) یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

”تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے، لیکن اب (تمہیں یعنی مرد کو) اس عورت پر کوئی حق حاصل نہیں ہے۔“

ان صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا مال، میرا مال۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا اگر تم نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا ہے، تو یہ مال اس چیز کا عوض بن جائے گا جو تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے، تو پھر تو وہ تم سے اور بھی زیادہ دور ہو جائے گا۔  
(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے)

۶۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ. فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ بِيَدِهِ هَكَذَا يَأْصِبُهُ السَّبَابَةُ وَالْوَسْطَى: فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي عَجْلَانَ وَقَالَ: اللَّهُ تَعَالَى يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ نَائِبٌ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ أَيُّوبُ حَدَّثَنَا أَوْلَا فِي مَجْلِسِ عَمْرٍو، ثُمَّ حَدَّثَ عَمْرٍو بِحَدِيثِهِ هَذَا، فَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: أَنْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحْسَنُ لَهُ حَدِيثًا مِنِّي. (اخرجه البخاري في الطلاق)

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ لعان کر سکتا ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا اس طرح۔ انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے دو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹ بول رہا ہے، تو کیا تم دونوں توبہ کرو گے؟

سفیان کہتے ہیں: پہلے ایوب نے ہمیں یہ روایت عمرو کی محفل میں سنائی تھی پھر عمرو نے ان کی حدیث کے حوالے سے یہ روایت اس طرح بیان کی تو ایوب نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ اس روایت کو مجھ سے زیادہ بہتر طور پر بیان کر سکتے ہیں۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: بَعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي بِمِائَةِ وَسْقٍ تَمْرٍ ثُمَّ إِنَّ زَادَ قَلْبَهُمْ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ

ذَلِكَ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَابِ.

(اخرجه ابن ابى شيبه فى المصنف)

✽✽ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے کھجور کے درختوں پر لگے ہوئے پھل کو ایک سو دست کھجوروں کے عوض میں فروخت کر دیا (اس شرط پر کہ اگر درخت پر لگا ہوا پھل) زیادہ ہوا تو ان لوگوں کو مل جائے گا اگر کم ہوا تو اس کا نقصان بھی ان کو ہوگا۔ میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریا میں اس کی اجازت دی ہے۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَبْلَ أَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي حِينَ يُضِيءُ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَتَيْنِ. (اخرجه البخارى فى الجمعة)

✽✽ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے اور ظہر کے بعد دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور مغرب کے بعد دو رکعت ادا کرتے ہوئے اور عشاء کے بعد دو رکعت (سنت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے ویسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود دیکھا نہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد بھی دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۶۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزُجُّهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزُجُّهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بَعْنِيهِ. قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: بَعْنِيهِ. فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ. (اخرجه مسلم فى صلوة المسافرين)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو سخت تھا وہ مجھ پر غالب آجاتا تھا اور لوگوں سے آگے نکل جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے جھڑکتے تھے اور اسے واپس کرتے تھے وہ پھر آگے ہو جاتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر اسے جھڑکتے تھے اور اسے واپس کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہوا تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

۶۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَصَهُ مِنْهُ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ بَاطِنِ كَفِّهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ، فَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْبٍ فِي بَيْتِ أَرِيَسَ. (اخرجه البخارى فى اللباس)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زرنے کی انگٹھی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگٹھی پہنی جس کا نگینہ بھی چاندی کا بنا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نگینے کو ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کروایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اس کے مطابق نقش بنوائے۔

یہ وہی انگٹھی ہے جو حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے ”اریس“ کے کنویں میں گر گئی تھی۔

۶۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الثَّنِيَّةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِجُمَارٍ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ شَجَرَةً مِثْلَهَا كَمِثْلِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ. فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَارَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ. (اخرجه البخارى فى العلم)

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ثنیہ تک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا، تو میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا انہوں نے صرف ایک حدیث بیان کی وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمار (کھجور کے درخت کا گوند) لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے درخت کے بارے میں پتہ ہے جس کی مثال مسلمان بندے کی مانند ہے۔

(حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میرے ذہن میں آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا پہلے میں بات کرنے لگا، لیکن میں نے جائزہ لیا تو میں حاضرین میں سب سے کم سن تھا۔ اس لیے میں خاموش رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

۶۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقَالَ لِي عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلَّتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَوْ قَالَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. (ايضا)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم یہ بات کہہ دیتے تو میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ محبوب تھا۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھا۔

۶۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ سَمِعُوا نَافِعًا يَقُولُ: أَهْلَ ابْنِ عُمَرَ بِالْعُمْرَةِ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَقَالَ: إِنْ صِدَدْتُ فَعَلْتُ مِثْلَ

الَّذِي فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَيْدَاءَ قَالَ: مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمَرَى. قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ. زَادَ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا بَلَغَ قَدِيدًا اشْتَرَى بِهِ هَدِيًّا فَسَاقَهُ. (اخرجه البخارى فى الحج)

❖ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا اس وقت جب وہ مدینہ سے روانہ ہوئے تھے پھر وہ بولے: اگر مجھے روک لیا گیا تو میں ویسا ہی کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا جب وہ بیداء کے مقام پر آئے تو بولے: حج اور عمرے کی حیثیت ایک ہی ہے۔ میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی لازم کر لیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ آئے انہوں نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر صفا و مروہ کا چکر لگایا پھر انہوں نے یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا کرتے دیکھا ہے۔ ایوب بن موسیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں مزید یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ”قدید“ کے مقام پر پہنچے تو وہاں سے انہوں نے قربانی کا جانور لیا اور اسے ساتھ لے کر آئے۔

۶۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيرَاءَ عَلَى عَطَارِدٍ وَكَرِهَهَا لَهُ وَنَهَاهُ عَنْهَا، ثُمَّ إِنَّهُ كَسَبَا عُمَرَ مِثْلَهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ فِي حُلَّةِ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ وَتَكْسُونِي هَذِهِ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهَا لِتَكْسُوهَا النِّسَاءَ. (اخرجه البخارى فى الجمعة)

❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطار دنامی صاحب کے پاس ایک سیرانی (یعنی ریشمی) حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور اسے استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطار د کے حلے کے بارے میں تو فلاں بات ارشاد فرمائی تھی اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہن لو میں نے تمہیں یہ اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے خواتین کو پہننے کے لیے دو!

۶۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُوَيْبِ الْأَسَدِيِّ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْحَمَى، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هَبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ انْزِلْ فَصَلِّ، فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِنَا ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ التَفَّتِ إِلَيْنَا فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ كَثِيرًا إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَا يَقُولُ فِيهِ: فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ، يَقُولُ فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الْأَفْقِ وَفَحَمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ

فَصَلَّى . فَقُلْتُ لَهُ : فَقَالَ : إِنَّمَا قَالَ إِسْمَاعِيلُ : غَابَ الشَّفَقُ . وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ فَإِذَا أَقُولُ هَكَذَا لِأَنَّ مُجَاهِدًا حَدَّثَنَا أَنَّ الشَّفَقَ النَّهَارُ . قَالَ سُفْيَانُ : فَأَنَا أُحَدِّثُ بِهِ هَكَذَا مَرَّةً وَهَكَذَا مَرَّةً . (اخرجه البخارى فى تقصير الصلوة)

\*\*\* اسماعیل بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ چراگاہ کی طرف گئے جب سورج غروب ہو گیا تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا (کہ کہیں نماز کا وقت نہ گزر جائے) ہم نے ان سے کہا: آپ سواری سے نیچے اتریں اور نماز ادا کیجئے جب شفق غروب ہو گئی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اترے انہوں نے ہمیں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے سلام پھیرا پھر انہوں نے عشاء کی نماز کی دو رکعات ادا کیں پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ابن ابوشیح نامی راوی اکثر اوقات جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کرتے تھے۔  
”جب شفق غروب ہو گئی“۔

بلکہ وہ یہ الفاظ استعمال کرتے تھے ”جب افق کی سفیدی اور رات کی سیاہی چلی گئی تو وہ اپنی سواری سے اترے انہوں نے نماز ادا کی“۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے ابن ابوشیح سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے بتایا: اسماعیل نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں ”جب شفق غروب ہو گئی“۔

میں ان الفاظ کو نقل کرنے کو اس لیے پسند نہیں کرتا، کیونکہ مجاہد نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: شفق سے مراد دن ہوتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: تو میں بعض اوقات یہ روایت ان الفاظ میں نقل کرتا ہوں اور بعض اوقات ان الفاظ میں نقل کر دیتا ہوں۔

۶۹۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَأَنَا لَا أَصُومُهُ ، وَلَا أَمُرُّ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ . (اخرجه الموصلى فى مسنده)

\*\*\* ابن ابوشیح اپنے والد کے حوالے سے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ نہیں رکھا تھا۔

میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا۔

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا۔

میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا تو میں اس دن روزہ نہیں رکھوں گا اور اس

کا حکم بھی نہیں دوں گا اور اس سے منع بھی نہیں کروں گا۔

۶۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي الثَّوْرَيْنِ الْجُمَحِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ

عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَنَهَانِي. (ابضا)

✽✽ ابو ثورین جمحی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں

دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔

۷۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَمْرًا بغيرِ إِذْنِهِ، أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتِيَ إِلَى بَابِ

مَشْرِئِهِ فَيَكْسِرُ بِأَبْهَامِهَا فَيَنْتَثِلُ طَعَامَهُ، إِلَّا إِنَّمَا أَطْعَمْتَهُمْ فِي ضُرُوعِ مَوَاشِيهِمْ. (اخرجه البخاری فی اللقطة)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کے جانور کا

دودھ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہ لے۔ کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرے گا؟ اس کے گودام کے دروازے پر کوئی شخص آئے اس

کا دروازہ توڑے اس کے اناج کو نکال لے۔ خبردار! یہ ان لوگوں کی خوراک ہے جو ان کے جانوروں کے تھنوں میں ہے۔

۷۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَ مَا أُضْمِرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ،

وَأَرْسَلَ مَا لَمْ يُضْمَرْ مِنْهَا مِنْ ثِيَابِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ سَابَقَ فَاقْتَحَمَ بِي

فَرَسِي فِي جُرْفٍ فَصَرَ عَنِي. (اخرجه البخاری فی الصلوة)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان میں سے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے مسجد بنو زریق تک کروائی تھی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثیاب الوداع سے

لے کر مسجد بنو زریق تک کروائی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بھی دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھا تو میرا گھوڑا مجھے لے کر جرف میں

داخل ہو گیا اور اس نے مجھے گرا دیا۔

۷۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ. قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ.

(اخرجه البخاری فی الحرث والمزارعة)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کی زمینوں (پر موجود کھجور کے درخت) کو ا

دیے تھے اور انہیں جلوا دیا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی نہیں ہے۔

۷۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ يَقُولُ: وَابِي وَابِي، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُم أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ. (اخرجه البخارى فى الشهادات)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا وہ یہ کہہ رہے تھے: میرے والد کی قسم! میرے والد کی قسم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کر دیا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم اٹھاؤ۔ جس شخص نے قسم اٹھانی ہو تو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

۷۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَاتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَتَخَبَّأْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْفَرَارُونَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ، وَأَنَا فِتْنَتُكُمْ. (اخرجه الموصلى فى مسنده)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی ان لوگوں کا دشمن سے سامنا ہوا تو وہ لوگ وہاں سے فرار ہو گئے جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے تو ہمیں اس حوالے سے الجھن ہوئی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ فرار ہو کر آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہون اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

۷۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ شَيْئًا لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ، وَلَمْ يُجَاوِزْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَلَمْ يَقْصُرْ عَنْهُ. فَحَدَّثَ عَبْدُ بَنِ عُمَيْرٍ وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمَنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الْغَنَمِ تَنْطَحُهَا هَذِهِ مَرَّةً وَهَذِهِ مَرَّةً. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَيْنَ الرَّبِيعَتَيْنِ. فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَوَاءٌ بَيْنَ الرَّبِيعَتَيْنِ وَبَيْنَ الْغَنَمِ. فَأَبَى ابْنُ عُمَرَ إِلَّا الرَّبِيعَتَيْنِ. (اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

\*\*\* محمد بن علی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی بات سنتے تھے تو اس میں کسی لفظ کا اضافہ یا کمی نہیں کرتے تھے نہ تو وہ ہٹ کر کسی دوسری طرف جاتے تھے اور نہ ہی اس میں کوئی کمی کرتے تھے۔

عبید بن عمیر نے ایک حدیث بیان کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ (حدیث یہ تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ہوتی ہے کبھی وہ اس میں سینگ مارتی ہے اور کبھی اس میں سینگ مارتی ہے۔“

تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: حدیث کے الفاظ ”ربیعین“ ہے (یعنی ایسا ریوڑ جس کے ساتھ اس کا چرواہا بھی ہوتا



(ہے)

حدیث: ان سے کہا گیا: اے ابو عبد الرحمن! مطلب تو ایک ہی ہے، ”ریضین“ کے درمیان ہو یا ”غنمین“ کے درمیان ہو، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اصرار کیا لفظ ”ریضین“ ہے، جس طرح انہوں نے سنا ہے۔

۷۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ. (اخرجه البخاری فی البیوع)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”حبل الحبلة“ کا سودا کرنے (یعنی اتنی مدت کا سودا کرنے کے جب اونٹنی اپنے بچے کو جنم دے اور پھر اس کے ہاں جنم دینے والی اونٹنی اپنے بچے کو جنم دے تو اس بچے کا سودا کرنے یا اس وقت یعنی غیر متعین وقت میں کسی دوسرے سودے کی ادائیگی طے کرنے) سے منع کیا ہے۔

۷۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَدْ اسْتَشْنَى (اخرجه فی الصحيح ابن حبان)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے انشاء اللہ کہہ دے تو وہ شخص استثناء کر لیتا ہے۔

۷۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ عَلِيٌّ عُمَرَ نَذْرًا اِعْتِكَافٍ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتِكَفَ وَيَقِي بِنَدْرِهِ. (اخرجه البخاری فی الاعتكاف)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذمے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر تھی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اعتکاف کر کے اپنی نذر کو پورا کریں۔

۷۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى آتَا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ: لَتُعْطِيَنِي أَوْ لَيُخْرِجَنَّ السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي. فَأَعْطَتْهُ الْمِفْتَاحَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَاجْتَفَوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مَلِيًّا، وَكُنْتُ شَابًا قَوِيًّا فَبَادَرْتُ الْبَابَ حِينَ فُتِحَ فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟

(اخرجه البخاری فی الصلوة)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر

سوار ہو کر مکہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی عمارت کے قریب اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے چابی منگوائی وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو ان کی والدہ نے انہیں چابی دینے سے انکار کر دیا تو وہ بولے: یا تو آپ مجھے چابی دیں گی یا پھر میری پشت سے تلوار باہر آجائے گی تو اس خاتون نے انہیں چابی دے دی۔

انہوں نے دروازہ کھولا نبی اکرم ﷺ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔

ان حضرات نے تھوڑی دیر کے لیے دروازہ بند کر دیا میں اس وقت نوجوان طاقتور شخص تھا جب دروازہ کھلا تو میں تیزی سے دروازے کے پاس پہنچا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ میرے سامنے آئے تو میں نے دریافت کیا: اے بلال (رضی اللہ عنہ)! نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی؟

تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے سامنے والے دوستوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

(حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) مجھے ان سے یہ سوال کرنا یاد نہیں رہا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

۷۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ سَمِعْتُ سِمَاكًا الْحَنْفِيَّ يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِيهِ، وَسَتَاتِي الْآخَرَ فَيَنْهَاكَ فَلَا تُطْعُهُ. فَاتَّيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْتَمَ بِهِ كَلِّهِ وَلَا تَجْعَلْ مِنْهُ شَيْئًا خَلْفَكَ. (ايضاً)

سماک حنفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس میں نماز ادا کر لو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس میں نماز ادا کی ہے۔

عنقریب کوئی ایسا شخص آئے گا جو تمہیں اس سے منع کرے گا تو تم اس کی بات نہ ماننا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: وہ بولے: تم اس کے مکمل حصے کی پیروی کرنا اور تم اس کے کسی بھی حصے کو اپنے پیچھے نہ رکھنا۔ (یعنی ہر طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا)

۷۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانًا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا. (اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نجد کی طرف ایک جنگی مہم پر بھیجا تو ہمارے حصے میں بارہ اونٹ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک اونٹ ہمیں مزید عطیے کے طور پر عطا کیا۔

۷۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَصَابَ ابْنَ عُمَرَ بَرْدٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ لِنَافِعٍ: اطْرَحْ عَلَيَّ شَيْئًا. فَالْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنَسًا فَغَضِبَ وَقَالَ: اطْرَحْتَهُ الْعَلَى وَقَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَنْهُ؟ (اخرجه الموصلى فى مسنده)

❖❖ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو احرام کے دوران سردی لگ گئی تو انہوں نے نافع سے کہا: تم میرے اوپر کوئی چیز ڈال دو! تو میں نے ان پر ٹوپی ڈالی تو وہ غصے میں آگئے اور بولے: کیا تم نے یہ میرے اوپر ڈالی ہے جبکہ میں نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۷۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُجَانِءُ عَنْهَا بِيَدِهِ.

(اخرجه البخارى فى الجنائز)

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروا دیا

تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اس عورت کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

۷۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُوصِي فِيهِ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَيْهِ لَيْلَتَانِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ. (اخرجه البخارى فى الوصايا)

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کسی بھی مسلمان کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ اس کے پاس مال موجود ہو جس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہو اور پھر اس پر دو راتیں گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس تحریری شکل میں ہونی چاہئے۔“

۷۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا. (اخرجه البخارى فى الادب)

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کافر قرار دے تو وہ (کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے۔“

۷۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَافِرُ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، لَا يَنَالُهُ الْعَدُوُّ. (اخرجه البخارى فى الجهاد)

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر نہ کیا جائے، کہیں دشمن اس تک نہ پہنچ جائے (اور اس کی بے حرمتی

نہ کرے“

۷۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ الصَّلَاةَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ أَوْ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ الرِّيحِ فَيَنَادِي: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. (اخرجه البخارى فى الآذان)

\*\*\* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ”ضجنان“ کے مقام پر ایک بار رات میں نماز کے لیے اقامت کہی پھر انہوں نے یہ کہا تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی نماز ادا کر لو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش والی رات میں یا انتہائی سردی والی رات میں جس میں تیز ہوا چل رہی ہو اپنے مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے وہ یہ اعلان کرتا تھا: خبردار! اپنی رہائش جگہ پر ہی نماز ادا کر لو۔

۷۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةَ عَدَلَ النَّاسُ نِصْفَ صَاعٍ بَرِّ بَصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ مِنْ أَهْلِهِ وَالْكَبِيرِ وَالْحَرِّ وَالْعَبْدِ. (اخرجه مسلم فى الزكوة)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”صدقہ فطر جو کا ایک صاع ہو گا یا کھجور کا ایک صاع ہو گا“۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں گندم کے نصف صاع کو جو کے ایک صاع کے برابر قرار دیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔

۷۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَّهُ، أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ وَالْخَطَا بِالسُّوْطِ أَوْ الْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ، فِيهَا أَرْبَعُونَ خَلِيفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادُهَا، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْتَرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ دَمًا أَوْ مَالٍ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمِي هَاتَيْنِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، فَإِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُهَا لِأَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ.

(اخرجه البيهقي فى المعرفة)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی دہلیز پر یہ ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اس نے تمہا

دشمن کے لشکروں کو پسا کر دیا ہے۔“

یاد رکھنا قتل عمد خطا کے طور پر قتل ہونے والا شخص وہ ہے جس کو لاشی یا عصا کے ذریعے قتل کیا جائے اس میں ایک سواونٹوں کی مغلطہ دیت ہوگی۔

جس میں چالیس خلفہ ہوں گے جن کے پیٹ میں اولاد موجود ہوگی۔

یاد رکھنا! زمانہ جاہلیت کا ہر رواج اور ہر خون (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہر مال میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے ماسوائے خانہ کعبہ کی خدمت کے اور حاجیوں کو پانی پلانے کی رسم کے کیونکہ میں ان دونوں کو ان کے متعلقہ افراد کے لیے اسی طرح باقی رکھوں گا جیسے یہ پہلے تھیں۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْخَمْسِ التَّمِيمِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَاقَامُ الصَّلَاةِ، وَآيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ. (متفق عليه)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“

۷۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً وَاحِدَةً عَنْ سَعِيدٍ وَمِسْعَرٍ ثُمَّ لَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مِسْعَرَ بَعْدَ ذَلِكَ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۷۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَرِيكِ لِنَوَاسٍ اِبْلًا هَيْمًا، فَلَمَّا جَاءَ نَوَاسٌ قَالَ لِشَرِيكِهِ مِمَّنْ بَعْتَهَا؟ فَوَصَفَ لَهُ صِفَةَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ. فَاتَى نَوَاسٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ شَرِيْكَىْ بَاعَكَ اِبْلًا هَيْمًا وَاِنَّهُ لَمْ يَعْرِفَكَ. قَالَ: خُذْهَا اِذَا. فَلَمَّا ذَهَبَتْ لَاخُذَهَا قَالَ: دَعَهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو: وَكَانَ نَوَاسٌ يُجَالِسُ ابْنَ عُمَرَ، وَكَانَ يُضْحِكُهُ فَقَالَ يَوْمًا: وَدِدْتُ اَنْ لِيْ اَبَا قُبَيْسٍ ذَهَبًا. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: اَمُوْتُ عَلَيْهِ. فَضَحِكَ ابْنُ عُمَرَ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

عمر و بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نواس کے شراکت دار سے ایک ایسا اونٹ خریدا جسے شدید پیاس لگنے کی بیماری تھی۔ جب نواس آئے تو انہوں نے اپنے شراکت دار سے کہا: تم نے اسے کس کو فروخت کیا ہے تو اس نے ان کے سامنے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا حلیہ بیان کیا، تو نواس بولے: تمہارا ستیاناس ہو وہ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔

نواس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور بولے: میرے شراکت دار نے آپ کو ایک ایسا اونٹ فروخت کیا ہے جسے شدید پیاس لگنے کی بیماری ہے وہ آپ کو پہچانتا نہیں تھا۔

تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: تم اسے لے جاؤ۔

جب میں اسے لے کر جانے لگا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے رہنے دو! ہم اللہ کے رسول ﷺ کے فیصلے سے راضی ہیں کہ عدویٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے نواس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے اور انہیں ہنسیا کرتے تھے۔

ایک دن انہوں نے کہا میری یہ خواہش ہے کہ میرے پاس ابو قیس پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

تم اس کے ساتھ کیا کرتے؟ تو نواس بولے: میں اس پر مر جاتا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہنسنے لگے۔

۷۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ قَالَ: إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ قَبْلَ أَنْ تَفْتَحَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاعْدُوا عَلَى الْقِتَالِ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. قَالَ: فَاعْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَاصَابَتْهُمْ جِرَاحَةٌ شَدِيدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَكَانَتْهُمْ اشْتَهَرُوا ذَلِكَ وَسَكَنُوا إِلَيْهِ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه البخارى فى المغازى)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوگ کل روانہ ہو جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ ﷺ اسے فتح کرنے سے پہلے ہی واپس روانہ ہو جائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ کل جنگ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: اگلے دن لوگوں نے جنگ کی تو انہیں شدید زخموں کا سامنا کرنا پڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے چاہا تو کل ہم واپسی کے لیے روانہ ہو جائیں گے تو لوگوں کی بھی گویا یہی خواہش تھی وہ اس پر ساکن رہے تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے۔

۷۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا

عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ وَالذَّبَّاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. (اخرجه مسلم فى الاشربة)

طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور بولا: کیا نبی اکرم ﷺ

نے مکے اور دباء میں نبید تیار کرنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۷۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَعَجَلْتُ إِلَيْهِ لِأَسْمَعَ مَا يَقُولُ، فَلَمَّ أَنْتَهَ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَلَ فَسَأَلْتُ النَّاسَ: أَيُّ شَيْءٍ قَالَ؟ فَقَالُوا: نَهَى عَنِ الدَّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ. (ابن ماجه)

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سن سکوں، لیکن میرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مرقف (استعمال کرنے) سے منع کر دیا ہے۔

## ۹۲ - مُسْنَدُ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ أَوْ بُرْمَةٍ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ مِنْ رَأْسِي فَقَالَ: أَيُّذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ يَا كَعْبُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَأَنْسُكْ نَسِيكَةً، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ مَسَاكِينَ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس سے گزرے میں اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری جوئیں میرے سر سے نیچے گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب! کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سر منڈا دو اور ایک قربانی کرو یا تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو ایک ”فرق“ کھانا کھلاؤ۔ (یہ بارہ مد کے برابر ہوتا ہے)

۷۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْ قَدْ تَحْتَ قِدْرٍ، وَقَالَ: وَأَذْبَحْ شَاةً. (ايضا)

\*\*\* حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت اسی کی مانند منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

(\*) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے: کعب بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم۔ مشہور قول کے مطابق یہ بذات خود انصار کا حصہ نہیں ہیں بلکہ انصار کے حلیف تھے اور اسی نسبت سے انصاری کہلاتے ہیں۔ انہوں نے بعد میں اسلام قبول کیا تھا، لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد یہ تمام غزوات میں شریک رہے ہیں۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے طارق بن شہاب، ابووائل، زید بن وہب اور ابن ابی لیلی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے صاحبزادوں میں اسحاق، عبدالملک، محمد اور ربیع نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ روایات کے مطابق قرآن کی یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ”تو اس کا فدیہ روزے رکھنا یا صدقہ کرنا یا قربانی کرنا ہوگا“۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک قول کے مطابق ۵۱ ہجری میں ۷۳ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔



میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک بکری ذبح کرو۔

۷۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

(اخرجه البخارى فى الانبياء)

\*\*\* حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنی ذات پر درود بھیجنے کا طریقہ تعلیم دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو۔

”اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر! جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

۷۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ . (ايضا) \*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## ۹۳ - مسند عبد اللہ بن ابی اوفی

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورَ الْعَبْدِيُّ قَالَ: آتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعًا فَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ. (اخرجه البخاری فی الصید)

\*\*\* ابو يعفور عبدی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے ٹڈی دل کھانے کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سات غزوات میں حصہ لیا ہے۔ ہم ٹڈی دل کھالیا کرتے تھے۔

۷۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: انزِلْ فَاجِدْ لِي. قَالَ: الشَّمْسُ يَارَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: انزِلْ فَاجِدْ لِي. قَالَ: انزِلْ فَاجِدْ لِي. فَنَزَلَ فَجَدَّحَ لَهُ، قَالَ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. (اخرجه البخاری فی الصوم)

\*\*\* ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے پانی میں ستوگھول دو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی دھوپ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستوگھول دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں ستوگھول کے لیے پانی میں ستوگھول دیئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی سمت اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب تم رات کو اس طرف سے آتے ہوئے دیکھو تو روزہ دار شخص افطاری کر لے۔

۷۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْجَرِّ الْأَخْضَرِ وَالْأَبْيَضِ. قَالَ

سُفْيَانُ: وَثَلَاثًا قَدْ نَسِيْتُهُ. (ايضا)

❖ ❖ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز اور سفید مٹکے میں پینے سے منع کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: تیسری چیز کو میں بھول گیا ہوں۔

۷۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: أَصَبْنَا حُمْرًا يَوْمَ خَيْبَرَ خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَنَحَرْنَاهَا، فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي بِهَا، إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ أَكْفِيءُ وَالْقُدُورَ بِمَا فِيهَا، فَكَفَّانَاهَا وَأَنهَا لَتَفُورُ. قَالَ أَبُو اسْحَاقَ: فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ حَمِيرًا تَأْكُلُ الْعِدْرَةَ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا. (اخرجه البخارى فى المغازى)

❖ ❖ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں بستی سے باہر کچھ گدھے ملے تو ہم نے انہیں ذبح کر لیا ہنڈیاؤں میں ان کا گوشت پک رہا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: تم لوگ اپنی ہنڈیاؤں کو ان میں موجود چیز سمیت الٹا دو! تو ہم نے انہیں الٹا دیا حالانکہ وہ ابل رہی تھیں۔ (یعنی کھانا پک کے تیار ہو چکا تھا)

ابواسحاق نامی راوی کہتے ہیں: میری ملاقات سعید بن جبیر سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو وہ بولے: یہ وہ گدھے تھے جو گندگی کھایا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کر دیا۔

۷۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْئًا أَقُولُهُ يُجْزِيَنِي مِنَ الْقُرْآنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❖ ❖ حضرت عبد اللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھ لیا کروں تو میرے لیے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔ ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“۔

سفیان کہتے ہیں: مجھے علم نہیں ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی کہے ہوں گے ”ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“۔

۷۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَجْرِيُّ: أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى فِي جَنَازَةِ ابْنَةِ لَهُ عَلَى بَعْلَةٍ تَقَادُ بِهِ فَيَقُولُ لِلْقَائِدِ: أَيْنَ أَنَا مِنْهَا؟ فَإِذَا قِيلَ لَهُ: أَمَامَهَا. قَالَ: أَحْبِسْ.

قَالَ: وَرَأَيْتُهُ حِينَ صَلَّى عَلَيْهَا كَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ سَاعَةً فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اَكُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنِّي أَزِيدُ عَلَى أَرْبَعٍ؟ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا، وَسَمِعَ نِسَاءً يَرْتِينَ فَنَهَاهُنَّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمَرَائِي. (اخرجه ابن ماجه فى الجنائز)

✽✽ ابراہیم بن مسلم ہدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کو اپنی صاحبزادی کے جنازے میں شریک دیکھا وہ ایک نچر پر سوار تھے جسے ہانک کر لے جایا جا رہا تھا تو انہوں نے نچر کو لے جانے والے سے کہا: میں جنازے سے کہاں ہوں جب انہیں کہا گیا: آپ ان سے آگے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو روک دو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے اس خاتون کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں پھر وہ تھوڑی دیر کے لیے کھڑے رہے تو حاضرین نے ”سبحان اللہ“ کہنا شروع کر دیا۔

(یعنی انہیں متوجہ کرنا چاہا) تو انہوں نے سلام پھیر دیا وہ بولے: کیا تم لوگ یہ سوچ رہے تھے کہ میں چاروں تکبیریں سے زیادہ تکبیریں کہہ دوں گا جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا ہے۔

پھر انہوں نے کچھ خواتین کو مرثیہ پڑھتے ہوئے سنا: تو انہیں اس سے منع کیا اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرثیہ پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۷۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، مُجْرِي السَّحَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ. (اخرجه البخارى فى التوحيد)

✽✽ حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے۔

”اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے! اے جلدی حساب لینے والے! اے بادلوں کو چلانے والے! تو (دشمن کے) لشکروں کو پسا کر دے۔ اے اللہ! انہیں پسا کر دے اور انہیں لڑکھڑادے۔“

۷۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا سَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (اخرجه البخارى فى العمرة)

✽✽ ابن ابو خالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے کہ دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں کھوکھلے موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی تھی؟ جس میں کوئی شور اور کوئی مشقت نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۷۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: اعْتَمَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ حِينَ طَافَ مِنْ صَبِيَّانِ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُؤْذُونَهُ قَالَ سُفْيَانُ: أَرَاهُ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَآرَانَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً أَصَابَتْهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ. (اخرجه البخارى فى الحج)

✽ ✽ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کیا، تو ہم طواف کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ کے بچوں سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچادیں۔

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ عمرہ قضا کا موقع تھا۔

اسماعیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ ضرب دکھائی جو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شرکت کے دوران لگی تھی۔

۷۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَمْ يَتْرُكْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُوصَى فِيهِ. قُلْتُ: وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ طَلْحَةُ قَالَ الْهَزِيلُ بْنُ شَرْحَبِيلٍ: أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ عَلَى وَصِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَدَّ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَهْدًا فَخَزَمَ لَهُ أَنْفَهُ. (اخرجه البخارى فى الوصايا)

✽ ✽ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی چیز چھوڑی ہی نہیں تھی جس کے بارے میں آپ وصیت کرتے۔

میں نے دریافت کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے بارے میں وصیت کرنے کے بارے میں کیوں حکم دیا؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود وصیت نہیں کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق وصیت کی تھی۔

طلحہ نامی راوی کہتے ہیں: ہزیریل بن شرحبیل فرماتے ہیں: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی ایسے شخص سے آگے نکل سکتے تھے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہو؟ حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کے خواہشمند ہوتے تھے کہ انہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کا پتہ چلے اور وہ اسے مکمل طور پر تسلیم کر لیں۔

## ۹۴ - مسند البراء بن عازب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجِعِهِ أَوْ أَمْرًا أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَضْجِعِ أَوْ أَمْرِنِي أَنْ أَقُولَ عِنْدَ مَضْجِعِي شُكَّ سُفْيَانَ لَا يَدْرِي أَيُّهُنَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِلَيْكَ وَجْهْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ أَسَلَمْتُ نَفْسِي، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي، وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجِي مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَقَالُوا لَهُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَأَبَى إِلَّا وَنَبِيِّكَ.

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

\*\*\* حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی ہے کہ سوتے وقت یہ پڑھا جائے۔

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں سوتے وقت یہ کلمات پڑھوں۔

یہ شک سفیان نامی راوی کو ہے کہ ان میں سے کون سے الفاظ ہیں؟ وہ یہ الفاظ ہیں:

”اے اللہ! میں اپنا رخ تیری طرف کرتا ہوں میں نے اپنا آپ تجھے سونپ دیا ہے میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے میں اپنی پشت کو تیرا سہارا دیتا ہوں۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے بھی اور تجھ سے ڈرتے ہوئے بھی۔ تیرے مقابلے میں صرف تو ہی پناہ گاہ اور جائے نجات ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے۔ اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے معبود کیا ہے۔“

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: براء بن عازب بن حارث بن عدی بن حنم بن مجدع بن حارث بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بعض حضرات نے ابوعمارہ نقل کی ہے اور یہی روایت درست ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر ان کی کم سن کی وجہ سے انہیں واپس کر دیا تھا اس لیے یہ سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ بعض مورخین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۳ غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے ”رے“ فتح کیا تھا جبکہ بعض مورخین نے یہ بات نقل کی ہے: ”رے“ کو فتح کرنے والے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عبید بن عازب نے جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور وہیں اقامت پذیر رہے۔ مصعب بن زبیر کی حکومت کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔

تو لوگوں نے ان سے (یعنی سفیان سے) کہا: کہ روایت میں تو یہ الفاظ ہیں:

”اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔“

تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور یہ کہا کہ یہی الفاظ ہیں۔

”میں تیرے نبی پر ایمان لایا۔“

۷۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِمَكَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ .

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهِ فَزَادَ فِيهِ: ثُمَّ لَا يَعُودُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ لَقَنُوهُ، وَكَانَ بِمَكَّةَ

يَوْمَئِذٍ أَحْفَظَ مِنْهُ يَوْمَ رَأَيْتُهُ بِالْكُوفَةِ، وَقَالُوا لِي: إِنَّهُ قَدْ تَغَيَّرَ حِفْظُهُ، أَوْ سَاءَ حِفْظُهُ. (اخرجه الموصلي في مسنده)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز کا آغاز کیا، تو

آپ ﷺ نے رفع یدین کیا۔

سفیان کہتے ہیں: میرے استاد کوفہ آئے تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

اس میں انہوں نے مزید یہ الفاظ نقل کیے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

(یعنی دوبارہ رفع یدین نہیں کیا) تو اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا لوگوں نے انہیں ان الفاظ کی تلقین کی ہوگی۔

حالانکہ جب میں نے انہیں کوفہ میں دیکھا تھا تو اس دن کے مقابلے میں جب وہ مکہ میں تھے اس وقت وہ روایات کو زیادہ

اچھے طریقے سے یاد رکھے ہوئے تھے۔

لوگوں نے مجھ سے کہا: کہ ان کے حافظے میں تبدیلی آگئی ہے یا ان کا حافظہ خراب ہو گیا ہے۔

۷۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَنُو تَغْلِبَ - وَكَانَ فَصِيحًا - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ

عُتَيْبَةَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنَّا أَحَدٌ يَحْنُو حَتَّى يَرَى رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَّ سَاجِدًا. (اخرجه البخاري في الاذان)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کوئی بھی شخص (نماز کے دوران) اس وقت تک نہیں جھکتا

تھا جب تک وہ نبی اکرم ﷺ کو سجدے میں جاتے ہوئے نہیں دیکھ لیتا تھا۔

۷۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا

عِدِيَّ بْنَ نَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ

بِالْتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ. قَالَ سُفْيَانُ زَادَ مِسْعَرٌ: فَمَا سَمِعْنَا انْسِيًا أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ. (ايضا)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ والتین کی تلاوت

کرتے ہوئے سنا۔

سفیان کہتے ہیں: مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو آپ ﷺ سے زیادہ اچھی قرأت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۷۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُنْهَالِ يَقُولُ: بَاعَ شَرِيكَ لِي بِالْكُوفَةِ دَرَاهِمَ بَدْرَاهِمَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ، فَقُلْتُ: مَا أَرَى هَذَا يَصْلُحُ. فَقَالَ: لَقَدْ بَعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. فَاتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَتَجَارَتْنَا هَلْكَدًا، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا خَيْرَ فِيهِ. وَاتَتْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَ تِجَارَةً مِنِّي. فَاتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: صَدَقَ الْبَرَاءُ.

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هَذَا مَنْسُوخٌ وَلَا يُؤْخَذُ بِهِذَا. (اخرجه مسلم في المساقات)

\*\*\* ابو منہال بیان کرتے ہیں: میرے شراکت دار نے کوفہ میں کچھ درہموں کے عوض میں درہم فروخت کیے جن میں اضافی ادائیگی کی گئی تھی، تو میں نے کہا: میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے، تو وہ بولا: میں نے یہ بازار میں فروخت کیے ہیں اور کسی نے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا، تو میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو ہمارا تجارت کا طریقہ یہی تھا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز نقد لین دین ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو ادھار ہو تو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کا تجارت کا کام مجھ سے زیادہ تھا۔

میں ان کے پاس آیا میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو وہ بولے: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے۔

امام حمیدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم منسوخ ہے اور اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جاتا۔



## ۹۵ - مسند أبي سعيد الخدري

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۴۵- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَاقْرَبِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، وَنَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: لِيَبْزُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى. (اخرجه البخاري في الصلوة)

\*\*\* حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری لے کر اسے کھرچ دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف تھوکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” (نمازی کو) اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔“

۷۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَّاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ هَذِهِ الْعَرَّاجِينَ يُمَسِّكُهَا فِي يَدِهِ وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهِيَ فِي يَدِهِ، فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ: أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبْزُقَ فِي وَجْهِهِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلِيَبْزُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بن حنان بن عبید بن ثعلبہ بن امجد (یہ امجد نامی صاحب کا نام خدرہ ہے) بن اوس بن حارث بن خزرج۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کنیت ”ابو سعید خدری“ ہے۔ یہ مشہور اور فاضل صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۲ غزوات میں شرکت کی تھی۔ صحابہ کرام میں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ تابعین میں سے ابو سلمہ، عبید اللہ بن عبد اللہ، عطاء بن یسار، ابو امامہ بن بھل اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۲ ہجری میں ہوا اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

بَادِرَةٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَتَّقْ فِي ثَوْبِهِ، وَلْيَقُلْ هَكَذَا. وَذَلِكَ سُفْيَانُ بِكُمِّهِ. (اخرجه الموصلي في مسنده)  
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عراجین (زر درنگ کی مخصوص قسم کی لکڑی) پسند تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

”کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے اس کے چہرے کے سامنے کی طرف تھوک دیا جائے۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رخ کرتا ہے تو اسے اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے۔ بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیے۔ اور اگر نماز کے دوران آدمی کو زیادہ شدت کے ساتھ تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے تو اسے اپنے کپڑے پر تھوک کر پھر اسے اس طرح مل دینا چاہیے۔“

سفیان نامی راوی نے اپنی آستین کے ذریعے اسے مل کے دکھایا۔

۷۴۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبَسَتَيْنِ، فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَأَلْمَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ، وَأَمَّا اللَّبَسَتَانِ: فَاسْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَاحْتِبَاءُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(اخرجه البخاري في الصلوة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے سودے اور دو طرح کے لباس سے منع کیا

ہے جہاں تک دو طرح کے سودے کا تعلق ہے تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں جہاں دو طرح کے لباس کا تعلق ہے تو وہ اشتمال صماء اور آدمی کا ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹنا ہے کہ آدمی کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

۷۴۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ

الْخَدْرِيَّ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (اخرجه البخاري في المواقيت)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح

کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی بھی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

۷۴۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي - وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَيُّ بَنِي إِذَا كُنْتَ فِي هَذِهِ الْبَوَادِي فَارْفَعُ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَسْمَعُهُ إِنْسٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا حَجْرٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (اخرجه البخارى فى الاذان)

✽✽ عبد اللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم آبادی سے باہر ہو تو تم بلند آواز میں اذان دو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی انسان، جن، پتھر، درخت یا جو بھی چیز اس کو سنتی ہے۔ وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی۔“

۷۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ -

(اخرجه البخارى فى الايمان)

✽✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب کسی مسلمان شخص کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے نزول کی جگہ (یعنی ویران جنگلات میں) چلا جائے گا۔ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگے گا۔“

۷۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ: إِنِّي لَفِي حَلَقَةٍ فِيهَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ جَالِسًا إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مَذْعُورًا أَوْ قَالَ فِرْعًا فَقُلْنَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بَعَثَ إِلَيَّ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَاتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَرَأَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَأْتِنِي فَقُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ. فَقَالَ عُمَرُ: لَتَأْتِنِي عَلَى مَا قُلْتَ بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ وَلَا فَعَلَنَّ. فَقَالَ لِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَكُنْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَاتَيْتُ عُمَرَ فَحَدَّثْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ. (اخرجه البخارى فى البيوع)

✽✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا۔ جس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے ہمارے پاس آئے۔ ہم نے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے تو وہ بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی کام کے لیے بلوایا۔ جب میں ان کے ہاں آیا تو میں نے تین مرتبہ اندر

آنے کی اجازت مانگی۔ جب مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس آ گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے، تو وہ واپس چلا جائے۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

تم نے جو بات بیان کی ہے یا تو اس کا کوئی ثبوت لے کر آؤ، ورنہ پھر میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: آپ کے ساتھ اٹھ کر وہ شخص جائے گا، جو حاضرین میں سب سے کم سن ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چونکہ وہاں سب سے کم سن تھا، تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور انہیں یہ

بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص (کسی کے ہاں اندر آنے کی) تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے، تو اسے واپس چلے

جانا چاہیے۔“

۷۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ الْمَازِنِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسِ دُوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَرْوِيَانِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى.

(اخرجه البخارى فى الزكوة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔“

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار اور یحییٰ بن سعید نے یہ روایت عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۷۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

(اخرجه البخارى فى الاذان)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔“

۷۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحَرْقَةِ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: آتَيْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الْإِزَارِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ هَلَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽ ✽ علماء بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے سوال کیا۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہبند کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بندہ مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو اس نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو۔ لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔“

۷۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُمْ، وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(اخرجه البيهقي في شعب الایمان)

✽ ✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تین بہنیں ہوں، یا دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور (ان کی ذمہ داری اٹھانے کے حوالے سے) صبر سے کام لے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔“

۷۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو عُمَيْرٍ: الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ أَبِي طَوَالَةَ يُحَدِّثُ عَنْ نَهَارِ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فِي الدُّنْيَا أَنْ تُنْكِرَهُ، فَإِذَا لَقِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدَهُ حُجَّتَهُ الْقَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَخِيفْتُ النَّاسَ. (ايضا)

✽ ✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کرے گا اور فرمائے گا تمہیں کس بات نے روک لیا تھا کہ جب تم نے دنیا میں منکر چیز کو دیکھا تو تم نے اس کا انکار کیوں نہیں کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی دلیل کی تلقین کرے گا تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے امید رکھی اور میں لوگوں سے خوفزدہ ہو گیا۔“

۷۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ وَزَهْرَةِ الدُّنْيَا. قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ - وَكَانَ إِذَا نُزِلَ عَلَيْهِ غَشِيَهُ بُهْرٌ أَوْ عَرَقٌ - فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: آيَنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أُرِدْ إِلَّا خَيْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَكُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَآكَلَتْ ثُمَّ أَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، مَنْ أَخَذَ مَالًا بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. قَالَ سُفْيَانُ: كَثِيرًا مَا كَانَ الْأَعْمَشُ يَسْتَعِينُنِي هَذَا الْحَدِيثُ كُلَّمَا جِئْتُهُ. (اخرجه البخارى فى الجمعة)

✽ ✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے زمین کے نباتات اور دنیاوی آرائش و زیبائش کو ظاہر کر دے گا۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی؟ انہوں نے تین مرتبہ یہ بات عرض کی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، یہاں تک کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھول جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آ جاتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہاں ہوں۔ میں نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے۔ بے شک بھلائی صرف بھلائی ہی کو لے کر آتی ہے۔ بے شک بھلائی صرف بھلائی ہی کو لے کر آتی ہے۔ تاہم دنیا سبز اور میٹھی ہے موسم بہار جو کچھ اگاتا ہے اس کے نتیجے میں کچھ جانور زیادہ کھانے کی وجہ سے مر جاتے ہیں اور کچھ موت کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ تاہم سبزہ کھانے والے کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ اسے کھاتا ہے تو اسکے پہلو پھول جاتے ہیں۔ وہ دھوپ میں آتا ہے وہاں لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے پھر واپس جاتا ہے پھر کھاتا ہے پھر روانہ ہوتا ہے اور جگالی کرتا ہے تو جو شخص مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس مال میں برکت رکھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مال کو ناحق طور پر حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس مال میں برکت نہیں رکھی جاتی۔ اور اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ

نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔“

سفیان کہتے ہیں۔ میں جب کبھی اعمش کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے بار بار یہی روایت سنانے کی فرمائش کی۔

۷۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ جَاءَ وَمَرَّ وَأَنَّ بِنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ فَجَاءَ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ كَادَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَفْعَلُوا بِكَ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا كُنْتُ لَدَعَهُمَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَدَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ حَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَالْقَى النَّاسَ ثِيَابًا فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ حَتَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَالْقُوا ثِيَابًا فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ حَتَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَالْقُوا ثِيَابًا فَطَرَحَ الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذْهُ. فَأَخَذَهُ ثُمَّ قَالَ: انظروا إلى هذا جاء تلك الجمعة بهيئة بدئة فأمرت الناس بالصدقة، فالقوا ثيابًا فأعطيتهم منها ثوبين، فلما جاءت هذه الجمعة أمرت الناس بالصدقة فالقوا ثيابًا فأعطيتهم إلا عن ظهر غني، ولا غني بهذا عن ثوبيه. (اخرجه الموصلي في مسنده)

✽ ✽ عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ تشریف لائے۔ مروان اس وقت جمعہ کے دن کا خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ دو رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے سپاہی ان کے پاس آئے تاکہ انہیں زبردستی بٹھادیں تو انہوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا اور دو رکعات ادا کیں جب انہوں نے نماز مکمل کی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: اے حضرت ابوسعید قریب تھا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی ناروا سلوک کرتے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بولے: میں نے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو کچھ دیکھا ہے اس کے بعد میں کسی اور وجہ سے ان دونوں رکعات کو ترک نہیں کروں گا۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے۔

ایک شخص آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص اس وقت عام سی حالت میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم دو رکعات ادا کر لو۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے اپنے کپڑے صدقہ کئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ان کپڑوں میں سے دو کپڑے عطا کیے۔ جب اگلا جمعہ آیا تو ایک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کر لی ہیں؟ اس نے عرض کی: ”جی نہیں“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کر لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے اپنے کپڑے دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ان میں سے دو کپڑے دے دیئے جب اس سے اگلا جمعہ آیا تو ایک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کر لی ہیں؟ اس نے عرض کی: ”جی نہیں“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم دو رکعات ادا کر لو“ پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کیے تو اس شخص نے بھی اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا وہاں رکھ دیا تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں اسے پکارا اور فرمایا: تم اسے حاصل کر لو۔ اس نے اسے لے لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس شخص کو دیکھو۔ یہ اس دن برے حال میں جمعے کے دن آیا تھا۔ میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کیے تو میں نے اس میں سے دو کپڑے اسے دے دیئے۔ اب جب یہ اس جمعے آیا ہے تو میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے تو اس نے دو میں سے ایک کپڑا دے دیا ہے۔“

سفیان یہ کہا کرتے تھے۔ صدقہ وہ ہوتا ہے جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے۔ اور وہ شخص اگر کپڑا دے دیتا تو پھر اس کے پاس خوشحالی نہیں رہنی تھی۔

۷۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَّاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَخْرُجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. (متفق عليه)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا پیاز کا ایک صاع دیا کرتے تھے۔

۷۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِيهِ فَنَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مِّنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَيَقَالُ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِيهِ فَنَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مِّنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَيَقَالُ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِيهِ فَنَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مِّنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَيَقَالُ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ. (ايضا)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:



”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا، جس میں بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لیں گے، تو یہ کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب موجود ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہوں؟ تو جواب دیا جائے گا۔ جی ہاں، تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لینے کے لیے جائیں گے، تو ان سے دریافت کیا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں رہا ہو، تو انہیں جواب دیا جائے گا۔ جی ہاں، تو انہیں بھی فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا، جس میں بہت سے لوگ جنگ کرنے کے لیے جائیں گے، تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے، جس نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھیوں کو پایا ہو؟ تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں، تو انہیں بھی فتح نصیب ہو جائے گی۔“

۷۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحِ السَّمَّانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّينَارُ بِالدِّينَارِ مِثْلًا بِمِثْلِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ. فَقُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الَّذِي تَقُولُهُ أَشْيَاءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَأْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ. (اخرجه البخاري في البيوع)

✽✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”درہم کے عوض میں درہم اور دینار کے عوض میں دینار کا برابر برابر لین دین کیا جائے گا۔ اور اس میں کوئی اضافی ادا نیگی نہیں ہوگی۔“

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے گزارش کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بولے: میری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے جو آپ کہتے ہیں: کیا آپ نے اس بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی حکم پایا ہے؟ یا پھر نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے اللہ کی کتاب میں اس بارے میں کوئی حکم نہیں پایا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی بھی کوئی بات نہیں سنی۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں تاہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سود، ادھار میں ہوتا ہے۔“

۷۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّرْفِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْهُ

وَأَنَا حَاضِرٌ . قَالَ سُفْيَانُ : لَا أَحْفَظُ شَيْئًا فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ نَحْوُ مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ . (ايضا)

✽✽ ضمیرہ بن سعید مزنی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیچ صرف کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: میں اس وقت وہاں موجود تھا۔

سفیان کہتے ہیں: اس بارے میں مجھے صرف یہی بات یاد ہے یہ اسی کی مانند حدیث تھی۔ جو لوگوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

”سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر ہوگا اور چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر ہوگا۔“

۷۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَوْقَفْتُ جَارِيَةً لِي أَبِيْعَهَا فِي سُوقِ بَنِي قَيْنِقَاعٍ فَجَاءَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا هَذِهِ الْجَارِيَةُ؟ قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِي أَبِيْعَهَا قَالَ فَلَعَلَّكَ أَنْ تَبِيعَهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ . قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أَعَزُّلُ عَنْهَا . قَالَ: فَإِنَّ تِلْكَ الْمَوْءُودَةَ الصَّغْرَى . فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ . فَقَالَ: كَذَبَتْ يَهُودٌ، وَلَا عَلَيْكُمْ إِلَّا تَفْعَلُوا .

(اخرجه ابن ابی شیبہ)

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی ایک کنیز کو لا کر بنوقینقاع کے بازار میں کھڑا ہوا۔ تاکہ میں اس کنیز کو فروخت کر دوں۔ ایک یہودی میرے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید خدری! یہ لڑکی یہاں کس لیے ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ میری کنیز ہے میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں تو وہ بولا: شاید تم اسے ایسی حالت میں فروخت کر رہے ہو کہ جب اس کے پیٹ میں تمہاری اولاد موجود ہے تو میں نے کہا: میں تو اس سے عزل کیا کرتا تھا تو وہ بولا: یہ زندہ درگور کرنے کی جھوٹی قسم ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہودیوں نے غلط کہا ہے تاہم اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی حرج بھی نہیں ہوگا۔“

۷۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ الْعَزْلَ ذِكْرٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ . وَكَمْ يَقُلُ: فَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ: فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا . (اخرجه مسلم في النكاح)

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا) ”جس بھی جان نے پیدا ہونا ہو اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے (یا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کر دینا ہے)۔“

۷۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ: جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. (ابضاً)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

۷۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدَعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَلَ فِئْتَانِ عَظِيمَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ، أَوْ لَاهُمَا بِالْحَقِّ الَّتِي تَغْلِبُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ مَرَقَتْ مِنْهُمْ مَارِقَةٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ. (اخرجه مسلم في الزكوة)

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کے دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور ان میں حق کے زیادہ قریب وہ ہوگا جو غالب آجائے گا۔ ابھی وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ ان میں سے ایک گروہ نکل جائے گا اور وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔“

۷۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَزَعَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ إِبِلِيَا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَنَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

(اخرجه البخاری فی جزاء الصيد)

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جاسکتا ہے۔ مسجد الحرام، میری یہ مسجد اور مسجد ایلیا (یعنی بیت المقدس)۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

عورت اگر تین دن سے زیادہ کا سفر کرتی ہے تو اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز ہونا چاہیے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا

ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزے رکھنے سے بھی منع کیا ہے۔ عید الاضحیٰ کا دن اور عید الفطر کا دن۔

۷۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَتَابُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ حَسَسَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنِ النَّاسِ سَبْعَ

سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَا صَبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ: مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا مُطِرْنَا بِنَوْءٍ الْمَجْدَحِ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر سات سال تک بارش نازل نہ کرے اور پھر بارش نازل کر دے تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے۔ اور مجدح ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے۔“

۷۶۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى مُغِيرِبَانَ الشَّمْسِ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهَلَهُ مَنْ جَهَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَوَأُوهُ عِنْدَ اسْتِهِ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ حَقٌّ. وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: كَلِمَةٌ عَدَلٍ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ. قَالَ: ثُمَّ بَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ: فَكَمْ رَأَيْنَا مِنْ مُنْكَرٍ فَلَمْ نُنْكَرْهُ: أَلَا وَإِنَّ بَنِي آدَمَ خَلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيِي مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيِي كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيِي مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيِي كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ فَهَذِهِ بَيْتُكَ، وَمِنْهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ فَهَذِهِ بَيْتُكَ، أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ وَجَدَهُ مِنْكُمْ وَكَانَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَإِنْ كَانَ جَالِسًا فَلْيُضْطَجِعْ. (ايضاً)

\*\*\* حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے کے قریب تک ہمیں خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم ہونے تک کی ہر بڑی چیز کے بارے میں ہمیں بتا دیا، تو جس شخص کو اس کا علم ہے اسے علم ہے۔ اور جو شخص ناواقف رہا۔ وہ ناواقف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا نائب مقرر کیا ہے، تاکہ وہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ خبردار! دنیا سے بچنا اور خواتین کے بارے میں احتیاط کرنا۔ یاد رکھنا! قیامت کے دن ہر غداری کرنے والے کے لیے ایک مخصوص جھنڈا ہوگا جو اس کی غداری کے حساب سے ہوگا اور یہ جھنڈا اس کی سرین کے پاس ہوگا۔ یاد رکھنا! سب سے افضل جہاد حق بات کہنا ہے (یہاں سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں) انصاف کی بات کہنا ہے ظالم حکمران کے سامنے۔“

راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے اور بولے: ہم نے کتنے ہی منکرات دیکھے۔ لیکن ہم نے ان کا انکار نہیں کیا۔

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا)

”خبردار اولاد آدم کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگوں کو مومن پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ مومن ہونے کے طور پر ہی زندہ رہتے ہیں اور مومن ہونے کے طور پر ہی مرتے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کو کافر پیدا کیا جاتا ہے وہ کافر ہونے کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور کافر ہونے کے طور پر مرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو مومن ہونے کے طور پر پیدا کیا جاتا ہے وہ مومن ہونے کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور کافر ہونے کے طور پر مرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو کافر پیدا کیا جاتا ہے وہ کافر کے طور پر زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وقت مومن ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ان کا غصہ ختم بھی جلدی ہو جاتا ہے تو یہ برابر ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے اور ان کا غصہ ختم بھی دیر سے ہوتا ہے۔ یہ بھی برابر ہیں۔ یاد رکھنا غصے ہونا آگ کا ایک انگارہ ہے تو تم میں سے جو شخص اس کیفیت کو محسوس کرے اگر وہ کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے اگر بیٹھا ہوا ہو تو لیٹ جائے۔“

۷۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي عَنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أتَى أَحَدُكُمْ أَهْلُهُ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. (اخرجه مسلم في الحیض)

\*\*\* حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے پھر اگر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہے تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہیے۔“

۷۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْعَمَ وَقَدِ التَّقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنِ وَحَنَا جَبْهَتَهُ الْوَاصِفِي سَمْعَهُ، يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا. (اخرجه ابوداؤد في البحث)

\*\*\* حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نعمتوں سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہوں؟ جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور کو اپنے منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ اس کی پیشانی چمکی ہوئی ہے۔ اور اس نے اپنی سماعت کو متوجہ رکھا ہوا ہے۔ اور وہ اس بات کا انتظار کر رہا ہے اسے کب حکم ہوگا؟ (کہ وہ صور میں پھونک مار دے)

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔  
حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا۔

”ہمارے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے ہم اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرتے ہیں۔“

۷۷۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيُرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمًا. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

” (جنت میں) بلند درجات والے لوگ ”علیین“ کے لوگوں کو یوں دیکھیں گے، جس طرح تم افق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابو بکر و عمران میں شامل ہیں۔ اور یہ دونوں بہت اچھے ہیں۔“

۷۷۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ.

\*\*\* یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۷۷۴- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوَسْطَى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ عَشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَبْصَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُعْتَكِفًا فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكِفِهِ، فَإِنِّي أُرِيهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ. فَهَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَأَمْطَرَتْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَوَكَّفَ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَإِنَّ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ آثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی اعتکاف کیا۔ جب بیسویں رات کی صبح ہوئی ہم نے اپنا ساز و سامان منتقل کرنا شروع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ فرمایا، تو ارشاد فرمایا:

”تم میں سے جو شخص اعتکاف کرنا چاہتا ہو وہ اپنے اعتکاف کی جگہ پر واپس چلا جائے۔ کیونکہ مجھے یہ رات (یعنی شب قدر) آخری عشرے میں دکھائی گئی ہے۔ میں نے خود کو دیکھا ہے، میں اس رات کی صبح پانی اور مٹی (یعنی کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں۔“

(راوی کہتے ہیں) اسی دن بارش ہو گئی۔ مسجد کی چھت (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ پر پانی اکٹھا ہو گیا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

## ۹۶ - مسند المغيرة بن شعبة

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۷۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِي: تَخَلَّفَ يَا مُغِيرَةُ وَأَمْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ. قَالَ: فَمَضَى النَّاسُ وَتَخَلَّفْتُ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ فَصَاقَتْ عَلَيْهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَيَّ خُفِّيَّ.

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَحَدَّثَ يَوْمًا بِأَحَادِيثِ الْمَسْحِ عَلَيَّ الْخُفَيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِمَّا عِنْدَهُ مِنَ الْحَدِيثِ التَّفَّتَ إِلَيَّ فَقَالَ: وَحَدَّثَنِي عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ مَضَى فِي حَدِيثِي حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ. (اخرجه صحيح ابن حبان)

\*\*\* حمزہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو۔ اے لوگو! تم لوگ چلتے رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ چلتے رہے میں پیچھے رہ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو میں نے برتن میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی انڈیلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بازو اس سے نکالنے کی کوشش کی لیکن وہ تنگ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے کی طرف سے بازو باہر نکالا۔ اسے دھویا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا۔ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر بھی مسح کر لیا۔

سفیان کہتے ہیں: اسماعیل بن محمد نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے یہ روایت زہری کو سنائی تو ایک دن وہ موزوں سے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: مغیرہ بن شعبہ بن ابوعامر بن مسعود بن معقب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس۔ ان کا تعلق بنو "ثقیف" سے ہے۔ ان کی کنیت "ابوعبداللہ" تھی۔ بعض روایات کے مطابق ان کی کنیت "ابوامامہ" ہے۔ آپ نے غزوہ خندق کے موقع پر اسلام قبول کیا اور صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ خود ہی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت "ابوعیسیٰ" تجویز کی تھی۔ تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں "ابوعبداللہ" کی کنیت سے مخاطب کیا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنی ذہانت و فطانت کے اعتبار سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ کو جنگ یمامہ اور شام کے تمام معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ جنگ قادسیہ اور نہاوند کے علاوہ عراق کے دوسرے بڑے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔

پرسح کے بارے میں روایات بیان کر رہے تھے۔ جب وہ ان روایات کو بیان کر کے فارغ ہو گئے جو ان کے پاس تھیں، تو میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: انہوں نے حمزہ بن مغیرہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ پھر انہوں نے میری نقل کردہ روایت بیان کی اور اسے مکمل بیان کیا۔

۷۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيُّ وَيُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْمَسُّحُ أَحَدُنَا عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا أَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ. (اخرجه البخارى فى الوضوء)

\*\*\* عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کوئی شخص موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جب اس نے (اپنے دونوں پاؤں موزوں میں) اس وقت داخل کیے ہوں جب وہ دونوں پاک (یعنی با وضو حالت میں) ہوں۔

۷۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

(اخرجه البخارى فى التهجد)

\*\*\* حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قیام کیا (یعنی بکثرت نوافل ادا کیا) کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں ورم آلود رہنے لگے، تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت نہیں کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“

۷۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بِيَانَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ. (اخرجه ابوداؤد)

\*\*\* عروہ بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

جو شخص شراب فروخت کرتا ہے وہ گویا خنزیروں کا گوشت (یعنی اسے کھانے کو جائز سمجھتا ہے)

۷۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ أَبَجَرَ جَمِيعًا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنَى مَنْزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ كَيْفَ ادْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنْازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخْدَاتِهِمْ، قَالَ فَيَقَالُ





نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔

”اے پروردگار! جنت میں سب سے بلند ترین مرتبہ کس کا ہوگا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔

”میں نے اپنے دست قدرت کے ذریعے ان کی کرامت کا پودا لگایا ہے اور میں نے اس پر مہر لگا دی ہے، تو کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہیں، کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال تک نہیں آیا ہو گا۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس کی تائید موجود ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے؟“

۷۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا وَرَآدًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الْمُغِيرَةَ: اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(اخرجه البخاری فی الایمان)

✽✽ وراذ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت

مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھجوائیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو، تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا۔ جب آپ ﷺ نماز مکمل کر لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لیے

مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ

دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ تیری مرضی کے مقابلے میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش (یا کسی صاحب

حیثیت شخص کا مال و مرتبہ) اس کے کسی کام نہیں آسکتا۔“

۷۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةَ

بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَتَوَكَّلْ مِنْ اسْتَرْقَى وَاسْتَرْقَى.

(اخرجه البيهقي في شعب الایمان)

✽✽ عقارب بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”جو شخص دم، جھاڑ کرتا ہے یا داغ لگواتا ہے۔ وہ تو کل نہیں کرتا۔“

۷۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ قَالَ: وَمَا مَسَأَلْتُكَ عَنْهُ، إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَهُ. (اخرجه البخارى فى الفتن)

\*\*\* حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنے سوالات نہیں کیے جتنے میں نے کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمہیں اس کے بارے میں دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم اس تک نہیں پہنچ سکو گے (یا تم اس کا زمانہ نہیں پاؤ گے)۔“

## ۹۷ - مُسْنَدُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَاتَى بِلَحْمٍ دَجَاجٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ لَمْ يَأْكُلْ، فَدَعَاهُ أَبُو مُوسَى فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

(اخرجه البخارى فى فرض الخمس)

\*\*\* زہدم جرمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ وہاں مرغی کا گوشت لایا گیا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے کھانے میں حصہ نہیں لیا، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے دعوت دی تو وہ بولا: میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے میں اسے گندا سمجھتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَاتَى بِذَوْدٍ غُرِّ الدُّرَى فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنَا. فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ آتَى بِذَوْدٍ أُخْرَى فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنَا. فَحَمَلْنَا فَلَمَّا أَذْبَرْنَا قُلْنَا: مَاذَا صَنَعْنَا تَعَقَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ. فَآتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَارَى غَيْرَهَا خَيْرًا لِي مِنَ الْيَمِينِ الَّتِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے:

سے سواری کا جانور مانگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفید کوہان والے کچھ اونٹ پیش کیے گئے تھے۔ ہم نے عرض

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں سواری کے لیے دیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قسم اٹھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سواری کے لیے جانور نہیں دیر

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اور اونٹ پیش کیے گئے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سواری کے

لیے دیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سواری کے لیے دے دیئے جب ہم وہاں سے واپس آئے، تو ہم نے سوچا۔ یہ ہم نے کیا کیا

ہے؟ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی توجہ آپ ﷺ کی قسم کی طرف مبذول نہیں کروائی پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں جب بھی قسم اٹھاؤں گا اور پھر اس کے برعکس کام کروں گا تو وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔“

۷۸۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ شُعْبَةُ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى فِي دَارِهِ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِهِ فَدَعَا بَيْنَهُ فَقَالَ: يَا بَنِي تَعَالَوْا حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ .

(اخرجه البيهقي في الفتن)

شعبہ کہتے ہیں: میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر کی پشت کی طرف کے کمرے میں موجود تھا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو بلوایا اور بولے: اے میرے بچو! آگے آؤ تا کہ میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے اپنے والد کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص ایک گردن (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (غلام یا کنیز) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے کے) ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔“

۷۸۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحٍ بْنِ حَيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الشَّعْبِيِّ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا بِخُرَاسَانَ يَقُولُونَ إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ أُمَّتَهُ الثُّمَّ تَزَوَّجَهَا فَهِيَ كَالرَّائِبِ بَدَنَتُهُ . قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ كَانَ مُؤْمِنًا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاحَسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَاحَسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَعَبْدٌ أَطَاعَ اللَّهَ وَأَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ . خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ فَلَمَّ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرِحَلُ فِي أَدْنَى مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ . (اخرجه البخاري في العلم)

صالح بن حی کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ایک شخص امام شععی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا۔ وہ بولا: اے ابو عمرو! خراسان میں ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کرنے کے بعد پھر اس سے شادی کر لے تو وہ اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہونے والے شخص کی مانند ہے تو امام شععی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔  
 ”تین لوگوں کو دگنا اجر ملے گا۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی مومن تھا اور پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آیا، تو اسے دگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جس کی کوئی کنیز وہ اس کی تعلیم و تربیت کرے اور اچھی تعلیم و تربیت کرے، پھر وہ اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے۔ اور ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی بھی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرے تو اسے دگنا اجر ملے گا۔“  
 (امام شعسی نے فرمایا): تم کسی معاوضے کے بغیر اسے حاصل کر لو۔ حالانکہ پہلے کوئی شخص اس سے کم مضمون والی روایت کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا تھا۔

۷۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمْرًا بِهِ مُؤْتَجِرًا أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ - (اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)

\*\*\* حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”وہ امانت دار خزانچی جو اجر کی امید رکھتے ہوئے وہ چیز (اللہ کی راہ میں کسی کو) دیتا ہے۔ جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوگا۔“

۷۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُحْدِكْ مِنْ عَطْرِهِ عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يَحْرِقْكَ بِشَرِّهِ عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيحِهِ - (اخرجه البخاری فی البيوع)

\*\*\* حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”اچھے ہم نشین کی مثال عطاری کی مانند ہے اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دے گا، تو اس کی خوشبو تم تک پہنچے گی۔ اور برے ہم نشین کی مثال لوہار کی مانند ہے اگر وہ اپنے شراروں کے ذریعے تمہیں نہیں جلانے گا، تو بھی اس کی بدبو تم تک پہنچے گی۔“

۷۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشفَعُوا إِلَيَّ فَلْتُؤَجِّرُوا، وَلِيَقْضِ اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانَ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ - (اخرجه البخاری فی الزکوٰۃ)

\*\*\* حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”میرے سامنے سفارش کیا کرو۔ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو چاہے فیصلہ دے دیتا ہے۔“

۷۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَنِيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(اخرجه البخارى فى الصلوة)

\*\*\* حضرت ابو موسى اشعري رضي الله عنه روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی حیثیت رکھتا ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔“

۷۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اسْتَاذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ فَلْيَرْجِعْ. (اخرجه البخارى فى البيوع)

\*\*\* حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه حضرت ابو موسى اشعري رضي الله عنه کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”جب کوئی شخص (کسی گھر میں داخل ہونے کے لیے) تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔“

۷۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: لَيْسَ أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَىٰ أَدَىٰ يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَدْعُونَ لَهُ نِدًّا ثُمَّ هُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ. قَالَ الْأَعْمَشُ فَقِيلَ لَهُ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكْذِبْ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه البخارى فى الادب)

\*\*\* سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تکلیف دہ بات کو سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ لوگ اس کے شریک کو پکارتے ہیں، لیکن وہ پھر بھی ان لوگوں کو رزق دیتا ہے۔ انہیں عافیت فراہم کرتا ہے۔

اعمش کہتے ہیں: سعید بن جبیر سے کہا گیا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ تو وہ بولے:

میں غلط بیانی نہیں کروں گا، ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت ابو موسى اشعري رضي الله عنه کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل

کی ہے۔

## ۹۸ - مسند جندب بن عبد اللہ البجلي

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلي رضي الله عنه سے منقول روایات

۷۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ - وَهُوَ يَتَفَلَّى فِي الشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ - يَقُولُ سَمِعْتُ جُنْدَبَ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَ أَنَّ نَاسًا ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ ذَبِيحَتَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَيَّ اسْمِ اللَّهِ. (اخرجه البخاري في العيدين)

\*\*\* سفیان بیان کرتے ہیں۔ اسود بن قیس سردیوں کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے اپنی جوئیں نکال رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت جندب بجلي رضي الله عنه کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں عید کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے پہلے ذبح نہیں کیا تھا۔ اب وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔“

۷۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنُكِبْتُ أُصْبَعُهُ فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا أُصْبَعٌ دَمِيَّتٍ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ. (اخرجه البخاري في الجهاد)

\*\*\* حضرت جندب بن عبد اللہ بجلي رضي الله عنه بیان کرتے ہیں۔ میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک زخمی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا۔

”تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہوئی ہو اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔“

۷۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ قَالَ: أَبْطَأَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْيِ فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (اخرجه البخاري في التهجد)

\*\*\* حضرت جندب بن عبد اللہ بجلي رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جبرائیل عليه السلام کچھ عرصے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وحی لے کر حاضر نہیں ہوئے، تو مشرکین یہ کہنے لگے: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کو چھوڑ دیا گیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت



نازل کی:

”چاشت کے وقت کی قسم ہے اور رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے۔ تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔“

۷۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا جُنْدُبَ الْبَجَلِيَّ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. (اخرجه البخاری فی الرقاق)

\*\*\* حضرت جناب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص مشہور ہونا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مشہور کروادیتا ہے اور جو شخص دکھاوا ظاہر کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دیتا ہے۔“

۷۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَذَكَرَ فِيهِ شَيْءٌ آخَرَ. (ابن ماجہ)

\*\*\* حضرت جناب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔“

سفیان کہتے ہیں۔ اس روایت میں ایک اور چیز کا بھی ذکر ہے۔

۷۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الصُّنَابِيحِيَّ الْأَحْمَسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأُمَّمَ، فَلَا تَقْتَتِلَنَّ بَعْدِي. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: الصُّنَابِيحِيُّ هُوَ أَبُو الْأَعْسِرِ وَلَمْ يَقُلْ لَنَا سُفْيَانُ فَعَلِمْنَا مِنْ وَجْهِ آخَرَ. (اخرجه موصلی فی مسند)

\*\*\* حضرت صنابحی الحمسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، تو تم میرے بعد آپس میں لڑائی جھگڑا (یا مذہبی اختلافات) شروع نہ کر دینا۔“

امام حمیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صنابحی نامی یہ راوی ان کی کنیت ابو اعسر ہے یہ بات ہمیں سفیان نے نہیں بتائی ہے ہمیں یہ دوسرے حوالے سے پتہ چلی ہے۔

## ۹۹ - مسند الصعب بن جثامة

حضرت صعْب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ، فَيَصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْهُمْ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو حَدَّثَنَا أَوْلَا عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيهِ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ. فَلَمَّا جَاءَنَا الزُّهْرِيُّ تَفَقَّطَتْهُ فَلَمْ يَقُلْ إِلَّا هُمْ مِنْهُمْ. (اخرجه مسلم في الجهاد)

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت صعْب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی علاقے کے رہنے والے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا: جن پر رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے اور اس میں ان کی خواتین اور بچے مارے جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ لوگ ان کا حصہ ہیں۔“

سُفْيَانُ کہتے ہیں۔ عمرو نامی راوی نے پہلے یہ روایت زہری کے حوالے سے سنائی تھی۔ اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے تھے۔ ”وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔“

لیکن جب ہمارے پاس زہری تشریف لائے تو یہ الفاظ میں نے ان سے نہیں سنے۔ انہوں نے صرف یہی الفاظ بیان کیے۔ ”وہ ان کا حصہ ہیں۔“

۸۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَةَ بْنَ أَبِي رَافَةَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا

(\*) حضرت صعْب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: صعْب بن جثامہ بن کیف بن ربیعہ بن عبداللہ بن نضر شراح بن عوف۔ حضرت صعْب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام زینب بنت حرب تھا جو ابوسفیان کی بہن تھیں حضرت صعْب رضی اللہ عنہ کے والد نے قریش کے ساتھ دوستی کی تھی۔ حضرت صعْب رضی اللہ عنہ نے وفد ان کے مقام پر رہائش اختیار کی تھی۔ ان کا انتقال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت میں ہوا تھا۔ تاہم بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا تھا۔

حَمَىٰ إِلَٰهِي وَرَسُولِهِ - (اخرجه البخارى فى الجهاد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں۔

”چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔“

۸۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حِمَارٍ وَحَشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى الْكِرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدُّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رَبَّمَا جَمَعَهُمَا مَرَّةً فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا فَرَّقَهُمَا وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ: حِمَارٌ وَحَشٍ ثُمَّ صَارَ إِلَى لَحْمِ حِمَارٍ وَحَشٍ - (اخرجه البخارى فى جزاء الصيد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ”ابواء“ یا شاید ”ودان“ کے مقام پر تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے واپس کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو ارشاد فرمایا:

”ہم نے یہ تمہیں واپس نہیں کرنا تھا۔ لیکن ہم اس وقت احرام کی حالت میں ہیں۔“

امام حمیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سفیان بعض اوقات ان دونوں روایات کو ایک ہی حدیث میں ایک ساتھ جمع کر کے بیان کر دیتے تھے اور بعض اوقات انہیں الگ الگ کر کے بیان کرتے تھے اور سفیان پہلے صرف ”نیل گائے“ کے الفاظ نقل کرتے تھے پھر بعد میں انہوں نے ”نیل گائے کے گوشت“ کے الفاظ نقل کرنا شروع کر دیئے۔

## ۹۰۰ - مسند زید بن أرقم

حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَجَعَلَ يَسْتَدْكِرُهُ حَدِيثًا فَقَالَ: كَيْفَ حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ فَذَكَرَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان کی ملاقات حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ایک حدیث یاد کروانا شروع کی۔ اور بولے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث مجھے کیسے سنائی تھی؟ جو شکار کے گوشت کے بارے میں ہے تو حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی۔ جیسی روایت حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۸۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجَيْبَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: أتى عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالْيَمَنِ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَقَعُوا عَلَى جَارِيَةٍ لَهُمْ فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ، فَقَالَ عَلِيُّ لَاتَيْنِ مِنْهُمْ: أَتَطْبِئَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا. ثُمَّ قَالَ لِالْآخَرَيْنِ: أَتَطْبِئَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا. فَقَالَ عَلِيُّ: أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَأَيْكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ الزَّمْتُهُ الْوَلَدَ وَأَغْرَمْتُهُ ثُلثِي قِيمَةَ الْجَارِيَةِ لِصَاحِبِيهِ. فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ فِيهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيُّ. (اخرجه ابوداؤد في الطلاق)

\*\*\* حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ یمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تین آدمی پیش کیے گئے۔ جنہوں

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن أرقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک ماعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو حارث بن خزرج سے ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابوعمر“ ہے۔ بعض روایات کے مطابق ”ابوعامر“ ابوسعاد ابوسعید اور ابویسہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابواسحاق سمیعی ابن ابی لیلیٰ اور یزید بن حبان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ غزوہ احد میں کم سن ہونے کی وجہ سے انہیں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے ان کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا۔

نے اپنی کنیز کے ساتھ ایک ہی طہر کے دوران صحبت کی تھی اور اس کنیز کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو افراد سے کہا۔ کیا تم دونوں اپنے تیسرے ساتھی کے حق میں دستبردار ہونا چاہو گے؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر دوسرے دو سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اپنے ساتھی کے حق میں دستبردار ہونا چاہو گے؟ ان دونوں نے بھی جواب دیا: جی نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی دو سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اپنے ساتھی کے حق میں دستبردار ہونا چاہو گے؟ ان دونوں نے بھی جواب دیا: جی نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”تم آپس میں اختلاف رکھنے والے شراکت دار ہو میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرواتا ہوں۔ جس کے نام قرعہ نکل آیا میں بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا اور اس شخص کو اپنے باقی دو ساتھیوں کو کنیز کی دو تہائی قیمت تاوان کے طور پر دینا ہوگی۔“

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس بارے میں میری بھی وہی رائے ہے جو علی نے بیان کی ہے۔“

۸۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ذَرِيحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ایضاً)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## ۱۰۱ - مسند يعلى بن أمية

حضرت يعلى بن أمية رضي الله عنه سے منقول روایات

۸۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَنَادُوا يَا مَالِكُ)

(اخرجه البخارى فى بدء الخلق)

\*\*\* صفوان بن يعلى اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے:

”اور وہ ندا دیں گے: اے مالک!“

۸۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَحَمَلْتُ فِيهَا عَلَى بَكْرٍ - وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي - فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَصَّ عَلَى يَدِهِ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ الْفَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْدِعُهَا فِي فَيْكِ تَقْضِمُهَا قَضَمَ الْفَحْلِ - وَهَدَّرَهَا - (اخرجه البخارى فى جزاء الصيد)

\*\*\* صفوان بن يعلى اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شریک ہوا میں نے

اس جنگ میں اللہ کی راہ میں ایک جوان اونٹ دیا تھا جو میرے نزدیک میرا سب سے بہترین عمل تھا۔ میں نے اس شخص کو ملازم رکھا اس کی ایک اور شخص کے ساتھ لڑائی ہو گئی۔ اس نے اس کے ہاتھ پر کاٹا تو دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو پہلے شخص کے سامنے کے دانت گر گئے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں رہنے دیتا؟ تاکہ تم اسے یوں چبا لیتے۔ جس طرح اونٹ چباتا ہے۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نقصان کو کا لعدم قرار دیا۔

(۱۰۱) حضرت يعلى بن أمية بن ابوعبيده بن حمام بن حارث کی کنیت ”ابوصفوان“ یا شاید ”ابوخالد“ ہے۔ تاہم آپ يعلى بن أمية کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اور یہ أمية ان کی والدہ ہیں جو غزوہ ان کی صاحبزادی ہیں اور عقبہ بن غزوہ ان کی بہن ہیں۔ حضرت يعلى بن أمية رضي الله عنه نے فتح کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ یہ غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں شریک رہے ہیں۔ حضرت عمر رضي الله عنه نے انہیں یمن کے ایک حصے کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضي الله عنه نے صنعاء کا والی مقرر کیا تھا۔ جنگ جمل کے موقع پر یہ سیدہ عائشہ رضي الله عنها کے ساتھ تھے، لیکن بعد میں یہ حضرت علی رضي الله عنه کے حامیوں میں شامل ہو گئے۔ جنگ صفین کے موقع پر بھی یہ موجود تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے صفوان کے علاوہ عکرمہ اور مجاہد نے احادیث روایت کی ہیں۔

۸۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى وَلَمْ يُسْنِدْهُ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ضَمَّهُمَا فَأَدْرَجَ فِيهِ الْإِسْنَادَ فَإِذَا فَصَلَهُمَا جَعَلَ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ مُسْنَدًا وَحَدِيثَ عَمْرُو مُرْسَلًا. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

❖❖ ایک سند کے ساتھ یہ روایت عطاء نے بیان کی ہے اور انہوں نے اس کی سند بیان نہیں کی۔ سفیان نامی راوی بعض اوقات ان دونوں روایات کو ایک ساتھ ذکر کر دیتے ہیں اور اس کی سند میں ادراج کرتے ہیں، لیکن جب وہ ان دونوں روایات کو الگ سے نقل کرتے ہیں: تو وہ ابن جریج سے منقول روایت کو ”مسند“ روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں: اور عمرو سے منقول روایت کو ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

۸۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ فَاتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مَقْطَعَةٌ - يَعْنِي جُبَّةً - وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهَذِهِ عَلَيَّ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَعْسِلُ هَذَا الْخَلُوقَ وَأَنْزِعُ هَذِهِ الْمَقْطَعَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ. (اخرجه البخاری فی الحج)

❖❖ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ”جعرانہ“ کے مقام پر موجود تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے جبہ پہنا ہوا تھا۔ اور وہ خوشبو میں لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا ہے اور یہ پہنا ہوا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم نے حج کرنا ہوتا تو تم کیا کرتے؟“

اس نے عرض کی۔ پھر میں اس خوشبو کو دھو لیتا اور اس تہے کو اتار دیتا (اور ان سلا لباس پہنتا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو تم نے اپنے حج میں کرنا ہوتا ہے۔ وہی اپنے عمرے میں کرو۔“

۸۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيَ - قَالَ - فَبَيْنَا أَنَا بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ دَعَانِي عُمَرُ فَاتَيْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجِّجِي ثَوْبًا، فَكَشَفَ لِي عُمَرُ وَجْهَهُ فَإِذَا هُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ فَلَمَّا سَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيْنَ السَّائِلُ؟ وَقَدْ كَانَ جَاءَهُ رَجُلٌ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِذَا هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ وَعَلَيْهِ مَقْطَعَةٌ فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ هَذِهِ. فَقَالَ السَّائِلُ: هَا أَنَا ذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ. قَالَ: كُنْتُ أَعْسِلُ هَذَا الْخَلُوقَ وَأَنْزِعُ هَذِهِ الْمَقْطَعَةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ. (ايضا)

✽ ✽ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: میری یہ خواہش ہے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہوتی ہے۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم ”بحرانہ“ کے مقام پر موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ میں ان کے پاس آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت چادر ڈال دی گئی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس سے پہلے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وہ خوشبو میں لتھڑا ہوا

تھا۔ اور اس نے جبہ پہنا ہوا تھا اور اس نے یہ عرض کی تھی: میں نے یہ جبہ پہن کر احرام باندھا ہے (حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس سائل نے عرض کی۔ میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حج میں کیا کرتے؟ وہ بولا: میں اس خوشبو کو دھو لیتا اور جبے (یعنی سلے ہوئے کپڑے) کو اتار دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو تم اپنے حج میں کرتے ہو وہی اپنے عمرے میں کرو۔“



## ۱۰۲ - مسند أبي بكره

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۱۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: أَمَلَى عَلَيَّ أَبِي كِتَابًا إِلَى أَخِي لِي كَانَ عَامِلًا لَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ.

(اخرجه البخارى فى الاحكام)

\*\*\* حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمن بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے مجھے ایک خط املاء کروایا۔ جو انہوں نے میرے بھائی کو لکھا تھا۔ جو کسی علاقے کا گورنر تھا (اس میں یہ تحریر تھا) کہ تم غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دینا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ثالث کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے وہ دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ دے جب وہ غصے کی حالت میں ہو۔“

۸۱۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاللَّيْلَةَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوتے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے:

”میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔“

(\*) حضرت نفع بن حارث رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ”ابو بکرہ“ کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ حارث کے غلام تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ غزوہ طائف کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ ان سے ابو عثمان نہدی، انس بن قیس اور حسن بصری نے احادیث روایت کی ہیں۔

## ۱۰۳ - مسند جریر بن عبد اللہ البجلی

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بجلی سے منقول روایات

۸۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ (مُسَعَّرٌ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: وَإِنِّي لَكُمْ لَنَاصِحٌ. (اخرجه البخاری فی الایمان)

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی اختیار کروں گا۔

سفیان نامی راوی نے ایک اور سند کے ساتھ اس میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔  
”میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں۔“

۸۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کی بیعت کی تھی۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جریر بن عبد اللہ بن جابر بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جثم بن عوف بن خزیمہ۔ آپ کی کنیت ”ابو عمرو“ ہے اور بعض حضرات کے بیان کے مطابق ”ابو عبد اللہ“ ہے۔ آپ کو قبیلہ بجیلہ کی نسبت کی وجہ سے ”بجلی“ کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا تعلق یمن سے ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ یہ بہت وجہہ و تکلیل آدمی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں یہ فرمایا کرتے تھے: یہ اس امت کے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے جب یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عزت افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عزت افزائی کیا کرو۔ انہوں نے عراق کی مختلف لڑائیوں میں جیسے قادسیہ وغیرہ میں بہت سی نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ بعد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے آئے تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں سے قرقسیا چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے سن وفات کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک بیان کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا اور دوسری روایت کے مطابق آپ کا انتقال ۵۲ ہجری میں ہوا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضَا. (ايضا)

\*\*\* حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو وہ مطمئن ہو کر تم سے الگ ہو۔“

۸۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ مِنْ مِطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ مِنْهَا الْعَامَّةُ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ، لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ. (اخرجه البخارى فى الصلوة)

\*\*\* ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے وضو خانے سے وضو کرتے ہوئے دیکھا؟ جہاں سے عام لوگ بھی وضو کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے موزوں پر مسح کر لیا تو ان سے دریافت کیا گیا: آپ ایسا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ روایت بہت پسند تھی۔ کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

(متفق عليه)

\*\*\* حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر (حاکم کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنے، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی تھی۔

۸۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أَرْبَعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ؟ فَإِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يُغْلَبَ عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوبِهَا فَلْيَفْعَلْ. (ايضا)

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مہینے کی چودھویں رات میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آرہی، تو تم میں سے جس شخص کے لیے یہ ممکن ہو وہ سورج نکلنے سے

پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جائے (یعنی انہیں قضا نہ کرے)“  
 ۸۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ  
 سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ  
 (ایضاً)

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو مجھے دیکھ کر مسکرا دیتے تھے۔

۸۱۹- قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي  
 يَمَنِ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةٌ مَلَكٍ. فَطَلَعَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. (ایضاً)

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس دروازے میں سے تمہارے سامنے ایک ایسا شخص آئے گا جو برکت والوں میں سب سے بہتر ہے اور اس کے  
 چہرے پر فرشتے نے ہاتھ پھیرا ہے۔“

تو حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہاں سے سامنے آئے۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ جَرِيرَ  
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَكْفِينِي هَذِهِ الْخَلَصَةُ الْيَمَانِيَّةَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ. قَالَ: فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا. قَالَ:  
 فَخَرَجْتُ - قَالَ سُفْيَانُ - فِي أَرْبَعِينَ أَوْ قَالَ خَمْسِينَ رَاكِبًا مِنْ قَوْمِي فَحَرَقْتُهَا، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكَتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ أَوْ قَالَ الْأَجْرَدِ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحْمَسَ خَيْلَهَا وَرَجَالَهَا ثَلَاثًا. (ایضاً)

\*\*\* حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم یمن کے (بت کدے) ”خلصہ“ کو تباہ نہیں کرو گے؟“ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسا شخص  
 ہوں۔ جو گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی۔

”اے اللہ! اسے جما کے رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا دے۔“

راوی کہتے ہیں: میں روانہ ہوا۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں: شاید چالیس یا پچاس افراد کے ہمراہ روانہ ہوا جو میری قوم سے  
 تعلق رکھتے تھے۔ میں نے اس بت خانے کو جلا دیا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میں اس  
 وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا ہوں۔ جب میں نے اسے خارش زدہ اونٹ کی مانند (بے کار) چھوڑا تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے  
 میں راوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس قبیلے کے گھڑ سواروں اور پیادہ افراد کے لیے تین مرتبہ دعائے

رحمت کی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ. (ايضا)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔“

۸۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى سَرِيَّةٍ فَأَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ، فَأَقْفَلَهُمْ جَرِيرٌ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لِمَ أَقْفَلْتَهُمْ؟ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (ايضا)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم کا سپہ سالار مقرر کیا۔ راستے میں انہیں شدید سردی لاحق ہوئی تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ انہیں لے کر واپس آ گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ انہیں لے کر واپس کیوں آئے ہیں؟ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔“

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: يُرِيدُ مُعَاوِيَةُ أَنْ يُرِيَ النَّاسَ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِأَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ لَا يَجْتَرَأَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فَيَقْفُلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ. (اخرجه الحميدى)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے یہ واضح کرنا چاہ رہے تھے۔ کہ انہوں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اس لیے چھوڑ دیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کر دی ہے ورنہ اور کسی کی اتنی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اجازت لیے بغیر کسی جنگی مہم سے واپس آ جائے۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ مُتَجَبِّئُوا النِّمَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَحَتَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَوْا حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِقِطْعَةٍ ذَهَبٍ - أَوْ قَالَ تَبْرٍ - فَأَلْقَاهَا فَتَابَعُوا النَّاسَ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ

مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ سَيِّئَةٍ فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا. (اخرجه مسلم في الزكوة)

\*\*\* حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ پھٹے پرانے کپڑوں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے مدد کی درخواست کی۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی، تو لوگوں نے عطیات نہیں دیئے اس کا رد عمل نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا پھر انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص لوہے کا ایک ٹکڑا لے کر آیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے) تو لوگ یکے بعد دیگرے (اس کی دیکھا دیکھی) چیزیں لانے لگے، یہاں تک کہ اس چیز کا رد عمل نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر محسوس ہوا (یعنی آپ ﷺ بہت خوش ہوئے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی اچھے کام کا آغاز کرتا ہے۔ اور اس پر عمل کیا جاتا ہے، تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا اجر ملے گا، جو اس اچھے کام پر عمل کرتے ہیں اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرتا ہے۔ جس پر عمل کیا جاتا ہے، تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا۔ جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

۸۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذَابِثٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (اخرجه ابوداؤد في الحدود)

\*\*\* حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی غلام مفرور ہو کر دشمن کی سرزمین کی طرف چلا جائے، تو اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔“

۸۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ زَادَانَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّحْدُ لَنَا، وَالسَّقُّ لِغَيْرِنَا. (ايضا)

\*\*\* حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا۔

”(قبر بناتے ہوئے) لحد کا طریقہ ہمارے لیے ہے اور شق کا طریقہ دوسروں کے لیے ہے۔“

## ۱۰۷ - مسند الشریذ بن سوید

حضرت شریذ بن سوید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: هَيْه. فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، ثُمَّ قَالَ: هَيْه. فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ: هَيْه. وَأَنْشَدُ بِهِ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. (اخرجه مسلم في الشعر)

✽ ✽ عمرو بن شریذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابوصلت کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سناؤ“ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شعر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور سناؤ“ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور شعر سنایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی فرماتے رہے ”اور سناؤ“ یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سو اشعار سنائے۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الشَّرِيدِ - أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ كَذَلِكَ كَانَ يَشْكُ سُفْيَانُ فِيهِ - عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ اسْبَلَ إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعْ إِزَارَكَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخْشَى تَصْطَلُّكَ رُكْبَتَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعْ إِزَارَكَ، فَكُلُّ خَلْقٍ اللَّهُ حَسَنٌ. فَمَا رَأَيْتُ ذَلِكَ الرَّجُلَ بَعْدُ إِلَّا وَازَارُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. (اخرجه الطبرانی في الكبير)

✽ ✽ حضرت شریذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا۔ جس نے اپنے تہہ بند کو اپنے (ٹخنوں سے نیچے) لٹکایا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”اپنے تہہ بند کو اوپر کرو۔“ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کچھ لنگڑا ہوں، جس کی وجہ سے میرے گھٹنے اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں، تو اپنے اس عیب پر پردہ رکھنے کے لیے میں اپنے تہہ بند کو لٹکا کر رکھتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے تہہ بند کو اوپر رکھو اور اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق خوبصورت ہے۔“

(راوی کہتے ہیں) اس کے بعد اس شخص کو ہمیشہ اس حالت میں دیکھا گیا کہ اس کا تہہ بند نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔

## ۱۰۵ - مُسْنَدُ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَشِبْلٍ قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ. فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ: أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأُذِّنْ لِي فَلَا قَوْلَ. قَالَ: قُلْ. قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا، وَإِنَّهُ زَنَى بِأَمْرَاتِهِ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأُخْبِرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ ابْنِي جَلَدَ مِائَةَ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلِيَّ امْرَأَةَ هَذَا الرَّجْمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلَدُ مِائَةَ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَأَعْدُ يَا نَيْسُ عَلِيَّ امْرَأَةَ هَذَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمِهَا. قَالَ: فَعَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنْسُ رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے گا اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے گا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم بولو“ اس نے عرض کی۔ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے یہ بتایا گیا۔ کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا، تو میں نے اس کے فدیے کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے اس بارے میں دریافت کی۔ (حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو عبد الرحمان“ ہے اور بعض حضرات نے ”ابو طلحہ“ نقل کی ہے۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ انہیں غزوہ حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر ان کے قبیلے کا علم ان کے پاس تھا۔ صحابہ کرام میں سے حضرت سائب بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ تابعین میں سے سعید بن مسیب، ابو سلمہ، عروہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۸۵ برس تھی۔ تاہم ان کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔)



کیا تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ ایک سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس کر دیئے جائیں گے تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا۔ اے انیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کر لیتی ہے تو تم اسے سنگسار کر دینا۔“

حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے۔ اس عورت نے اعتراف کیا تو انہوں نے اسے سنگسار کروا دیا۔ سفیان کہتے ہیں۔ حضرت انیس رضی اللہ عنہ کا تعلق اسلم قبیلے سے تھا۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَبِشْبَلٍ قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَّتْ أُمَّةٌ أَحَدِكُمْ فَاجْلِدُوهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا. قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ. يَعْنِي الْحَبْلَ مِنَ الشَّعْرِ. (ابيضاً)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو محصنہ ہونے سے پہلے زناء کا ارتکاب کر لیتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اگر کسی کی کنیز زناء کا ارتکاب کرے تو تم اسے کوڑے مارو۔ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو پھر اسے کوڑے مارو۔ اگر وہ پھر ایسا کرے تو پھر کوڑے مارو۔ (راوی کہتے ہیں:) تیسری مرتبہ یا شاید چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے فروخت کر دو۔ خواہ ایک رسی کے عوض میں فروخت کرو۔“

(امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”ضفیر“ سے مراد بالوں سے بنی ہوئی رسی ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَبُّكُمْ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحْتُ طَائِفَةً مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا، فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِالْكَوْكَبِ وَكَفَرَ بِي أَوْ كَفَرَ نِعْمَتِي. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا أَوْلَا عَنْ صَالِحٍ ثُمَّ سَمِعْنَاهُ مِنْ صَالِحٍ. (متفق عليه)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ رات کے وقت بارش ہوگئی۔ اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم جانتے ہو؟ تمہارے پروردگار نے گزشتہ رات کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے فرمایا ہے:

”میں جب بھی اپنے بندوں کو کوئی نعمت عطا کرتا ہوں، تو ان میں سے کچھ لوگ کافر ہوتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے۔ لیکن جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے، تو وہ میرے سیراب کرنے کی وجہ سے میری حمد بیان کرتا ہے، تو یہ وہ شخص ہے، جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے، لیکن جو شخص یہ کہتا ہے، فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے، تو وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔ اور میرا انکار کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری نعمت کا انکار کرتا ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: معمر نے یہ روایت پہلے صالح کے حوالے سے ہمیں سنائی تھی۔ پھر ہم نے یہ روایت صالح کی زبانی سن لی۔

۸۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُتْبَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَمْ لَا - قَالَ: سَبَّ رَجُلٌ دَيْكًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

عبد اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: (یہاں سفیان نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے یہ روایت

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے یا کسی اور کے حوالے سے بیان کی ہے)

وہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرغ کو برا کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو۔

کیونکہ وہ نماز کے لیے بلاتا ہے۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ

عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْجَعٍ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ. فَنَظَرُوا فِي مَتَاعِهِ فَوَجَدُوا فِيهِ خَرَزَاتٍ مِّنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يَسْوَى دِرْهَمِينَ. (ايضا)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔

اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص فوت ہو گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔“

جب لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو انہیں اس کے سامان میں یہودیوں کا ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں ہوگی۔

۸۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبِعِثِ

يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَإِعْثَابَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً، فَإِنْ اعْتَرَفْتَ وَإِلَّا فَاخْلُطْهَا بِمَالِكَ. قَالَ: وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا السِّقَاءُ وَالْحِذَاءُ تَرُدُّ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الْكَلَا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا. قَالَ سُفْيَانُ فَبَلَغَنِي أَنَّ رَبِيعَةَ بِنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُسْنِدُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُهُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنبِعثِ فِي اللَّقْطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. وَكُنْتُ أَكْرَهُهُ لِلرَّأْيِ، فَلِذَلِكَ لَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَوْ لَا أَنَّهُ أَسْنَدَهُ مَا سَأَلْتُهُ عَنْ إِسْنَادِهِ. (متفق عليه)

✽✽✽ یزید مولیٰ منبعت بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جو کہیں گری ہوئی ملتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم اس کی تھیلی کو اور اس کی تھیلی کے منہ پر باندھنے والی رسی کو پہچان لو۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر اس کا اعتراف کر لیا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اسے اپنے مال میں شامل کر لو۔“

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو ملے گی۔“

راوی کہتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اس کا پیٹ اور اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور گھاس کھالے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

سفیان کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات پتہ چلی ہے ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نامی راوی اس روایت کو حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسند روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا: وہ حدیث جسے آپ یزید مولیٰ منبعت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جو گمشدہ چیز کے، گمشدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں ہے تو کیا وہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

سفیان کہتے ہیں: میں ان کی رائے کی وجہ سے انہیں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس لیے میں نے ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ اگر انہوں نے اس کی سند بیان نہ کی ہوتی تو میں ان سے اس سند کے بارے میں بھی دریافت نہ کرتا۔

۸۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو الْجَهْمِ أَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ مَا سَمِعْتَ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَمُوتَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ مُصَلِّي. لَا يَدْرِي

أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَاعَةً. (ایضاً)

✽✽ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: ابو جہم نے مجھے بھیجا تا کہ میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کروں۔ کہ آپ نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا حدیث سنی ہے تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کسی ایک شخص کا چالیس تک ٹھہرے رہنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔“

تاہم یہ پتہ نہیں ہے اس سے مراد چالیس سال ہیں، چالیس مہینے ہیں، چالیس دن ہیں یا چالیس گھنٹیاں ہیں۔

۸۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا. (ایضاً)

✽✽ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی غازی کو سامان فراہم کرے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھروالوں کا خیال رکھے تو اس نے بھی گویا جنگ میں حصہ لیا۔“

## ۱۰۶ - مُسْنَدُ قَبِيصَةَ بْنِ مَخَارِقِ الْمُهَلَّبِيِّ

حضرت قبصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ رِثَابٍ - وَكَانَ يُخْفِي الزُّهْدَ - قَالَ سَمِعْتُ كِنَانَةَ بْنَ نَعِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمَخَارِقِ قَالَ: تَحَمَّلْتُ بِحِمَالَةٍ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ: تُؤَدِّيهَا أَوْ نُحْرِجُهَا عَنْكَ إِذَا قَدِمْتَ نَعْمَ الصَّدَقَةَ . ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: رَجُلٌ تَحْمَلُ بِحِمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ وَحَاجَةٌ حَتَّى شَهِدَ أَوْ تَكَلَّمَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ بِهِ فَاقَةٌ وَحَاجَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ . (اخرجه مسلم في الزكوة)

\*\*\* حضرت قبصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی اپنے ذمے لے لی (جو کسی دوسرے شخص کے ذمے لازم تھی) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے، تو ہم تمہیں ادا کر دیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ سوائے تین لوگوں کے، ایک وہ شخص جو کسی دوسرے (کی ادائیگی) اپنے ذمے لے۔ اس کے لیے مانگنا حلال ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے، تو پھر مانگنے سے رک جائے۔ ایک وہ شخص جسے فاقہ اور حاجت لاحق ہو یہاں تک کہ اس کی قوم سے تعلق رکھنے والے تین سمجھدار لوگ اس بات کی گواہی دیں۔ یا یہ بات کریں کہ اس شخص کو فاقہ اور ضرورت لاحق ہے، تو ایسے شخص کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا سامان حاصل کر لے، تو پھر وہ مانگنے سے رک جائے۔ اور ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے، جو اس کے مال کو برباد کر دے، تو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کے لیے امداد حاصل کر لے، تو پھر اس سے رک جائے، ان کے علاوہ جو بھی مانگنا ہے وہ حرام ہوگا۔“

## ۱۰۷ - مسنَدِ عَصَامِ الْمَزْنِي

حضرت عَصَامِ مَزْنِي رضي الله عنه سے منقول روایات

۸۳۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلٍ بْنُ مُسَاحِقٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ مَّزِينَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عَصَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلَنَّ أَحَدًا. قَالَ: فَبَعَثْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَمَرْنَا بِذَلِكَ فَخَرَجْنَا قَبْلَ تَهَامَةَ، فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا يَسُوقُ بِظَعَانٍ فَقُلْنَا لَهُ أَسْلِمَ . فَقَالَ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ فَأَخْبَرَنَا بِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَعْرِفُهُ . فَقَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنَا لَمْ أَفْعَلْ فَمَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ؟ قَالَ قُلْنَا نَقْتُلُكَ . قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْظِرِي حَتَّى أُدْرِكَ الظَّعَانِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، وَنَحْنُ مُدْرِكُوكَ . قَالَ: فَأَدْرِكَ الظَّعَانِ، فَقَالَ: أَسْلِمِي حُبَيْشُ قَبْلَ نَفَادِ الْعَيْشِ فَقَالَتِ الْآخَرَى: أَسْلِمَ عَشْرًا وَسَبْعَ وَتَرًا أَوْ ثَمَانِيًا تَتْرَى ثُمَّ قَالَ:

أَتَذْكُرِ إِذْ طَالَبْتُكُمْ فَوَجَدْتُكُمْ  
بِحَلْبَةِ وَأَدْرَكْتُكُمْ بِالْخَوَانِقِ  
أَلَمْ يَكُ حَقًّا أَنْ يُنَوَّلَ عَاشِقُ  
تَكَلَّفَ إِذْ لَاحَ الشُّرَى وَالْوَدَائِقِ  
فَلَا ذَنْبَ لِي قَدْ قُلْتُ إِذْ أَهَلْنَا مَعَا  
أَثِيْبِي بِوَصْلِ قَبْلِ أَنْ يَشْحَطَ النَّوِي  
وَيَنْأَى الْأَمِيرُ بِالْحَبِيبِ الْمَفَارِقِ  
قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ: شَانِكُمْ . فَقَدَّمْنَا لَهُ فَضْرَبْنَا عَنْقَهُ وَانْحَدَرَتِ الْآخَرَى مِنْ هَوْدَجِهَا امْرَأَةٌ أَدْمَاءُ  
تَحْصُ فَجَثَّتْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَتْ . (اخرجه ابوداؤود في الجهاد)

\*\*\* عبد الملک بن نوفل بیان کرتے ہیں: انہوں نے مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ابن عصام تھا انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم کو روانہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

”جب تم (کسی علاقے میں) کوئی مسجد دیکھو یا تم مؤذن کو سنو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرنا۔“

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہم تہامہ کی سمت روانہ ہوئے وہاں ہمیں ایک شخص ملا جو کچھ خواتین کو لے کر جا رہا تھا ہم نے اس سے کہا: تم اسلام قبول کر لو اس نے دریافت کیا: اسلام سے

مراد کیا ہے؟ ہم نے اسے اس بارے میں بتایا تو وہ اس سے واقف نہیں تھا۔

وہ بولا: اگر میں ایسا نہیں کرتا تو پھر تمہارا کیا خیال ہے، پھر تم لوگ کیا کرو گے؟

راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔

وہ بولا: کیا تم میرا انتظار کرو گے؟ میں ان خواتین تک جاؤں۔

ہم نے کہا: ٹھیک ہے ہم تم تک پہنچ جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: وہ ان خواتین کے پاس گیا اور بولا: ”حیث“ تم اسلام قبول کر لو۔ اس سے پہلے کہ زندگی ختم ہو جائے، تو ایک

دوسری عورت بولی: تم دس لوگ اسلام قبول کرو جو طاق ہوتے ہیں یا آٹھ کرو جو یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں۔

پھر اس شخص نے یہ پڑھا۔

”کیا تمہیں وہ دن یاد ہے، جب میں تمہاری تلاش میں نکلا تھا، تو میں نے تمہیں ”حلیہ“ کے مقام پر پایا تھا یا میں نے

تمہیں ”خوانق“ کے مقام پر پایا تھا کیا یہ بات لازمی نہیں تھی کہ عشق کرنے والے کورات کے وقت کے سفر اور تپتی ہوئی

دو پہر کے سفر کا معاوضہ دیا جائے میں نے جو کہا ہے اس پر مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر میری بیوی میرے ساتھ ہو اور وہ

مجھے غسل کی اجازت دیدے۔ اس سے پہلے کہ حادثات میں سے کوئی ایک حادثہ لاحق ہو جائے۔

وہ مجھے وصل کی اجازت دیدے اس سے پہلے کہ گھر دور ہو جائے اور حاکم محبوب کے بارے میں علیحدگی کا حکم

دیدے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: اب تم اپنا کام کر لو ہم آگے بڑھے اور ہم نے اس کی گردن اڑادی،

تو ایک عورت اپنے ہودج سے تیزی سے نیچے آئی وہ انتہائی گندمی رنگت کی مالک تھی وہ آکر اس پر گری اور وہ بھی فوت ہو گئی۔

## ۱۰۸ - مسند عبد اللہ بن السائب

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَرَأَ

سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيسَى وَأُمِّهِ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ أَوْ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ. (اخرجه مسلم في الصلوة)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ مومنوں کی تلاوت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے تذکرے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں بلغم آگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔



## ۱۰۹ - مسند يعلى بن مرة

حضرت يعلى بن مره رضي الله عنه سے منقول روایات

۸۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلى بْنِ مَرْة قَالَ: ابْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لِي: يَا يَعْلى أَلَيْكَ امْرَأَةٌ؟ فَقُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاغْسِلْهُ وَلَا تَعُدُّ، ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدُّ. قَالَ يَعْلى: فَغَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوذُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوذُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوذُ. (اخرجه الترمذی فی الادب)

\*\*\* حضرت يعلى بن مره رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا، میں نے مخصوص قسم کی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے يعلى! کیا تمہاری بیوی ہے؟ (یعنی کیا تم شادی شدہ ہو) میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے دھو دو اور دوبارہ نہ لگانا۔ پھر تم اسے دھو دو اور دوبارہ نہ لگانا پھر تم اسے دھو لو اور دوبارہ نہ لگانا۔

حضرت يعلى رضي الله عنه کہتے ہیں: تو میں نے اسے دھولیا اور دوبارہ نہیں لگایا پھر میں نے اسے دھویا اور اسے دوبارہ نہیں لگایا۔ پھر میں نے اسے دھویا اور اسے دوبارہ نہیں لگایا۔

## ۱۱۰ - مسند سلمان بن عامر

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الصَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَعَ الصَّبِيِّ عَقِيْقَتُهُ فَأَهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوا عَنْهُ الْأَذَى. (اخرجه ابودائود في الاضاحي)

\*\*\* حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بچے کا عقیقہ کیا جائے گا تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی دور کر دو۔

۸۴۳- قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَهٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَاءٌ فَإِنَّهُ طَهُورٌ. (ايضا)

\*\*\* (حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی

شخص افطاری کرے تو کھجور کے ذریعے افطاری کرے کیونکہ اس میں برکت ہوتی ہے اگر کھجور نہ ہو تو پانی کے ذریعے کرے کیونکہ یہ طہارت دیتا ہے (یا طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے)

۸۴۴- وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحْمِ الْمِسْكِينِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ. (ايضا)

\*\*\* (حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد کرتے ہوئے سنا ہے:

غریب کو صدقہ دینا صرف صدقہ دینا ہے اور غریب رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو پائے جاتے ہیں صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا۔

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سلمان بن عامر بن اوس بن عمرو بن حارث۔ آپ نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی اور یہیں آپ کا انتقال ہوا۔

## ۱۱۱ - مسند أسامة بن شريك العامري

حضرت اسامہ بن شريك عامري رضي الله عنه سے منقول روایات

۸۴۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ

سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ الْعَامِرِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعَارِبَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِي كَذَا فِي كَذَا؟ فَقَالَ: عِبَادَ اللَّهِ، وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ مِنْ عَرَضِ أَخِيهِ شَيْئًا، فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَتَدَاوَى؟ قَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا الْهَرَمَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ.

(اخرجه ابن ابی شیبہ)

✽ ✽ حضرت اسامہ بن شريك عامري رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: میں اس وقت ان دیہاتیوں کے پاس موجود تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر رہے تھے کیا ہم پر اس معاملے میں گناہ ہوگا۔ اس معاملے میں ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج کو اٹھالیا ہے ماسوائے اس شخص کے جو شخص اپنے کسی بھائی کی عزت کے درپے ہوتا ہے تو یہ وہ چیز ہے جو حرج میں مبتلا کرتی ہے اور ہلاکت کا شکار کر دیتی ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم دوا استعمال کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم دوا استعمال کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے شفا بھی نازل کی ہے۔ البتہ بڑھاپے کا حکم مختلف ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بندہ مسلم کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں سے سب سے بہتر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

## ۱۱۲ - مُسْنَدُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي: قُطْبَةَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ)

(اخرجه مسلم في الصلوة)

\*\*\* حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے

سنا۔ ”اور کھجوروں کے درخت جن کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں۔“

## ۱۱۳ - مسند ابی سريحة حذيفة بن أسيد

حضرت حذيفه بن اسيد غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ : عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَرِيحَةَ : حَذِيفَةَ بْنَ أَسِيدِ الْغَفَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ الْمَلِكُ عَلَى النَّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ قَالَ بِخَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ : أَيُّ رَبِّ أَشَقِيٍّ أَمْ سَعِيدٍ؟ أَدَّكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقُولُ اللَّهُ، فَيُكْتَبَانِ ثُمَّ يُكْتَبُ عَمَلُهُ وَرِزْقُهُ وَاجْتِلُهُ وَآثَرُهُ وَمُصِيبَتُهُ، ثُمَّ تَطْوَى الصَّحِيفَةُ فَلَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقُصُ . وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ : إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَرَبَّمَا لَمْ يَقُلْهَا . (اخرجه مسلم في القدر)

\*\*\* حضرت حذيفه بن اسيد غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”نطفہ جب چالیس دن تک رحم میں رہتا ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پینتالیس دن تک رہتا ہے تو فرشتہ اس کے پاس آتا ہے۔ وہ دریافت کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بد بخت ہے یا نیک بخت ہے؟ یہ مذکر ہے یا مؤنث ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جو جواب دیتا ہے ان دونوں باتوں کو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ پھر اس شخص کے عمل کو اس کے رزق کو اس کی عمر کی انتہا کو اس کی باقی رہ جانے والی چیزوں کو اور اسے لاحق ہونے والے امور کو نوٹ کیا جاتا ہے پھر اس صحیفے کو لپیٹ دیا جاتا ہے اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہوتی۔“

بعض اوقات سفیان نامی راوی یہ الفاظ نقل کرتے تھے: قیامت کے دن تک ایسا ہوتا ہے تاہم بعض وہ یہ الفاظ نہیں بھی بیان کرتے تھے۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَاتُ الْقَزَّازُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَرِيحَةَ الْغَفَارِيَّ يَقُولُ : أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيَّةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ السَّاعَةَ فَقَالَ : مَا كُنْتُمْ تَذْكُرُونَ؟ قُلْنَا : السَّاعَةَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَكُونُ حَتَّى يَكُونَ فِيهَا عَشْرٌ : الدَّجَالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ : خُسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخُسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخُسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ عَدَنٍ - أَوْ قَالَ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ - تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ . (اخرجه مسلم في الفتن)

✽ ✽ حضرت ابوسریحہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالا خانے سے ہماری طرف جھانک کر دیکھا ہم اس وقت قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: قیامت کا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس علامات ظاہر نہیں ہوں گی۔

دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج (کا خروج) اور تین قسم کے دھنسنے ہوں گے۔

ایک دھنسنا مشرق میں ہوگا، ایک دھنسنا مغرب میں ہوگا اور ایک دھنسنا جزیرہ عرب میں ہوگا۔

ان سب کے آخر میں آگ نکلے گی جو ”عدن“ سے نکلے گی (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ”عدن“ کے گڑھے سے نکلے

گی اور لوگوں کو ہانک کر میدان محشر میں لے جائے گی۔

## ۱۱۴ - مسند مجمع الأنصاری

حضرت مجمع انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي: مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَقْتُلُنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِيَابِ لُدٍّ. (صحيح ابن حبان)

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے دجال کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ مریم کے صاحبزادے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے ”باب لد“ کے پاس ضرور قتل کریں گے۔

## ۱۱۵ - مُسْنَدُ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَتْ بَنُو عُقَيْلٍ حُلَفَاءَ لَثَقِيفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسْرَتْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ أَسْرُوا رَجُلًا مِنْ عُقَيْلٍ مَعَهُ نَاقَةٌ لَهُ - وَكَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ سَبَقَتْ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَذَا وَكَذَا مَرَّةً، وَكَانَتْ النَّاقَةُ إِذَا سَبَقَتْ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ تُمْنَعْ مِنْ كَلِّ تَرْتَعُ فِيهِ، وَلَمْ تُمْنَعْ مِنْ حَوْضٍ تَشْرَعُ فِيهِ قَالَ - فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بِمِ أَخَذْتَنِي وَأَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ: بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ - قَالَ وَحُبْسِ حَيْثُ يَمُرُّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ كُنْتَ قَدْ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ - قَالَ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَاطْعَمْنِي، وَظَمَانٌ فَاسْقِنِي قَالَ: تِلْكَ حَاجَتُكَ - ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ لَهُ فَفَادَى بِهِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسْرَتْ ثَقِيفٌ، وَأَمْسَكَ النَّاقَةَ لِنَفْسِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَغَارَ عَدُوٌّ عَلَى الْمَدِينَةِ فَأَخَذُوا سَرَحًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصَابُوا النَّاقَةَ فِيهَا - قَالَ - وَقَدْ كَانَتْ عِنْدَهُمْ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَسْرَوْهَا، وَكَانُوا يَرَوُّوْنَ النَّعَمَ عَشِيًّا، فَجَاءَتِ الْمَرْأَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى النَّعَمِ فَجَعَلَتْ لَا تَجِيءُ إِلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهَا، فَلَمْ تَرَعْ فَاسْتَوَتْ عَلَيْهَا فَجَعَتْ فَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: الْعَضْبَاءُ الْعَضْبَاءُ - قَالَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْجَانِي اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ أَنْحَرَهَا - قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمَا جَزَيْتَهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ - (اخرجه مسلم في النذور)

(\*) حضرت عمران بن حصین بن عبید بن خلف رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار سے ہے۔ انہوں نے فتح خیبر کے برس میں اسلام قبول کیا اور اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بصرہ بھیجا تھا۔ عبد اللہ بن عامر نے انہیں بصرہ کا قاضی مقرر کیا۔ یہ چند روز وہاں رہے اور اس کے بعد انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں۔ ہم نے بصرہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔ جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو زیادہ فضیلت والا سمجھتا ہو۔ آپ بڑے نیک بزرگ تھے۔ آپ کسی بھی فتنے میں شریک نہیں ہوئے۔ سن ۵۳ ہجری میں بصرہ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں ابو داؤد اور ابواسحاق سبعی کے نام نمایاں ہیں۔



حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عقیل زمانہ جاہلیت میں ثقیف قبیلے کے حلیف تھے۔ ثقیف قبیلے کے لوگوں نے دو مسلمانوں کو قیدی بنا لیا پھر اس کے بعد مسلمانوں نے عقیل کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ لیا جس کے ساتھ اس کی اونٹنی بھی تھی اس شخص کی اونٹنی زمانہ جاہلیت میں حاجیوں سے آگے نکل جایا کرتی تھی اور وہ کئی مرتبہ یہ عمل کر چکی تھی۔

زمانہ جاہلیت کا یہ رواج تھا کہ جب کوئی اونٹنی حاجیوں سے آگے نکل جاتی تھی تو پھر اسے کسی بھی جگہ پر چرنے سے نہیں روکا جاتا تھا۔ کسی بھی حوض پر آکر پانی پینے سے نہیں روکا جاتا تھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس شخص کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا وہ بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ ﷺ نے مجھے اور حاجیوں سے آگے نکل جانے والی (اونٹنی) کو کس وجہ سے پکڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے حلیف ثقیف قبیلے کی زیادتی کی وجہ سے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب اس کے پاس سے گزرے تو وہ بندھا ہوا تھا۔

ایک مرتبہ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو وہ بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! میں مسلمان ہوتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو تم اپنی مرضی کے مالک ہو اس طرح تم مکمل طور پر کامیابی حاصل کر لو گے۔

راوی کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو وہ بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! میں بھوکا ہوں آپ ﷺ مجھے کچھ کھانے کے لیے دیجئے۔ میں پیسا ہوں کچھ پینے کے لیے دیجئے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ لو! تمہاری ضرورت کا سامان (یعنی اسے کھانے پینے کی چیزیں فراہم کر دیں)

پھر نبی اکرم ﷺ کو یہ بات مناسب لگی تو آپ ﷺ نے اس کے ذریعے ان دو آدمیوں کا فدیہ دیا جنہیں ثقیف قبیلے کے لوگوں نے قیدی بنا لیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو اپنے لیے روک لیا۔

پھر ایک مرتبہ دشمن نے مدینہ منورہ پر رات کے وقت حملہ کیا وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے جانوروں کے باڑے میں گئے اور انہوں نے وہاں سے اس اونٹنی کو چرا لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان جانوروں کے پاس ایک خاتون بھی تھی انہوں نے اسے بھی قیدی بنا لیا۔

وہ لوگ شام کے وقت اپنے جانوروں کو چرنے کے لیے چھوڑتے تھے۔ ایک رات وہ خاتون اونٹوں کے پاس آئی وہ جس بھی اونٹ کے پاس آتی تھی وہ اونٹ آواز نکالنے لگتا تھا۔

لیکن جب وہ خاتون اس اونٹنی کے پاس آئی تو اس نے آواز نہیں نکالی وہ خاتون اس پر سوار ہوئی اور اسے وہاں سے نجات مل گئی۔

وہ عورت مدینہ منورہ آئی تو لوگ بولے: یہ تو عصباءِ عصباء ہے (یعنی نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی آواز لگتی ہے)۔

راوی کہتے ہیں: وہ عورت بولی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس اونٹنی پر نجات عطا کی تو میں اسے ذبح کر

دوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے تو اسے بہت بُرا بدلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کو پورا نہیں کیا جاتا۔ اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَرْبَعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَأَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارَقَ أَرْبَعَةً فَقَالَ: لَوْ أَدْرَكْتَهُ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ.

(اخرجه مسلم في الايمان)

\*\*\* حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس تک پہنچ گیا تو میں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کروں گا۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَلِكَ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذَلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللَّهُ لَادَمَ: يَا آدَمُ قُمْ فَأَبْعَثْ بَعَثَ أَهْلَ النَّارِ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ أَهْلَ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ إِلَى النَّارِ، وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ: فَانْشَأَ الْقَوْمُ يَبْكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِسْلَامٌ قَطُّ إِلَّا كَانَتْ قَبْلَهُ جَاهِلِيَّةٌ، فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنْ لَمْ يَفِ اكْمِلَ الْعَدَدُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَمَا مَثَلُكُمْ فِي الْأُمَّمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ الشَّيْءِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا. قَالَ سُفْيَانُ: انْتَهَى حِفْظِي إِلَى النِّصْفِ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَى أَهْلِ الْجَنَّةِ. أَوْ قَالَ غَيْرُهُ.

(اخرجه الترمذی فی التفسیر)

\*\*\* حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

”اے لوگو! تم اپنے پروردگار سے ڈرو! بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم لوگ یہ جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ حضرت آدم ﷺ سے فرمائے گا اے آدم! اٹھو اور اہل جہنم کو (ان کے مخصوص ٹھکانے کی طرف) بھیج دو تو وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! اہل جہنم کتنے لوگ ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ایک ہزار میں سے نو سو نواوے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو حاضرین نے رونا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی اسلام آیا اس سے پہلے جاہلیت موجود تھی تو اس تعداد کو زمانہ جاہلیت کے لوگوں سے پورا کیا جائے گا۔ اگر وہ اس سے بھی پورے نہ ہوئے تو منافقین کے ذریعے اس تعداد کو مکمل کیا جائے گا۔ تمہاری مثال دیگر امتوں کے درمیان اسی طرح ہے جس طرح کسی جانور کی کلائی (یعنی اگلی ٹانگ) پر نشان ہوتا ہے۔

یا اونٹ کے پہلو میں شامہ (معمولی سا کالا نشان) ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو گے تو لوگوں نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے تو لوگوں نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے تو لوگوں نے تکبیر کہی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق صرف نصف تک کا تذکرہ ہے ویسے میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: مجھے یہ امید ہے تم اہل جنت کا دو تہائی حصہ ہو گے (یا پھر یہ ہے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے نے یہ کہا ہے)

۸۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِنًا، وَأَمَا إِنَّهُ قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ - يَعْنِي الدَّجَالَ - (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا جہاں تک اس کا تعلق ہے تو وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا۔“

نبی اکرم ﷺ کی مراد ”دجال“ تھا۔

۸۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجِدِّ بَشِيءٌ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ الثُّلْثَ. قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قَالَ: لَا دَرَيْتَ. (ايضا)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی کہ کس نے نبی

اکرم ﷺ کو سنا ہے آپ ﷺ نے دادا کے بارے میں کوئی فیصلہ دیا ہو؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک تہائی حصہ دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کس کے ساتھ؟ وہ بولے: مجھے نہیں معلوم، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: پھر تمہیں پتہ نہیں ہے۔

۸۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ اخْرُجْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: وَقَامَ إِلَيْهِ

اخْرُجُ فَقَالَ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ السُّدُسَ. قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قَالَ: لَا دَرَيْتَ. (ایضاً)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور وہ بولے: میں یہ گواہی دیتا ہوں

کہ نبی اکرم ﷺ نے دادا کو چھٹا حصہ دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کس کے ساتھ؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں بھی

پتہ نہیں ہے۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بِنِ أَوْفَى

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: هَلْ

قَرَأْتُمْ أَحَدًا (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى). فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ

ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِهَا. (اخرجه مسلم في الصلوة)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ

ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کسی نے سورہ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں! میں

نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرا مقابلہ کر رہا ہے۔

۸۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمَةٍ.

(اخرجه الترمذی فی الطب)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دم صرف نظر لگنے کا ہوتا ہے یا پچھو کے کاٹنے کا ہوتا ہے۔“

## ۱۱۶ - مسند تمیم الداری

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ صَدِيقًا كَانَ لِأَبِي مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ. قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلَا ئِمَّةٍ الْمُسْلِمِينَ وَلِعَامَّتِهِمْ. (اخرجه مسلم في الايمان)

\*\*\* حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”دین خیر خواہی کا نام ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی کتاب کے لیے، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے، ان کے عام افراد کے لیے۔“

۸۶۰- قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَوْلَا عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ - قَالَ - فَلَمَّا لَقِيتُ سُهَيْلًا قُلْتُ لَوْ سَأَلْتَهُ لَعَلَّهُ يُحَدِّثُنِي عَنْ أَبِيهِ فَاكُونَ أَنَا وَعَمْرُو فِيهِ سَوَاءً، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُهَيْلٌ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الذِّي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ. (ایضاً)

\*\*\* سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت پہلے قعقاع بن حکیم کے حوالے سے ابوصالح سے نقل کی تھی جب میری ملاقات سہیل سے ہوئی تو میں نے سوچا اگر میں ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کروں، تو ہو سکتا ہے وہ اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنادیں، تو اس صورت میں، میں اور عمرو اس روایت کے بارے میں برابر کے مرتبے میں آجائیں گے۔ میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو سہیل بولے: میں نے یہ روایت ان صاحب سے سنی ہے جن سے میرے والد نے سنی ہے، انہوں نے عطاء بن یزید کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنائی۔

## ۱۱۷ - مسنَدِ مَرَّةِ الْفَهْرِي

حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۸۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا اُنَيْسَةُ عَنْ  
 اُمِّ سَعِيدٍ ابْنَةِ مَرَّةِ الْفَهْرِي عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي  
 الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ . وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِأَصْبُعَيْهِ (اخرجه البخارى فى الادب المفرد)

\*\*\* ام سعید جو حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں وہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی  
 ہیں: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اپنا (رشتہ دار) ہو یا کسی دوسرے کا ہو (ہم دونوں) جنت میں ان دو کی طرح ہوں  
 گے۔

سفیان نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ روایت بیان کی۔

۸۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ أُثْبِتَ لِي أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ إِذَا اتَّقَى كَهَاتَيْنِ . وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ  
 بِأَصْبُعَيْهِ . (ايضا)

\*\*\* اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے  
 ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ وہ یتیم اس (کے اپنے خاندان کا) ہو یا کسی دوسرے خاندان کا ہو اور وہ شخص  
 اس کے بارے میں احتیاط کرے، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔“  
 حمیدی رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

## ۱۱۸ - مسند أبی حمید الساعدی

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَهَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ ابْنَانَا عُرْوَةُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي. قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ عَلَى الْعَمَلِ مِنْ أَعْمَالِنَا فَيَقُولُ: هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا مَا أُهْدِيَ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ هَلْ تَأْتِيهِ هَدِيَّتُهُ أَمْ لَا؟ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقْرَةً لَهَا خُورٌ، أَوْ شَاةٌ تَبَعْرُ. ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدَيْهِ) حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ. قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ هَشَامُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَبَصُرْتُ عَيْنِي وَسَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِيَ.

(اخرجه البخاری فی الجمعة)

\*\*\* حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ازد“ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنا ہلکار مقرر کیا اس کا نام ابن لتبیه تھا۔ اسے صدقہ لینے کے لیے مقرر کیا گیا۔ جب وہ شخص آیا تو اس نے کہا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ہے اور یہ تحفے کے طور پر مجھے دیا گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا وجہ ہے؟ ہم کسی کو ہلکار مقرر کر کے اپنے کسی کام کے لیے بھیجتے ہیں پھر وہ یہ آ کر کہتا ہے یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔“

وہ اپنے باپ کے گھر میں یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں ملتا؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے جو شخص

اس طرح کوئی وصولی کرے گا تو وہ شخص جب قیامت کے دن آئے گا تو اس نے اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا ہوگا۔  
اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اپنی مخصوص آواز نکال رہا ہوگا۔

اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی مخصوص آواز نکال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو وہ منمننا رہی ہوگی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفید دیکھ لی۔

پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ہشام نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آنکھوں نے اس منظر کو دیکھا اور میرے کانوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ان

الفاظ کو سنا۔

تم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی اس بارے میں دریافت کرو۔ وہ بھی اس وقت میرے ساتھ وہاں موجود

تھے۔



## ۱۱۹ - مسند عروہ بن ابی الجعد

حضرت عروہ بن ابوجعد باریؓ سے منقول روایات

۸۶۴- قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبُ بْنُ عُرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (اخرجه البخارى فى الجهاد)

حضرت عروہ بن ابوجعد باریؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لیے بھلائی رکھ دی گئی ہے۔“

۸۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ ”اجر اور مال غنیمت (کی شکل میں بھلائی رکھی گئی ہے)۔“

۸۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبُ بْنُ عُرْقَدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهِ أُضْحِيَّةً قَالَ: فَاشْتَرَيْتُ لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ فَاتَيْتُهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ قَالَ فَدَعَا لِي بِالْبُرْكَاةِ فِي الْبَيْعِ. قَالَ كَانَ لِي اشْتَرَى التُّرَابَ لَرِبْحٍ فِيهِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ فِيهِ سَمِعْتُ شَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ فَلَمَّا سَأَلْتُ شَيْبًا عَنْهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ حَدَّثَنِيهِ الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ.

(اخرجه البخارى فى المناقب)

(\*) بعض حضرات نے ان کا نام عروہ بن ابوجعد الباری بیان کیا ہے بعض نے ان کا اسم منسوب ازدی بیان کیا ہے۔ یہ کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ ان سے امام شعبی، ابواسحاق، ثعلبی، شیبہ بن عرقہ اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے اسم منسوب الباری کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ باری نامی صاحب قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ ان کی اولاد ہیں اور ان کی نسبت کی وجہ سے باری کہلاتے ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک رہائش پذیر ہوئے تھے اور اس پہاڑ کا نام باری تھا اور اسی کی وجہ سے ان کا اسم منسوب باری ہوا۔

✽ ✽ حضرت عروہ بن ابو جعد بارتی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا، تاکہ وہ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربانی کا جانور خریدیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کے ذریعے دو بکریاں خریدیں ان دو میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض میں فروخت کر دیا اور ایک دینار اور ایک بکری لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے سودے میں برکت کی دعا کی۔

راوی کہتے ہیں: ان کا یہ حال تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں بھی فائدہ ہوتا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: حسن بن عمارہ جب یہ روایت بیان کرتے تھے تو اس میں یہ بھی کہتے تھے: میں نے شیب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

جب میں نے شیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے یہ روایت حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے بلکہ مجھے یہ روایت حمی نامی راوی نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔



## ۱۲۰ - مسند العلاء بن الحضرمی

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَجُلَسَاءَهُ: مَا سَمِعْتَ فِي الْمَقَامِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قِضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ. (اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

✽✽ عبد الرحمن بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبد العزیز کو سائب بن یزید اور ان کے ساتھیوں سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا۔

آپ نے مکہ مکرمہ میں قیام کے بارے میں کیا سن رکھا ہے تو سائب بن یزید نے جواب دیا: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مہاجر شخص حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔“

۸۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ يُقَالُ لَهُ الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْأَسْعَدِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ فِي الْعُمْرَةِ فَيَقِيمُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَخْرُجُ. (اخرجه البخاری فی الکبیر)

✽✽ بنو غفار سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ صاحب جن کا نام ہیشم بن ابواسعد تھا وہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ عمرہ کے دوران ان کے ہاں ٹھہرے تو انہوں نے وہاں تین دن قیام کیا پھر تشریف لے گئے۔

(✽) آپ کا نام علاء بن حضرمی ہے۔ آپ کے والد حضرمی کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام عبد اللہ بن عباد نقل کیا ہے۔ اس بارے میں تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق قبیلے سے تھا اور آپ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت بھی یہ وہاں کے گورنر تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے دوران ان کا انتقال ہوا۔ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بڑے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک دعا مانگ کر دریا میں چھلانگ لگادی (تو ڈوبے نہیں تھے)۔ بحرین کی جنگ میں انہوں نے نمایاں کارنامے سرانجام دیے ہیں۔

## ۱۲۱ - مسند سبرہ بن معبد الجہنی

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ عَامَ الْفَتْحِ. (اخرجه مسلم فى النكاح) ❀ ❀ ربيع بن سبرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔

۸۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِي نِكَاحِ الْمُتَعَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ خَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي فَاتَيْنَا فَتَاةً شَابَّةً وَمَعِيَ بُرْدَةٌ وَمَعَ ابْنِ عَمِّي بُرْدَةٌ خَيْرٌ مِنْ بُرْدَتِي - وَأَنَا أَشْبُ مِنْ ابْنِ عَمِّي - فَجَعَلْتُ تَنْظُرُ وَقَالَتْ: بُرْدَةٌ كَبْرَدَةٌ. وَاخْتَارَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا بُرْدَتِي ثُمَّ مَكَثْتُ مَعَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا بَيْنَ الْبَابِ وَزَمْزَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا كُنَّا قَدْ أَذْنَا لَكُمْ فِي هَذِهِ الْمُتَعَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسْوَانِ شَيْءٌ فَلْيُرْسِلْهُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا اتَّيَمُّوهُنَّ شَيْئًا. (ابضا)

❀ ❀ ربيع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہمیں نکاح متعہ کی اجازت دی تھی۔ ہم مکہ آئے تو میں اور میرا چچا زاد بھائی نکلے ہم ایک جوان لڑکی کے پاس آئے میرے پاس ایک چادر تھی اور میرے چچا زاد کے پاس بھی چادر تھی جو میری چادر سے بہتر تھی، لیکن میں اپنے چچا زاد کے مقابلے میں زیادہ جوان تھا۔ وہ عورت دیکھنے لگی وہ بولی: ایک چادر تو دوسری چادر کی مانند ہوتی ہے، پھر اس نے مجھے اختیار کر لیا، تو میں نے اپنی چادر اسے دے دی۔

پھر جتنا اللہ کو منظور تھا، میں اس کے پاس ٹھہرا، پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے دروازے اور زمزم کے کنویں کے درمیان کھڑے ہوئے پایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے تمہیں اس طرح متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، تو اب اگر کسی کے پاس ایسی کوئی عورت ہو، تو وہ اسے چھوڑ دے۔ اب اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک کے لیے اسے حرام قرار دیا ہے اور تم نے انہیں جو کچھ دیا تھا اس میں سے کچھ وصول نہ کرنا۔

## ۱۲۲ - مسند أبي واقد الليثي

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانَ عَنْ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ إِلَهَةٌ، لَتَرْكَبَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. (اخرجه الطبري في التفسير)

✽✽ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک درخت کے پاس سے ہوا جس کا نام ”ذات انواط“ تھا۔  
مشرکین اپنا اسلحہ اس پر لٹکایا کرتے تھے۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی کوئی ذات انواط مقرر کر دیں جس طرح ان لوگوں کا ذات انواط تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو اسی طرح ہے جس طرح بنی اسرائیل نے کہا تھا:  
”تم ہمارے لیے بھی اسی طرح کا معبود بنا دو جس طرح ان کا معبود ہے۔“  
(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

تم لوگ اپنے پہلے کے لوگوں کے طریقوں پر ضرور عمل کرو گے۔

۸۷۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُولُ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ عِيدِ فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ: يَا أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ أَبُو وَاقِدٍ: ب (ق) وَاقْتَرَبْتُ. (اخرجه مسلم في العيدين)

✽✽ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی سورت کی تلاوت کی تھی؟ تو حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سورہ ق اور سورہ اقتربت کی۔

## ۱۲۳ - مُسْنَدُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(اخرجه البخارى فى الجنائز)

✽ ✽ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص دنیا میں جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ثابت بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل۔ آپ صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں غزوہ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

## ۱۲۴ - مسند عقبہ بن عامر الجہنی

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: تَهَبَّطْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَقَالَ لِي: قُلْ يَا عُقْبَةُ - فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَتَفَرَّقْنَا فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ رُدِّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ التَّقِينَا فَقَالَ لِي: قُلْ يَا عُقْبَةُ - فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ رُدِّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ التَّقِينَا فَقَالَ لِي: قُلْ يَا عُقْبَةُ - فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَا تَعُوذُ مُتَعَوِّذٌ وَلَا اسْتِعَاذٌ مُسْتَعِيدٌ بِمِثْلِهِنَّ قَطُّ. (اخرجه النسائي في الاستعاذة)

\*\*\* حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے نیچے اتر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم یہ پڑھو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا پڑھوں۔

پھر ہم الگ ہو گئے: میں نے دعا کی: اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ چیز مجھے لوٹا دے۔

پھر ہماری ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم پڑھو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا پڑھوں؟

پھر ہم جدا ہو گئے میں نے عرض کی: اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے وہ چیز مجھ تک لوٹا دے۔

پھر ہماری ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم پڑھو! اے عقبہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا

پڑھوں؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھو۔ کسی بھی پناہ مانگنے والے نے اور کسی بھی پناہ طلب کرنے والے نے ان کی مانند کلمات کے ذریعے کبھی پناہ نہیں مانگی ہوگی۔

(\*) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عقبہ بن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رافع۔ ان کا تعلق محسبہ قبیلے سے ہے۔ ان کی کنیت ”ابوجماد“ تھی۔ بعض نے ”ابولیث“ بعض نے ”ابوعمر“ بعض نے ”ابوعبس“ بعض نے ”ابواسد“ بیان کی ہے۔ یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ جنگ صفین میں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔ شام کی مہمات میں شریک رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں مصر کا گورنر مقرر کیا تھا۔ بعد میں انہوں نے وہیں سکونت اختیار کی۔ ۵۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

## ۱۲۵ - مُسْنَدُ مَعَاذِ التَّيْمِي

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

حضرت ابن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الْأَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ أَوْ ابْنُ مُعَاذٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ النَّاسَ بِمِنَى مَنَازِلَهُمْ، فَأَنْزَلَ الْمُهَاجِرِينَ وَأَنْزَلَ الْأَنْصَارَ شِعْبَهُمْ - قَالَ - وَعَلَّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ - قَالَ - وَفَتَحَ اللَّهُ أَسْمَاعَنَا فَإِنَّا لَنَسْمَعُ وَنَحْنُ فِي رِحَالِنَا، فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنْ قَالَ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

(اخرجه الشافعي في الام)

\*\*\* حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کو ان کی پڑاؤ کی جگہ پر پڑاؤ کرنے کی ہدایت کی، تو مہاجرین اور انصار نے اپنی مخصوص گھاٹیوں میں پڑاؤ کیا۔  
 راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی۔  
 راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہماری سماعت کو کھول دیا تو ہم نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر رہتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو تعلیم دی اس میں یہ بات بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”جب تم جمرہ کی ری کرو تو ایسی کنکری کے ذریعے کرنا جو چٹکی میں آجاتی ہو۔“



## ۱۲۶ - مسند السائب بن خلاد الأنصاري

حضرت سائب بن خلاد الأنصاري رضي الله عنه سے منقول روایات

۸۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرُّ أَصْحَابِكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ، أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَتَمَنِي حَدِيثًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَمْ أُخْبِرْهُ بِهِ، فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَدَّثْتُهُ بِهِ فَقَالَ لِي: يَا عَوْفُ تُخْفِي عَنَّا الْأَحَادِيثَ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُهَا أَخْبَرْتَنَا بِهَا، لَا أَرَوِيهِ عَنْكَ، أَتُرِيدُ أَرَوِيهِ عَنْكَ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهِ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽ ✽ حضرت سائب بن خلاد رضي الله عنه روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں“ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

سفیان کہتے ہیں: ابن جریج مجھ سے ایک حدیث چھپا کر رکھتے تھے۔

جب عبد اللہ بن ابوبکر ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے انہیں اس بارے میں نہیں بتایا جب وہ مدینہ منورہ چلے گئے تو میں نے انہیں اس کے بارے میں بتایا تو وہ مجھ سے بولے: اے عوف! کیا تم ہم سے احادیث چھپا کر رکھتے ہو۔

اور جب اس کے اہل (یعنی اس کے طلباء) رخصت ہو جائیں پھر تم نے ہمیں اس کے بارے میں بتایا ہے۔

میں یہ روایت تمہارے حوالے سے روایت نہیں کروں گا، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسے تمہارے حوالے سے روایت کروں؟

پھر عبد اللہ بن ابوبکر نے مجھے خط میں لکھا۔

پھر عبد اللہ بن ابوبکر نے ابن جریج کو بھی اس بارے میں خط لکھا تو ابن جریج اس روایت کو یوں بیان کرتے تھے۔

عبد اللہ بن ابوبکر نے مجھے خط میں یہ روایت بھجوائی تھی۔

## ۱۲۷ - مُسْنَدُ أَبِي الْبَدَاحِ عَنْ أَبِيهِ

ابو بداح کی اپنے والد سے نقل کردہ روایات

۸۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا وَيَدْعُوا يَوْمًا. (ابضاً)

✽✽ ابو بداح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے (جانوروں کے) چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

## ۱۲۸ - مسنود مستورد الفہری

حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بِنِي فَهْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أُصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ ثُمَّ يَنْظُرُ بِمَ تَرَجِعُ إِلَيْهِ؟ قَالَ سُفْيَانٌ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ يَقُولُ فِيهِ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخِي بِنِي فَهْرٍ يَلْحَنُ فِيهِ، فَقُلْتُ أَنَا: أَخَا بِنِي فَهْرٍ. (اخرجه مسلم في الجنة)

\*\*\* حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے اور پھر اس بات کا جائزہ لے کہ اس انگلی پر کتنا پانی آیا ہے؟“

سفیان کہتے ہیں: ابن ابو خالد یہ روایت نقل کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ میں نے یہ روایت حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے سنی ہے جن کا تعلق بنو فہر سے ہے تو وہ یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے لفظی غلطی کر جاتے تھے۔

## ۱۲۹ - مُسْنَدُ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسِ الْأَشْجَعِيِّ

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ  
 سَلْمَةَ بْنِ قَيْسِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاثْرُ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ  
 فَأَوْتِرْ. (اخرجه الطبرانی فی الكبير)

\*\*\* حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب (استنجاء کرتے ہوئے) ڈھیلے استعمال کرو تو طاق تعداد میں کرو۔“

## ۱۳۰ - مسند جرہد الأسلمی

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي زُرْعَةُ بْنُ مُسْلِمٍ بِنِ  
 جَرَهْدٍ عَنْ جَدِّهِ جَرَهْدٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَى بُرْدَةٍ وَقَدْ  
 انْكَشَفْتُ فَنَحَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّ فَنَحْدَكَ يَا جَرَهْدُ، فَإِنَّ الْفَيْحَذَ عَوْرَةٌ. (صحيح ابن حبان)  
 ❀❀ حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت مسجد میں  
 موجود تھا میں نے اوپر چادر لی ہوئی تھی اور میرے زانوں سے چادر ہٹی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جرہد! تم اپنے  
 زانوں کو ڈھانپ لو! کیونکہ زانوں سے تر کا حصہ ہے۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي أَلْ جَرَهْدٍ عَنْ جَرَهْدٍ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)  
 ❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## ۱۳۱ - مسند الحكم بن عمرو الغفاری

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِحَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ عِنْدَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبِي ذَلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ (قُلْ لَا أَجِدُ فِيهَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْآيَةَ. (اخرجه البيهقي في الضحايا)

✽ ✽ عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ یہ کہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا تو انہوں نے بتایا: حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ہمارے سامنے بیان کی تھی لیکن (علم کے) سمندر یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ”تم یہ فرمادو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں اسے حرام نہیں پاتا۔“

## ۱۳۲ - مسنَدِ جَابِرِ الْأَحْمَسِيِّ

حضرت جابر احمسی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ الدُّبَاءَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَ أَهْلِنَا. (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

حکیم بن جابر احمسی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو موجود دیکھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اس کے ذریعے اپنے گھروالوں کا کھانا (سالن) زیادہ کر لیں گے۔

## ۱۳۳ - مسند عمارة بن روية الثقفي

حضرت عمارہ بن رویہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوبِهَا. (اخرجه مسلم في المساجد)

\*\*\* حضرت عمارہ بن رویہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو۔“

۸۸۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ إِلَى أَبِي فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوبِهَا. فَقَالَ أَبِي: نَعَمْ. فَقَالَ الْبَصْرِيُّ: وَهُوَ يَشْهَدُ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ايضا)

\*\*\* ابو بکر بن عمارہ بیان کرتے ہیں: بصرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص میرے والد کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے

دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو۔“

تو میرے والد نے جواب دیا: جی ہاں، تو وہ بصری صاحب بولے۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے بھی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔



## ۱۳۴ - مُسْنَدُ مَحْرَشِ الْكَعْبِيِّ

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ أَبِي مُزَاهِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ مَحْرَشِ الْكَعْبِيِّ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا، فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهُ سَبِيكَةٌ فِضَّةٍ وَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ. قَالَ الْحَمِيدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ فِيهِ مَحْرَشُ الْكَعْبِيِّ فَإِنْ اسْتَفْهَمَهُ أَحَدٌ قَالَ مَجْرَشٌ أَوْ مَحْرَشٌ أَوْ مَحْرَشٌ وَرُبَّمَا قَالَ ذَا وَذَا وَكَانَ أَبَدًا يَضْطَرِبُ فِي الْأِسْمِ. قَالَ الْحَمِيدِيُّ: وَهُوَ مَحْرَشٌ. (ايضا)

✽ ✽ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بحر انہ“ سے رات کے وقت عمرہ کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف دیکھا تو وہ چاندی کے ٹکڑے کی مانند تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ”بحر انہ“ میں موجود تھے یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات یہیں بسر کی ہے۔

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان اس روایت میں بعض اوقات محرش کعبی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص ان سے اس بارے میں دریافت کرتا تو وہ یہ جواب دیتے تھے ان کا نام یا مجرش ہے یا محرش ہے یا محرش ہے۔

اور بعض اوقات وہ یہ بھی کہتے تھے: یا یہ ہے یا وہ ہے۔

یعنی وہ ان کے نام کے بارے میں ہمیشہ اضطراب کا شکار رہتے تھے۔

امام حمیدی کہتے ہیں: ان کا نام محرش ہے۔

## ۱۳۵ - مسند کعب بن عاصم الأشعري

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ. (اخرجه الطبرانی في الكبير)

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں۔  
”سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

۸۸۸- قَالَ سُفْيَانُ: وَذَكَرَ لِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ فِيهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا: لَيْسَ مِنَ الْمِبْرَةِ الْمِصْيَامُ فِي الْمَسْفَرِ. (ايضا)

سفيان کہتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی کہ زہری اس روایت میں یہ بات کہتے ہیں: حالانکہ میں نے زہری کی زبانی یہ بات نہیں سنی۔

”سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“ (یعنی یہاں الفاظ کے تلفظ میں کچھ فرق ہے)

## ۱۳۶ - مسند سفیان بن ابی زہیر

حضرت سفیان بن ابوزہیر مزی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تَفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (اخرجه البخارى فى فضائل المدينة)

✽ ✽ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”یمن فتح کیا جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو ہانک کر لائیں گے اس پر اپنے گھروالوں کو اور اپنے ماتحتوں کو سوار کریں گے“ (اور مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں گے)

حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

پھر عراق فتح کیا جائے گا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانک کر لائیں گے وہ اور ان پر اپنے گھروالوں اور اپنے ماتحتوں کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

پھر شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانک کر لائیں گے وہ ان پر اپنے گھروالوں اور اپنے ماتحتوں کو سوار کر کے لے جائیں گے اگر انہیں علم ہوتا تو مدینہ منورہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

## ۱۳۷ - مسنَدِ اَبِي رَمَثَةَ

حضرت ابو رَمَثَةَ رضي الله عنه سے منقول روایات

۸۹۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبَجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمَثَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أَبِي الَّذِي بَطَّهْرَهُ فَقَالَ: دَعْنِي أُعَالِجِ الَّذِي بَطَّهْرَكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ. فَقَالَ: إِنَّكَ رَفِيقٌ وَاللَّهُ الطَّيِّبُ. قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي: مَنْ ذَا مَعَكَ؟ قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ لَكَ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ. وَذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَ الْحِنَاءِ.

(صحیح ابن حبان)

\*\*\* حضرت ابو رَمَثَةَ سلمی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود (تکلیف یا کسی رگ) کا جائزہ لیا تو انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ اجازت دیجئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود (تکلیف یا رگ) کا علاج کروں، کیونکہ میں حکیم ہوں۔  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رفیق ہو، اللہ تعالیٰ طیبیب ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دے کر یہ کہتا ہوں کہ یہ میرا بیٹا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے کیے کی سزا نہیں بھگتو گے اور یہ تمہارے کیے کی سزا نہیں بھگتے گا۔  
انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (بالوں میں) کہیں، کہیں مہندی کا نشان بھی دیکھا۔

## ۱۳۸ - مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرِجَسَ

حضرت عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرِجَسَ قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِي بَطَّهَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ جُمُعٌ. قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ الْمُحَجَّمَةِ الضَّحْمَةِ.

(اخرجه مسلم في الفضائل)

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر (مہر نبوت) دیکھی جو بند مٹھی کی مانند تھی۔

سفیان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو چھپنے لگانے کے آلے کی طرح تھی۔

## ۱۳۹ - مسند قیس

حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ قَالَ: أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّيُ  
 رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَا قَيْسُ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتِي  
 الْفَجْرِ، فَهَمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ فَكَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي  
 رَبَاحٍ يَرَوِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدِ. (اخرجه ابن ابى شيه)

✽ ✽ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میں صبح کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کر رہا تھا۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے قیس! یہ کون سی دو رکعات ہیں؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں فجر کی دو رکعات  
 (سنت ادا نہیں کر سکا تھا) تو یہ وہی دو رکعات ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

سفیان کہتے ہیں: عطاء بن ابی رباح اس حدیث کو سعد بن سعید کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

## ۱۴۰ - مسند یوسف بن عبداللہ بن سلام

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْكُوفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ: سَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ. (اخرجه الطبرانی في الكبير)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام ”یوسف“ رکھا تھا۔

۸۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ يُوسُفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: اعْتَمِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِنَّ عُمْرَةَ فِيهِ لَكُمْ كَحَجَّةٍ. (اخرجه ابوداؤد في المناسك)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اور ایک خاتون سے فرمایا: تم دونوں رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ اس (رمضان) میں عمرہ کرنا تمہارے لیے حج کی مانند ہوگا۔

## ۱۴۱ - مُسْنَدُ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِي

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرِ الْأَزْدِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ

زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِلُ الثُّلُثَ فِي

بَدَايَتِهِ - (اخرجه ابوداؤد في الجهاد)

\* \* \* حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک جنگ میں) شریک ہوا تو نبیاکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز میں ایک تہائی حصہ مال انفال میں سے دیا۔



## ۱۴۲ - مسند عبد اللہ بن ارقم الزہری

حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَحِبَهُ قَوْمٌ فَكَانَ يَوْمَهُمْ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَقَدَّمَ رَجُلًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِالْغَائِطِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ مکہ تشریف لے جا رہے تھے کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے وہ ان کی امامت کیا کرتے تھے۔

ایک دن انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور کسی شخص کو قضاے حاجت کی ضرورت محسوس ہو تو اسے پہلے قضاے حاجت کر لینی چاہیے۔“

## ۱۴۳ - مسند کعب بن مالک الأنصاری

حضرت کعب بن مالک الأنصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَتْ لَهُ أُمُّ مُبَشِّرٍ: اقْرَأْ عَلَيَّ مَبَشِّرَ السَّلَامِ. فَقَالَ لَهَا كَعْبٌ: يَا أُمَّ مَبَشِّرٍ أَهَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي ضَعُفْتُ، فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَقَالَ كَعْبٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ نَسَمَةَ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ خُضِرَ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ. (صحيح ابن حبان)

\*\*\* حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو سیدہ ام مہشر رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: آپ مبشر کو میری طرف سے سلام کہیے گا تو حضرت کعب نے ان سے کہا: اے ام مہشر! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے؟ تو اس خاتون نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم میں بوڑھی ہو گئی ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں۔

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”مومن کی جان سبز پرندے کی شکل میں ہوتی ہے جو جنت کے پھلوں کو کھاتی ہے۔“

(\*) حضرت کعب بن مالک بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ مشہور روایات کے مطابق یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ البتہ ان کے اپنے بیان کے مطابق یہ غزوہ بدر میں کسی وجہ سے شریک نہیں ہوئے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ بعد میں یہ صرف غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کا واقعہ تفصیل کے ساتھ احادیث کی کتابوں میں ہے۔ یہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ”اور (اللہ تعالیٰ نے) ان تین پر (اپنا اکرم کیا) جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی۔“ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا واقعہ انہوں نے خود بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے جسے اکثر محدثین نے نقل کیا ہے۔

## ۱۴۴ - مسند عم ابن كعب بن مالك

حضرت كعب بن مالك رضي الله عنه کے بیٹے کے چچا سے منقول روایات

۸۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ فَلَانًا - سَمَاهُ الزُّهْرِيُّ - إِلَى ابْنِ أَبِي الْحَقِيقِ نَهَاَهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ - (اخرجه البخارى فى الكبير)

حضرت كعب بن مالك رضي الله عنه کے صاحبزادے اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں صاحب کو روانہ کیا (ان کا نام زہری نے ذکر کیا تھا، لیکن سفیان نامی راوی اسے بھول گئے) انہیں ابن ابو حقیق کی طرف بھیجا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

## ۱۴۵ - مسند أبي ثعلبة الخشني

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسْنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى آتَيْتُ الشَّامَ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

زہری کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی یہاں تک کہ جب میں شام آیا (تو وہاں میں نے یہ حدیث سنی)

## ۱۴۶ - مسند ایاس بن عبد اللہ

حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ . قَالَ : فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ ذُئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ مِنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَضَرَبُوا فَأَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أَطَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَشْكِي زَوْجَهَا ، وَلَا تَجِدُونَ أَوْلِيكَ خِيَارَكُمْ . (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ کی کنیزوں کو نہ مارو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت سے خواتین اپنے شوہروں کے بارے میں شیر ہو گئی ہیں، جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مارنے سے منع کیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی اجازت دے دی۔

لوگوں نے ان کی پٹائی کرنا شروع کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس بہت سی خواتین حاضر ہوئیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس 70 خواتین آئیں تھیں۔

ان سب نے اپنے شوہروں کی شکایت کی، تو تم ان لوگوں کو اپنے سے بہتر نہیں پاؤ گے۔  
(یعنی اپنی بیوی کی پٹائی کرنے والا شخص اچھا نہیں ہوتا)

## ۱۴۷ - مُسْنَدُ حِجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ

## حِجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ كِي آپنِ وَالِدِ سِے مَنْقُولِ رَوَايَاتِ

۹۰۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَمَةَ الرَّضَاعِ؟ قَالَ: الْغُرَّةُ: الْعَبْدُ أَوْ الْأَمَةُ.

\*\*\* حِجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ آپنِ وَالِدِ كَا يِہ بِيَانِ نَقْلِ كَرْتِے ہِیں: مِیں نِے عَرْضِ كِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ (ﷺ)! رِضَاعَتِ كِي وَجِہ سِے لَازِمِ ہونِے كِے حَقِّ كُو كُونِ سِی چِیز خْتَمِ كَر دِیتِی ہِے؟ نَبِیِ الْكَرِمْ ﷺ نِے فَرَمَا يَا: پِيشَانِی، یَعْنِی غَلَامِ یَا كَنِيزِ (كُو رِضَاعَتِ كِے مَعَاوَضِے كِے طُورِ پَرَا دَا كَرْنَا چاہِیے) (اخرجه موصلى فى المسند)

## ۱۴۸ - مسند سعد بن محیصۃ بن مسعود

حضرت سعد بن محیصۃ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرَامُ بْنُ سَعْدٍ - قَالَ سُفْيَانُ هَذَا الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ - وَأَرَاهُ قَدْ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُحَيْصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ حَجَامٍ لَهُ فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ لَهُ: اغْلِفْهُ نَاصِحَكَ أَوْ اطْعِمْهُ رَقِيقَكَ .

(صحیح ابن حبان)

\*\*\* حضرت سعد بن محیصۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محیصۃ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کی آمدن کے بارے میں دریافت کیا: جو بچنے لگانے کا کام کرتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا وہ اس بارے میں مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”تم اس (معاوضے کے ذریعے) اپنے اونٹ کو چارہ کھلاؤ یا اپنے غلام کو کھانا کھلاؤ (خود استعمال نہ کرنا)۔“

## ۱۴۹ - مسند عبد الله بن الزبير

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ هَكَذَا. وَقَبْضَ الْحُمَيْدِيُّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَةَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ. قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يَعْنِي بِشُرِّ بْنِ مُوسَى: أَبُو بَكْرٍ الَّذِي وَصَفَ لَنَا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَقَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعَةٍ سَمَاعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَيْتُهُ فَتَسَيِّتُهَا إِلَّا هَذَا فَقَالَ لِي زِيَادٌ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةٌ. (اخرجه مسلم في المساجد)

\*\*\* عامر بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اس طرح نماز ادا

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام حمیدی نے اپنی چار انگلیاں بند کیں اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

ابو علی بشر بن موسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: امام ابو بکر حمیدی نے ہمارے سامنے یہ کر کے دکھایا تھا۔

امام حمیدی یہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے زیاد بن سعد نے چار روایات ایسی بیان کی ہیں جو انہوں نے حضرت

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں تاہم میں نے ان میں سے صرف یہی روایت ذکر کی ہے۔ باقی روایات میں بھول

گیا ہوں۔ زیاد نے مجھ سے کہا تھا وہ چار روایات ہیں۔



## ۱۵۰ - مسند ناجية الخزاعي

حضرت ناجية خزاعي رضي الله عنها سے منقول روایات  
(یہ وہ صاحب ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے)

۹۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَاعِيِّ  
صَاحِبِ بَدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبَدَنِ؟  
قَالَ: انْحَرَهُ، ثُمَّ اغْمِسْ خُفَّهُ فِي دَمِهِ، ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

حضرت ناجية خزاعي رضي الله عنها جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے نگران تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض  
کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو اونٹ تھک جائے اس کے ساتھ میں کیا طریقہ کار اختیار کروں؟  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر دو! پھر تم اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو کر اسے اس اونٹ کے پہلو پر لگاؤ پھر  
اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو۔

## ۱۵۱ - مسند صفوان بن عسال المرادی

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ أَخْبَرَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ. قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. قُلْتُ: حَكَ فِي نَفْسِي مَسْحُ عَلَيِ الْخُفَيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتُ أَمْرًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ لَا نَنْزِعُ خِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ الْيَذْكُرُ الْهُوَى بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَهُ فِي مَسِيرٍ لَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ: يَا مُحَمَّدُ. فَاجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقُلْنَا لَهُ: اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ، فَإِنَّكَ نُهِيتَ عَنْ هَذَا. فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا اغْضُضْ مِنْ صَوْتِي. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ. قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ: إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا مَسِيرَةٌ عَرَضِيَّةٌ أَرْبَعُونَ أَوْ سَبْعُونَ عَامًا فَتَحَهُ اللَّهُ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَلَا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ.

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: علم کے حصول کے لیے۔

انہوں نے فرمایا: طالب علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں۔

میں نے عرض کی: پاخانے اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

آپ ایک ایسے فرد ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں تو میں آپ سے اس بارے میں دریافت کرنے کے

لیے آیا ہوں کہ آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

”جب ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں، البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔ تاہم پاخانہ، پیشاب یا سونے کے نتیجے میں (وضو ٹوٹنے پر موزے اتارنے کی ضرورت نہیں ہے)“

میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہش نفس کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کو بلند آواز میں مخاطب کیا: اے حضرت محمد ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے اسی جتنی آواز میں اسے جواب دیا: میں یہاں ہوں۔

ہم نے اس دیہاتی سے کہا: تم اپنی آواز نیچی رکھو کیونکہ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے، تو وہ بولا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اپنی آواز نیچی نہیں کروں گا پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے، لیکن ان کے ساتھ جا کر نہیں ملتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے، جس کی چوڑائی چالیس (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) ستر برس کی مسافت جتنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اس دن اس کو کھول دیا تھا اور یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوگا۔“

## ۱۵۲ - مسنَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِحِجْفَةٍ فَقَالُوا: يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيطِ، فَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَهُوَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ. (اخرجه الموصلي في مسند)

\*\*\* حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پیشاب کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے ذریعے پردہ کیا ہوا تھا کچھ لوگوں نے کہا: یہ صاحب اس طرح پیشاب کر رہے ہیں، جس طرح کوئی عورت پیشاب کرتی ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ جب (ان کے کپڑے پر) پیشاب لگ جاتا تھا، تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ دیتے تھے ان کے ایک ساتھی نے انہیں منع کیا، تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔

## ۱۵۳ - مسند مالك الجشمي

حضرت مالك بن جشمي رضي الله عنه سے منقول روایات

۹۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّرْعَاءِ: عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَخْوَصِ: عَوْفُ بْنُ مَالِكِ الْجَشْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَدَ فِي الْبَصَرِ وَصَوَّبَهُ ثُمَّ قَالَ: أَرَبُّ إِبِلٍ أَنْتَ أَوْ رَبُّ غَنَمٍ؟ وَكَانَ يُعْرِفُ رَبَّ الْإِبِلِ مِنْ رَبِّ الْغَنَمِ بِهَيْئَتِهِ فَقُلْتُ: مِنْ كُلِّ قَدْ أَتَانِي اللَّهُ فَكَثُرَ وَأَيْطَبَ فَقَالَ: أَلَسْتَ تَنْتَجُهَا وَأَفِيءَ أَعْيُنُهَا وَأَذَانُهَا فَتَجِدُ هَذِهِ وَتَقُولُ صَرْمَاءُ، وَتَهْنُ هَذِهِ فَتَقُولُ بِحِيرَةَ، فَسَاعِدُ اللَّهُ أَشَدُّ وَمُوسَاهُ أَحَدٌ، لَوْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيكَ بِهَا صَرْمَاءُ فَعَلَّ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيَّ مَا تَدْعُو؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّحِمَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بُعِثَ بِهِ؟ قَالَ: أَتَيْتَنِي رَسُولٌ مِنْ رَبِّي فَضِغْتُ بِهَا ذَرْعًا وَخِفْتُ أَنْ يُكْذِبَنِي قَوْمِي، فَقِيلَ لِي لَتَفَعَلَنَّ أَوْ لَنَفَعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أُصَلِّهِ. قَالَ: كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ. قَالَ ثُمَّ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ عَبْدَانِ أَحَدُهُمَا لَا يَخُونُكَ، وَلَا يَكْتُمُكَ حَدِيثًا وَلَا يَكْذِبُكَ، وَالْآخَرُ يَكْذِبُكَ وَيَكْتُمُكَ وَيَخُونُكَ، أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ. قُلْتُ: الَّذِي لَا يَكْذِبُنِي، وَلَا يَخُونُنِي وَلَا يَكْتُمُنِي. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَذَلِكَ أَنْتُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ. (اخرجه البيهقي في شعب الایمان)

✽✽ عوف بن مالک جشمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے نیچے تک میرا جائزہ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اونٹوں کے مالک ہو؟ کیا تم بکریوں کے مالک ہو؟ (راوی کہتے ہیں) اونٹوں کا اور بکریوں کا مالک اپنی مخصوص ہیئت کی وجہ سے شناخت ہو جاتا تھا۔ میں نے عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز عطا کی ہے اور بکثرت عطا کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اونٹنی اپنے ہاں (پیدا ہونے والے بچے کو) سلامت آنکھوں اور کانوں کے ساتھ جنم نہیں دیتی ہے؟ پھر تم کسی کا کان کاٹ دیتے ہو اور کہتے ہو یہ ”صرماء“ ہے کوئی دوسری کمزور ہو جاتی ہے تو تم کہتے ہو یہ ”بحیرہ“ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کا حکم زیادہ پختہ اور اس کی تلقین زبردست ہے۔ اگر وہ چاہتا تو اسے کان کٹا ہوا ہی پیدا کر سکتا تھا۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اللہ

تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کو کون سے احکام کے ساتھ معبود کیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے رسالت میری طرف آئی ہے، تو مجھے اس کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں میری قوم مجھے جھٹلانہ دے تو مجھ سے یہ کہا گیا: یا تو آپ ﷺ ایسا ایسا کریں گے ورنہ پھر ہم یہ یہ کر دیں گے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرا چچا زاد میرے پاس آتا ہے اور پھر میں قسم اٹھا لیتا ہوں کہ میں اسے کچھ نہیں دوں گا اس کے ساتھ صلہ رحمی نہیں کروں گا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، تمہارے دو غلام ہوں ان میں سے ایک تمہارے ساتھ خیانت نہ کرتا ہو اور تم سے کوئی بات نہ چھپاتا ہو اور تمہارے ساتھ جھوٹ نہ بولتا ہو جبکہ دوسرا تمہارے ساتھ جھوٹ بھی بولتا ہو تم سے باتیں چھپاتا بھی ہو اور تمہارے ساتھ خیانت بھی کرتا ہو، تو ان دونوں میں سے کون تمہارے نزدیک پسندیدہ ہوگا؟ میں نے عرض کی جو میرے ساتھ جھوٹ نہ بولے، میرے ساتھ خیانت نہ کرے اور مجھ سے کوئی بات نہ چھپائے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تم لوگ بھی اسی طرح ہو“۔

## ۱۵۴ - مسند وابصہ بن معبد

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَزِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِالرَّقَّةِ فَأَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى رَجُلٍ بِالرَّقَّةِ فَقَالَ: زَعَمَ هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ - وَأَسْمُهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبِدٍ - (اخرجه ابن حبان في صحيح)

❖❖ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: میں اور زیاد بن ابوجعد ”رقہ“ میں تھے۔ زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور ”رقہ“ میں موجود ایک صاحب کے پاس لا کے مجھے کھڑا کر دیا۔ انہوں نے بتایا: یہ صاحب یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کی ہدایت کی۔ ان صاحب کا نام حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ تھا۔

## ۱۵۵ - مسند وائل بن حجر الحضرمی

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبِ الْجَرَمِيِّ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ وَايِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرَأَيْتُهُ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَبَسَطَهَا، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثُنْتَيْنِ، وَحَلَقَ حَلَقَةً وَدَعَا هَكَذَا. وَنَصَبَ الْحَمِيدِيُّ السَّبَابَةَ قَالَ وَايِلٌ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بیٹھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بائیں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھتے تھے اور اسے کھول کے رکھتے تھے جبکہ دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھتے تھے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو انگلیوں کو بند کر کے ان کا حلقہ بناتے تھے اور اس طرح دعا مانگتے تھے۔ امام حمیدی نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بتایا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں پھر سردی کے موسم میں وہاں آیا تو میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے۔

۹۱۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَايِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُنِيَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ مَجَّهَ فِي الدَّلْوِ مِسْكَ - أَوْ قَالَ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ - وَاسْتَشْرَحَ خَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ. (اخرجه ابن ماجه في الطهارة)

\*\*\* حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زم زم کا ڈول پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے



اسے پیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا پھر کلی کی پھر آپ ﷺ نے اس کلی کو اس ڈول میں انڈیل دیا تو وہ مشک کی مانند تھا یا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ تھا۔

تاہم آپ ﷺ نے ناک کو ڈول سے باہر صاف کیا۔



## ۱۵۶ - مسند عبد اللہ بن مغفل

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: خَذَفَ قَرَابَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عِنْدَهُ فَنَهَاها عَنْهَا وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكُأُ عَدْوًا، وَإِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ. فَعَادَ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ مُغْفَلٍ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْهَا وَتَعَوَّدُ، لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. (اخرجه مسلم في الصيد)

\*\*\* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی عزیز نے کسی جانور کو کنکری ماری ان کی موجودگی میں ایسا ہوا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ (کنکری) شکار نہیں کرتی ہے، دشمن کو قتل نہیں کرتی ہے، یہ صرف آنکھ پھوڑتی ہے اور دانت توڑتی ہے۔

اس شخص نے دوبارہ یہ حرکت کی اور کنکری ماری تو حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اور تم نے دوبارہ یہ حرکت کی ہے۔ میں تمہارے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گا۔

## ۱۵۷ - مَسْنَدُ عَطِيَّةِ الْقُرْظِيِّ

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرْظِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي بَيْتِي قَرِيظَةَ غُلَامًا، فَنظَرُوا إِلَيَّ مُؤْتَزِرِي فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُ، فَهَذَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کے بارے میں ثالث مقرر کیا گیا تھا اس وقت میں لڑکا تھا۔ لوگوں نے میرے زیر ناف ہلکا ہوا ہاں زیر ناف بال نہیں اگے ہوئے تھے اسی وجہ سے میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي بَيْتِي قَرِيظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ، فَنظَرُوا إِلَيَّ فَلَمْ يَجِدُوا الْمَوْسَى جَرَّتْ عَلَيَّ فَاسْتَبْقَيْتُ. (ايضا)

\*\*\* مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے کوفہ کی مسجد میں ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا: جس دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کے بارے میں ثالث مقرر کیا گیا تھا اس دن میں کم سن لڑکا تھا۔ ان لوگوں کو میرے (بالغ ہونے کے بارے میں) شک ہوا تو انہوں نے میرا جائزہ لیا انہیں میرے زیر ناف بال محسوس نہیں ہوئے اسی وجہ سے میں باقی رہ گیا۔

## ۱۵۸ - مسنَدِ أَبِي جَعْفَرَةَ وَهَبِ السَّوَّائِي

حضرت ابو جحیفہ و ہب سوائی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرَةَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ.

(اخرجه البخاری فی المناقب)

\*\*\* ابن ابو خالد بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے جا رہا تھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

۹۱۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَمِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أَكُلُ مَتِكَثًا. (اخرجه البخاری فی الاطعمه)

\*\*\* حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔

۹۱۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مَعْوَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جَعْفَرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ وَضَوْءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ، فَاصْبَتْ مِنْهُ شَيْئًا وَلَمْ أَلْ - قَالَ - وَنَصَبَ بِلَالٌ عَنزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْكَلْبَ وَالْمَرْأَةَ وَالْحِمَارَ يَمْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ. (اخرجه البخاری فی الوضوء)

\*\*\* عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر

باہر آئے۔

راوی کہتے ہیں: لوگ تیزی سے ان کی طرف لپکے۔ اس میں سے کچھ پانی مجھے بھی ملا۔ میں نے اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جبکہ کتے،

خواتین، گدھے اس نیزے کے دوسری طرف سے گزر رہے تھے۔

## ۱۵۹ - مُسْنَدُ دَكِينِ بْنِ سَعِيدِ الْمَزْنِيِّ

حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ حَدَّثَنِي دَكِينُ بْنُ سَعِيدِ الْمَزْنِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْبَعِمِائَةٍ رَاكِبٍ نَسَأَلُهُ الطَّعَامَ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُمْ وَأَعْطِهِمْ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا أَصْعٌ مِنْ تَمْرٍ مَا تُقَيِّطُ عِيَالِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اسْمَعْ وَأَطِعْ. فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعُ وَطَاعَةٌ. قَالَ: فَانْطَلِقْ عُمَرُ حَتَّى آتِيَ عَلَيْهِ لَهَ فَأَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَهَا، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: ادْخُلُوا، فَدَخَلُوا وَكُنْتُ اخِرَ الْقَوْمِ دُخُولًا فَأَخَذْتُ ثُمَّ التَفْتُ فَإِذَا مِثْلُ الْفَصِيلِ مِنَ التَّمْرِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم 400 سواروں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کے لیے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ اور انہیں عطیات دو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس تو کھجوروں کے چند صاع ہیں۔ جو صرف میرے گھر والوں کے اس موسم کی خوراک کے لیے کفایت کریں گے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: تم اطاعت و فرمانبرداری کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اپنے (اناج کے کمرے کے پاس آئے) انہوں نے اپنے تہبند باندھنے کی جگہ سے چابی نکالی اس کے دروازے کو کھولا اور حاضرین سے کہا: تم لوگ اندر آؤ۔ میں اندر داخل ہونے والا سب سے آخری فرد تھا۔ میں نے بھی وہاں سے خوراک حاصل کی میں نے توجہ کی تو وہاں اتنی کھجوریں تھیں جتنا کہ اونٹنی کا وہ بچہ ہوتا ہے جس سے دودھ چھڑایا گیا ہو۔

## ۱۶۰ - مسند عدی بن عمیرہ الکندی

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَاتِ بِقَلْبِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا لَا فَلْيَدَعْ وَمَنْ كَتَمَ مِنْهُ خِيَاطًا أَوْ مَخِيطًا فَمَا سِوَاهُ فَهُوَ غُلُولٌ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ قَصِيرٌ كَانِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ااقْبَلْ مِنِّي عَمَلًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الَّذِي قُلْتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَاتِ بِقَلْبِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى. (اخرجه مسلم في الاماره)

\*\*\* حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کے لیے اہلکار مقرر کریں، تو وہ تھوڑی یا زیادہ جو چیز بھی ہو اسے لے کر آئے۔ جو شخص دھاگے یا سوئی یا اس کے علاوہ جس چیز کو بھی ہم سے چھپائے گا، تو یہ خیانت ہوگی جسے ساتھ لے کر وہ قیامت کے دن آئے گا۔“

انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام چھوٹے قد کا ایک شخص کھڑا ہوا، وہ منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کے لیے اہلکار مقرر کیا تھا میں اس سے دست بردار ہوتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیوں؟ اس نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے اس کی وجہ سے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم تم میں سے جس کسی کو جس کام کے لیے اہلکار مقرر کریں، تو وہ تھوڑی یا زیادہ (ہر) چیز کو لے آئے۔ جو اسے دیا جائے اسے حاصل کر لے اور جس سے اسے منع کیا جائے اس سے باز رہے۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اتَّقِ يَا أَبَا الْوَلِيدِ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِكَ لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقْرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٌ لَهَا ثَوَاجٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ذَا لَكَذَا. قَالَ:

نَعَمْ . قَالَ عِبَادَةُ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ عَلَى اثْنَيْنِ أَبَدًا . (اخرجه البيهقي في الزكوة)

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے اہلکار مقرر کیا۔

پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوولید! اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ قیامت کے دن تم ایک اونٹ لے کر آؤ جسے تم نے اپنی گردن پر رکھا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا یا گردن پر گائے رکھی ہو اور وہ آوازیں نکال رہی ہو۔ یا بکری رکھی ہو جو منسنا رہی ہو۔

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا اس طرح بھی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔  
حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ معبوث کیا ہے، میں کبھی بھی دو آدمیوں کے لیے بھی (سرکاری کام) نہیں کروں گا۔

## ۱۶۱ - مسند جابر بن سمرہ السوائی

حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَلَّمَ أَحَدُنَا رَمَى بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ هَكَذَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بِالْكُمْ تَرْمُونَ بَأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، أَوْ لَا يَكْفِي أَحَدُكُمْ - أَوْ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدُكُمْ - أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. (اخرجه مسلم في الصلوة)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے ہم میں سے کوئی ایک شخص جب سلام پھیرتا تھا تو اپنے ہاتھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف اس طرح کہتا تھا: السلام علیکم، السلام علیکم۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ یوں ہلاتے ہو، جس طرح یہ سرکش گھوڑوں کی دم ہوتے ہیں۔ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر اپنے دائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرے اور بائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ دے۔

(۱) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن حمیر بن رباب بن حبیب بن سواة بن عامر بن مصعب۔ ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے "ابو خالد" اور بعض نے "ابو عبد اللہ" نقل کیا ہے۔ یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ ان کی والدہ خالدہ بنت ابو وقاص تھیں۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور بشر بن مروان جب کوفہ کا حاکم تھا اس زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال ۶۶ ہجری میں ہوا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنے والوں میں بعضی عامر بن سعد، تمیم بن طرفہ، ابواسحاق سمی، ابو خالد سماک بن حرب، حصین بن عبد الرحمن اور ابو بکر بن ابی موسیٰ جیسے اکابر تابعین شامل ہیں۔



## ۱۶۲ - مسند عبد الرحمن بن أذهر

حضرت عبد الرحمن بن أذهر رضي الله عنه سے منقول روایات

۹۲۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَذْهَرَ قَالَ: جُرِحَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَمَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلِيَّ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ؟ فَخَرَجْتُ أَسْعَى بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلِيَّ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ؟ حَتَّى آتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى رَحْلٍ وَقَدْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ وَأُرَى فِيهِ: وَنَفَتْ عَلَيْهِ .

(اخرجه البخارى فى الكبير)

\*\*\* حضرت عبد الرحمن بن اظہر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضي الله عنه زخمی ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت کمن لڑکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے: کون شخص خالد بن ولید کی رہائشی جگہ تک مجھے لے کے جائے گا؟ تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دوڑتا ہوا گیا۔

میں یہ کہتا جا رہا تھا: کون شخص خالد بن ولید کی رہائشی جگہ تک پہنچائے گا؟ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت پالان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

انہیں زخم لاحق ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے رحمت کی۔

(راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دم کیا (یا ان پر لعاب دہن لگایا)۔“

## ۱۶۳ - مسند عمرو بن أمية الضمري

حضرت عمرو بن أمية ضمری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ بِأَحَادِيثٍ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ، مِنْهَا مَنْ قَالَ: يَتَوَضَّأُ، وَمِنْهَا مَنْ قَالَ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَكَانَ مِمَّنْ قَالَ: الْوَضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. أَبُو سَلَمَةَ، وَعَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأُمُّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ. وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمِّيَةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَرَ كَيْفَ شَاءَ فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ الْآخَرُ: أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. لَا أَشُكُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا إِنَّمَا أَشُكُّ لِأَنِّي لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. (متفق عليه)

سُفْيَانُ کہتے ہیں: زہری نے مجھے وہ روایات سنائیں جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے وضو ٹوٹنے کا حکم

ثابت ہوتا ہے)

ان میں سے کچھ روایات میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا پڑتا ہے اور کچھ میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو نہیں کرنا پڑتا تو یہ روایات میرے لیے خلط ملط ہو گئیں۔

جن روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہوتا ہے وہ روایات ابو سلمہ، عمر بن عبد العزیز، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

(\*) حضرت عمرو بن أمية رضی اللہ عنہ بن خویلد بن عبد اللہ بن ایاس ضمری کی کنیت "ابو امیہ" ہے۔ آپ نے غزوہ اُحد کے بعد اسلام قبول کیا۔ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ یہ عرب کے شرفاء میں سے ایک مانے جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے بکتوب گرامی کے ہمراہ سن ۶ ہجری میں نجاشی کے پاس بھیجا تھا اور ان کی دعوت کے نیچے میں نجاشی نے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وکیل بنے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادوں میں سے جعفر، فضل اور عبد اللہ نے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان کے بھتیجے نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری دور میں سن ۶۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

سفیان کہتے ہیں: زہری نے علی بن عبداللہ بن عباس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ایک روایت مجھے سنائی اور جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بھی مجھے حدیث سنائی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹا اور اسے تناول کیا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

دوسرے راوی یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کھایا اور نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زہری نے ان دونوں حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

مجھے شک یہ ہے کہ مجھے یہ نہیں پتہ کہ کون سی روایت کے الفاظ کس سے منقول ہیں؟

سفیان کہتے ہیں: زہری آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔



## ۱۶۴ - مسنَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ

حضرت عبد الرحمن بن عمر دیلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ - قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا أَجْوَدُ شَيْءٍ وَجَدْنَاهُ عِنْدَهُ - قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَطَاءِ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَجُّ عَرَفَاتٍ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، أَيَّامُ مَنَى ثَلَاثَةٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا ائْتَمَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا ائْتَمَّ عَلَيْهِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت عبد الرحمن بن عمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”حج“ وقوف عرفات کا نام ہے جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ تک پہنچ جاتا ہے وہ حج کو پالیتا ہے۔ منی کے مخصوص دن تین ہیں۔ جو شخص دو دن گزرنے کے بعد جلدی چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص ٹھہرا رہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔“

## ۱۶۵ - مسند عروہ بن مضر

حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسٍ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِنِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طِيٍّ وَاللَّهِ مَا جِئْتُ حَتَّى اتَّعَبْتُ نَفْسِي، وَأَنْضَيْتُ رَاِحِلَتِي، وَمَا تَرَكَتُ حَبْلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضَى تَفَثَهُ. (ابضاً)

✽ ✽ حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ عنہ طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں طے کے دو پہاڑوں سے یہاں آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! جب میں یہاں پہنچا ہوں تو میں اپنے آپ کو تھکا چکا تھا۔ اپنی سواری کو تھکا چکا تھا میں نے ہر ایک پہاڑ پر وقف کیا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہو اور وہ اس سے پہلے عرفہ میں رات کے وقت یادن کے وقت وقف کر چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ اس نے اپنے ذمے لازم چیز کو پورا کر دیا۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ - قَالَ وَكَانَ أَحْفَظُهُمَا لِهَذَا الْحَدِيثِ - عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسٍ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِنِيِّ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلِي طِيٍّ قَدْ أَكَلْتُ رَاِحِلَتِي، وَأَتَّعَبْتُ نَفْسِي، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَفِيضَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضَى تَفَثَهُ. (ابضاً)

✽ ✽ حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ عنہ طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں طے کے دو پہاڑوں سے اس وقت یہاں آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے، خود کو تھکا دیا ہے۔ کیا میرا حج ہو گیا؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہو اور اس نے ہمارے ساتھ وقف کیا اور پھر روانہ ہوا تو اگر وہ روانگی سے پہلے عرفہ میں رات کے وقت یادن کے وقت وقف کر چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ اس نے اپنے ذمے لازم چیز کو پورا کر دیا۔

## ۱۶۶ - مسند سراقہ بن مالک

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سُرَاقَةَ أَوْ ابْنِ أَخِي سُرَاقَةَ عَنْ سُرَاقَةَ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْلَأُ حَوْضِي، أَنْتَظِرُ ظَهْرِي يَرِدُ عَلَيَّ فَتَجِيءُ الْبَهِيمَةُ فَتَشْرَبُ، فَهَلْ لِي فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَى أَجْرٌ. قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الَّذِي حَفِظْتُ عَنِ الزُّهْرِيَّ وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ مِنْ أَوْلَاهِ شَيْءٌ فَأَخْبَرَنِي وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيَّ بَعْضَ هَذَا الْكَلَامِ لَا أُخْلِصُ مَا حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيَّ وَمَا أَخْبَرَنِيهِ وَائِلٌ قَالَ سُرَاقَةَ: آتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ فَجَعَلْتُ لَا أَمْرٌ عَلَيَّ مَقْنَبٍ مِنْ مَقَانِبِ الْأَنْصَارِ إِلَّا قَرَعُوا رَأْسِي فَقَالُوا: إِلَيْكَ إِلَيْكَ. فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ الْكِتَابَ وَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: وَقَدْ كَانَ كَتَبَ لِي أَمَانًا فِي رُقْعَةٍ - يَعْنِي لَمَّا هَاجَرَ قَالَ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْيَوْمُ يَوْمٌ وَفَاءٍ وَبِرٍّ وَصِدْقٍ. (ابضاً)

\*\*\* حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں "جعرانہ" کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سوال کروں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے حوض کو بھرتا ہوں اور پھر اپنے جانور کا انتظار کرتا ہوں کہ وہ اس حوض تک آئے اسی دوران کوئی اور جانور جاتا ہے اور وہ اس میں سے پی لیتا ہے تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہر پیا سے جاندار کو پانی پلانے کا اجر ملے گا۔

سفیان کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ میں نے زہری کی زبانی یاد رکھے تھے، لیکن اس کے ابتدائی حصے میں سے کچھ الفاظ میرے لیے خلط ملط ہو گئے، تو وائل بن داؤد نے زہری کے حوالے سے وہ بعض حصہ مجھے سنایا۔

اب میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ زہری کی زبانی مجھے کون سے الفاظ یاد تھے اور وائل نے مجھے کس چیز کے بارے میں بتایا؟

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جعرانہ کے مقام پر موجود تھے۔ میں انصار کے جس بھی دستے کے پاس سے گزرا تو انہوں نے میرے سر پر مارتے ہوئے کہا چلے جاؤ۔ چلے جاؤ۔ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہ مکتوب بلند کیا۔ میں نے عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ایک تحریر میں مجھے امان دے چکے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین دن وہ ہوتا ہے جس دن وعدے کو پورا کیا جائے اور سچ بولا جائے۔

## ۱۶۷ - مسند ابن بھینہ

حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ بُهَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً أَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ، فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُسَلِّمَ. (اخرجه البخارى فى الاذان)

\*\*\* حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نہیں تو نماز کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا۔

۹۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُهَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ فِي الَّتِي يُسْتَرَاخُ فِيهَا. وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بُهَيْنَةَ، وَرَبَّمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكِ ابْنِ بُهَيْنَةَ. (ابن بھینہ)

\*\*\* حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنا تھا۔“

سفیان نامی راوی بعض اوقات راوی کا نام عبداللہ بن بھینہ بیان کرتے ہیں: اور بعض اوقات عبداللہ بن مالک بن بھینہ بیان کرتے ہیں۔

## ۱۶۸ - مسند عثمان بن أبي العاص

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَةَ سَمِعَهُ مِنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمَّ قَوْمِكَ وَأَقْدَرُهُمْ بِأَضْعَفِهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمْ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ .

(اخرجه مسلم في الصلوة)

\*\*\* حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنی قوم کی امامت کرو اور ان میں سے سب سے کمزور فرد کا حساب رکھنا، کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے لوگ، کمزور لوگ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۳۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاتَّخِذْ مُؤَدِّنَا لَا يَأْخُذُ عَلَيَّ إِذَانِهِ أَجْرًا .

(اخرجه الترمذی فی الصلوة)

\*\*\* حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: تم ایسے شخص کو مؤذن رکھنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرے۔



## ۱۶۹ - مسند بریدة الأسلمی

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَعْبَةُ التَّمِيمِيُّ - وَكَانَ ثِقَةً خِيَارًا - عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنْ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيْقَالَ لَهُ: يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانَ خَانَكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ. ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَمَا ظَنُّكُمْ؟ (اخرجه مسلم في الاماره)

✽✽ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجاہدین کی بیویاں پیچھے رہ جانے والوں کے لیے اپنی ماؤں کی طرح قابل احترام ہیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص کسی مجاہد کی بیوی کے حوالے سے خیانت کا مرتکب ہوگا تو قیامت کے دن اسے اس مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور اس مجاہد سے کہا جائے گا: اے فلاں! اس فلاں بن فلاں نے تمہارے ساتھ خیانت کی تھی تو تم اس کی نیکیوں میں سے جس قدر چاہو حاصل کر لو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا گمان ہے؟

## ۱۷۰ - مُسْنَدُ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِي

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ صَاحِبُ الْمُحَجَّجِنِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ أَبْصَرَ رُءُوسَ خَوَارِجِ عَلِيٍّ دَرَجَ دِمَشْقَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَتْلِي تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتْلِي مَنْ قَتَلُونِي. قَالَ أَبُو غَالِبٍ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ.

(اخرجه البيهقي في قتال اهل البغي)

✽✽ ابو غالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے دمشق کی سیڑھی پر خار جیوں کے سر ملاحظہ کیے تو ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔  
 ”یہ اہل جہنم کے کتے ہیں۔ یہ اہل جہنم کے کتے ہیں۔ یہ اہل جہنم کے کتے ہیں۔“  
 پھر حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:  
 ”یہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین افراد ہیں۔“  
 اور سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ان کے ساتھ جنگ کریں گے۔

(میں نے دریافت کیا) کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (اگر نہ سنی ہو اور پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے بیان کروں) تو پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کروں گا۔  
 میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، تین مرتبہ نہیں (اس سے بھی زیادہ مرتبہ) یہ بات سنی ہے۔

(۱۰) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: صدی بن عجلان بن حارث۔ بعض حضرات نے صدی بن عجلان بن وہب بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ”ابو امامہ بن باہلی“ ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بابلہ کی شاخ حم سے ہے۔ تاہم یہ ان کنیت ”ابو امامہ باہلی“ سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے شام کے شہر خمس میں رہائش اختیار کی تھی۔ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: شام میں صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔ تاہم دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: شام میں انتقال کرنے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّحُ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَغْبَطُ أَوْلِيَائِي عِنْدِي مَنْزِلَةً رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ وَإِنْ كَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ فَعَجَلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّتْ بَوَاقِيهِ وَقَلَّ تَرَاتُّهُ. (اخرجه الترمذی فی الزهد)

\*\*\* حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے ساتھیوں میں قدر و منزلت کے اعتبار سے میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جس کی پشت کا بوجھ کم ہو (یعنی جس کا مال اور عیال کم ہوں)۔

جو بکثرت نوافل ادا کرتا ہو اور چہ وہ لوگوں میں مشہور نہ ہو۔ جب اسے موت آجائے تو اس پر رونے والے کم ہوں اور اس کی وراثت کا مال بھی کم ہو۔“

۹۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّحُ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْمُغْنِيَّةِ وَلَا بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا، وَلَا الْإِسْتِمَاعُ إِلَيْهَا. (اخرجه الترمذی فی البيوع)

\*\*\* حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”گانے والی عورت کا معاوضہ حلال نہیں ہے اسے فروخت کرنا اور خریدنا بھی حلال نہیں ہے نہ ہی اسے سنا جائز ہے۔“

## ۱۷۱ - مُسْنَدُ بِلَالِ بْنِ حَارِثِ الْمَزْنِيِّ

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَزْنِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا تَبْلُغُ فَيَكْتُبُ اللَّهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضَاهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هَذَا مَا عِنْدِي يَبْلُغُ بِهِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ أَوَّلُ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽ ✽ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔  
 ” آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے جس کے بارے میں وہ یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ بات کہاں تک جاسکتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لیے اس سے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے۔ اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اور اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی، تو اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لیے اس شخص کے لیے رضا مندی نوٹ کر لیتا ہے۔“

امام حمیدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت ان تک پہنچی ہے جیسا کہ انہوں نے پہلے یہ بات بیان کی ہے۔

## ۱۷۲ - مسند ایاس بن عبد المزنی

حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيَّ وَرَأَى نَاسًا يَبِيعُونَ الْمَاءَ فَقَالَ: لَا تَبِيعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ. قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَلَا أَدْرِي أَيُّ مَاءٍ هُوَ؟ (ایضا)

حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: پانی فروخت نہ کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی فروخت کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اس سے مراد کون سا پانی ہے؟

۹۳۷- قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ عِنْدَنَا أَنْ يُبَاعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي أَخْرَجَهُ اللَّهُ فِيهِ، وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ نَقْعِ الْبُئْرِ. (ایضا)

سفیان کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ پانی ہے جسے اسی جگہ فروخت کیا جائے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکالا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

## ۱۷۳ - مُسْنَدِ عَدِي بْنِ حَاتِمِ الطَّائِي

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۸- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُ.

(الخرجه الترمذی فی الصيد)

\*\*\* حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاشی کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ صرف وہ کھاؤ جسے تم نے ذبح کیا ہو۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاشی کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شکار اس کی دھار کے ذریعے مرا ہوا سے کھا لو اور جو چوڑائی کی سمت لگنے سے مرا ہوا سے نہ کھاؤ کیونکہ وہ چوٹ کھا کر مرا ہوا جانور ہوگا۔

۹۴۰- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُجَالِدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بَكَ إِذَا أَقْبَلَتِ الظَّعِينَةُ مِنْ أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى قُصُورِ الْحَيْرَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَطْنِيَّ وَمَقَانِبَهَا وَرَجَالَهَا؟ قَالَ: يَكْفِيهَا اللَّهُ طِينًا وَمَنْ سِوَاهَا. قَالَ مُجَالِدٌ: فَلَقَدْ كَانَتِ الظَّعِينَةُ تَخْرُجُ مِنْ حَضْرَمَوْتٍ حَتَّى تَأْتِيَ الْحَيْرَةَ. (الخرجه ابن حبان فی صحيحه)

(\*) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ طے سے ہے۔ ان کے والد "حاتم" کو سخاوت میں ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ شعبان کے مہینے میں نو ہجری میں وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ عیسائی تھے۔ جنگ صفین میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے۔ ان سے امام شعیب، ابواسحاق ہمدانی اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا انتقال ۶۷ ہجری میں ۱۲۰ برس کی عمر میں ہوا۔

\*\*\* حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب ایک عورت یمن کے دور دراز کے علاقے سے چل کر ”حیرہ“ کے محلات تک آئے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔“

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت طے قبیلے کے ڈاکوؤں اور (لیرے) افراد کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کے لیے اللہ تعالیٰ طے قبیلے اور باقی سب افراد کے حوالے سے کافی ہوگا۔ مجاہد نامی راوی کہتے ہیں: (ایک ایسا وقت بھی آیا) کہ جب کوئی عورت ”حضرموت“ سے روانہ ہوتی تھی اور ”حیرہ“ تک آجاتی تھی۔

۹۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: حَتَّى يَتَبَيَّنَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ. فَقَالَ عَدِيُّ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أبيضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا. قَالَ سُفْيَانُ: شَيْئًا لَمْ أَحْفَظْهُ وَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُجَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ يُحْسِنُهُ وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ كُلَّهُ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی یہ تلاوت کی)

”جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہو جاتا۔“

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دودھاگے لیے ان میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ تھا۔

میں ان دونوں کا جائزہ لیتا رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ ارشاد فرمایا)

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں بہر حال اس سے مرادرات اور دن تھا۔

سفیان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ نے مجاہد کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے اسے بڑے اچھے طریقے سے بیان کیا تھا، لیکن میں روایت کے مکمل الفاظ یاد نہیں رکھ سکا۔

۹۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ فَقَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُعْلَمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى؟ فَقَالَ: إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ.

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

\*\*\* حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت یافتہ کتے کے شکار کے بارے میں

دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے ہوئے اس پر اللہ کا نام لے لو تو جو شکار وہ تمہارے لیے کرے اسے تم کھا لو۔

اگر وہ خود (اس شکار میں سے کچھ) کھالے تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا ہے۔  
میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی آکر مل جاتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے کتے پر اللہ کا نام ذکر کیا تھا۔



## ۱۷۴ - مسند النعمان بن بشير

حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه سے منقول روایات

۹۴۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَوَةَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَلَالٌ بَيْنَ وَحَرَامٍ بَيْنَ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتَرَكَ، وَمَنْ اجْتَرَ عَلَى مَا شَكَّ فِيهِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى وَحِمَى اللَّهِ فِي الْأَرْضِ مَعَاصِيهِ .

(اخرجه البخارى فى الايمان)

حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "حلال واضح ہے، حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، تو جو شخص ایسی چیز کو ترک کر دے جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو، تو وہ اس چیز کو بدرجہ اولیٰ ترک کرے گا، جو واضح طور پر گناہ ہے۔ اور جو شخص مشکوک معاملے کے بارے میں جرات کا مظاہرہ کرے، تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ آگے چل کر حرام میں مبتلا ہو جائے۔

ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ چراگاہ وہ امور ہیں جنہیں اس نے گناہ قرار دیا ہے۔"

۹۴۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَكُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَبَادُلِهِمْ وَتَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ، تَدَاعَى

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: نعمان بن ثعلبہ بن سعد بن خلاص بن زید بن مالک۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ آپ کی والدہ عمرہ، حضرت عبداللہ بن رواج کی بہن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ۸ سال ۷ ماہ پہلے ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضي الله عنه نے اپنے عہد حکومت میں انہیں حمص کا اور پھر کوفے کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ذوالحج کے مہینے میں ۶۴ ہجری میں "مرج رباط" کے مقام پر آپ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ انتہائی اچھے اخلاق کے مالک، نہایت سخی، شاعر اور بہادر آدمی تھے۔ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں آپ کے دو صاحبزادے محمد بن نعمان اور بشیر بن نعمان کے علاوہ، شعبی، حمید بن عبدالرحمن، خثعمہ، سماک بن حرب، سالم بن ابوالجعد، ابواسحاق سیمی اور عبدالملک بن عمیر کے علاوہ دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهَرِ - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه نے منبر پر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اہل ایمان کے باہمی تعلق ان کی ایک دوسرے سے محبت اور ایک دوسرے پر رحم کرنے کی مثال اس انسان کی طرح

ہے جس کے اعضاء میں سے کوئی ایک عضو بیمار ہو جائے تو پورا جسم بخار اور رتھجے کا شکار ہو جاتا ہے۔“

۹۴۵- قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْإِنْسَانِ مُضْغَةٌ إِذَا هِيَ صَلَحَتْ

وَسَلِمَتْ سَلِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَصَحَّ، وَإِذَا هِيَ سَقِمَتْ سَقِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَفَسَدَ وَهِيَ الْقَلْبُ -

(اخرجه البخاری فی الایمان)

\*\*\* حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹوٹھڑا ہے اگر وہ صحیح و سالم رہے تو سارا جسم صحیح و سالم رہتا ہے۔ اگر وہ بیمار ہو جائے

تو سارا جسم بیمار اور خراب ہو جاتا ہے۔ وہ دل ہے۔“

۹۴۶- وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُدَّهِنِ فِي حُقُوقِ اللَّهِ، وَالْوَاقِعِ فِيهَا،

وَالْقَائِمِ عَلَيْهَا كَمَثَلِ ثَلَاثَةِ رَكْبُوا سَفِينَةً وَاسْتَهَمُوا مَنَازِلَهَا، فَكَانَ لِأَحَدِهِمْ أَسْفَلُهَا وَأَوْعَرُهَا وَشَرُّهَا، فَكَانَ

مُخْتَلَفُهُ وَمُهْرَاقُ مَائِهِ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ فِيهَا لَمْ يَفْجَأْهُمْ بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَخَذَ الْقُدُومَ فَقَالُوا لَهُ أَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ؟

فَقَالَ: أَخْرِقْ فِي حَقِّي خَرَقًا فَيَكُونُ أَقْرَبَ لِي مِنَ الْمَاءِ وَيَكُونُ فِيهِ مُخْتَلَفِي وَمُهْرَاقُ مَائِي - فَقَالَ بَعْضُهُمْ

اتْرُكُوهُ أَبَعْدَهُ اللَّهُ يَخْرِقُ فِي حَقِّهِ مَا شَاءَ - فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَدْعُوهُ يَخْرِقُهَا فَيُهْلِكُنَا وَيُهْلِكُ نَفْسَهُ. فَإِنْ هُمْ

أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ نَجَا وَنَجُوا مَعَهُ، وَإِنْ هُمْ لَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ هَلَكَ وَهَلَكُوا مَعَهُ - (اخرجه البخاری فی الشركة)

\*\*\* حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور ان کی

خلاف ورزی کرنے والا ایسے افراد کی مانند ہیں جو ایک کشتی میں حصے کر لیتے ہیں کچھ لوگ اوپر والے حصے میں چلے جاتے ہیں اور کچھ

نیچے والے حصے میں چلے جاتے ہیں جو کم بہتر ہے۔ کشتی والوں کے گزرنے کی جگہ اور پانی کے حصول کی جگہ نیچے والا حصہ ہے۔ نیچے

والے لوگ جب اپنی جگہ پر آتے ہیں تو وہ کلباڑا لیتے ہیں دوسرے لوگ اس سے پوچھتے ہیں: تم کیا کرنے لگے ہو؟ تو وہ کہتا ہے:

میں اپنی مخصوص جگہ میں سوراخ کرنے لگا ہوں تاکہ میں پانی کے قریب ہو جاؤں اور میری گزرگاہ اور پانی کے بہاؤ کی جگہ دستیاب

ہو (تو دوسرے لوگوں میں سے) کچھ یہ کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اسے دور کرے یہ اپنے حصے میں جو چیز چاہے توڑ دے

لیکن دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں: تم اسے ایسے نہ چھوڑو کہ یہ اسے توڑ دے ورنہ یہ ہمیں اور خود کو ہلاکت کا شکار کر دے گا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر وہ دوسرے لوگ اسے روک دیتے ہیں تو وہ شخص بھی نجات پائے گا اور اس کے ساتھ

دوسرے لوگ بھی نجات پائیں گے، لیکن اگر وہ لوگ اسے روکتے نہیں ہیں تو وہ شخص بھی ہلاکت کا شکار ہوگا اور اس کے ساتھ دوسرے

لوگ بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔

۹۴۷- قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَلَالٌ بَيْنَ، وَحَرَامٌ بَيْنَ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتَرَكَ، وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا شَكَّ فِيهِ يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَنْ رَتَعَ إِلَى جَانِبِ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ، وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى، وَحِمَى اللَّهِ فِي الْأَرْضِ مَعَاصِيهِ. (ايضا)

✽ ✽ حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں تو جو شخص ایسی چیز کو ترک کر دے جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو تو وہ واضح گناہ کو بدرجہ اولیٰ ترک کرے گا اور جو شخص مشکوک چیز کے بارے میں واضح جرات کا مظاہرہ کرے تو وہ آگے چل کر حرام میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ جیسے کوئی شخص چراگاہ کے ارد گرد جانور چرا رہا ہو تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ جانور چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں۔

بے شک ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ وہ امور ہیں جنہیں اس نے گناہ قرار دیا ہے۔“

۹۴۸- قَالَ وَسَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ: ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْهَدْهُ. فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهَدَهُ فَقَالَ: أَكَلْتُ وَكَدَيْتُ نَحَلْتُ مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ. وَأَبِي أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْهِ. (اخرجه البخاری فی الہبۃ)

✽ ✽ حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک غلام مجھے عطیے کے طور پر دیا تو میری والدہ سیدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے ان سے گزارش کی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر انہیں گواہ بنا لیں تو میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لیے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ہر اولاد کو اسی کی مانند عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف حق بات پر گواہ بن سکتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر گواہ بننے سے انکار کر دیا۔

۹۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ - قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَانَ سُفْيَانُ يَغْلَطُ فِيهِ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا وَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ. (ايضا)

✽ ✽ حضرت نعمان بن بشير رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: (امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان اس روایت میں غلطی کرتے ہیں) ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کی تھی۔“

جب جمعے کے دن عید آئی تھی اس دن بھی نبی اکرم ﷺ نے انہی دو سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

۹۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ - (اخرجه مسلم في الجمعة)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۹۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يُحَدِّثُ: أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا، فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحْلًا مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَارُدُّدْهُ.

(اخرجه ابن ابی عاصم في الأحاد والمثاني)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں کوئی عطیہ دیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں آپ ﷺ کو گواہ بنانے کے لیے حاضر ہوئے، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ہر اولاد کو اسی کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

## ۱۷۵ - مسنَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَم

حضرت عبداللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاعِ مِنْ نَمْرَةَ يُصَلِّي، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِهِ إِذَا سَجَدَ. (اخرجه الترمذی فی الصلوٰۃ)

✽✽ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ”نمرہ“ میں کھلی جگہ پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

## ۱۷۶ - مُسْنَدُ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ: أَطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَى يَحُكُّ بِهَ رَأْسَهُ فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ.

(اخرجه البخاری فی اللباس)

\*\*\* حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ مبارک کے اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنگھی کے ذریعے اپنے سر کو کھجا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم یوں دیکھ رہے ہو تو میں یہ تمہاری آنکھوں میں چھو دیتا۔

اجازت لینے کا حکم اسی لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ (گھر والوں پر) نظر نہ پڑ سکے۔

۹۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ. وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى. (اخرجه البخاری فی التفسیر)

\*\*\* حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اور قیامت کو اس طرح معبوث کیا گیا ہے جیسے یہ اور یہ ہیں۔“

سُفْيَانُ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو حَازِمٍ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو آپ انصار کے خاندان بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی کنیت ”ابو العباس“ بعض لوگوں نے ابو یحییٰ بیان کی ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا انتقال 88 ہجری میں 96 برس کی عمر میں ہوا۔ بعض حضرات کے بیان کے مطابق آپ کا انتقال 91 ہجری میں 100 برس کی عمر میں ہوا۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔ ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تم کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سناؤ گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (یعنی پھر کوئی صحابی باقی نہیں رہے گا)۔

مَنْبَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابِيَةِ، عَمِلَهُ لَهُ فَلَانٌ مَوْلَى فَلَانَةَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَعِدَ عَلَيْهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ، ثُمَّ صَعِدَ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى ثُمَّ سَجَدَ.

(اخرجه البخارى فى الصلوة)

❖❖ ابو حازم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: اب لوگوں میں ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو یہ نواحی جنگلات کی لکڑی سے بنایا گیا تھا جسے فلاں شخص نے بنایا تھا جو فلاں خاتون کا غلام تھا۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے قدموں نیچے اترے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا پھر منبر پر چڑھ گئے۔ پھر تلاوت کی پھر رکوع کیا پھر اٹھے قدموں نیچے اترے پھر سجدہ کیا۔

۹۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّحُ بَيْنَ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فِي شَيْءٍ وَقَعَ بَيْنَهُمْ حَتَّى تَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ بِلَالٍ، وَاحْتَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ الَّذِي يَلِي أَبَا بَكْرٍ أَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ التَّفَتَّ، فَأَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ اثْبُتْ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَشَكَرَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ الْقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشْرْتُ إِلَيْكَ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيَرَى ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ انْحَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيحِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ. (اخرجه البخارى فى الأذان)

❖❖ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے، کیونکہ ان کے درمیان جھگڑا ہوا تھا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے کو پتھر بھی مارے تھے۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں رکے رہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

آپ ﷺ صفوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے تشریف لائے جب آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے والی صف تک پہنچے تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک ایسے فرد تھے جو نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے تالیوں کی آواز سنی اور توجہ کی تو انہیں نبی اکرم ﷺ نظر آئے۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنے قدموں پیچھے ہٹ گئے۔

نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا پھر تم کو کس بات نے روکا؟ (کہ تم میرے حکم پر عمل کرو) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ ابو قحافہ کے بیٹے کو اللہ کے رسول ﷺ کے آگے نہیں دیکھے گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ جب نماز کے دوران تمہیں ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانا شروع کر دیں؟ تالیاں بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے۔

جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) کوئی ضرورت پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

كُنْتُ فِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَرَأَيْتَ رَأَيْكَ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيهَا إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: لَا. قَالَ: فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ شَيْئًا. فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ: اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ. فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا. قَالَ: فَاذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. (اخرجه البخاری فی النکاح)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود افراد میں شامل تھا۔

ایک خاتون آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں خود کو آپ ﷺ کو ہبہ کرتی ہوں تو آپ ﷺ میرے بارے میں اپنی رائے کا جائزہ لے لیں۔

ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس کے ساتھ میری شادی کر دیں اگر آپ ﷺ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔



راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے وہ عورت پھر کھڑی ہوئی اس نے پھر یہی گزارش کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جسے تم (مہر کے طور پر) اسے دے سکو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور جا کر کچھ تلاش کرو! وہ صاحب گئے پھر واپس تشریف لائے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔

وہ صاحب گئے پھر آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز نہیں ملی، لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن آتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! فلاں فلاں سورت آتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ! تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کی وجہ سے میں نے تمہاری شادی اس کے ساتھ کر دی۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: اختلف الناس بآبي شيءٍ دُوي

جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَأَلُوا سَهْلًا - وَكَانَ مِنَ الْآخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ، وَعَلَى يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تَرْبِيسِهِ، وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ. (اخرجه البخاري في الوضوء)

❖❖ ابو حازم بیان کرتے ہیں: لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ غزوہ احد کے دن جب نبی اکرم ﷺ زخمی ہوئے تھے تو آپ ﷺ کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟

لوگوں نے اس بارے میں حضرت سهل بن سعد ساعدي رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ وہ مدینہ منورہ میں باقی رہ جانے والے آخری صحابی رسول ﷺ تھے۔

تو حضرت سهل رضی اللہ عنہ نے بتایا: اب کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھویا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے کر آئے تھے پھر چٹائی لے کر اسے جلایا گیا اور اسے نبی اکرم ﷺ کے زخم پر لگا دیا گیا۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (اخرجه البخاري في الجهاد)

❖❖ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔“

## ۱۷۷ - مُسْتَدْرَجِی قَارِبِ الثَّقَفِی

حضرت قارب ثقفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِبٍ أَوْ مَارِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ. وَأَشَارَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَمَدَّ الْحُمَيْدِيُّ يَمِينَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ؟ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ؟ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالْمُقَصِّرِينَ. وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِيَدِهِ فَلَمْ يَمُدَّ مِثْلَ الْأَوَّلِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَارِبٍ، وَحَفْظِي قَارِبٍ، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ: قَارِبٌ كَمَا حَفِظْتُ، فَأَنَا أَقُولُ: قَارِبٌ أَوْ مَارِبٌ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❀ ❀ وهب بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔  
”اللہ تعالیٰ سرمنڈوانے والوں پر رحم کرے۔“

پھر امام حمیدی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلا یا۔  
لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا کر دیجئے)  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرمنڈوانے والوں پر رحم کرے۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا کر دیجئے)  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرمنڈوانے والوں پر رحم کرے۔

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا کر دیجئے)  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ) بال چھوٹے کروانے والوں (پر بھی رحم کرے)

اس مرتبہ حمیدی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا لیکن انہوں نے پہلی مرتبہ کی مانند اسے نہیں پھیلا یا۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں راوی کا نام ”مارب“ دیکھا ہے اور میری یادداشت کے مطابق ان کا نام ”قارب“ ہے۔

لوگ بھی انہیں ”قارب“ ہی بیان کرتے ہیں: جس طرح مجھے یاد ہے۔

تاہم میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا نام یا ”قارب“ ہے یا ”مارب“ ہے۔

## ۱۷۸ - مسند ابن خنیش

حضرت ابن خنیش رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ خُنَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمْرَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ .

(اخرجه ابن ماجه فى المناسك)

\*\*\* حضرت ابن خنیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کی مانند ہے۔“

## ۱۷۹ - مسنَدِ اَبِي هَرِيرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (اخرجه البخارى فى الاذان)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قرأت کرنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، تو جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

۹۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَلَاوَلَّ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَاجِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا. حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ذَكَرَ الْأَعْرَبِيَّ قَطُّ، مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُهُ إِلَّا عَنْ سَعِيدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. (اخرجه مسلم فى الجسعه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر فرشتے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اعتبار سے ان کے نام نوٹ کرتے ہیں۔

پہلے آنے والوں کا نام پہلے لکھا جاتا ہے پھر جب امام آجاتا ہے تو (فرشتوں کے) صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور وہ خطبہ سننے لگتے ہیں تو جمعے کے دن جلدی جانے والا اس طرح ہے جیسے وہ اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر اس کے بعد والا اس طرح ہے جیسے وہ گائے کی قربانی کرتا ہے پھر اس کے بعد والا اس طرح ہے جیسے وہ دنبے کی قربانی کرتا ہے۔“

یہاں تک کہ راوی نے مرغی اور انڈے کا بھی ذکر کیا۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان سے کہا گیا: دیگر محدثین نے اس روایت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت ”اغز“ نامی راوی سے منقول ہے تو سفیان نے کہا: میں نے زہری کو کبھی بھی ”اغز“ کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔

میں نے تو انہیں یہی سنا ہے کہ انہوں نے اسے سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا. (ابن ماجہ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ تم پر سکون لازم ہے جتنا حصہ تمہیں ملے اسے ادا کر لو اور جو گزر جائے اسے بعد میں ادا کر لو“۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِثَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْأَبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ. (اخرجه البخاری فی اللباس)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فطرت پانچ چیزیں ہیں“۔

(راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں)

”پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: ختنہ کرنا، زریناف بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، بگلوں کے بال صاف کرنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا“۔

۹۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ صِلَى أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِكِلْكُمْ ثَوْبَانِ؟ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِرَجُلٍ يَسْأَلُهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَإِنَّهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَإِنَّ ثِيَابَهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمَشْجَبِ. (متفق علیہ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص ایک

کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: جس نے ان سے سوال کیا تھا، کیا تم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ وہ ایک ہی

کھڑے میں نماز ادا کر لیتا ہے۔ حالانکہ اس کا دوسرا کپڑا کھوٹی پر لٹکا ہوا ہوتا ہے۔

۹۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ كَمَا أَقُولُ لَكَ لَا نَحْتَا جُ فِيهِ إِلَى أَحَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِي الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ قَالَ: فَقَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا. فَمَا لَيْتَ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرَيْقُوا عَلَيْهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا بِيئْتُمْ فَيْسِرِينَ وَلَكُمْ تَبَعْتُوا مُعَسِّرِينَ. (اخرجه البخارى فى الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

اس نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے دعا مانگی۔

”اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کرنا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے۔“

اس کے بعد وہ مسجد میں ہی پیشاب کرنے لگا تو لوگ تیزی سے اس کی طرف لپکنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر

پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہیں آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔“

۹۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ. (اخرجه البخارى فى الاذان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو یہ پڑھا۔

”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور افراد کو نجات عطا کر۔ اے

اللہ! مضر قبیلے کے افراد پر اپنی سختی نازل کر دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر

دے۔“

۹۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. (متفق عليه)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔“

۹۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرُونَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا فَضْلُهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽✽ سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

”مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔“

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے علماء اس بات کے قائل ہیں: مسجد حرام میں نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، البتہ مسجد نبوی کا حکم مختلف ہے۔ کیونکہ مسجد نبوی کے مقابلے میں مسجد حرام کو ایک سو گنا فضیلت حاصل ہے۔

۹۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. (ايضا)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔“

۹۷۲- وَقَالَ: اشْتُكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ اكْلِ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ: نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا. (اخرجه مسلم في المساجد)

✽✽ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔

ایک سانس سردی میں ہوتی ہے اور ایک سانس گرمی میں ہوتی ہے۔

تو جب تم شدید ترین گرمی پاتے ہو تو وہ اس کی گرم سانس کا نتیجہ ہوتی ہے اور جب تم شدید ترین سردی پاتے ہو تو وہ اس کی ٹھنڈی سانس کا نتیجہ ہوتی ہے۔

۹۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے۔ مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔“

۹۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي بَصْرَةُ بْنُ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَعْمَلُ الْمَطْيُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے:

”صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے۔ مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔“

۹۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمَامًا سَعِيدًا وَإِمَامًا أَبُو سَلَمَةَ وَكَثُرَ ذَلِكَ يَقُولُهُ عَنْ سَعِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَأُرْسِلَتْ إِلَيَّ الْأَحْمَرُ وَالْأَسْوَدُ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ. (اخرجه البيهقي في سنن الآثار)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں میرے لیے تمام زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے اور مجھے ہر سفید فام اور سیاہ فام (یعنی تمام بنی نوع انسان) کی طرف معبوث کیا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔“

۹۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:



”جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس نماز کو پالیتا ہے۔“

۹۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ الْحَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”شیطان کسی شخص کی نماز کے دوران اس کے پاس آتا ہے اور اس کی نماز کا معاملہ اس کے لیے مشتبہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ آدمی کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے تو جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتحال کا سامنا ہو تو جس وقت وہ بیٹھا ہو اس وقت سجدہ سہو کر لے۔“

۹۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”(امام کو متوجہ کرنے کے لیے) نماز کے دوران سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔“

۹۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَدْنَى اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَدْنَى لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتا ہے جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔“

۹۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

۹۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک پہلے اسے تین مرتبہ دھونے لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے۔“

۹۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا يَشُدُّ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ: الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے اس شخص کے موقف کی تائید ہوتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَقُولُ مَا بَالِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمُهُ، فَقَالَ لِي مَعْمَرٌ بَعْدُ إِنَّهُ قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ زَمَانًا مِنْ دَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ: نَظَرْتُ فِي كِتَابِي فَإِذَا فِيهِ عِنْدِي: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی ایک نے تلاوت کی ہے؟ تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں! میں نے کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: پھر زہری نے کوئی بات بیان کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔

بعد میں معمر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے یہ کہا تھا اس کے بعد لوگ ان نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں قرأت کرتے تھے۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے تھے۔

”نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔“

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ صبح کی نماز تھی۔

وہ ایک طویل عرصے تک اسی طرح بیان کرتے رہے، پھر سفیان نے ہمیں بتایا کہ میں نے اپنی تحریر کا جائزہ لیا ہے تو اس میں یہ

الفاظ موجود تھے۔

”نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔“

۹۸۴- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو

عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ صَالِحِ أَبُو عَلِيٍّ

الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ الْأَخْرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ بَيَدِ انَّهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ

مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ، فَالْأَنْسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

(اخرجه البخاری فی الجمعة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہم (دنیا میں) آخر والے ہیں اور (قیامت کے دن) پہلے ہوں گے۔ وہ اس طرح کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے

کتاب دی گئی ہے اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی ہے اور یہ (یعنی جمعہ کا دن) وہ دن ہے جس کے بارے میں ان

لوگوں نے اختلاف کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے بارے میں ہماری رہنمائی کی، تو اس دن کے حوالے سے لوگ

ہمارے پیروکار ہیں۔ یہودیوں کا (مخصوص مذہبی دن) کل (یعنی ہفتہ) کا ہے۔

اور عیسائیوں کا مخصوص مذہبی دن پرسوں کا (یعنی اتوار ہے)

۹۸۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: بَيَدِ انَّهُمْ - تَفْسِيرُهَا مِنْ أَجْلِ انَّهُمْ - (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

راوی نے یہ کہا ہے کہ اس کی وضاحت کیوں کی گئی ہے: اس کی وجہ یہ ہے۔

۹۸۶- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُقِيمَ الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ أَمْرُ فِتْيَانِي فَيَخَالِفُوا إِلَيَّ

بُيُوتِ أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَيَحْرِقُونَ عَلَيْهِمْ بِحُزْمِ الْحَطْبِ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ مَرْمَاتَيْنِ

حَسَنَتَيْنِ أَوْ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَ الصَّلَاةَ - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں عشاء کی نماز باجماعت کی ہدایت کروں اور پھر میں نوجوانوں کو حکم دوں وہ ان لوگوں گھر جائیں جو عشاء کی نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان پر لکڑیاں رکھ کر انہیں آگ لگا دیں۔ اگر ان لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ انہیں (باجماعت نماز میں شریک ہونے پر) دو عمدہ قسم کے پائے ملیں گے یا موٹی پر گوشت ہڈی ملے گی تو وہ اس نماز میں ضرور شریک ہوں۔“

۹۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وَتَرًا، وَإِذَا اسْتَنْشَرَ فَلْيَسْتَنْشِرْ وَتَرًا. (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص نے ڈھیلے استعمال کرنے ہوں، تو طاق تعداد میں استعمال کرے اور جب کوئی شخص ناک صاف کرے، تو طاق تعداد میں کرے۔“

۹۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِمَامُ أَمِيرٌ، فَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”امام امیر ہے اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے، تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے، تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔“

۹۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لِلْإِمَامِ إِمَامَةٌ. (اخرجه عبدالرزاق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: امیر کے لیے امامت ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَيْكَ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيلًا فَنَمَ، فَإِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا، وَأَصْبَحَ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”شیطان کسی شخص کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے وہ ہر گرہ لگاتے ہوئے یہ کہتا ہے: تم آرام کرو! ابھی رات لمبی ہے۔ تم سوئے رہو۔ اگر آدی رات میں بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کر لے، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر لے، تو دو گرہیں کھل

جاتی ہیں اور اگر وہ نماز بھی ادا کر لے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کے وقت آدمی تازہ دم اور خوش و خرم ہوتا ہے  
ورنہ دوسری صورت میں آدمی کاہل اور ست ہوتا ہے۔

۹۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَذِهِ؟ فَمَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، أَوْ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم یہ سمجھتے ہو کہ میں قبلہ کی طرف رخ کیے ہوئے ہوتا ہوں تمہارا رکوع کرنا اور تمہارا خشوع (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے رکوع اور تمہارے سجدے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔“

۹۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُورٍ وَحُمَيْدُ الْأَعْرَجُ وَابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَتَقَلُّبِكَ فِي السَّاجِدِينَ) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ. (اخرجه البيهقي في الدلائل النبوية)

\*\*\* مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

”اور وہ تمہیں سجدہ کرنے والوں میں پھیرتا ہے۔“

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی طرف دیکھ لیتے تھے۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ. أَوْ قَالَ: لَا مُكْرَهَ لَهُ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر۔

آدمی کو پر عزم طریقے سے مانگنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔“

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے)

۹۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّينَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی شخص ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔“

۹۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ، وَالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی ہدایت کرتا اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا۔“

۹۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَيْتَ. قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهُوَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَّمَا هُوَ لَغَوْتُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہو جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو کہ ”تم خاموش رہو“ تو تم نے لغو حرکت کی۔“

ابوزناد کہتے ہیں: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے ورنہ اصل لفظ ”لغوت“ ہے۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنْاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔“

۹۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْ لَاهُنَّ أَوْ أَحْدَاهُنَّ بِالتَّرَابِ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”ان میں سے پہلی مرتبہ یا ان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔“

۹۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ. (اخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ وہ پھر اسی میں غسل بھی کرے۔“

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُولَنَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

(متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو پیشاب نہ کرے کہ وہ پھر اسی میں غسل بھی کرے۔“

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ قَالَ: لَقِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدِينَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتْ الْمَسْجِدَ. قَالَ: وَلَكَ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ارْجِعِي فَاغْتَسِلِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ تُرِيدُ الْمَسْجِدَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، وَلَا كَذَا وَلَا كَذَا حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (اخرجه البيهقي في الشعب الايمان)

\*\*\* عاصم بن عبید اللہ عمری بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک خاتون سے ہوئی جو خوشبوئیں بسی ہوئی تھی تو انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز! تم کہاں جا رہی ہو؟ اس نے جواب دیا: مسجد۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: مسجد کے لیے تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اسے دھولو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو عورت خوشبو لگا کر پھر مسجد میں جانے کے ارادے سے نکلتی ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی نہیں ہوتا اور وہ بھی نہیں ہوتا جب تک وہ عورت واپس جا کر غسل جنابت کی طرح غسل نہیں کرتی (یعنی اس خوشبو کے اثرات کو مکمل طور پر نہیں دھوتی)۔“

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَيْبُ بْنُ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ: ثَلَاثَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آزمائش کی سختی، بدبختی لاحق ہونے، برے فیصلے اور دشمن کی شامت (طعن و تشنیع) سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ان چار میں سے تین چیزیں ہیں۔ (یعنی سفیان یہ کہتے ہیں ان چار میں سے تین تو وہی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں ایک مجھ سے زیادہ ہوگئی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں وہ کون سی زیادہ ہوئی ہے)

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى

الْحُرْقَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي. فَإِذَا قَالَ (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) قَالَ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي أَوْ مَجَدَّنِي عَبْدِي. وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ (مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ) قَالَ: فَوَضَّ إِلَيَّ عَبْدِي. فَإِذَا قَالَ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَهَذِهِ لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

(اخرجه مسلم في الصلوة)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے، جب میرا بندہ یہ پڑھتا ہے۔“

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔

جب بندہ یہ پڑھتا ہے۔

”وہ مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے، یا میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

جب بندہ پڑھتا ہے۔

”وہ روز جزا کا مالک ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھے تفویض کر دیا ہے۔

جب بندہ یہ پڑھتا ہے۔

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔“

تو یہ حصہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگ رہا ہے وہ اسے ملے گا۔

جب بندہ یہ پڑھتا ہے۔

”تو سیدھے راستے کی طرف ہمیں ہدایت نصیب کر! ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ ان لوگوں کا راستہ، جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے۔“

(تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یہ چیز میرے بندے کو ملے گی۔ میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ



خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ لَأَبِي هُرَيْرَةَ: فَإِنِّي أَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ، فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَقَالَ يَا فَارِسِي أَوْ يَا بَنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ . (اخرجه مسلم في الصلاة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہوتی ہے۔ وہ نامکمل ہوتی ہے۔ وہ نامکمل ہوتی ہے۔“

عبدالرحمن نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: بعض اوقات میں امام کی تلاوت سن رہا ہوتا ہوں (اس وقت میں کیا کروں؟) تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ٹھوکا دے کر ارشاد فرمایا:

”اے فارسی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن فارسی! تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو۔“

۱۰۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ: اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا . (اخرجه مسلم في البر والصلوة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ہر ایسے شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی ہو تو حکم ہوتا ہے ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے۔ ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے۔

۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا .

قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا . وَهَذَا أَحْسَنُ فَأَمَّا الَّذِي حَفِظْتُ أَنَا الْأَوَّلُ . (اخرجه مسلم في الجمعة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم جمعے کے بعد چار رکعات ادا کریں۔

سفیان کہتے ہیں: دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے جس شخص نے جمعے کے بعد نماز ادا کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ چار رکعات ادا کرے۔“

(راوی کہتے ہیں) یہ روایت زیادہ بہتر ہے جو الفاظ میں نے یاد کیے ہیں وہ پہلے والے ہیں۔

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، وَلَا يَكْفِينِي ثَلَاثُ حَثِيَّاتٍ . فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا وَأَطْيَبُ مِنْكَ كَانَ يَحْثِي عَلَيَّ رَأْسَهُ ثَلَاثًا. (اخرجه الموصلي في مسند)

\*\*\* سعید مقبری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے بال زیادہ ہیں دونوں ہاتھوں میں تین مرتبہ بھر کے پانی ڈالنا میرے لیے کافی نہیں ہوگا، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے بھی زیادہ تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی زیادہ پاکیزہ تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر صرف تین مرتبہ پانی ڈال لیتے تھے۔

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَلَا يَخْرُجَنَّ إِلَّا وَهَنَّ تَفَلَّاتٌ. (اخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ کی کنیروں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو اور خواتین ایسی حالت میں نہ نکلیں کہ ان سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔“

۱۰۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُصْبِحُ الْقَوْمَ بِالنِّعْمَةِ وَيُمَسِّهِمْ فَيُصْبِحُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ: مُطْرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَا هَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ عُمَرَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ: كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثَّرِيَاءِ؟ قَالَ: الْعُلَمَاءُ بِهَا يَزْعُمُونَ أَنَّهَا تَعْتَرِضُ بَعْدَ سُقُوطِهَا فِي الْأَفْقِ سَبْعًا. قَالَ: فَمَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتَّى مُطْرْنَا.

(اخرجه مسلم في الايمان)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ صبح کے وقت یا شام کے وقت کسی قوم کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے، تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے۔“

محمد بن ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت سعید بن مسیب کو سنائی تو انہوں نے بتایا: انہوں نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

تاہم ان صاحب نے ہمیں یہ بتایا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت موجود تھے جب انہوں نے لوگوں کے لیے بارش کی دعا مانگی تھی۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: اے حضرت عباس رضی اللہ عنہ! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! فلاں ستارے کا کتنا حصہ باقی رہ گیا

ہے؟ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اس علم کے ماہرین کا یہ کہنا ہے یہ گرنے کے بعد افاق میں سات دن تک چوڑائی کی سمت میں رہے گا۔

راوی کہتے ہیں: سات دن گزرنے سے پہلے ہی ہم پر بارش ہوگئی۔

۱۰۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. (أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ سے اللہ کے عذاب کی پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنے سے پناہ مانگو۔“

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (أَيْضًا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ أَمَا الظُّهْرُ وَأَمَا الْعَصْرُ - وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ - رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى جِدْعٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاسْتَنَدَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُفْضَبٌ، وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ يَقُولُونَ: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوا: صَدَقَ. فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ كَسُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ. قَالَ مُحَمَّدٌ فَأَخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَسَلَّمَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک نماز ہمیں پڑھائی شاید وہ ظہر کی نماز تھی یا شاید عصر کی نماز تھی ویسے میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا۔

پھر آپ ﷺ مسجد میں موجود تھے کی طرف تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اس کے ساتھ ٹیک لگالی۔ آپ ﷺ اس وقت غصے کے عالم میں تھے جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل گئے وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے۔ نماز مختصر ہوگئی ہے۔

حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن ان دونوں حضرات کی یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کریں تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے اپنے عام سجدہ کی مانند سجدہ کیا یا شاید طویل سجدہ کیا۔

پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھالیا۔

محمد بن سیرین نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تھا۔

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْبِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَزَادَ فِيهِ: فَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ: مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟

(ایضاً)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھا اور دریافت کیا۔

”ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟“

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، يَفْتَتِحُ بِهَا صَلَاتَهُ.

(اخرجه مسلم في صلوة المسافرين)

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو تو اسے دو مختصر رکعات ادا کر لینی چاہئیں جس کے ذریعے وہ اپنی نماز کا آغاز کرے۔“

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا وَقَبْضَ سُفْيَانُ يَقُولُ: قَلِيلٌ. (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جمعے میں ایک مخصوص گھڑی ہے اس وقت جو بھی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اسے عطا کر دے گا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بہت کم وقت ہوتا ہے۔

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِي قَرَابَةٍ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ النَّاسِ فَيُخَفِّفُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ كُنْتَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَوْجَزُ. (اخرجه البيهقي في الصلوة)

✽ ✽ اسماعیل بن ابو خالد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں مدینہ منورہ آیا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا ان کے اور میرے موالی کے درمیان قرابت کا رشتہ تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور مختصر نماز پڑھاتے تھے۔

میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھایا کرتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ مختصر نماز پڑھایا کرتے تھے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أَعْلَمُكُمْ، فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ. وَأَمْرٌ أَنْ نَسْتَجِي بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهَى عَنِ الرُّوثِ وَالرِّمَّةِ، وَأَنْ يَسْتَجِي الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ. (اخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں۔ میں تمہاری تعلیم و تربیت کروں گا جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے

جائے تو وہ پاخانہ کرتے ہوئے اور پیشاب کرتے ہوئے۔ قبلہ کی طرف رخ نہ کرے اور اس کی طرف پیٹھ نہ کرے۔“

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ ہم تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سینگی اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع کیا۔

اور اس بات سے بھی منع کیا کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَلِيحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُخَفِّضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا رَفَعَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعَهُ. (اخرجه البخاري في الآذان)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے تو اس کی پیشانی

شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

امام ابو بکر جمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ بعض اوقات ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: فِي كُلِّ الصَّلَاةِ أَقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ، كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَرَأْتُ بِهَا وَحَدَّهَا تُجْزِئُ عَنِّي؟ قَالَ: إِنْ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهِيَ أَحْسَنُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ہر نماز میں تلاوت کرتا ہوں، تاہم جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے ہم بھی تمہارے سامنے ان میں بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پست آواز میں تلاوت کرتے تھے ان نمازوں میں ہم بھی تمہارے سامنے پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔ ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ تلاوت نہ کی جائے وہ نامکمل ہوتی ہے۔

ایک صاحب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہوں تو کیا میرے لیے یہ جائز ہوگا؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: اگر تم صرف اس کی تلاوت کرتے ہو تو یہ تمہارے لیے جائز ہوگا، لیکن اگر تم اس کے ساتھ مزید تلاوت کرو تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ مِينَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَعْرُوفِينَ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: عطاء بن میناء نامی راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے معروف شاگردوں میں سے ایک ہیں۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ). قَالَ الْحَمِيدِيُّ قِيلَ لِسُفْيَانَ: فِيهِ وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ: نَعَمْ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان سے دریافت کیا گیا: کیا روایت میں سورہ العلق کا تذکرہ ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثِ الْعُدْرِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطِّطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ سامنے کی طرف کوئی چیز رکھ لے، اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی تو وہ لاشی کھڑی کر لے، اگر لاشی بھی نہیں ملتی تو وہ لکیر کھینچ لے۔ پھر اس کی دوسری طرف سے جو بھی گزرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

۱۰۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، فِيهَا آيَةٌ سَيِّدَةٌ أَيْ الْقُرْآنِ، لَا تَقْرَأُ فِي بَيْتٍ فِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ. (اخرجه الترمذی)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔“

جس گھر میں شیطان موجود ہو اگر یہ وہاں تلاوت کی جائے تو شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔ وہ آیت الکرسی ہے۔“

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَعْرَابِيٌّ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ (لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) فَاتَى عَلَىٰ آخِرِهَا (أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَيَّ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى) فَلْيَقُلْ: بَلَىٰ وَإِذَا قَرَأَ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاتَى عَلَىٰ آخِرِهَا (فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) فَلْيَقُلْ: أَمَّا بِاللَّهِ، وَإِذَا قَرَأَ (وَالزَّيْتُونَ) فَاتَى عَلَىٰ آخِرِهَا (أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ) فَلْيَقُلْ: بَلَىٰ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَاسْتَعَدْتُ الْأَعْرَابِيَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ: يَا بَنَ أَخِي أَتُرَانِي لَمْ أَحْفَظْ؟ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً، مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ. (اخرجه ابوداؤد في الصلوة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص یہ آیت تلاوت کرے۔

”میں قیامت کے دن کی قسم نہیں اٹھاتا۔“

یہاں تک کہ وہ اس کے آخر تک پہنچ جائے۔

”کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے؟“

تو آدمی کو چاہیے کہ اس وقت یہ کہے: جی ہاں۔ اور جب کوئی شخص یہ سورت تلاوت کرے۔

”و المرسلت عرفاً“ اور اسے آخر تک تلاوت کرے۔

”اس کے بعد وہ کون سی حدیث پر ایمان رکھیں گے؟“

تو آدمی کو چاہیے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

اور جب کوئی شخص سورہ تین کی تلاوت کرے اور اس کے آخر تک پہنچے۔

”کیا اللہ تعالیٰ سب سے زبردست حاکم نہیں ہے؟“

تو آدمی کو چاہیے کہ یہ کہے: جی ہاں۔

سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ”جی ہاں! اور میں بھی گواہی دینے والوں کے ساتھ ہوں۔“

سفیان کہتے ہیں: اسماعیل نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اس دیہاتی سے دریافت کیا: تم یہ حدیث دوبارہ مجھے سناؤ! تو وہ

بولا: اے میرے بھتیجے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے یہ حدیث یاد نہیں ہوگی۔

میں نے ساٹھ حج کیے ہیں اور مجھے ان میں سے ہر ایک حج کے بارے میں یہ یاد ہے کہ میں نے کون سے اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج

کیا تھا؟

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ بِهِ جَنَابَةٌ فَلَا يَنْمُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ

لِلصَّلَاةِ - (أَخْرَجَهُ الْمُوصِلِيُّ فِي مَسْنَدِهِ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کو جنابت لاحق ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وہ نماز کے وضو کی طرح وضو نہیں کر لیتا۔“

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَحَافِيًا وَنَاعِلًا، وَرَأَيْتُهُ

يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا: هَذَا أَبُو الْأَوْبَرِ - (أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الصَّلَاةِ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی، ننگے پاؤں بھی اور

جو تا پہن کر بھی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو نماز کے بعد دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے بھی اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اس روایت کا ایک راوی ابو الابر ہے۔



۲۸-۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ الْأَذَانِ فَقَالَ: أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه مسلم في المساجد)

اشعث بن سلیم محاربی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اذان ہونے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

۲۹-۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاعْفِرْ لِلْمُؤَدِّينَ.

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

”امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی کر اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے۔“

۳۰-۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا. (اخرجه مسلم في الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مردوں کی سب سے زیادہ بہتر ان کی پہلی صف ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر آخری ہوتی ہے۔ جبکہ خواتین کی سب سے زیادہ بہتر آخری ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر پہلی ہوتی ہے۔“

۳۱-۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۲-۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُمَيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔“

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ. أَوْ: وَيْحَكَ ارْكَبْهَا. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے قربانی کے جانوروں کو ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

تم برباد ہو جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارا ستیاناس ہو! تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي حَازِمِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ حَتَّى يَرْجِعَ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اس گھر کا حج کرے گا اور وہ اس دوران کوئی فحش گوئی اور نافرمانی گھر لوٹنے تک نہ کرے اور واپس آنے تک اس پر عمل کرے تو وہ یوں ہوتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔“

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَهْلَنَ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجْرِ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيْثِيْنَهُمَا. (اخرجه البيهقي في الحج)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ”فج روحاء“ سے حج یا عمرے کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے یا پھر وہ ان دونوں کو جمع کر لیں گے۔“

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی عورت تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو۔“

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّسَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا أَجِدُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ. فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكَتَلُ الضَّخْمُ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهَذَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى أَفْقَرِ مِنَّا؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَاطْعِمَهُ عِيَالَكَ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟

اس نے عرض کی: میں نے رمضان (میں روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔

میں اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔

وہ شخص بیٹھ گیا۔ ابھی وہ شخص بیٹھا ہوا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا۔

لفظ ”عرق“ کا مطلب بڑا برتن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: جاؤ اور اسے صدقہ کر دو۔

اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے سے زیادہ غریب شخص کو صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب گھرانہ اور کوئی نہیں ہے۔  
راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت بھی نظر آنے لگے۔  
پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اپنے گھر والوں کو یہ کھلا دو۔

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَوَاصِلُوا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّكَ تَوَاصِلٌ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّي آبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔  
آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میرا پروردگار مجھے کھلا اور پلا دیتا ہے۔“

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ هُوَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، ماسوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی  
جزا دوں گا۔“

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ.

(اخرجه مسلم في الصيام)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اس نے روزہ رکھا ہو، تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا  
ہے۔“

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرِفُ وَلَا يَجْهَلُ، فَإِنْ أَمْرٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص روزے دار ہونے کی حالت میں صبح کرے تو وہ بری بات نہ کہے، وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے، اگر

کوئی شخص اسے گالی دے یا اس کے ساتھ لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔“

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّالَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ایضاً)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۴۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَرَوْجَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ. (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی عورت کا شوہر موجود ہو تو وہ عورت اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ اور کسی بھی دن روزہ نہ رکھے۔“

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلَكِنْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ نَهَى عَنْهُ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جمعے کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے اس سے منع کیا ہے۔

۱۰۴۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا أَنَا قُلْتُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا فَقَدْ أَفْطَرَ. وَلَكِنْ مُحَمَّدٌ وَرَبِّ هَذِهِ الْكُعْبَةِ قَالَه. بَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخرجه النسائي في الكبرى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات نہیں کہی: جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کا

روزہ نہیں ہوتا، بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کعبہ کے پروردگار کی قسم ہے، یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

## باب الجنائز عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جنائز کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ نِسْوَةً قُلْنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَى مَجْلِسِكَ مِنَ الرِّجَالِ، فَلَوْ وَعَدْتَنَا مَوْعِدًا نَأْتِيكَ فِيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْعِدُكُمْ بَيْتُ فُلَانَةَ. فَجِئْنَا لِمِعَادِهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيهَا حَدَثَهُنَّ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ امْرَأَةٍ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ فَتَحْتَسِبُهُمْ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ. فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْ اثْنَيْنِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ خواتین نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں تو ہم یہاں حاضر نہیں ہو سکتی ہیں۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کوئی وقت مقرر کریں جس میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو جایا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ فلاں خاتون کے گھر میں جمع ہو جایا کرو۔ وہ خواتین اس مخصوص وقت میں وہاں آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کے ساتھ جو بات چیت کی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

”جس بھی عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔“

ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر کسی کے دو (بچے فوت) ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر دو ہوں) تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِي ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ فَيَلْجَأَ النَّارَ إِلَّا تَحَلَّةَ الْقَسَمِ. (اخرجه البخاری فی الجنائز)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے جہنم میں داخل ہوگا۔“

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَمِيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ أَمْرِهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، أَحَدُهُمَا مِثْلُ الْآخَرِ.

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے ایک قیراط ثواب

ملتا ہے اور جو شخص جنازے کے دن ہونے تک ساتھ رہتا ہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے جن میں سے ایک قیراط احد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے۔

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنَّ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تَقْدَمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُنْ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ. (اخرجه البخارى فى الجنائز)

\*\*\* ”جنازے کو جلدی لے کر جاؤ کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم ایک بھلائی کی طرف اسے لے کر جاؤ گے اور اگر صورت حال اس کے برعکس ہوئی تو تم اپنی گردن سے ایک برائی کو اتار دو گے۔“

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْجَاشِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَغْفِرُوا لَهُ.

(اخرجه ابو يعلى فى المسند)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نجاشی کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَنَهَاهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَهَا يَا أَبَا حَفْصٍ فَإِنَّ الْعَهْدَ قَرِيبٌ، وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے رونے کی آواز سنی تو اسے منع کیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو حفص! اسے چھوڑ دو کیونکہ مصیبت لاحق ہونے کا زمانہ قریب ہے آنکھ رو رہی ہے اور جان کو تکلیف لاحق ہے۔

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْرَةُ بْنُ مُغِيرَةَ الْكُوفِيُّ - وَكَانَ مِنْ سَرَاةِ الْمَوَالِي - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا، لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا أَوْ جَعَلُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ! تو میری قبر کو بت نہ بنا دینا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا تھا۔“

## بَابُ الْبَيْعِ

## خرید و فروخت سے متعلق روایات

۱۰۵۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا يَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِي إِنْهَائِهَا. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مصنوعی بولی نہ لگاؤ۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے۔ شہری شخص دیہاتی کے لیے سودانہ کرے۔ عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں بھی اسے حاصل ہو جائیں۔“

۱۰۵۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”(منڈی سے باہر) سواروں سے سودے کے لیے نہ ملو اور مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور شہری کسی دیہاتی کے لیے سودانہ کرے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے۔“

۱۰۵۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ، مَنْ اشْتَرَى مِنْكُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اونٹوں اور بکریوں کو فروخت کرنے کے لیے ان کا ”تصریہ“ (تھنوں میں دودھ جمع) نہ کرو۔ تم میں سے جو شخص اس طرح کا کوئی جانور خریدے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اسے واپس کر دے اور اسے ساتھ کھجور کا ایک صاع دے، گندم نہ دے۔“

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ. (ایضاً)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔  
 ”جو شخص تصریہ والا جانور خرید لے اسے اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اسے کھجوروں کے  
 ایک صاع کے ساتھ واپس کر دے لیکن (کھجوریں دے) گندم نہ دے۔“

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ مُنْفِقَةٌ لِلْسِّلَعَةِ، مُمَحِّقَةٌ لِلْكَسْبِ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جھوٹی قسم سودا فروخت کروادیتی ہے لیکن  
 آمدن میں برکت کو مٹا دیتی ہے۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ایضاً)  
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ، فَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلِيَّ مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ. (ایضاً)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”ظلم یہ ہے کہ خوشحال شخص قرض کی واپسی میں ٹال مٹول کرے اور جب کسی شخص کو قرض کی وصولی کے لیے کسی مالدار  
 کے حوالے کر دیا جائے تو اسے (اس مالدار شخص سے) تقاضا کرنا چاہیے۔“

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَأَعْجَبَهُ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَإِذَا هُوَ طَعَامٌ مَبْلُولٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا. (اخرجه مسلم في الايمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو انانج فروخت کر رہا تھا۔ نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ انانج اچھا لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا تو اس میں گیلا انانج بھی شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ملاوٹ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِّنْ حَمْرٍ، فَأَهْدَاهَا إِلَيْهِ عَامًا وَقَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَلَا أبيعُهَا؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شَرِبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا. قَالَ: أَفَلَا أَكْرِمُ بِهَا الْيَهُودَ؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِي حَرَّمَهَا حَرَّمَ أَنْ يُكْرِمَ بِهَا الْيَهُودَ. قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: شُنْهَا فِي الْبَطْحَاءِ. (اخرجه مسلم في الاشربة)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے اسی طرح وہ تحفہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو شراب کو حرام قرار دیا جا چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے حرام قرار دیا جا چکا ہے اس شخص نے عرض کی: کیا میں اسے فروخت نہ کر دوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ذات نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اس نے اس کی فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے، تو ان صاحب نے عرض کی: کیا میں یہود کو بغیر معاوضہ کے ویسے ہی دے دوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے اسے حرام قرار دیا ہے اس نے اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ وہ یہودیوں کو بغیر معاوضہ کے بھی نہ دوں (بلکہ اسے ضائع کر دوں)۔

ان صاحب نے عرض کی: پھر میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھلے میدان میں بہادو۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ يَحْيَى الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ وَجَدَ مَتَاعَهُ بَعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ - (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی دوسرے شخص کے پاس بعینہ اپنے سامان کو پاتا ہے، جس دوسرے شخص کو مفلس قرار دیا جا چکا ہو تو وہ (پہلا شخص) اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔“

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ - (ايضا)

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## جَامِعُ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول مجموعہ روایات

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمِثْلِ رَجُلٍ بَنَى بِنَاءً فَأَحْسَنَهُ وَأَكْمَلَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ فَيَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بِنَاءً أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّبَنَةِ، إِلَّا وَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبَنَةُ - (ايضا)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال اس طرح ہے جس طرح ایک شخص عمارت بناتا ہے اسے خوبصورت مکمل اور عمدہ بناتا ہے صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔

لوگ اس عمارت میں گھومتے پھرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے عمدہ عمارت نہیں دیکھی، لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہے، (نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) ”میں وہ اینٹ ہوں۔“

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ لَهُ جَعَلَ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَتَفَحَّمُونَ فِيهَا، فَأَنَا اخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا. (ابنِ ابِي عَسَاكِرٍ رَوَاهُ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری اور لوگوں کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے جب اس کے آس پاس کا حصہ روشن ہو جاتا ہے تو پتنگے وغیرہ اس آگ کی طرف لپکتے ہیں تو میں تم لوگوں کو کمر سے پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور تم لوگ اس میں گرنے کی کوشش کرتے رہتے ہو۔“

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا بَعَثْتُ سَرِيَّةً اتَّخَلَفُ عَنْهَا، لَيْسَ عِنْدِي مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَفُوا بَعْدِي. (ابنِ ابِي عَسَاكِرٍ رَوَاهُ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں جو بھی جنگی مہم روانہ کرتا اس میں بذات خود شریک ہوتا لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کو سواری کے لیے جانور فراہم کروں اور یہ بات ان کے لیے مشقت کا باعث ہوگی کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔“

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثَلَاثًا: أَشْهَدُ اللَّهَ. (اخرجه البخارى فى الايمان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میری یہ خواہش ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے۔ پھر زندہ کیا جائے۔ پھر شہید کر دیا جائے۔ پھر زندہ کیا جائے۔ پھر شہید کر دیا جائے۔“

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:

”میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں۔“

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنِّي مُتَّخِذٌ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْفِرَهُ، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَذِيْتُهُ: جَلْدُهُ أَوْ لَعْنَتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرِزْقًا وَدُعَاءً لَهُ. قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: فَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلْدَتُهُ لَعْنَتُهُ. (متفق عليه)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں یہ عہد کر رہا ہوں ایسا عہد جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ جس بھی مسلمان کو میں اذیت پہنچاؤں جیسے میں نے اسے کوڑا مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو یہ چیز اس کے لیے رحمت اور پاکیزگی کا ذریعہ بنا دینا اور اسے اس کے لیے دعا بنا دینا۔“

شیخ ابو زناد کہتے ہیں: روایت کے الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی لغت کے مطابق بیان کیے ہیں ورنہ اصل لفظ یہ ہے۔ ”جلدتہ، لعنتہ“

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يَطْعُنُ الشَّيْطَانَ فِي نَعْصِ كَتِفِهِ إِلَّا عَيْسَى وَآمَةَ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ حَفَّتْ بِهِمَا وَأَقْرَأُوا وَإِنْ شِئْتُمْ (وَإِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ). (ابن ماجہ)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے کندھے کے اوپری حصے پر ٹھوکا دیتا ہے۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کیونکہ ان دونوں کو فرشتوں نے ڈھانپ لیا تھا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو۔“

۱۰۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يَكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ حَتَّى آتَى سُوْقَ قَيْنِقَاعٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى آتَى فِنَاءَ عَائِشَةَ، فَجَلَسَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَمَّ أَتَمَّ؟ يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَن تَغْسِلَهُ وَتَلْبِسَهُ سَخَابًا، فَلَمْ يَلْبَسْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاحْبِبْهُ وَاحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. (ابن ماجہ)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں دن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند دیگر لوگوں سمیت جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔

میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قینقاع کے بازار میں تشریف لائے۔

پھر وہاں سے آپ ﷺ مڑے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے۔

وہاں آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

کیا وہ یہاں ہے؟ کیا وہ یہاں ہے؟

نبی اکرم ﷺ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ ان کی والدہ نے انہیں روکا ہوا ہے جو انہیں نہلا رہی تھیں اور انہوں نے انہیں ہار پہنایا تھا۔

تھوڑی دیر بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے گلے لگ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔

”اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو شخص اس سے محبت رکھتا ہو اس سے بھی محبت رکھ۔“

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگ اس (حکومت کے) معاملے میں قریش کے تابع ہوں گے، مسلمان لوگ، مسلمان قریش کے تابع ہوں گے اور کافر لوگ، کافر قریش کے تابع ہوں گے۔“

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَنَحْيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگوں کو معدن کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جب کہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے۔“

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... ح. (ايضا)

❖❖ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۷۸- وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ. قَالَ أَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ. وَقَالَ الْآخَرُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ، أَخْنَاهُ عَلِيٌّ وَوَلَدٌ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلِيٌّ زَوْجٌ فِي ذَاتِ يَدِهِ. (ايضا)

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اونٹ پر سوار ہونے والی خواتین میں سب سے بہتر خواتین قریش کی خواتین ہیں۔“

(ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں قریش کی نیک خواتین ہیں)

”جو اپنی اولاد کے لیے ان کی کم سنی میں انتہائی رحمدل ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے گھر کا خیال رکھتی ہیں۔“

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَا سَلْمَ وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةَ، وَمَرْزِيَةَ خَيْرٌ مِنَ الْحَلِيفِيِّينَ: أَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَمَنْ بِنِي تَمِيمٍ، وَمَنْ بِنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ. يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ. (ايضا)

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ کی قسم! اسلم، غفار، جہینہ اور مرزینہ قبیلے دو حلیف قبیلوں بنو اسد اور بنو غطفان اور بنو تمیم اور بنو عامر بن شعثاء سے زیادہ بہتر ہیں۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو کھینچ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلَيْنُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْجَفَاءُ وَالْقَسْوَةُ وَغِلْظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبْرِ عِنْدَ أَصُولِ أَدْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَإِنَّمَا يَعْنِي قَوْلُهُ: آتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ: أَهْلُ تِهَامَةَ لِأَنَّ مَكَّةَ يَمَنٌ، وَهِيَ تِهَامِيَّةٌ وَهُوَ قَوْلُهُ: الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. (ايضا)

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں یہ نرم دل اور رفیق ذہن کے مالک ہیں ایمان یمانی ہے۔ حکمت یمانی ہے جبکہ

جفا کاری، سختی اور دلوں کا سخت ہونا ربیعہ اور مضر قبیلے سے تعلق رکھنے والے اونٹوں کے مالکان میں پایا جاتا ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں“ اس سے مراد اہل تہامہ ہیں، کیونکہ مکہ یمن ہے اور

یہی تہامیہ ہیں۔

حدیث کے الفاظ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ”ایمان یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے۔“

(یعنی یعنی لوگوں کا ایمان مضبوط ہے)

۱۰۸۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا. فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكْتُ دَوْسٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَأْتِ بِهِمْ. مَرَّتَيْنِ. (ابضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوس قبیلے کے افراد نے نافرمانی کی ہے اور اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعائے ضرر کیجئے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک بلند کیا اور دعا کی تو لوگوں نے کہا: دوس قبیلہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

”اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت نصیب کر اور انہیں اسلام کے دامن میں لے آ۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ دعا کی۔

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا فَرْضِيَ بِالتَّسْعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتَّهَبَ هَبَةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْقَوْلَ التَّفَّتَ فَرَأَى فَاَسْتَحْيَى فَقَالَ: أَوْ دَوْسِيٍّ. (اخبرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (بدلے کے طور پر) تین اونٹنیاں دیں۔

لیکن وہ اس سے راضی نہیں ہوا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید تین اونٹنیاں دیں وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین اونٹنیاں دیں۔ وہ نو اونٹنیاں لے کر راضی ہو گیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ اب میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا تحفہ ہی قبول کیا کروں گا۔

سفیان کہتے ہیں: ابن عجلان کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات ارشاد فرمائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی اور میری

طرف دیکھا، تو مجھے حیا آگئی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یادوسی شخص سے (میں تحفہ قبول کروں گا)

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا وَهَبَ هِبَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَثَابَهُ فَرْضِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتَّهَبَ هِبَةً إِلَّا مِنْ قُرَيْشِي أَوْ أَنْصَارِي أَوْ ثَقَفِي. (ایضاً)

✽✽ طائوس بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کیا نبی اکرم ﷺ نے بدلے کے طور پر اسے چیز دی، تو وہ اس سے راضی نہیں ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے بدلے کے طور پر اسے مزید چیز دی، تو وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا نبی اکرم ﷺ نے اسے بدلے کے طور پر اسے مزید چیز دی، تو وہ راضی ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ طے کیا ہے کہ آئندہ میں صرف کسی قریشی یا انصاری یا ثقفی سے تحفہ قبول کروں گا۔

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بِنُ قَدَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَأَدُّ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ. (متفق علیہ)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی شاعر نے جو کلام کہا ہے اس میں سب سے سچا یہ شعر ہے۔

”خبردار! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے اور ہر نعمت نے آخر کار زائل ہو جانا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:)

ابن ابوصلت مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً إِذْ أَعْيَا فَرَكَبَهَا فَضْرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقْرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَمَا هُمَا تَمَّ، ثُمَّ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذئبٌ يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَمَا هُمَا تَمَّ. (ایضاً)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔

اسی دوران وہ تھک گیا تو وہ اس پر سوار ہو گیا اس نے اسے مارا تو گائے نے کہا: مجھے اس مقصد کے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے ہمیں تو زمین میں کھیتی باڑی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے بھی بات کر سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی (اس بات پر ایمان رکھتے ہیں)

حالانکہ یہ دونوں صاحبان اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص کچھ بکریوں میں موجود تھا ان میں سے ایک بکری پر بھیڑیے نے حملہ کیا۔ بکری کا مالک وہاں تک پہنچا اور اس نے اس بھیڑیے سے اسے چھڑا لیا تو وہ بھیڑیا بولا: درندوں کے مخصوص دن میں اس کا کون رکھوالا ہوگا؟ جب اس کا چرواہا میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔

لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی بات چیت کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، ابو بکر اور عمر اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں: حالانکہ یہ دونوں صاحبان اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔)

۱۰۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَاَوْمِنُ بِهِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

(ایضاً)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی (اس پر یقین رکھتے ہیں)“

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ اَكُنْ فِي شَيْءٍ اَحْرَصَ مِنِّي اَنْ اَحْفَظَ شَيْئًا فِي تِلْكَ السِّنِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَانَ يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبُ بِهِ، ثُمَّ يَجِيءُ بِهِ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهُ، فَيَاْكُلُهُ اَوْ يَتَصَدَّقُ بِهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا قَدْ اَغْنَاهُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلُهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تین سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا ہوں ان تین سالوں کے دوران میں کسی بھی معاملے میں اس سے زیادہ حریص نہیں تھا جتنا میں اس بات کا خواہشمند تھا کہ میں احادیث کو یاد رکھوں۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی شخص کا اپنی رسی کو لے کر اس میں لکڑیاں باندھ کر پھرا نہیں اپنی

پشت پر لا ذکر انہیں فروخت کر کے اسے کھانا یا اسے صدقہ کرنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے پاس آئے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعے غنی کیا ہو اور وہ اس شخص سے کچھ مانگے تو وہ شخص خواہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔

”بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔“ (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے)۔

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ فَيَأْكُلَهُ، وَيَتَصَدَّقَ بِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا قَدْ أَغْنَاهُ اللَّهُ فَيَسْأَلُهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کسی شخص کا رسی لے کر اس میں لکڑیاں باندھ کر اپنی پشت پر رکھ کر انہیں فروخت کر کے اسے کھانا یا اسے صدقہ کرنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے وہ کسی ایسے شخص کے پاس آئے جسے اللہ تعالیٰ نے غنی کیا ہو اور وہ اس سے کچھ مانگے تو وہ دوسرا شخص اسے کچھ دے یا نہ دے۔

بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ: وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”تم اپنے زیر کفالت لوگوں سے خرچ کا آغاز کرو۔“

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَا مِنَ الْهَجْرِيِّ أَحَادِيثَ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللَّقْمَةُ وَالتَّلْقَمَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانَهُ فَيُعْطَى. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسکین وہ شخص نہیں ہے جو ایک یا دو کھجوریں لے کر ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جاتا ہے مسکین وہ شخص ہے جو مانگتا نہیں ہے اور اس کی حالت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اسے کچھ دے دیا جائے۔“

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرْسِلَ عَلَى أَيُّوبَ رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَنْشُرُ يَنْشُرُهَا فِي ثَوْبِهِ فَنُودِيَ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ يَكْفِكَ مَا أَعْطَيْنَاكَ؟ قَالَ: أَيْ رَبِّ وَمَنْ يَسْتَعْنِي عَنْ فَضْلِكَ؟ (اخرجه البخاری فی الغسل)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف سونے کی بنی ہوئی کچھ ٹڈیاں بھیجی گئیں تو انہوں نے اپنی چادر کو پھیلا یا اور انہیں اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے تو ندا کی گئی: اے ایوب! ہم نے جو تمہیں عطا کیا ہے وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے فضل سے بے نیاز کون ہو سکتا ہے۔“

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيحَةُ، تَغْدُو بِعُسٍّ أَوْ تَرُوحُ بِعُسٍّ. (منفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”سب سے افضل صدقہ دودھ دینے والا جانور کسی کو دینا ہے جو ایک برتن صبح دودھ دیتا ہے اور ایک برتن شام کو دیتا ہے۔“

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ: وَيَكْتُبُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ حَلْبَهَا حَسَنَةً - أَوْ قَالَ: عَشْرَ حَسَنَاتٍ - بِقَدْرِ حَلْبَتِهَا مَا كَانَتْ بَكَاتٍ أَوْ غَزْرَتْ. (ابضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔  
”وہ شخص جب اس کے دودھ کو دوہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک دوہنے کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔“  
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

”اس دوہنے کی مقدار کے برابر میں نیکیاں لکھتا ہے جب تک اس جانور کے دودھ دینے کی صلاحیت باقی رہتی ہے۔“

۱۰۹۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. (ابضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”خوشحالی مال و دولت زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی اصل خوشحالی دل کا خوشحال ہونا ہے۔“

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَحِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ نُدَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يَنْفِقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تَجَنَّ بِنَانَهُ، وَتَعْفُو آثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَحِيلُ أَنْ يَنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ وَكَرِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى يَأْخُذَ بِتَرْقُوتِهِ أَوْ قَالَ بِرَقَّتِهِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاشْهَدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا. وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ، فَهُوَ يُوسِعُهَا وَلَا تَسْعُ مَرَّتَيْنِ. (ابضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”خرچ کرنے والے اور بخیل شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے لوہے کی بنی ہوئی دوزر ہیں پہنی ہوئی ہوں۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو جبے پہنے ہوئے ہوں۔ جوان کے سینے سے لے کر گردن تک ہوں۔

جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی گرہ کشادہ ہو جاتی ہے (یا نیچے ہو جاتی ہے)۔

یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

(یعنی زمین پر گر جاتی ہے) اور جب کبھو شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے لیے تنگ ہو جاتی

ہے اس کا ہر حلقہ جڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس شخص کی گردن کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یہ گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست مبارک کو اس طرح

اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

پھر سفیان نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ وہ شخص اسے کھولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں

ہے۔

ایسا انہوں نے دو مرتبہ کیا۔

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ يَنَاقٍ عَنْ

طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يُوسِّعُهَا وَلَا تَوْسَعُ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی ہے۔“

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ

فِي ذَلِكَ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور جسامت میں اس سے برتر حیثیت رکھتا ہے تو اسے اس شخص کا بھی

جائزہ لینا چاہیے جو اس حوالے سے اس سے کمتر حیثیت رکھتا ہے۔“

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ. وَقَالَ: يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى سَحَاءً لَا يَغِيضُهَا

شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. (ایضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

”اے آدم کے بیٹے! تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔  
رات اور دن (میں مسلسل) خرچ کرنا اس میں کوئی کمی نہیں لاتا ہے۔

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافٍ الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ الْأَرْبَعَةَ. (ايضا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَيْنِ: حُبِّ الْمَالِ وَحُبِّ الْحَيَاةِ. وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: الْعَيْشِ. (ايضا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بوڑھے آدمی کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے مال کی محبت اور زندگی کی محبت۔“

سفیان نامی راوی نے (زندگی کے لیے) بعض اوقات لفظ عیش استعمال کیا ہے۔

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ صَنْعَةَ طَعَامِهِ وَكَفَاهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَجْلِسْهُ، فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ، فَإِنَّ أَبِي فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُرِوْغَهَا ثُمَّ لِيُعْطِهَا إِيَّاهُ. (ايضا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے تو اس خادم نے اس کی پیش اور دھویں کو برداشت کیا ہوتا ہے اس لیے اس شخص کو چاہیے کہ اس خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر اسے کھلائے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسے ایک لقمہ لے کر اسے

سالن میں ڈال کر پھر اس خادم کو دینا چاہیے۔“

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔“

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۰۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی ہے۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ. فَلَمَّا حَدَّثْتُهُمْ طَاطَاءُ وَارُءُ وَسَهُمٌ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمْ مُعْرِضِينَ؟ وَاللَّهِ لَأَرْمِينَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. قَالَ سُفْيَانُ: إِنِّي لَا حَفْظَ الْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِيهِ، مَا قَالَ فِيهِ إِلَّا الْأَعْرَجُ مَا قَالَ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص سے اس کا پڑوسی اس کی دیوار میں اپنا شہتیر گاڑنے کے لیے اجازت مانگے، تو وہ اسے منع نہ کرے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی، تو انہوں نے اپنے سر جھکا لیے۔

تو انہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ اعراض کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں تمہارے کندھوں کے درمیان پٹائی کروں گا۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے امام زہری سے جس جگہ پر یہ روایت سنی تھی وہ جگہ بھی مجھے یاد ہے۔

انہوں نے اس میں صرف اعرج کا تذکرہ کیا تھا انہوں نے سعید بن مسیب کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدَهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ. قَالَ أَيُّوبُ: وَلَوْ قُلْتُ لَكَ إِنَّ الْحَسَنَ تَرَكَ كَثِيرًا مِنَ التَّفْسِيرِ حِينَ

قَدِمَ عِكْرِمَةُ الْبَصْرَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا لَصَدَقْتُ . (ایضاً)

✽ ✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو ان مختصر چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہیں؟

ان میں سے ایک یہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے ہرگز منع نہ کرے کہ وہ اس کی دیوار میں اپنا شہتیر گاڑے۔“

ایوب نامی راوی کہتے ہیں: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ عکرمہ بصرہ آئے تو حسن بصری نے بہت سی تفسیری روایات بیان کرنا ترک کر دی تھیں تو میری یہ بات سچ ہوگی۔

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ امْرَأً أَطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَدَفْتَهُ الْبِحِصَاةِ، فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ . (ایضاً)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرے اور تم اسے کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ - وَحَدَّثَنِي وَلِيْسَ مَعِيَ وَلَا مَعَهُ أَحَدٌ - قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جَرَّحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبُرُّ جُبَارٌ، وَفِي الْبِرْكَازِ الْخُمْسُ . (ایضاً)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جانور کے زخمی کرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ معدنیات میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ کنوئیں میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا اور خزینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . (ایضاً)

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّبِدُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ . ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ عِنْدِهِ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيرَ . (اخرجه مسلم في الاشربه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دباء اور مزفت میں نبیذ تیار نہ کرو۔“

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے یہ بات بیان کی خلتم اور نقیر (دباء، فرفت، حلتم اور نقیر یہ چاروں برتن ہیں جن میں زمانہ جہالت میں شراب پی جاتی تھی تو برتنوں سے اس لئے منع فرمایا تا کہ برتنوں کو دیکھ کر طبیعت اس طرف مائل نہ ہو) سے بھی اجتناب کرو۔

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُشْرَبْ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُشْرَبْ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِّنْ شَعْرٍ - يَعْنِي الْحَبْلَ - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے، تو وہ اسے کوڑے مارے لیکن زبانی طور پر اسے برانہ کہے پھر اگر وہ کنیز دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا کرنا ثابت ہو جائے، تو وہ اسے پھر حد کے طور پر کوڑے مارے لیکن زبانی طور پر اسے برانہ کہے۔“

اگر وہ پھر ایسا کرے اور اس کا پھر زنا کرنا ظاہر ہو جائے، تو وہ اسے فروخت کر دے، اگرچہ بالوں سے بنی ہوئی رسی کے عوض کرے۔

لفظ ”ضفیر“ کا مطلب رسی ہے۔

## بَابُ فِي الْأَقْضِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عدالتی فیصلوں کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ سَمِعَهُ مِنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: أتى أبا هُرَيْرَةَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَأَمْرَأَةٌ لَهُ يَخْتَصِمَانِ فِي ابْنٍ لَهُمَا فَقَالَ الْفَارِسِيُّ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا بَسْرٌ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِمَا شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ، يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَاخْتَرِ أَيَّهُمَا شِئْتَ. ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَشَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ وَأَمْرَأَةٌ يَخْتَصِمَانِ فِي ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي يَسْقِينِي مِنْ بئرِ أَبِي عُبَيْةَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ، فَاخْتَرِ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

(اخرجه الموصلي في مسنده)

\*\*\* ابو ميمونه بیان کرتے ہیں: ایک ایرانی شخص اور اس کی بیوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ دونوں اپنے بیٹے



کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔

ایرانی نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہمارا بیٹا ہے، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں تم دونوں کے درمیان وہ فیصلہ دوں گا جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

اے لڑکے! یہ تمہارے ابو ہیں اور یہ تمہاری امی ہے تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا ایک شخص اور اس کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے بارے میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا ہے جو ابو عبہ کے کنوئیں سے مجھے پانی پلاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے یہ تمہارے ابو ہیں یہ تمہاری امی ہیں تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟ قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: فَأَنَّى آتَاهَا ذَلِكَ؟ قَالَ: لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: سرخ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے عرض کی: ان میں ایک خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کہاں سے آگیا اس نے عرض کی: شاید کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہو سکتا ہے اسے بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا كَانَ سُفْيَانٌ رُبَّمَا أَفْرَدَ أَحَدَهُمَا وَرُبَّمَا جَمَعَهُمَا، وَرُبَّمَا شَكَ وَأَكْثَرَ ذَلِكَ يَقُولُهُ عَنْ سَعِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

(اخرجه مسلم في الرضاع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔“

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔“

## بَابُ الْجِهَادِ

جہاد کے بارے میں روایات

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكْفَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ أَيْمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرَسُولِي إِنْ تَوَفَّيْتَهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ رَدَّوْهُ أَنْ أَرُدَّهُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذمہ دار بن جاتا ہے جو اپنے گھر سے اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے لیے نکلتا ہے۔ وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے صرف جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ (تو اللہ تعالیٰ یہ ذمہ لیتا ہے) کہ اگر میں نے اسے وفات دے دی تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اسے واپس لوٹایا تو جس گھر سے وہ نکلا تھا اس کے اس گھر کی طرف میں اس کو اجر اور مال غنیمت کے ہمراہ لوٹاؤں گا۔“

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: انْتَدَبَ اللَّهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ عَجْلَانَ أَحْفَظُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: ابن عجلان کی نقل کردہ روایات کا میں سب سے بڑا حافظ ہوں۔

۱۱۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ وَعُرْضَ عَلَيْهِ حَدِيثُ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَهُ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَلَمْ يَقْدِرْ لِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ. (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ فِي ضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا. (ايضا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو اپنے گھر سے اللہ کی کسی مسجد کی طرف جائے ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لیے نکلے اور ایک وہ شخص جو حج کرنے کے لیے نکلتا ہے۔“

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ مُسْلِمٍ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہوں گے۔“

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ أَحَدٌ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَلِمًا - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكِ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگتا ہے اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کسے اس کی راہ میں زخم لگا ہے تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا تو اس زخم کا رنگ خون جیسا ہوگا لیکن خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی۔“

## بَابُ جَامِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

### حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول متفرق روایات

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَيَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قَوْمَ عَلَيْهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اگر وہ خوشحال ہو تو غلام کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہو

گی۔ اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے مزدوری کروائی جائے گی اور اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسری ہلاکت کا شکار ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں آئے گا۔ جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا۔“

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔“

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْفَرَعَةُ أَوَّلُ النَّتَاجِ، وَالْعَتِيرَةُ شَاةٌ تُذْبَحُ عَنْ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي رَجَبٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”فرع اور عتیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔“

زہری کہتے ہیں: فرع سے مراد جانور کے ہاں سب سے پہلا پیدا ہونے والا بچہ ہے اور عتیرہ سے مراد وہ بکری ہے جسے ہر گھر کے افراد رجب میں ذبح کرتے ہیں۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ زمانے کو برا کہتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں معاملہ میرے ہاتھ میں ہے میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں۔“

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ حَكَمًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. (ايضا)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک انصاف کرنے والے ثالث اور حکمران کے طور پر نازل ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، جزیے کو ختم کر دیں گے اور مال کو پھیلا دیں گے یہاں تک کہ اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔“

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنْفِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ إِمَامًا هَدَى وَقَاضِي عَدْلٍ، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

(ایضاً)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ہدایت کے امام کے طور پر نزول کریں گے وہ عادل قاضی ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ معاف کر دیں گے اور مال اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ہوگا۔“

۱۱۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيَقُولُونَ كَرَمٌ وَإِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. (ایضاً)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”لوگ ”کرم“ کہتے ہیں: حالانکہ کرم بندہ مومن کا دل ہے۔“

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَانُوا وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ. (متفق علیہ)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کے چہرے ان ڈھالوں کی مانند ہیں جن پر چمڑا لگایا جاتا ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوتے ہیں۔“

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُونَ قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْفِ.

(اخرجه البخاری فی المناقب)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اہل ایران ہیں۔

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هُمُ الْبَارِزُ .

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹے ہوتے ہیں۔“

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ النَّاقَةَ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَلُوطُ حَوْضَهُ . (اخرجه مسلم في الفتن)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت قائم ہوگی، تو کوئی شخص اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا اور کوئی شخص اپنا حوض ٹھیک کر رہا ہوگا۔“

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفْتَتِلَ فِئْتَانِ عَظِيمَتَانِ دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ . (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔“

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعَنَاهُ مِنْهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ . ثُمَّ التَفَّتْ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَحِبَّ عَنِّي، اللَّهُمَّ آيِدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ . قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ . (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں شعر سنا رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر انہیں ڈانٹا، تو وہ بولے: میں نے اس مسجد میں اس وقت شعر سنا ہے جب اس مسجد میں وہ ہستی موجود تھی جو آپ سے زیادہ بہتر ہے۔

پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”تم میری طرف سے کفار کو شعر میں جواب دو۔ اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر۔“  
تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! جی ہاں۔

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْبَلُ الْحَسَنَ أَوْ الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ قَطُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يُرْحَمُ. (ابضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تو بولا میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ. وَالسَّامُ الْمَوْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشُّونِيزَ. (ابضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم پر اس سیاہ دانے کو استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ اس میں ”سام“ کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔“  
(راوی کہتے ہیں:) ”سام“ سے مراد موت ہے اور سیاہ دانے سے مراد کلوئی ہے۔

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ. (ابضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے ہیں، تو تم ان کے برخلاف کرو۔“

۱۱۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْسَةَ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ خَيْرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْهِمَ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ. فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ: يَا عَجَبًا لَوْ بَرَّ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَانٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتَلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي أَسْهِمَ لَهُ أَوْ لَمْ يُسْهِمَ لَهُ. (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد حاضر ہوا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت میں سے کچھ مجھے بھی دیں، تو بنو سعید بن عاص سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حصہ نہ دیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ابنِ قوئل کا قاتل ہے۔

تو ابن سعید بولا: اس بے پر حیرت ہے جو پہاڑ سے اتر کر نیچے آ گیا ہے اور میرے خلاف ایک ایسے مسلمان کے قتل کی اطلاع دے رہا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی ہے اور مجھے اس کے ہاتھوں رسوائی کا شکار نہیں کیا۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حصہ دیا تھا یا حصہ نہیں دیا تھا۔

۱۱۴۱ - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ أَيضًا عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - (اخرجه البخاری)

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْلُ الْجَنَّةِ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: الْأَلْوَةُ: الْعُودُ. (ایضاً)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جنت کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی اور ان کی انگلیٹھیاں عود والی ہوں گی۔“

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ. (ایضاً)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کم سنی میں انتقال کر جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّ النَّذْرَ لَا يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ أَقْدَرَهُ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ اسْتَخْرَجَ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَا يُؤْتِينِي عَلَى الْبُخْلِ. (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے نذر ابن آدم کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں لے کر آتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو لیکن یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے کنجوس کا مال میں نکلوا لیتا ہوں اور میں اس ادائیگی پر بندے کو وہ دیتا ہوں جو کنجوسی



کرنے پر نہیں دیتا۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۱۱۴۶- وَحَدَّثَنَا عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يَهُودِيًّا وَيُنَصِّرَانِيهِ . وَزَادَ أَبُو الزِّنَادِ : وَيُمَجِّسَانِيهِ أَوْ يُشْرِكَانِيهِ . قَالَ : وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ . (ابضاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔“

ابوزناد نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

”اسے مجوسی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کم سنی میں فوت ہو جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے انہوں نے جو عمل کرنے تھے۔

۱۱۴۷- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّجَلَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : السُّؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ، أَحْرَصُ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزُ فَإِنَّ غَلْبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ : قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ فَإِنَّهُ يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ . (أَخْرَجَهُ الطُّحَاوِيُّ فِي مُشْكَلِ الْأَثَارِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طاقتور مومن کمزور مومن کے مقابلے

میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہوتا ہے ویسے دونوں میں بہتری موجود ہے۔

تم اس چیز کی خواہش کرو جو تمہیں نفع دے اور تم عاجز نہ ہو جانا اور اگر کوئی معاملہ تم پر غالب آ جائے تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں یہی لکھا تھا جو اس نے چاہا ویسا ہو گیا اور ”اگر“ کہنے سے بچنا کیونکہ یہ شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے۔

۱۱۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ : عَبْدُ الْعَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ صَالِحِ أَبِي عَلِيٍّ الْأَسَدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو نَا حَبِيبَتِنَا

وَآخَرَ جَنَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ . فَقَالَ لَهُ آدَمُ : أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ فِي الْأَلْوَا حِ بِيَدِهِ ، أَتَلُو مَنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قَضَاهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارَبَعِينَ عَامًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى . (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوئی، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: اے حضرت آدم علیہ السلام آپ ہمارے جدا مجد ہیں۔

آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لیے منتخب کیا اور آپ کے لیے اپنے قدرت کے ذریعے لوح میں (تورات) تحریر کی۔

کیا آپ مجھے ایسے معاملے کے بارے میں ملامت کر رہے ہیں؟ جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے کر لیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جیت گئے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جیت گئے۔

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ . (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا عَدُوِي وَلَا طَيْرَةَ ، جَرَبَ بَعِيرٌ فَاجْرَبَ مَائَةً ، وَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ . (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عدوی، تیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک اونٹ خارش کا شکار ہوتا ہے اور وہ ایک سوا اونٹوں کو خارش کا شکار کر دیتا ہے لیکن پہلے کو بیماری کا شکار کس نے کیا؟“

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ أَوْلَى النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ مَنِي؟ قَالَ : أُمَّكَ . مَرَّتَيْنِ قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : أَبُوكَ . قَالَ سُفْيَانُ : فَيَرُونَ أَنَّ لِلَّامِ الثَّلَاثِينَ مِنَ الْبِرِّ وَاللَّابِ الثَّلَاثُ . (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری

طرف سے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ۔ آپ ﷺ نے یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی: اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا والد۔

سفیان کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اچھے سلوک میں سے دو تہائی حصہ والدہ کے لیے ہوگا اور ایک تہائی والد کے لیے ہوگا۔

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ مِنَ الْبِرِّ وَاللَّابِ الثُّلُثُ. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

\*\*\* حسن بصری فرماتے ہیں دو تہائی حصہ والدہ کا ہوگا اور ایک تہائی حصہ والد کا ہوگا۔

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ قَبْحَ اللَّهِ وَجْهَكَ وَوَجْهَهُ مِنْ أَشْيَاءِ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ. (اخرجه ابن ابی شیبہ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کوئی بھی شخص یہ نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے اور اس شخص کے چہرے کو قبیح کرے جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلَيجْتِيبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ.

(متفق علیہ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔“

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَضْحَكُ اللَّهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا، يَكُونُ أَحَدُهُمَا كَافِرًا فَيُقْتَلُ صَاحِبَهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيُسْتَشْهِدُ.

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ دو ایسے افراد پر ہنس دیتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے لیکن وہ ایک ساتھ جنت میں

داخل ہوں گے ان دونوں میں سے ایک کافر تھا تو اس نے دوسرے کو قتل کر دیا پھر وہ کافر مسلمان ہو کر وہ بھی شہید ہو جاتا ہے (تو وہ بھی جنت میں جائے گا)

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي. (ایضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جو شخص میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔“

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ. (ایضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اضافی پانی سے کسی کو نہ روکا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں قدرتی گھاس کی پیداوار کم ہو جائے گی۔“

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. \*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۵۹ - وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَرُونِي مَا تَرَكَتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَاتُّوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. زَادَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ صَالِحٍ فَكَانَ يُعْجَبُ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ: فَاتُّوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (ایضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں جن معاملات میں تمہیں چھوڑ دوں ان میں مجھے ویسے ہی رہنے دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے اور میں جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ جس چیز کا تمہیں حکم دوں اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو۔“

ابن عجلان نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں: میں نے یہ روایت ابان بن صالح کو سنائی تو وہ ان الفاظ پر حیران ہوئے ”تم اپنی استطاعت کے مطابق ان پر عمل کرو۔“

۱۱۶۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي. (ایضاً)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔“

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخْنَعَ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى رَجُلٌ تَسْمَى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ بِشَاهَانُ شَاهٌ. (ایضاً)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین شخص وہ ہے جس کا نام ”بادشاہوں کا بادشاہ“ ہو۔ سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد ”شہنشاہ“ ہے۔

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الْمُؤْمِنُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. (ایضاً)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔ وہ چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔ شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور ڈاکہ ڈالتے وقت یا (کوئی چیز اچک کر لے جاتے وقت) مومن نہیں رہتا۔“

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ، فَضُرِبَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، وَكَوَلَا ذَلِكَ مَا كَانَ فِيهَا مَنَفَعَةٌ لِأَحَدٍ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر ہواں حصہ ہے۔ اسے دو مرتبہ پانی کے ذریعے ٹھنڈا کیا گیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اس میں کسی کے لیے کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةٌ غَيْرَ وَاحِدٍ، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ وَتَرٌ يُحِبُّ الْوَتَرَ. (اخرجه مسلم في الذكر والدعاء)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔“

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّابِكُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، فَأَقْرَأْ وَأِنْ شِئْتُمْ (وَوَظِلَّ مَمْدُودٍ) - (اخرجه البخارى فى بدء الخلق)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو ایک سو سال تک بھی چلنا رہے گا تو بھی اسے پار نہیں کر سکے گا اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو۔“  
”اور پھیلے ہوئے سائے۔“

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ - (اخرجه البخارى فى المناقب)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا دو غلے شخص کو پاؤ گے۔“

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَأَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، کسی کان نے (اس کے بارے میں) سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو۔“  
”کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز تیار کی گئی ہے؟ یہ اس چیز کی جزا ہے جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے۔“

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتْ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمَاءٍ وَنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے میں اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کی تنخواہوں کے بعد جو چھوڑ کر جاؤں گا وہ صدقہ ہوگا، میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے۔“

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ، حَتَّى يَصْلِحَ الْأُخْرَى، وَإِذَا انْتَعَلَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى، وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوْلَهُمَا تَنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تُخْفِي. (اخرجه البخارى فى اللباس)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے جب تک وہ دوسرے کو ٹھیک نہیں کروا لیتا جب کوئی شخص جوتا پہننے لگے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بائیں سے اتارے دایاں پاؤں پہنتے ہوئے پہلے ہونا چاہئے اور اتارتے ہوئے بعد میں ہونا چاہئے۔“

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتَمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه البخارى فى المناقب)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کے برا کہنے اور ان کے برا کرنے کو کیسے پھیر دیا ہے؟ وہ لوگ برا کہتے ہوئے مذمت کرتے ہیں، لعنت کرتے ہوئے مذمت کرتے ہیں جبکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں (یعنی جس کی تعریف کی گئی ہے)“

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ. وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ. وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَأُرَى فِيهِ: وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلَأُهَا.

(متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی تو اس نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے تو دوسری نے (یعنی جنت نے) کہا مجھ میں کمزور اور غریب لوگ داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو تمہارے ذریعے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور اس سے فرمایا: تم میری رحمت ہو تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا۔“

سفیان کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ”تم میں سے ہر ایک بھر جائے گی۔“

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَهُوَ مُتَّكٍ عَلَى يَدَيَّ فِي الطَّوَافِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلِّصْ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ. (اخرجه ابوداؤد في الادب)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص سائے میں ہو اور وہ سایہ اس سے کچھ کھسک جائے یہاں تک کہ اس شخص کا کچھ حصہ دھوپ میں آ جائے اور کچھ سائے میں ہو تو اسے وہاں سے ہٹ جانا چاہئے (یعنی مکمل دھوپ یا پھر مکمل سائے میں آنا چاہئے۔“)

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَنَائَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ أَوْ لِيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اسے روکنے کی کوشش کرے ورنہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔“

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِغُصْنِ شَوْكٍ، فَرَفَعَهُ عَنِ الطَّرِيقِ فَغَفَرَ لَهُ. رَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص کانٹوں کی شاخ کے پاس سے گزرا اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔“

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءٍ قَصَارٍ سَمِعْنَاهَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ. (اخرجه البخاری فی الاشربة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مشکیزہ کے منہ سے (منہ لگا کے) پانی پیاجائے۔

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مَسْكِينًا أَصْحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلءِ بَطْنِي، وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنِّي شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: مَنْ يَبْسُطُ رِذَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي، ثُمَّ يَقْبِضَهُ إِلَيْهِ، فَلَا يَنْسِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي. فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا أَقْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ الْقَبْضَتُهَا إِلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الْمَسْعُودِيُّ: وَقَامَ الْآخَرُ فَبَسَطَ رِذَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا الْغُلَامُ الدَّوْسِيُّ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ یہ کہتے ہیں: کہ ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث نقل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے میں ایک غریب شخص تھا میں اپنے پیٹ میں (ضروری) خوراک ڈال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا جبکہ انصار اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے مہاجرین بازار میں سودے اور لین دین کیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص میری گفتگو ختم کرنے تک اپنی چادر کو بچھائے گا اور پھر اسے سمیٹ لے گا تو وہ میری زبانی جو بھی بات سنے گا اسے کبھی نہیں بھولے گا تو میں نے اپنے جسم پر موجود چادر کو بچھا دیا یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات مکمل کی تو میں نے اسے سمیٹ لیا اس ذات کی قسم! جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی کوئی بات کبھی نہیں بھولا۔

سفیان کہتے ہیں: مسعودی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے بھی اپنی چادر کو بچھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”دوس کارہنے والا جو ان تم پر سبقت لے گیا ہے۔“

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِخْتَلَفَ الرَّجَالُ فِي الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ، فَاتَّوَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ. وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: دُرِّيٌّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ، يُرَى مَخُّ سَوْفِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ. (ابن ماجہ)

\*\*\* محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں کے درمیان اس بارے میں بحث ہو گئی کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا خواتین۔ وہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کا جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے پھر اس کے بعد والے لوگ اس طرح ہوں گے جیسے آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارہ ہوتا ہے۔

یہاں سفیان نامی راوی نے ایک روایت کے ایک لفظ کو نقل کرنے میں شک کا اظہار کیا ہے۔

ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کے گوشت کے اندر سے ہڈی کا مغز بھی نظر آئے گا اور جنت میں مجرد زندگی نہیں ہوگی۔

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے نام کے مطابق نام رکھ لو لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔“

۱۱۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے تو وہ دو رکعت ادا کر لے اور اس خواب کے بارے میں کسی کو نہ

بتائے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

۱۱۸۰ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرِبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”حبشہ سے تعلق رکھنے والا ”ذو سوئیقتین“ خانہ کعبہ کو ڈھا دے گا۔“

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَبَاطَ الْمَطِيِّ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، فَلَا يَجِدُونَ عَالِمًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب وہ وقت آئے گا جب لوگ علم کے حصول کے لیے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے لیکن انہیں کوئی ایسا عالم نہیں ملے گا جو مدینہ کے عالم سے زیادہ علم رکھتا ہو۔“

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنِ

السَّهْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّ كُلَّ مَا أَصَابَ الْمُسْلِمَ كَفَّارَةٌ لَهُ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُّهَا وَالنَّكْبَةَ يُنْكِبُهَا. (اخرجه مسلم في البر والصلة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

”جو شخص برائے عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ مل جائے گا۔“

تو یہ بات مسلمانوں کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”تم لوگ تفریق سے بچو اور ٹھیک رہو اور یہ خوشخبری حاصل کرو کہ بندہ مؤمن کو جو بھی پریشانی لاحق ہوتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے یہاں تک کہ اسے جو کاشا چبھتا ہے یا جو مشکل درپیش ہوتی ہے تو (یہ بھی اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے)“

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعِزَّةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِّنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: کبریائی میری چادر ہے، عزت میرا ”ازار“ ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ الطَّائِبِيُّ أَبُو مُجَاهِدٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَأَنَا غُلَامٌ عَنْ أَبِي مُدَلَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْآ إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ كَانَتْ قُلُوبُنَا عَلَى حَالٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ كَانَتْ عَلَى غَيْرِ تِلْكَ الْحَالِ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي مِثْلَكُمْ إِذَا كُنْتُمْ عِنْدِي لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ. قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِنَاءُ الْجَنَّةِ لَبَنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبَنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللَّوْلُؤُ، وَالزَّبْرَجَدُ وَالْيَاقُوتُ. وَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ طُولٌ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ جب ہم آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتے ہیں تو ہمارے دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے لیکن جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ہماری حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہو اس وقت بھی اگر تمہاری حالت اسی کی مانند ہو جس طرح اس وقت ہوتی ہے جب تم میرے پاس موجود ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کرنا شروع کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت کی تعمیر یوں کی گئی ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارامشک ازفر کا ہے اور اس کی کنکریاں لؤلؤ، زبرجد اور یاقوت کی ہیں۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ

الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضَعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرْقُو السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ. وَوَصَفَ سُفْيَانُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ قَالَ: فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرَ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ الْحَتَّى يُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ وَالْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةً، فَيَقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ، فَيَصَدِّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ. (اخرجه البخارى فى التفسير)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ سناتا ہے تو فرشتے اس کے حکم کے سامنے سر کو جھکاتے ہوئے اپنے پر مارتے ہیں یوں جیسے زنجیر پتھر پر ماری جاتی ہے جب ان کے دلوں سے خوف کم ہوتا ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے تو دوسرے جواب دیتے ہیں: جو اس نے فرمایا ہے وہ حق ہے، بلند و برتر ہے، پھر چوری چھپے سننے والے اس میں سے کوئی بات سن لیتے ہیں اور چوری چھپے سننے والے اس طرح ہوتے ہیں جس طرح وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے۔ سفیان نے کر کے دکھایا کہ وہ ایسے ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو وہ شخص ان میں سے کوئی بات سن لیتا ہے جسے وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ کسی جادو گر یا کاہن کی زبانی بات بیان کرتا ہے بعض اوقات شہاب ثاقب اس تک پہنچ جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ بات اپنے سے نیچے والے تک منتقل کرے اور بعض اوقات شہاب ثاقب کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ بات اگلے شخص تک منتقل کر دیتا ہے وہ اس کے ساتھ سوجھوٹ بھی ملا دیتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے اس شخص نے فلاں دن جو ہم سے کہا تھا: کیا ایسا نہیں ہوا؟ اس نے فلاں فلاں بات کہی تھی یہ وہی بات ہوتی ہے جو اس نے آسمان سے سنی ہوتی ہے تو تصدیق اس بات کی کی جاتی ہے جو آسمان سے کی گئی تھی۔

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُبَابِ: سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْرٌ بِقَرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْجَدِيدِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا کہ وہ باقی بستیوں کو کھا جائے گی لوگ یہ کہتے ہیں: یہ ”یثریب“ ہے حالانکہ یہ ”مدینہ“ ہے جو لوگوں کو یوں باہر نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُونَ: هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ. (ايضا)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگ ایک دوسرے سے مسلسل سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب یہ صورتحال درپیش ہو تو آدمی یہ کہے: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ:

سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ، فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا إِلَّا كَانَ كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمَنِ؛ فَيَرْتَبِيهَا لَهُ كَمَا يَرْتَبِي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلَهُ، حَتَّىٰ إِنَّ اللَّقْمَةَ أَوْ التَّمْرَةَ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ. وَقَرَأَ (وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ) (وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ) (أَيْضًا)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جو بھی شخص پاکیزہ کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے تو وہ چیز پاکیزہ ہونے کی حالت میں ہی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور وہ حق کی جگہ پر رکھی جاتی ہے اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ پروردگار اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھ لیتا ہے پھر وہ اسے بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ یا ایک کھجور جب قیامت کے دن آئیں گے تو وہ بڑے پہاڑ کی مانند ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی)

”وہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات وصول (یعنی قبول) کرتا ہے۔“

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ

عَنْ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ. (أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْإِيمَانِ)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”غلام کو خوراک اور لباس فراہم کیا جائے گا اور اسے ایسے کام کا پابند نہیں کیا جائے گا جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔“

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا سَأَلْنَا مِنْ مَنَدٍ حَارِبْنَا مِنْ، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا خِيفَةً فَلَيْسَ مِنِّي. - يَعْنِي الْحَيَاتِ. (أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہم نے ان سے لڑائی شروع کی ہے ہم نے ان کے ساتھ صلح نہیں کی ہے اور جو شخص ان سے ڈرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک شخص کو چھوڑ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں“۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد سانپ تھے۔

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ وَأَخْفَى عَطْسَتَهُ.

(خرجه البيهقي في المعرفة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب چھینکتے تھے تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتے تھے اور چھینکنے کی آواز کو پست کرتے تھے۔

۱۱۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ مَجْلِسًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَةٌ

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھے ہوئے ہوں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں تو یہ چیز ان کے لیے (قیامت کے دن) حسرت کا باعث ہوگی۔“

۱۱۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَأَيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ هُوَ الظُّلْمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَائِهِمْ وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ. (ايضا)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”فحش باتیں کرنے سے بچو! کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش گفتگو کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور بخل سے بچو! کیونکہ اسی بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو خون بہانے، قطع رحمی کرنے اور حرام چیزوں کو حلال کرنے کی ترغیب دی تھی۔“

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ: مُوسَى بْنَ عَبِيدَةَ الرَّبِذِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّيْءِ. (اخرجه الترمذی فی البر والصلۃ)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو اس نے تعریف میں مبالغہ کر دیا۔“

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَطَاسُ مِنَ اللَّهِ، وَالتَّأَوُّبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَابَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، وَإِذَا قَالَ: هَاهُ هَاهُ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے جب وہ ہا، ہا کہتا ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جو اس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔“

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى قَوْمٍ جُلُوسٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا قُمْتَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جب تم کچھ بیٹھے ہوئے افراد کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو جب تم اٹھو تو پھر انہیں سلام کرو کیونکہ پہلے والا دوسرے والے کے مقابلے میں زیادہ حق نہیں رکھتا۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ أَنَهَارٌ مِنَ الْجَنَّةِ: الْفَرَاتُ، وَسِيحَانُ، وَجِيحَانُ، وَالنَّيْلُ. (اخرجه مسلم في الجنه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چار نہروں کا تعلق جنت سے ہے فرات، سیہان، جیحان، نیل۔“

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ بِالنَّاسِ مَسَاءً يَوْمَ النَّفْرِ الْأَخِيرِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ بِالْخَيْرَاتِ، وَإِنَّ ذُكْوَانَ مَوْلَى مَرْوَانَ قَدْ سَبَقَ الْحَاجَّ، وَإِنَّهُ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّاسِ بِسَلَامَةٍ. قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ذُكْوَانُ: أَنَا الَّذِي كَلَّفْتُهَا سَيْرَ لَيْلَةٍ مِنْ أَهْلِ مَنَى نَصًّا إِلَى أَهْلِ يَثْرِبَ.

\*\*\* وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اس شام کو نماز ادا کرتے ہوئے

دیکھا جب پہلے دن لوگ روانہ ہوتے ہیں پھر انہوں نے بتایا: حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے معاملے میں سبقت لے جاتے تھے لیکن مروان کا غلام ذکوان حاجیوں سے آگے نکل گیا اس نے لوگوں کے بارے میں سلامتی کی اطلاع دی۔

سفیان کہتے ہیں: ذکوان نے یہ شعر کہا تھا:

”میں وہ شخص ہوں جس نے اس (سواری کو) اہل منیٰ کی طرف سے اہل یثرب کی طرف تیزی سے جانے کا پابند کیا۔“

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کرو! اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور تم لوگ میرے حوالے سے بھی باتیں بیان کرو تاہم میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرنا۔“

۱۲۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي مَنْ لَا أَحْصَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (اخرجه البخاري في العلم)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار ہو جائے۔“

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ: مُوسَى بْنُ أَبِي عَيْسَى الْمَدِينِيُّ الْخِطَّاطُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا جَبَّارٍ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سُوءًا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَلَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَيَّ لِأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی ظالم شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو شخص یہاں کی سختی اور شدت پر صبر سے کام لے گا میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہ ہوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی شفاعت کروں گا۔“

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَيَّ طَرِيقَةٌ، فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے وہ کسی بھی صورت میں تمہارے لیے سیدھی نہیں ہو سکتی، اگر تم اس سے نفع حاصل کرنا



چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اسے توڑنے سے مراد اسے طلاق دینا ہے۔

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنْفِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَهُودِ بَنِي قَيْنِقَاعٍ يُدَارِسُهُمْ فَأَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّهُ عَرُوسٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ، اذْهَبْ فَأَغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ. (اخرجه النسائي في الزينه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بنو قینقاع کے یہودیوں کی طرف گیا جو انہیں درس دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اچھی طرح خوشبو لگائی ہوئی تھی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! شاید اس کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دھولو اور اچھی طرح دھو اور اچھی طرح دھو اور اچھی طرح دھو۔

۱۲۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا، وَيُدْعَى لَهَا مَنْ يَأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سب سے برا کھانا ویسے کا وہ کھانا ہے جس میں شریک ہونے والے کو روک دیا جائے اور اس کی دعوت اسے دی جائے جو اس کا انکار کرے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔“

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيُمْنَعُهَا الْمَسَاكِينُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (ايضا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا اس ویسے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جاتا ہے اور غریبوں کو روک دیا جاتا ہے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي الصِّغَرَ. (اخرجه مسلم في النكاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کسی انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی خواتین کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعنی وہ کچھ چھوٹی ہوتی ہیں۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بِنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلِّمْ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان دوسوسوں سے درگزر کیا ہے، جو ان کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں، جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتے یا اس کے بارے میں بات چیت نہیں کرتے۔“

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فَقَالَ: لَا طِيفَنَ اللَّيْلَةَ بِسَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَجِيءُ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ قَالَ لَهُ الْمَلِكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَانْسَى، فَطَافَ بِسَبْعِينَ امْرَأَةً فَلَمْ تَجِءْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى لَمَا حَنَتْ وَلَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ. (ايضا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہا: آج رات میں اپنی 70 بیویوں کے ساتھ صحبت کروں گا اور وہ سب لڑکوں کو جنم دیں گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے ان کے ساتھی نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فرشتے نے ان سے کہا: آپ انشاء اللہ کہہ دیجئے! لیکن انہیں خیال نہیں رہا اور انہوں نے اپنی 70 بیویوں کے ساتھ صحبت کی تو ان میں سے صرف ایک کے ہاں بچہ پیدا ہوا، جو نامکمل تھا۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹی اور وہ اپنا مقصد بھی حاصل کر لیتے۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ايضا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ: أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْفَقْهُ عَلَى وَلَدِكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْفَقْهُ عَلَى أَهْلِكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْفَقْهُ عَلَى خَادِمِكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ. قَالَ سَعِيدٌ: ثُمَّ

يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ: يَقُولُ وَلَدُكَ أَنْفَقَ عَلَيَّ إِلَى مَنْ تَكَلَّمَنِي؟ تَقُولُ زَوْجَتُكَ: أَنْفَقَ عَلَيَّ أَوْ طَلَّقَنِي، يَقُولُ خَادِمُكَ: أَنْفَقَ عَلَيَّ أَوْ بَعْنِي. (اخرجه البخارى فى النفقات)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار موجود ہے (میں اس کا کیا کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنے اوپر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی اولاد پر خرچ کرو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے بیوی پر خرچ کرو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیادہ بہتر جانتے ہو گے (کہ اسے کس پر خرچ کیا جائے؟)۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر لیتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے: تمہارا بچہ کہے گا: مجھ پر خرچ کرو مجھے کس کے سپرد کر رہے ہو تمہاری بیوی کہے گی: مجھ پر خرچ کرو ورنہ مجھے طلاق دے دو تمہارا خادم کہے گا: مجھ پر خرچ کرو یا پھر مجھے فروخت کر دو۔

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَتَعْرِفُ رَجُلًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ضَرَسَهُ فِي النَّارِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. فَكَانَ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلِحِقَ بِمُسَيْلِمَةَ. وَقَالَ: كَبْشَانَ انْتَطَحَا فَاحْبَهُمَا إِلَيَّ أَنْ يَغْلِبَ كَبْشَى. (اخرجه مسلم فى الجنة)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم رجال (بن عوف) کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم میں اس کی داڑھ احد پہاڑ سے بڑی ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ شخص پہلے مسلمان ہوا تھا پھر مرتد ہو گیا اور مسلمہ سے جا کر مل گیا اس نے یہ کہا تھا: دو مینڈھے سینگ لڑا رہے ہیں اور ان میں سے میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے میرے والا مینڈھا غالب آجائے۔

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهْرِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: أَيُّ فُلِّ أَلَمِ أَكْرَمِكَ، وَأَسْوَدِكَ، وَأَزْوَجِكَ وَأَسْحَرُ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ؟ قَالَ فَيَقُولُ: بَلَى أَيُّ رَبِّ. قَالَ: فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ؟ فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ: أَيُّ فُلِّ أَلَمِ أَكْرَمِكَ، وَأَسْوَدِكَ، وَأَزْوَجِكَ وَأَسْحَرُ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ؟ قَالَ

فَيَقُولُ: بَلَىٰ أَيُّ رَبِّ . قَالَ فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِي؟ فَيَقُولُ: لَا . فَيَقُولُ: فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ: أَمَنْتُ بِكَ، وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ . قَالَ فَيَقُولُ: فَهَذَا إِذَا . قَالَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا نَبَعْتُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ فَيَفْكَرُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ فَيَخْتَمُ عَلَىٰ فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِيذِهِ: انْطَقِي فَتَنْطِقِي فَخِيذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ مَا كَانَ، وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ أَلَا اتَّبَعْتُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَتَّبِعُ الشَّيَاطِينَ وَالصُّلْبَ أَوْلِيَائِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ قَالَ: وَبَقِينَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ فَيَأْتِينَا رَبَّنَا، وَهُوَ رَبَّنَا وَهُوَ يُثْبِنَا فَيَقُولُ: عَلَامَ هَؤُلَاءِ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ الْمُؤْمِنُونَ أَمَّا بِاللَّهِ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَهَذَا مَقَامَنَا حَتَّىٰ يَأْتِينَا رَبَّنَا وَهُوَ رَبَّنَا وَهُوَ يُثْبِنَا . قَالَ: ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّىٰ يَأْتِيَ الْجِسْرَ وَعَلَيْهِ كَلَالِبٌ مِنْ نَارٍ تَخْطِفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ أَيُّ اللَّهُمَّ سَلِّمْ أَيُّ اللَّهُمَّ سَلِّمْ، فَإِذَا جَاوَزُوا الْجِسْرَ فَكُلُّ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجًا مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ مِنَ الْمَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا مُسْلِمًا هَذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ . قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ لَا تَوِيَّ عَلَيْهِ يَدْعُ أَبَا وَيَلِجُ مِنْ آخِرٍ . قَالَ: فَضْرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ . (متفق عليه)

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوپہر کے وقت جب بادل موجود نہ ہوں، تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کچھ مشکل محسوس ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہوں، تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں مشکل ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں کوئی رکاوٹ اسی طرح نہیں ہوگی، جس طرح تمہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے ملاقات کرے گا اور ارشاد فرمائے گا: ”اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی؟ تمہاری شادی نہیں کی؟ تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا اور تمہیں ہر طرح کا موقع فراہم نہیں کیا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں یہ گمان تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر میں بھی تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں، جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے

پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی میں نے تمہیں سیادت عطا نہیں کی میں نے تمہاری شادی نہیں کی میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا اور میں نے تمہیں ہر

طرح کا موقع فراہم نہیں کیا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں یہ گمان تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح بھول رہا ہوں، جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے

پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملاقات کرے گا، تو وہ عرض کرے گا: میں تجھ پر تیری کتابوں پر تیرے رسول ﷺ پر ایمان لایا، میں نے نماز ادا کی، میں نے روزہ رکھا، میں نے صدقہ کیا اور جہاں تک میری استطاعت تھی میں نے نیکی کی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ تو ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا ہم تمہارے خلاف گواہ کونہ لے کر آئیں، تو وہ بندہ اپنے ذہن میں سوچے گا، میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟ تو اس شخص کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے زانوں سے کہا جائے گا: تم بولو! تو اس کا زانو بولے گا: اس کا گوشت اس کی ہڈیاں بولیں گے اس کے ان اعمال کے بارے میں جو وہ کرتا رہا تھا ایسا اس وجہ سے ہو گا تاکہ وہ اپنی طرف سے کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور یہ منافق شخص ہو گا اور یہ وہ شخص ہو گا، جس پر اللہ تعالیٰ ناراضگی ظاہر کرے گا۔

پھر ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: خبردار! ہر گروہ اس کے پیچھے چلا جائے، جس کی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے، تو شیاطین اور صلیب کی پیروی کرنے والے ان کے پیچھے جہنم کی طرف جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اے اہل ایمان! پھر ہم لوگ باقی رہ جائیں گے ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف لائے گا وہ ہمارا پروردگار ہو گا وہ ہمیں ثواب عطا کرے گا وہ فرمائے گا: یہ لوگ کون سے مذہب پر ہیں، تو وہ کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، ہم مؤمن ہیں، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں، ہم کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے، ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے، جب تک ہمارا پروردگار نہیں آ جاتا، جو ہمارا پروردگار ہے اور وہ ہمیں ثواب عطا کرے گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر بندہ چلتا ہوا پل صراط تک آئے گا، جس پر آگ سے بنے ہوئے آنکڑے لگے ہوئے ہوں گے جو لوگوں کو اچک رہے ہوں گے اس وقت شفاعت حلال ہوگی (اور بندہ دعا کرے گا) اے اللہ تو سلامتی عطا کر۔ اے اللہ تو سلامتی عطا کر۔ جب لوگ پل صراط سے گزر جائیں گے، تو ہر وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں کسی بھی چیز کا جوڑا دیا ہوگا، تو جنت کا ہر دربان اسے بلائے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان یہ زیادہ بہتر ہے تم ادھر آؤ۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ایسے بندے کو تو کوئی خسارہ نہیں ہو گا کہ وہ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے سے اندر چلا جائے؟ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر مارا اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، مجھے یہ امید ہے، تم ان افراد میں سے ایک ہو گے (جسے جنت کے تمام دروازوں کے دربان بلائیں گے)

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلَانِ يَتْبَاعَانِ الثُّوبَ لَا يَتْبَاعَانِيهِ وَلَا يَطْوِيَانِيهِ .

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت قائم ہوگی اس وقت دو افراد کسی کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے نہ تو وہ سودا مکمل کر سکیں گے اور نہ ہی اسے لپیٹ سکیں گے۔“

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّابِحُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا،  
وَاقْرَأْ وَأِنْ شِئْتُمْ (وَوَظِلٌّ مَمْدُودٌ) وَصَلَاةُ الْفَجْرِ يَحْضُرُهَا مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَاقْرَأْ وَأِنْ شِئْتُمْ  
(وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) . (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں کوئی سو ایک سو سال تک چلتا رہے، تو پھر بھی وہ اسے پار نہیں کر سکتا  
اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔“

”اور پھیلے ہوئے سائے۔“

اور فجر کی نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے شریک ہوتے ہیں، اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

”اور فجر کی تلاوت بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے۔“

## ۱۸۰ - مسند انس بن مالک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدِءُ وَابَالْعِشَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ إِلَّا الزُّهْرِيُّ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کھانا آجائے اور نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو تو تم پہلے کھانا کھا لو۔“

سفیان کہتے ہیں: میں نے کسی بھی راوی کو یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے نہیں سنا۔

”جب کھانا آجائے“ یہ الفاظ صرف زہری نے نقل کیے ہیں۔

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرَيْنِ سَنَةً، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْتَسِنُنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ لَنَا دَاجِنٍ وَشَيْبَ لَهُ بِمَاءٍ بَثْرٍ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ نَاحِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاولُ أَبَا بَكْرٍ. فَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: الْإِيْمَنَ فَالْإِيْمَنَ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے میں اس وقت دس سال کا

لڑکا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میں 20 سال کا لڑکا تھا میری امی اور خالائیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی

ترغیب دیا کرتی تھیں پھر ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں گھر تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی پالتو بکری کا دودھ دوہ لیا

اور اس میں گھر میں موجود کنویں کا پانی ملا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک دیہاتی تھا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (دیہاتی سے پہلے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (اپنا بچا ہوا دودھ دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دیہاتی کو دیتے

ہوئے ارشاد فرمایا: پہلے دائیں طرف والوں کا حق ہوتا ہے۔

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقَاطِعُوا وَلَا تَدَابِرُوا، وَلَا تَبَاغِضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ. فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: وَلَا تَنَاجَشُوا؟ قَالَ: لَا. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”آپس میں قطع رحمی نہ کرو، آپس میں ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندے اور بھائی، بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے، وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہے۔“

سفیان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ”آپس میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ“ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاثِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ. قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدْ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ، وَكَانَ بَكْرُ بْنُ وَاثِلٍ يُجَالِسُ الزُّهْرِيَّ مَعَنَا.

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضي الله عنها کے ولیمے میں ستوا اور کھجوروں کے ذریعے (مہمانوں کی تواضع کی تھی)

سفیان کہتے ہیں: میں نے زہری کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: لیکن میں اس کو یاد نہیں رکھ سکا (میں نے بکر نامی جس راوی سے روایت نقل کی ہے) بکر بن وائل ہمارے ساتھ زہری کی محفل میں شریک ہوتے رہے ہیں۔

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْفَتِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”دباء (کدو) اور مرفت میں نبیذ تیار نہ کرو۔“

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ إِلَى قَبْرِهِ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میت کے ساتھ تین چیزیں اس کی قبر تک جاتی ہیں اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل، دو واپس آجاتے ہیں



اور ایک ساتھ رہ جاتا ہے اس کے اہل خانہ اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ الرَّحَالِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ

ابْنُ ثَلَاثِ عَشْرَةَ سَنَةً وَأَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَنِصْفٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبًا لِبَعْضِ بَنِي النَّجَّارِ يُرِيدُ قِضَاءَ حَاجَةٍ، فَخَرَجَ مَدْعُورًا أَوْ قَالَ فَرِغًا وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَسَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ أَهْلِ الْقُبُورِ مَا أَسْمَعِنِي. (اخرجه مسلم في صفة الجنة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ بنو نجار کے کسی بھنڈر میں قضاے حاجت کے لیے تشریف

لے گئے تو آپ ﷺ گھبرائے ہوئے واپس تشریف لائے آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے۔

”اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ

قبروں کے عذاب سے متعلق وہ چیز تمہیں سنائے جو اس نے مجھے سنائی ہے۔“

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: اخْرُ

نَظْرَةَ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا رَأَوْهُ كَانَهُمْ أَيْ تَحَرَّكُوا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ائْتُوا، فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْحَفٍ، وَالْقَى السَّجْفَ، وَتَوَقَّيَ مِنْ اخْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (متفق عليه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی آخری زیارت میں نے اس وقت کی تھی جب

آپ ﷺ نے پیر کے دن پردہ ہٹایا تھا لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر نماز ادا کر رہے تھے ان لوگوں نے آپ ﷺ کو

دیکھا تو وہ حرکت کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک

کی طرف دیکھا تو وہ یوں تھا جیسے وہ قرآن مجید کا کوئی ورق ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی دن کے آخری حصے میں

آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْيَمَنِ، فَدَخَلْنَا نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا، وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ فُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ الْقَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فُعُودًا أَجْمَعُونَ. (متفق عليه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر گئے آپ ﷺ کا دایاں پہلو زخمی ہوا، ہم

آپ ﷺ کی عیادت کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر ہمیں نماز

پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھ جاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم ربنا لک والحمد پڑھو وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔“

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟ فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي أَحَبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَقُولُ: لَقِيَ ابْنُ عَيْنَةَ سِتَّةَ وَثَمَانِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَكَانَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَيُّوبَ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ لَفْظُ الزُّهْرِيِّ إِذَا حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ وَسَهْلٍ سَمِعْتُ، سَمِعْتُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ تو اس نے بہت زیادہ چیزوں کا تذکرہ نہیں کیا صرف اس نے یہ کہا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

ابوعلیٰ نامی راوی کہتے ہیں: امام حمیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن عیینہ نے 86 تابعین کی زیارت کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے ایوب جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام حمیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے جب زہری ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا سہل کے حوالے سے روایات بیان کرتے تھے تو یہ کہتے تھے: میں نے یہ روایت سنی ہے میں نے یہ روایت سنی ہے۔

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِبَدْيِ الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں 4 رکعات ادا کیں اور میں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں ”ذوالحلیفہ“ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ايضا)

\*\*\* یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

يَقُولُ: صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ العَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں 4 رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّى أَنَا وَوَيْتِيمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا وَأُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور یتیم لڑکا ہمارے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے جبکہ میری والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔

۱۲۲۹- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا: لَا حَتَّى تَقْطَعَ لِأَخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي آثَرَ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي.

(اخرجه البخارى فى المساقاة)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ انصاریوں کو بلایا تاکہ انہیں بحرین میں کچھ قطعہ اراضی عطا کریں تو انہوں نے عرض کی: ہم یہ اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اس کی مانند قطعہ اراضی عطا نہیں کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم لوگ ترجیحی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک تم مجھ سے آملو۔

۱۲۳۰- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَهَنَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: صُبُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس کی طرف (گھور کر) دیکھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں روکا اور ارشاد فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ. وَقَالَ: فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”انصار کے خاندانوں میں سب سے بہتر بنو نجار کا خاندان ہے پھر بنو عبد اشہل کا خاندان پھر بنو حارث بن خزرج کا خاندان ہے پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ویسے انصار کا ہر خاندان بہتر ہے۔“

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ يَوْمٍ الْخَمِيسِ بُكْرَةً، فَجَاءَ وَقَدْ فَتَحُوا الْحِصْنَ وَخَرَجُوا مِنْهُ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ، فَلَمَّا رَأَوْهُ أَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ وَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. وَرَفَعَ يَدَيْهِ: خَرِبَتْ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. (ایضاً)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعرات کی صبح ”خیر“ پہنچے جب نبی اکرم ﷺ وہاں پہنچے اس وقت وہاں کے لوگوں نے قلعے کا دروازہ کھول دیا تھا اور اپنے بیچے وغیرہ لے کر اس میں سے باہر نکل رہے تھے جب ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو دوڑتے ہوئے اپنے قلعے کی طرف واپس گئے اور بولے: محمد (ﷺ) اور ان کا لشکر آگئے ہیں! محمد (ﷺ) اور ان کا لشکر آگئے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: خیر برباد ہو گیا! جب ہم کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا۔

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (ایضاً)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (بلند آواز میں) قرأت کا آغاز سورۃ فاتحہ کے ذریعے کرتے تھے۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أَصْبِنَا حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَحَرَّنَاهَا، فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا، فَإِنَّهَا رِجْزٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ. فَأَكْفَيْتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَفُورُ. (متفق علیہ)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے خیر فتح کر لیا تو ہمیں بستی سے باہر کچھ گدھے ملے، ہم نے انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: خبردار! بے شک اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں ان سے منع کر رہے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہیں اور شیطان کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) تو ہنڈیاؤں میں جو کچھ موجود تھا اس سب سمیت انہیں الٹ دیا گیا حالانکہ وہ اہل رہی تھیں۔

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكَتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْتِي، فَأَحْسِنُوا إِلَيَّ مُحْسِنِيهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَن مُسِينِهِمْ. قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: وَزَادَنِي الْحَسَنُ: إِلَّا فِي حَدِّهِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا انصار میرے دست و بازو ہیں تو ان میں سے جو شخص اچھا ہو اس کے ساتھ تم اچھائی کرو اور جو شخص برا ہو اس سے تم درگزر کرو۔“

ابن جدعان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حسن نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

”البتہ حد کا حکم مختلف ہے“ (وہ برے شخص پر جاری کی جائے گی)“

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَنْشِلُ كِنَانَتَهُ الْبَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْتُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَقُولُ: وَجْهِي لَوَجْهِكَ الْوِقَاءُ وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِّنْ فِئَةٍ. قَالَ أَنَسٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ وَمَعَهُ لَوَاءُ الْمُسْلِمِينَ فِي بَعْضِ مَشَاهِدِهِمْ.

(اخرجه ابو يعلى في مسند الموصلى)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش کے تمام تیر نکال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے رکھے اور وہ اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور یہ کہنے لگے: میرا وجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے ہے اور میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لشکر میں ابو طلحہ کی آواز ایک جماعت سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ایک جنگ میں مسلمانوں کا جھنڈا ان کے

پاس تھا۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَهْدَى

أَكِيدِرُ دَوْمَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّةً، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِبِلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”دومہ“ کے حکمران ”اکیدر“ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک

جبہ تحفے کے طور پر بھیجا تو لوگوں کو وہ بہت پسند آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر

ہیں۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخُذْ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَأَقْعِقْهَا.

(اخرجه مسلم في الايمان)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شفاعت کا تذکرہ کیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھاؤں گا۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا. فَقِيلَ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَعَادَهَا أَنَسٌ فَقَالَ: خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَسَرَّتُهُ الْعُلَمَاءُ خَالَفَ: أَخَى. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

”اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت دوبارہ بیان کی اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان حلف (ایک دوسرے کا حلیف ہونا) قائم کیا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: علماء نے اس کی وضاحت یہ کی ہے، بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ مِقْسَمِ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التَّوَّامِ قَالَ: سَأَلَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِلْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَكِنْ تَمَسَّكُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* شعبہ بن توام کہتے ہیں: قیس بن عاصم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف کے بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں، تاہم تم زمانہ جاہلیت کے حلف کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھو۔“

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ قَطُّ مَا وَجَدَ عَلَى أَصْحَابِ بَيْتِ مَعُونَةَ حِينَ قُتِلُوا، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْقُرَاءَ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی جنگی مہم کے حوالے سے اتنا زیادہ مغموم نہیں دیکھا جتنا آپ ﷺ ”بر معونہ“ کے افراد کے شہید ہونے پر مغموم ہوئے تھے ان حضرات کو ”قاری صاحبان“ کہا جاتا ہے۔

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيَّ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْنَا مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَوْ سَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ أَوْ لَمْ يُسَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ أَوْ سَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي أَوْ تُسَمِّتْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهِ، وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے اسے جواب دیا ہے مجھے جواب نہیں دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی جبکہ تم نے حمد بیان نہیں کی۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ: يَا أَنْجَشَةُ رِفْقًا قَوْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ. يَعْنِي النِّسَاءَ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلو! تم کانچ کو لے کر جا رہے ہو۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد خواتین تھیں۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى عُمُومَةٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ اسْقِيهِمْ فَضِيخًا لَهُمْ، فَاتَانَا رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْعُورًا قُلْنَا: مَا وَرَائِكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ. فَقَالُوا لِي: اكْفَيْتُهَا يَا أَنَسُ. قَالَ: فَكَفَّاتُهَا. فَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ: هِيَ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے ایک انصاری چچا کے ہاں کھڑا ہوا انہیں شراب پلا رہا تھا اسی دوران نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک شخص گھبرائے ہوئے انداز میں ہمارے پاس آیا ہم نے دریافت کیا: تمہارے پیچھے کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے تو ان حضرات نے مجھ سے فرمایا: اے انس! تم اسے بہادو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے اسے بہادیا۔

نضر بن انس کہتے ہیں: ان دنوں ان لوگوں کی شراب یہی ہوتی تھی۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: غَدَوْنَا فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنَى إِلَى عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ، وَمِنَّا الْمَلِكِيُّ، لَا يَعْيبُ ذَلِكَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آج کے دن ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفہ کی طرف روانہ ہوئے تھے ہم میں سے کچھ لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور کچھ لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو غلط نہیں سمجھ رہا تھا۔

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ. (ایضاً)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ”خود“ (نولادی ٹوپی) موجود تھا۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ مِنَ الصَّحْفَةِ فَلَا أَرَأَى أَحَبَّهُ أَبَدًا. (ایضاً)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے تو اس کے بعد میں بھی ہمیشہ اس سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِهِ فِي يَدِهِ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ. (ایضاً)

\*\*\* حمید طویل بیان کرتے ہیں: قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگٹھی استعمال کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندنی رات میں اس (انگٹھی کی) چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا رِذْفُ أَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا. (ایضاً)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، میں اس وقت حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے۔

”میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں۔“

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ عَرِيفُ بِنِي زُهْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا. (ایضاً)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔



۱۲۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَحْمَهُ عَبْدَ لِحْيٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو بِيَاضَةَ يُسَمَّى أَبَا طَيِّبَةَ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدًّا أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيَّتِهِ، يَعْنِي خَرَاجَهُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچھنے لگوائے انصار کے کسی قبیلے کے ایک غلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچھنے لگائے تھے اس قبیلے کا نام ”بنو بیاضہ“ تھا اور اس شخص کا نام ابو طیبہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک صاع یا دو صاع، ایک مد یا دو مد (معاوضے کے طور پر) عطا کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آقاؤں سے بات چیت کی تو انہوں نے اس کے ذمے لازم ادائیگی کو کم کر دیا، یعنی اس کے ذمے خراج کو کم کر دیا۔

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْهَمَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتَّى أَقَاسِمَكَ مَالِي، وَأَنْزَلَ لَكَ عَنْ أُمِّي أَمْرَاتِي شِئْتِ، فَأَكْفِيكَ الْعَمَلَ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ. فَخَرَجَ فَأَصَابَ شَيْئًا، فَخَطَبَ امْرَأَةً، فَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِي كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟ قَالَ: عَلِي نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ. (ايضا)

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں کو مختلف جگہ پر ٹھہرایا گیا حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی ربیع رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آئیے میں اپنا مال آپ کے ساتھ تقسیم کر لیتا ہوں اور آپ میری جس بیوی کے بارے میں چاہیں گے میں اس سے دستبردار ہو جاؤں گا اور آپ کی جگہ کام میں کر لیا کروں گا۔

تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ میں آپ کے مال میں برکت نصیب کرے! آپ بازار کی طرف میری رہنمائی کر دیں پھر حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے انہیں کچھ آمدن حاصل ہوئی تو انہوں نے ایک خاتون کو شادی کا پیغام بھیجا اور اس کے ساتھ شادی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے کتنے مہر کے عوض میں اس کے ساتھ شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سونے کی گٹھلی کے عوض میں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو! خواہ ایک بکری ذبح کر کے دعوت دو۔

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ: أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْئَقَ فِي وَجْهِهِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُوَاجَهُ رَبُّهُ فَلَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ،

وَلَكِنْ لِيَبْصُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَجْعَلْهَا فِي ثَوْبِهِ، وَلْيَقْلُ بِهَا هَكَذَا .  
وَأَشَارَ الْحَمِيدِيُّ إِلَى طَرَفِ ثَوْبِهِ فَذَلِكَهُ . (ايضاً)

✽ ✽ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو اسے کھرچ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے چہرے کی طرف تھوک دیا جائے؟ جب بندہ نماز کے دوران کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے سامنے ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھو کے، بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے، اگر اسے زیادہ جلدی اور تیزی میں تھوک آ رہا ہو تو پھر وہ اسے کپڑے میں تھوک کر اس کو اس طرح مل دے۔

حمیدی رضي الله عنه نامی راوی نے اپنے کپڑے کے کنارے کی طرف اشارہ کر کے اسے مل کر دکھایا۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسْكَهَ نَاوِلَ الْحَالِقِ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ وَأَمْرَهُ أَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَ النَّاسِ . (ايضاً)

✽ ✽ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ”جمرہ“ کی رمی کر لی اور قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا دایاں حصہ سر موٹنے والے کی طرف بڑھایا اور اس نے اسے موٹا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں حصہ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اسے بھی موٹا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موئے مبارک حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه کو دیئے اور انہیں یہ ہدایت کی: وہ انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ وَهُوَ يَأْكُلُ أَكْلًا ذَرِيعًا .

(اخرجه مسلم في الاشربه)

✽ ✽ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیر آرام دہ حالت میں (یعنی پاؤں کے بل) بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے انہیں کھا رہے تھے۔

## ۱۸۱ - مُسْنَدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَامِ. قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ جَابِرٌ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. زَادَ أَبُو الزُّبَيْرِ اسْمَهُ يَعْقُوبُ الْقِبْطِيُّ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا، اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو فروخت کر دیا، حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، وہ ایک قبلی غلام تھا، جو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے پہلے سال میں فوت ہوا تھا۔

ابوزبیر نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔ اس کا نام ”یعقوب قبلی“ تھا۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِيَ أَبُو الزُّبَيْرِ فِي حَدِيثِهِ الرَّجُلَ سُلَيْكَ بْنَ عَمْرِو الْعُطْفَانِيِّ. (ايضا)

(\*) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن مالک بن سلمہ۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوہ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو اس میں شرکت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح غزوہ احد میں ان کی شرکت کے بارے میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض محدثین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۷ اغزوات میں شرکت کی ہے۔ جنگ صفین کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے۔ آخری عمر میں یہ ہائینا ہو گئے تھے۔ یہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔ بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں سے سب سے آخر میں مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بکثرت احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ آپ سے امام باقر رضی اللہ عنہما ابو عمرو بن دینار ابو زبیر کئی عطاء مجاہد وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ مشہور قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۴ برس تھی۔

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ اس وقت منبر پر موجود جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعت نماز ادا کر لو۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ابو زبیر نامی راوی نے اس روایت میں ان صاحب کا نام ”حضرت سلیم بن عمرو عطفانی رضی اللہ عنہ“ بیان کیا ہے۔

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ جَعْدَةَ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ دَخَلَ مَسْجِدَ وَاسِطٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ هُبَيْرَةَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ .

(اخرجه ابن ابی شیبہ)

✽✽ حسان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حسن بن ابوالحسن کو ”مسجد واسط“ میں جمعہ کے دن داخل ہوتے دیکھا اس وقت ابن ہبیرہ منبر پر خطبہ دے رہا تھا تو انہوں نے پہلے دو رکعت ادا کیں پھر وہ بیٹھے۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ الْفَاءِ وَارْبَعِمَائَةٍ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ. قَالَ جَابِرٌ: وَلَوْ كُنْتُ أَبْصُرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ. (ايضا)

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن ہم لوگ 1400 کی تعداد میں تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم لوگ روئے زمین کے سب سے بہتر فرد ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میری بصارت کام کرتی ہوتی تو میں تمہیں اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِحَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ: أَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ. (متفق عليه)

✽✽ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس گھر کے پروردگار کی قسم! جی ہاں۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَبْلَ أَنْ نَلْقَى ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْكَحْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: أَبِكْرٌ أَمْ تَيْبٌ؟ قُلْتُ: تَيْبٌ. قَالَ: فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُكَ وَتَلَاعِبُهَا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكُنَّ لِي تِسْعَ أَحْوَاتٍ، فَلَمْ أَحِبَّ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرَفَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلَكِنْ امْرَأَةً

تَمْشَطُهُنَّ وَتَقَوْمَ عَلَيْهِنَّ . قَالَ : أَصَبْتُ . (ایضاً)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی کہ وہ تمہارے ساتھ خوش ہوتی اور تم اس کے ساتھ خوش ہوتے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے والد غزوہ احد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے 9 بیٹیاں چھوڑی ہیں تو میری 9 بہنیں ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان کے ساتھ ایک لڑکی کو شامل کر دوں جو ان کی مانند کم سن ہو، میں ایک ایسی بیوی لانا چاہتا تھا جو ان کی کنگھی کر دیا کرے ان کی دیکھ بھال کیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

۱۲۶۲- قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَدَّثَنِيهِ وَزَادَ فِيهِ كَلِمَةً لَمْ يَقُلْهَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَكَّحْتُ: يَا جَابِرُ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ. (ایضاً)

✽ ✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب میں نے شادی کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا تم نے قالین استعمال کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہمارے پاس کہاں سے قالین آئیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب آئیں گے۔

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. (ایضاً)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ ﷺ نے کبھی ”نہ“ نہیں کی۔

۱۲۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا يَمْشِيَانِ فَأُغْمِي عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأْتُمْ صَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. (ایضاً)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوا نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما میری عیادت کے لیے تشریف لائے یہ دونوں حضرات پیدل تشریف لائے تھے مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر آپ ﷺ نے اسے مجھ پر اندھیلے تو مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ دوں؟ میں اپنے مال کے بارے میں کیا طریقہ اختیار کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ وراثت سے متعلق آیت نازل ہو گئی۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي آيَةِ الْمِيرَاثِ . قَالَ

أَبُو بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ . (اخرجه البيهقي في الفرائض)

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وراثت (کے حکم) سے متعلق آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی نے ابوزبیر نامی راوی سے یہ روایت نہیں سنی ہے۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ: نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاثْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَاثْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَاثْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ .

وَقَالَ سُفْيَانُ: زَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: وَابْنُ عَمَّتِي . (اخرجه مسلم في فضائل الصحابه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر (دشمن کی جاسوسی کے

لیے) لوگوں کو طلب کیا، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو طلب کیا، تو انہوں نے خود کو پیش کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں طلب کیا، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔“

سفیان کہتے ہیں: ہشام بن عروہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں ”میرا پھوپھی زاد (زبیر ہے)۔“

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ يَقُولُ: وُلِدَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ فَاسْمَاهُ أَبُوهُ الْقَاسِمُ فَقُلْنَا لِأَبِيهِ: لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا . فَاتَى أَبُوهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ

الرَّحْمَنِ . (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کسی قبیلے میں ایک بچہ پیدا ہوا تو اس کے والد نے اس کا نام ”قاسم“ رکھا

تو ہم نے اس کے والد سے کہا: ہم تمہاری کنیت ”ابوالقاسم“ نہیں رکھیں گے اور ہم تمہاری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے، تو اس کا والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمان رکھ لو۔

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَا عَطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا . فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْتِ مَالُ الْبَحْرَيْنِ

وَأَتَى فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِ . قَالَ جَابِرٌ: فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدْ

جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَا عَطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا . فَحَتَّى لِي أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي: عُدَّهَا . فَعَدَدْتُهَا

فَوَجَدْتُهَا خَمْسِمِائَةً فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ. (اخرجه البخارى فى الكفالة)

✽✽ امام محمد الباقر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! جب اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا، تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔

پھر نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کا وصال ہو گیا۔ بحرین کا مال نہیں آیا وہ حضرت ابو بکر رضي الله عنه کے عہد خلافت میں آیا، تو حضرت ابو بکر رضي الله عنه نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے کہا کہ جس شخص کو نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے کوئی ادائیگی کرنی ہو یا آپ صلى الله عليه وسلم نے اس کے ساتھ کوئی وعدہ کیا ہو، تو وہ آجائے۔ حضرت جابر رضي الله عنه کہتے ہیں: میں حضرت ابو بکر رضي الله عنه کے پاس آیا میں نے ان سے یہ کہا: نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے یہ فرمایا تھا: ”اگر بحرین کا مال آیا، تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔“

تو حضرت ابو بکر رضي الله عنه نے دونوں ہتھیلیاں ملا کر بھر کر مجھے دیا، پھر مجھ سے فرمایا: تم اس کی گنتی کرو، میں نے اس کی گنتی کی، تو وہ پانچ سو (درہم) تھے۔ حضرت ابو بکر رضي الله عنه نے فرمایا: تم اس سے دو گنا اور لے لو۔

۱۲۶۹- قَالَ سُفْيَانُ ثُمَّ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَحَسْبِي لِي ثَلَاثًا. وَزَادَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَعْطِنِي فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَعْطِنِي فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّي سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِنِي فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِنِي فَلَمْ تُعْطِنِي، فَمَا أَنْ تُعْطِنِي وَإِنِّي سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِنِي؟ وَآيَ الدَّاءِ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ، فَمَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ. (متفق عليه)

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں ”حضرت ابو بکر رضي الله عنه نے دونوں ہتھیلیاں ملا کر تین مرتبہ مجھے دیا۔“

ابن منکدر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت ابو بکر رضي الله عنه کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: مجھے کچھ دیجئے، تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، میں پھر ان کے پاس آیا اور انہیں کہا: مجھے کچھ دیجئے، تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، میں پھر ان کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: مجھے کچھ دیجئے، تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، میں نے کہا: اے ابو بکر! میں نے آپ سے کچھ مانگا ہے، آپ مجھے کچھ دیں لیکن آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں نے آپ سے مانگا کہ آپ مجھے کچھ دیں لیکن آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا، یا تو آپ مجھے کچھ دیں گے یا پھر آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لیں گے، تو حضرت ابو بکر رضي الله عنه بولے: تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم میرے حوالے سے بخل سے کام لو گے؟ کبجوسی سے زیادہ قابل علاج بیماری اور کون سی ہے؟ میں نے ایک مرتبہ تمہیں منع اس لیے کیا ہے کیونکہ میں تمہیں دینا چاہتا ہوں۔

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَلَعْقِ الصَّحْفَةِ قَالَ: وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ ذَلِكَ الْبَرَكَةُ. (اخرجه مسلم فى الاشربة)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ نہیں پتہ ہے اس میں کہاں برکت ہے؟

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا أَوْ دَارًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ. قَالَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَيَعَارُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

(اخرجه مسلم فضائل الصحابه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک محل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے ایک گھر دیکھا میں نے دریافت کیا: یہ گھر کس کا ہے، تو مجھے بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے، اے ابو حفص! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا، تو میں اس کے اندر چلا جاتا۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہما روپڑے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ کروں گا؟

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا أَوْ دَارًا فَسَمِعْتُ فِيهَا ضَوْضَاءَ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ. قَالَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَيَعَارُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک محل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک گھر دیکھا میں نے اس میں آواز سنی میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے، تو مجھے کہا گیا: یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا ہے، مجھے یہ امید ہوئی کہ یہ میرا ہوگا، تو مجھے یہ بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ اے ابو حفص! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا، تو میں اس کے اندر چلا جاتا۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہما روپڑے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غصہ کیا جا

سکتا ہے؟

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَرْبُ خِدْعَةٌ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنگ دھوکہ دینے کا نام ہے۔“



۱۲۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: خُدَعَةٌ، وَأَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُولُونَ

خُدَعَةٌ. (انظر معالم السنن)

✽ ✽ عمرو بن دینار کہتے ہیں: لفظ ”خُدَعَةٌ“ کے تلفظ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۱۲۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ. وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ. قَالَ: فَسَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ دَعْوَاهَا فَإِنَّهَا مُنْتَنَةٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ: أَوْقَدْ فَعَلُوهَا، وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ بِالْمَدِينَةِ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ. قَالَ فَقَالَ عَمْرُو: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. (متفق عليه)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مہاجرین سے

تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک انصاری کی پیٹھ پر ہاتھ (یا پاؤں) مارا تو انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کے لیے آؤ) اور مہاجرین نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لیے آؤ) راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا تو انصاری نے یہ کہا: اے انصار (میری مدد کے لیے آؤ) تو مہاجرین نے بھی یہ کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لیے آؤ) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کا طرز عمل ہے تم اسے چھوڑ دو! کیونکہ یہ گندگی والا ہے (جب اس بات کا پتہ عبد اللہ بن ابی کو چلا) تو عبد اللہ بن ابی بولا: کیا ان لوگوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار مدینہ منورہ میں مہاجرین سے زیادہ تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے

تو مہاجرین زیادہ ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنے ساتھیوں کو قتل کروا رہے ہیں۔

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ الْمَدَنِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي بِنِ سَلُولٍ لَابِيهِ: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ أَبَدًا حَتَّى تَقُولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعَزُّ وَأَنَا الْأَذَلُّ. قَالَ وَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَ أَبِي،

فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَأَمَّلْتُ وَجْهَهُ قَطُّ هَيْبَةً لَهُ، وَلَئِنْ شِئْتُ أَنْ آتِيكَ بِرَأْسِهِ لَا تَيْتُكَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَرَى قَاتِلَ أَبِي - (ايضا)

\*\*\* ابو ہارون مدنی بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا: اللہ کی قسم! تم اس وقت تک مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم یہ نہیں کہو گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عزت دار ہیں اور تم ذلیل ترین ہو۔  
راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کو قتل کروانا چاہ رہے ہیں؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اپنے باپ کی ہیبت کی وجہ سے میں اس کے قتل میں تا مل نہیں کروں گا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں میں اس کا سر لے کر آؤں تو میں وہ بھی لے آتا ہوں لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میں اپنے باپ کے قاتل کو دیکھوں (یا مجھے اپنے باپ کا قاتل سمجھا جائے)۔

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَدِمَ أَعْرَابِيُّ الْمَدِينَةَ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ، ثُمَّ حُمَّ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِنِي بَيْعَتِي. قَالَ: لَا. فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِنِي بَيْعَتِي. قَالَ: لَا. ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَى فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِنِي بَيْعَتِي. قَالَ: لَا. ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَى فَخَرَجَ هَارِبًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيْبَهَا. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مدینہ منورہ آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی اسے بخار ہو گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیعت مجھے واپس کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر تب اس کا بخار تیز ہو گیا وہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر اس کا بخار اور تیز ہو گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر اس کا بخار اور شدید ہو گیا تو وہ مدینہ منورہ سے خوفزدہ ہو کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کی مثال بھٹی کی مانند ہے جو زنگ کو نکال دیتی ہے اور صاف چیز کو نکھا دیتی ہے۔

۱۲۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِمِائَةِ رَاكِبٍ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرُصْدُ عَيْرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسَمِيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبْطِ - قَالَ - فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ وَنَحْنُ بِالسَّاحِلِ دَابَّةٌ تُسَمَّى الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَاتَّعَدْنَا بِهِ وَأَدَهْنَا بُوَدَيْكَةَ حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَصَبَّهُ، ثُمَّ نَظَرَ أَطْوَلَ رَجُلٍ وَأَعْظَمَ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

الْجَمَلِ، ثُمَّ يَمُرُّ تَحْتَهُ الْفَفْعَلُ فَمَرَّ تَحْتَهُ الْفَاتِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قُلْنَا: لَا. (ابضا)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم 300 سواروں کو ایک مہم پر بھیجا ہمارے امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے ہم قریش کے ایک قافلے کی گھات میں تھے، ہمیں شدید بھوک لاحق ہو گئی، یہاں تک کہ ہم پتے کھانے پر مجبور ہو گئے اس لیے اس لشکر کا نام ”پتوں والا لشکر“ رکھا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مسند سے ہمارے سامنے ایک سمندری مخلوق آئی، ہم اس وقت ساحل پر موجود تھے اسے ”عنز“ کہا جاتا تھا ہم پندرہ دن تک اس کا گوشت کھاتے رہے، ہم نے اس کے تیل کے ساتھ روٹی کھائی اس کی چربی کو جسم پر ملا یہاں تک کہ ہم موٹے تازے ہو گئے۔

پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا پھر انہوں نے سب سے طویل ترین شخص اور لشکر کے سب سے اونچے اونٹ کا جائزہ لیا پھر اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس اونٹ پر سوار ہو اور اس پسلی کے نیچے سے گزرے تو اس شخص نے ایسا ہی کیا وہ اس کے نیچے سے گزر گیا، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں!

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ: وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ مَعَهُ جِرَابٌ فِيهِ تَمْرٌ، فَكَانَ يُعْطِينَا مِنْهُ قَبْضَةً قَبْضَةً، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى تَمْرَةٍ، فَلَمَّا فَنِي وَجَدْنَا فَقَدَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ. (متفق عليه)

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”ہمارے درمیان ایک شخص تھا جس کے پاس بوری تھی جس میں کھجوریں موجود تھیں وہ اس میں سے ایک ایک مٹھی کھجوریں ہمیں دیا کرتا تھا، پھر نوبت ایک کھجور تک آ گئی، جب وہ بھی ختم ہو گئی، تو ہمیں اس کی غیر موجودگی کا شدت سے احساس ہوا۔“

۱۲۸۰ - قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (ابضا)

✽ ✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان ایک شخص موجود تھا، جب بھوک شدید ہو گئی تو اس نے تین اونٹ ذبح کر لیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے، پھر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَابِي: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ جَيْشِ الْخَبَطِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ قَالَ لِي أَبِي: انْحَرُ. قُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ أَصَابَهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ فَقَالَ لِي أَبِي: انْحَرُ. قُلْتُ: نَحَرْتُ. ثُمَّ أَصَابَهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ فَقَالَ لِي:

انْحَرُ . فَقُلْتُ : نَحَرْتُ . ثُمَّ قَالَ أَبِي : انْحَرُ . قُلْتُ : نَهَيْتُ . (اخرجه البخارى فى المغازى)

\*\*\* قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: میں اس لشکر میں موجود تھا، جسے پتوں والا لشکر کا نام دیا گیا، لوگوں کو بھوک لاحق ہوگئی تو میرے والد نے مجھ سے کہا: تم قربان کرو میں نے جواب دیا: میں قربان کر لیتا ہوں، پھر لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو میرے والد نے مجھے فرمایا: تم قربان کرو! میں نے جواب دیا: میں قربان کر دیتا ہوں، پھر لوگوں کو بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو میرے والد نے مجھے کہا: تم قربان کرو تو میں نے کہا: میں قربان کر لیتا ہوں، پھر میرے والد نے مجھ سے کہا: تم قربان کرو تو میں نے جواب دیا: مجھے (لشکر کے امیر کی طرف سے) اس سے منع کر دیا گیا ہے

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُشِيرُ إِلَى أُذُنَيْهِ يَقُولُ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيْ هَاتَيْنِ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ . (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنے ان دو کانوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بے شک کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔“

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو كُمْ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ - قَالَ - فَأَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ - قَالَ - فَصَلَّاهَا مُعَاذٌ مَعَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّ قَوْمَهُ فَافْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِمَّنْ خَلْفَهُ فَصَلَّى وَحْدَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ: نَافَقَتْ . فَقَالَ: لَا وَلَكِنِّي أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَخْرَجْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّاهَا مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا فَافْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَهْلُ نَوَاضِحٍ، نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ: أَفَتَانَ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ أَفَتَانَ أَنْتَ؟ أَقْرَأُ سُورَةَ كَذَا وَسُورَةَ كَذَا . وَعَدَدَ السُّورَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ب (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ) (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) . قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرُو بْنِ دِينَارٍ: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَأُ ب (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ) . فَقَالَ عَمْرُو: هُوَ هَذَا، أَوْ نَحْوَهُ هَذَا . (أيضاً)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے

تھے پھر وہ (اپنے محلے) واپس تشریف لے جاتے تھے اور اپنی قوم کو یہ نماز پڑھایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی پھر وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنی قوم کو نماز پڑھانا شروع کی تو سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی ان کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک صاحب پیچھے بٹے انہوں نے تنہا نماز ادا کی اور چلے گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا: تم منافق ہو گئے ہو تو وہ بولا: جی نہیں! میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جا کر آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤں گا پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! گزشتہ رات آپ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں یہ نماز ادا کی پھر وہ واپس آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی اور سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کر دی جب میں نے یہ دیکھا تو میں پیچھے ہٹ گیا پھر میں نے اکیلے نماز ادا کر لی ہم اونٹ پالنے والے لوگ ہیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے کام کاج کرنا ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم فلاں اور فلاں سورت کی تلاوت کیا کرو! پھر آپ ﷺ نے ان سورتوں کی گنتی کروائی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ابو زبیر نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الیل، سورۃ البروج، سورۃ الشمس اور سورۃ طارق کی تلاوت کیا کرو۔“

سفیان کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے کہا: ابو زبیر نے تو یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا۔

”تم سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الیل، سورۃ الشمس، سورۃ الطارق اور سورۃ البروج کی تلاوت کیا کرو۔“

تو عمرو بن دینار نے کہا: یہ الفاظ یہی ہیں یا اس کی مانند ہیں۔

۱۲۸۴ - أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدَّبِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ قَالَ

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ: بِشْرُ بْنُ

مُوسَى الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِنِ سَلُولَ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ الْ - قَالَ

- فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. (ایضاً)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن ابی بن سلول (کی میت) کے پاس تشریف

لائے اس وقت جب اسے قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے باہر نکالا گیا اور اس کی میت کو آپ ﷺ کے

گھٹنوں پر رکھا گیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیص اسے پہنوائی اور اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ: مُوسَى بْنُ أَبِي عَيْسَى قَالَ فَقَالَ لَهُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي - وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ - الْبِسَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الْقَمِيصَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ . (اخرجه ابن بشكول في غوامض الاسماء المبهمة)

❖❖ ابو ہارون کہتے ہیں: عبد اللہ بن اُبی کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دو قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اس نے عرض کی تھی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ قمیص اسے پہنا دیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے ساتھ مس ہو رہی ہے۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أُقْتَلَ أَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ . قَالَ: فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ . (متفق عليه)

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کرتے ہوئے مارا جاتا ہوں تو میں کہاں جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں ایک طرف رکھیں اور پھر جنگ میں حصہ لیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ إِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ . فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّحِبُّ أَنْ أُقْتَلَ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَنْذِنْ لِي . قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ، فَأَتَى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَعْبًا فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ طَلَبَ مِنَّا صَدَقَةً وَقَدْ عَنَانَا، وَقَدْ جُنْتُ أَسْتَقْرِضُكَ . فَقَالَ: إِيهَا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ . فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكَرَهُ أَنْ نَتْرُكَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى آيِ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ . فَقَالَ: ارْهَنُونِي . قَالَ: آيُ شَيْءٍ ارْهَنُكَ . قَالَ: ارْهَنُونِي أَبْنَائِكُمْ؟ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: يُسِبُّ ابْنُ أَحَدِنَا يُقَالُ لَهُ رَهِينَةٌ وَسَقَيْنَ مِنْ تَمْرٍ . قَالَ: فَنِسَائِكُمْ . قَالُوا: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ فَنَرَهَنُكَ نِسَائِنَا وَلَكِنْ نَرَهَنُكَ اللَّامَةَ . قَالَ: نَعَمْ . فَوَاعَدَهُ أَنْ يَجِيءَ بِهِ قَالَ: وَكَانُوا أَرْبَعَةَ سَمِي عَمْرُو اثْنَيْنِ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَبَا نَائِلَةَ فَاتَوَهُ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ يَنْفُحُ مِنْهُ رِيحَ الطَّيِّبِ . فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا كَاللَّيْلَةِ رِيحًا طَيِّبَةً فَقَالَ: عِنْدِي فَلَانَةٌ أَعَطَّرُ الْعَرَبَ . فَقَالَ مُحَمَّدٌ: ائْذِنْ لِي أَنْ أَشُمَّ . قَالَ: شُمَّ . ثُمَّ قَالَ: ائْذِنْ لِي فِي أَنْ أَعُودَ . قَالَ: فَعَادَ فَتَشَبَّتْ بِرَأْسِهِ وَقَالَ: اضْرِبُوهُ . فَضْرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ . (ايضا)

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کون شخص کعب بن الاشرف سے میری جان چھڑائے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتا ہے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کریں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے عرض کی: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

کعب بن الاشرف کے پاس آئے اور بولے: یہ صاحب (یعنی نبی اکرم ﷺ) ہم سے صدقہ بھی طلب کر رہے ہیں، انہوں نے تو ہمیں مشقت کا شکار کر دیا ہے، میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں، تاکہ تم سے کچھ قرضہ حاصل کروں، تو کعب بولا: اللہ کی قسم! تم ضرور ان سے اکتا جاؤ گے، تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: ہم ان کی پیروی کر چکے ہیں اور ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم انہیں چھوڑ دیں ابھی، ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں، آگے چل کر ان کی کیا صورتحال ہوتی ہے۔ کعب نے کہا: تم میرے پاس کوئی چیز رہن کے طور پر رکھو! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کون سی چیز تمہارے پاس رہن کے طور پر رکھواؤں۔ کعب نے کہا: تم اپنے بیٹوں کو میرے پاس رہن رکھو! تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کوئی شخص ہم میں سے کسی کے بچے کو گالی دیتے ہوئے کہے گا کھجور کے دو سبق کے عوض میں اسے رہن رکھوادیا گیا تھا۔ کعب نے کہا: پھر اپنی عورتوں کو (رہن رکھوادو) تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم عرب کے خوبصورت ترین آدمی ہو، تو کیا ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس رہن رکھوادیں؟ البتہ ہم اپنا اسلحہ (زرہیں) تمہارے پاس رہن رکھوادیتے ہیں۔ کعب بولا: ٹھیک ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس آئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ چار افراد تھے جن میں سے دو کے نام عمرو نے بیان کیے ہیں ایک حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے حضرت ابونا نملہ رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ چار حضرات کعب بن اشرف کے پاس آئے وہ اس وقت چادر اوڑھے ہوئے تھا، جس میں سے پاکیزہ خوشبو پھوٹ رہی تھی ان حضرات نے کہا: ہم نے آج جیسی پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ وہ بولا: میری بیوی فلاں عورت ہے، جو عرب کی سب سے معطر عورت ہے، تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھے اجازت دو کہ میں اس خوشبو سونگھ لوں، تو اس نے کہا: تم سونگھ لو! پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھے دوبارہ اجازت دو کہ میں دوبارہ اسے سونگھوں۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دوبارہ اس کے قریب ہوئے، تو انہوں نے اس کا سر پکڑ لیا اور بولے: اس کو مارو! ان حضرات نے اسے مارا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَيْشِيُّ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ كَذَا فِي كِتَابِي الْعَيْشِيُّ وَفِي أُصُولِ عِنْدِي الْعَبْسِيُّ وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لَا سَمْعَ صَوْتًا أَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الدَّمِ. قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَبُو نَائِلَةَ أَحْيَى، لَوْ وَجَدَنِي نَائِمًا مَا أَيْقَظَنِي، فَإِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَأَجَابَهَا، وَسَمَّى الَّذِينَ اتَّوَّهُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَبُو نَائِلَةَ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاذٍ.

(ایضاً)

✽✽ عکرمہ نامی راوی نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کعب بن اشرف کی بیوی نے اسے کہا: میں نے ایک ایسی آواز سنی ہے، جس میں سے مجھے خون کی بو محسوس ہو رہی ہے، تو کعب بن اشرف بولا: یہ تو ابونا نملہ ہے، جو میرا بھائی ہے، اگر وہ مجھے سویا ہوا پاتا تو مجھے بیدار نہ کرتا اور معزز آدمی کو زخمی کرنے کے لیے بھی بلا یا جائے، تو وہ ضرور جاتا ہے۔

راوی نے ان حضرات کے نام بیان کیے ہیں جو یہ ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابونا نملہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا. قَالَ: نَعَمْ. (ايضا) \* \* \* سفیان کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ فرمایا تھا: جو مسجد میں اپنے تیر لے کر گزر رہا تھا کہ تم اسے دھار کی طرف سے پکڑ کر رکھو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: فِينَا نَزَلَتْ بِنِي حَارِثَةَ وَبِنِي سَلَمَةَ (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا) وَمَا أَحَبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) (متفق عليه)

\* \* \* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت ہمارے بارے میں یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

”جب تم میں سے دو گروہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بزدلی دکھائیں۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے یہ آیت نازل نہ ہوئی ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کا ولی (حامی و مددگار) ہے۔“

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ. (ايضا) \* \* \* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ لَنَا فِيهِ سَمِعْتُ جَابِرًا إِلَّا هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ، يَعْنِي لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْمُخَابَرَةَ، فَلَا أَدْرِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَابِرٍ فِيهِمَا أَحَدٌ أَمْ لَا؟ وَأَمَّا حَدِيثُ الْأَسْهُمِ فَإِنِّي أَنَا قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ جَابِرًا؟ عَلَى مَا حَدَّثْتَكُمْ. (اخرجه مسلم في البيوع) \* \* \* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مخابرة“ سے منع کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو بھی روایت سنی اس میں انہوں نے یہی کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے البتہ ان دو روایات کا حکم مختلف ہے۔ یعنی گھوڑوں کے گوشت والی روایت اور مخابرة والی روایت، مجھے نہیں معلوم کہ آیا ان دونوں روایات میں عمرو بن دینار اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی اور راوی ہے یا نہیں؟ جہاں تک تیروں والی روایت کا تعلق ہے تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ (انہوں



نے جواب دیا: اسی طرح جس طرح میں تمہیں یہ حدیث سنا رہا ہوں۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّ طَارِقًا كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَضَى بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اخرجه ابن ابى شيبه فى البيوع)

\*\*\* سلیمان بن سیار بیان کرتے ہیں: طارق نامی صاحب مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کی بنیاد پر ”عمری“ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ وارث کو ملے گی۔

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عزل کر لیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا (لیکن ہمیں اس عمل سے منع نہیں کیا گیا)۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخِي نَبِيِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا قِضَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَعَرْتُ أَنَّ تِلْكَ الْجَارِيَةَ حَمَلَتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. (اخرجه مسلم فى النكاح)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میری ایک کنیز ہے میں اس سے عزل کر لیتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عمل اس چیز کو واپس نہیں کر سکتا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا کچھ عرصے کے بعد وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے یہ پتہ چلا ہے وہ کنیز حاملہ ہو گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَسْعَتَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعُوذُ بِوَجْهِكَ. (أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعُوذُ بِوَجْهِكَ. (أَوْ يَلْبَسُكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ.

(اخرجه البخارى فى التفسير)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:  
”تم فرما دو! وہ اس بات پر قادر ہے تم پر تمہارے اوپر کی طرف سے عذاب بھیج دے۔“  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”یا تمہارے نیچے سے (عذاب بھیج دے)“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

”میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”یا وہ تمہیں مختلف کرو ہوں میں تقسیم کر دے اور تم ایک دوسرے کے خلاف لڑنے لگو۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں آسان ہیں (یہاں روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے)

۱۲۹۷م - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحَوْمِ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ .

(اخرجه البخاری فی الحج)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم قربانی کے جانور کا گوشت مدینہ

منورہ پہنچنے تک زادراہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ يَقُولُ: قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مِثَلَ بِهِ،

فَارَدْتُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، وَأُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ وَيَنْهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَرَفَعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَبْكُوا - أَوْ فَلِمَ تَبْكِي - فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تَطْلُهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ .

(متفق علیہ)

✽ ✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوة احد کے موقع پر میرے والد شہید ہو گئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا ان کی میت کی بے حرمتی کی گئی تھی میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے کا

ارادہ کیا تو میری قوم کے افراد نے مجھے منع کر دیا میں ان کے منہ سے کپڑا اٹھانا چاہ رہا تھا لیکن میری قوم کے افراد مجھے منع کر رہے

تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں وہاں سے اٹھایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاتون کے رونے کی آواز سنی تو دریافت

کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: عمرو کی صاحبزادی ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمرو کی بہن ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تم لوگ نہ روؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم کیوں رو رہی ہو؟ فرشتوں نے اس کے اٹھائے جانے تک مسلسل اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیا ہوا تھا۔

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ يَشْكُ أَبَدًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس روایت کے راوی محمد بن منکدر کو اس کے الفاظ کے بارے میں شک ہے۔

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: مَنْ آتَى امْرَأَتَهُ الْفِي قُبُلِهَا مِنْ دُبْرِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) (متفق عليه)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی یہ کہا کرتے تھے: جو شخص عورت کی پچھلی طرف سے اس کی اگلی شرمگاہ کی طرف صحبت کرتا ہے تو اس کے ہاں بھیگا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”تمہاری عورتیں تمہارا کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ۔“

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا وَهُوَ جُنُبٌ. (ابن ابي عمير)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (غسل کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ بھر کر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈال لیتے تھے۔

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الرَّبِيعِ السُّلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ أَعْلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحْيَا أَبَاكَ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ. قَالَ: أَحْيَا فَأُقْتَلُ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: إِنِّي قَدْ قَضَيْتُ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

”اے جابر! کیا تمہیں پتہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم آرزو کرو تو اس نے عرض کی: مجھے زندہ کیا جائے اور ایک مرتبہ پھر تیری راہ میں قتل کر دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ فیصلہ دے دیا ہے (کہ دنیا سے آنے والے لوگ) واپس نہیں جائیں گے۔“

۱۳۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَشَّتْ لَهُ صَوْرًا لَهَا وَالصُّورُ النَّخْلَاتُ الْمُجْتَمِعَاتُ وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَآكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ، فَقَامَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَى بِعَلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْعَصْرِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَأَيْنَ شَاتِكُمُ الْوَالِدُ؟ فَأَتَيْتُ بِهَا فَحَلَبَهَا وَجَعَلَ لَنَا مِنْهُ لَبًا فَأَكَلَ مِنْهُ وَآكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، ثُمَّ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَتَى بِجَفْنَتَيْنِ فَجَعَلْتُ أَحَدَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ مِنْ خَلْفِهِ، فَأَكَلَ وَآكَلْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(ایضاً)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے پاس تشریف لائے اس خاتون نے مختلف قسم کی کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری بھی ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھایا پھر جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کی پھر اس بکری کا باقی رہ جانے والا گوشت لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرنو وضو نہیں کیا پھر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے، جس کے گھر بچہ ہونے والا ہے تو اس بکری کو لایا گیا۔ انہوں نے اس کا دودھ دوہ لیا۔ انہوں نے اس کا دودھ ہمیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش کیا ہم نے بھی اسے پی لیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو وہاں دو برتن لائے گئے ان میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے رکھ دیا گیا اور دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں تناول کیا ہم نے بھی تناول کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ عَادَ إِلَى الْحَجْرِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا فَقَالَ: نَبِّدْ بِمَا بَدَا لِلَّهِ بِهِ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ).

(اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کا طواف کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس واپس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہم اس سے آغاز کریں گے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا تَصَوَّبْتُ قَدَمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى جَاَزَ الْوَادِي .

(اخرجه النسائي في المناسك)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے مبارک قدم وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ ﷺ دوڑنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس (نشیبی حصے) کو پار کر لیا۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَقَدِمَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ فَأَشْرَكَهُ فِي بَدَنِهِ بِالثُّلُثِ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا وَسِتِّينَ بَدَنَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَأَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبِضْعَةٍ فَطَبَخَتْ، فَكَأَلَا مِنَ اللَّحْمِ، وَحَسِيًّا مِنَ الْمَرِقِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَأَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُولُونَ: وَحَسَوًا . (اخرجه ابن ماجه مختصرا في الاضاحي)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک سواونٹوں کی قربانی دی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں قربانی کے ایک تہائی حصے میں شریک کر لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے 66 اونٹ خود نحر کیے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ باقی 34 اونٹ قربان کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہر اونٹ کا کچھ حصہ لے کر اسے پکایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ گوشت کھایا اور شور بہ پیا۔

سفیان کہتے ہیں: اہل عرب اس لفظ کا تلفظ یوں کرتے ہیں: وَحَسَوًا۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ .

(اخرجه مسلم في البيوع)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”شہری شخص دیہاتی کے لیے سودانہ کرے تم لوگوں کو چھوڑ دو! اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کر دے گا۔“

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجَعْرَانَةِ، وَالتَّبْرِ فِي حَجْرٍ بِلَالٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اْعِدْ فَإِنَّكَ لَمْ تَعِدْ . قَالَ: وَيْحَكَ، فَمَنْ يَعِدُ إِذَا لَمْ اْعِدْ؟ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُ فَإِنَّ هَذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ - أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ - يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بھرانہ“ کے مقام پر غزوہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا، کچھ ٹکڑے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گود میں تھے اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل سے کام لیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل سے کام نہیں لے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا استیانس ہو اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا، تو پھر کون عدل سے کام لے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ اس کے کچھ ساتھی ایسے بھی ہیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے) جو قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے خلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے، جس طرح تیرنشانے سے پار ہو جاتا ہے۔

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعُهَا حَتَّى يَعْضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْكُوفِيُّونَ يَأْتُونَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَسْأَلُونَهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَيَقُولُونَ: حَدَّثَنَا بِهِ عَنْكَ ابْنُ أَبِي كَيْلَى - (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کی زمین ہو یا کھجوروں کا باغ ہو وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اپنے شراکت دار کو اس کی پیشکش نہ کر دے۔“

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اہل کوفہ زبیر نامی راوی کے پاس آئے اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: اور یہ کہا: ابن ابویلیلی نے آپ کے حوالے سے یہ روایت ہمیں سنائی ہے۔

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُفُّوا صِلْبَانَكُمْ عِنْدَ فَحْمَةِ الْعِشَاءِ، وَإِيَّاكُمْ وَالسَّمْرَ بَعْدَ هَدَاةِ الرَّجُلِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَبِئُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، وَاكْفَيْءُوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ - (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”شام ہو جانے کے بعد اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک لیا کرو اور آدمی کے آرام سے لیٹ جانے کے بعد بات چیت نہ کی جائے، کیونکہ تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسے پھیلا دیتا ہے؟ تم لوگ (سوتے وقت) دروازے بند کر لیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، برتن اونڈھے کر دیا کرو اور مشکیزے کے منہ کو بند کر دیا کرو۔“

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ اِنْسٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا طَيْرٌ، وَلَا وَحْشٌ وَلَا سَبُعٌ وَلَا دَابَّةٌ، وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ. (اخرجه مسلم في المساقاة)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو مسلمان کوئی چیز بوتا ہے اور اس (پیداوار میں سے) کوئی انسان یا جن یا پرندہ یا وحشی جانور یا درندہ یا چوپایہ یا جو بھی ”چیز کچھ کھا لیتے ہیں تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار ہوتی ہے۔“

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمْ نَبِيعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ. (اخرجه مسلم في الامارة)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی، ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقِيَامِ، وَأَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ، وَأَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ أَوْ مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَنْ ظَهْرٍ غَنِيٍّ. (اخرجه مسلم في صلوة المسافرين)

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو اور سب سے افضل جہاد وہ ہے جس میں خون بہا دیا جائے اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو غریب شخص کو شش سے کرے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کہ جو صدقہ دیا جائے تو اس کے بعد آدمی خوشحال رہے۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ وَجَدَ رَجُلًا مِمَّنْ يُقَالُ لَهُ الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ مُخْتَبِنًا تَحْتَ اِبْطِ بَعِيرِهِ. (اخرجه الموصلي في المسند)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک شخص کو جس کا نام جد بن قیس، اسے اپنے اونٹ کی بغل کے نیچے چھپے ہوئے پایا۔

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسُئِلَ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ: مَا كَانَ بَارِضِنَا يَوْمَئِذٍ ثَوْمٌ إِنَّمَا الَّذِي نَهَى عَنْهُ الْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: ہمارے علاقے میں لہسن نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندے سے منع کیا ہے۔

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ بِشَيْءٍ .

قال سُفْيَانُ: لَا أَحْفَظُهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ وَضَعَهَا وَلَا أَحْفَظُ كَمَ ذَلِكَ الْوَضْعُ . (اخرجه مسلم في المساقاة)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرتی آفت لاحق ہونے کی صورت میں کچھ ادا کی معاف کرنے کا ذکر کیا۔

سُفْيَانُ کہتے ہیں: مجھے صرف یہی یاد ہے، راوی نے اس میں کچھ چیز معاف کرنے کا ذکر کیا ہے مجھے یہ یاد نہیں ہے، کتنا حصہ معاف کرنا چاہئے۔

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ . (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ . (اخرجه مسلم في البيوع)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے حساب سے سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . (ايضا)

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَدِّلُ لَهُ فِي سِقَاءٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا فَتَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ . (اخرجه مسلم في الاشربة)

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی، اگر مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے برتن میں تیار کی جاتی تھی۔

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ: اعْلَفْهُ النَّاصِحَ . (اخرجه الموصلي في المسند)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپنے لگانے والے کی آمدن کے بارے میں فرمایا ہے: تم اس سے اپنے اونٹ کو چارا کھلا دو۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَدْرَكَنِي وَأَنَا عَلَى نَاصِحٍ لَنَا كَأَنَّهُ يَقُولُ بَطِيءٌ فَقُلْتُ: وَالْهَفْ أُمَاهُ مَا يَزَالُ لَنَا نَاصِحٌ



سُوءٍ فَخَرَّشَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ أَوْ مِحْجِنٍ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَمَا يَكَادُ يَنْفُذُ مَعَهُ شَيْءٌ.

(متفق علیہ)

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت اپنے اونٹ پر سوار تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ بیان کرنا چاہ رہے تھے کہ وہ اونٹ ست روی سے چل رہا تھا میں نے کہا: اس کی ماں روئے یہ ہمیشہ سے برا اونٹ رہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں موجود چھڑی کے ذریعے اسے مارا تو میں نے اس اونٹ کو دیکھا کہ کوئی اور سواری اس سے آگے نہیں نکل سکتی تھی۔

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ

فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَ يُحَدِّثُ أَحَدُكُمْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ؟

(اخرجه مسلم في الرؤيا)

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میری گردن اڑا دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان آدمی کے ساتھ (خواب میں) جو مذاق کرتا ہے آدمی کسی کو وہ نہ بتائے۔

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ: قَضَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِي. (اخرجه الموصلي في المسند)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ادا ایگی کر دی اور آپ ﷺ نے مجھے زیادہ

ادا ایگی کی۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أُذِنَ

فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الْحَجَّ فَاُمْتَلَاتِ الْمَدِينَةَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَانِ الْحَجِّ وَفِي حِينِ الْحَجِّ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ مِنْهَا فَاهَلَّ النَّاسُ مَعَهُ.

(اخرجه مسلم في الحج)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ اس سال حج کے لیے

تشریف لے جا رہے ہیں تو مدینہ منورہ لوگوں سے بھر گیا۔ نبی اکرم ﷺ حج کے مخصوص موقع پر روانہ ہوئے جب آپ ﷺ

”بیداء“ کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے وہاں سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع

کیا۔

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ صَائِمًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِكِرَاعِ الْغَمِيمِ رَفَعَ إِنْاءً

فَوَضَعَهُ عَلَى كَفِّهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى أَدْرَكَهُ مَنْ خَلْفَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلَيْكَ الْعَصَا.

(اخرجه مسلم في الصيام)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ ﷺ ”کراع عمیم“ کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک برتن بلند کیا آپ ﷺ نے اسے ہتھیلی پر رکھا آپ ﷺ اس وقت اپنی سواری پر سوار تھے آپ ﷺ نے اپنے سے آگے والے افراد کو روک لیا یہاں تک کہ پیچھے والے لوگ بھی آپ ﷺ تک آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں سے پی لیا لوگ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہے تھے اس کے بعد آپ ﷺ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ نافرمان ہیں۔

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا، فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا أَوْ أَعْمَرَهُ فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيْرَاتِ. (اخرجه البخارى فى الهبة)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ رقبی کے طور پر کچھ نہ دو اور عمری کے طور پر کوئی چیز نہ دو جو شخص رقبی یا عمری کے طور پر کوئی چیز دیتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔“

۱۳۲۸- حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ، فَقَوْمُوا فَصَلُّوا عَلَى أَصْحَمَةَ. (اخرجه البخارى فى الجنائز)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نجاشی کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج ایک نیک آدمی فوت ہو گیا ہے تم لوگ اٹھو اور ”اصحمة“ کی نماز جنازہ ادا کرو۔

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابِرَةِ، وَأَنَّ لَا يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَأَنَّ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالْدَيْنَارِ أَوْ الدِّرْهَمِ إِلَّا أَنَّهُ رَخِصَ فِي الْعَرَايَا، وَالْمُخَابِرَةُ: كَرَى الْأَرْضِ عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: بَيْعُ السَّنْبِلِ بِالْحِنْطَةِ، وَالْمُزَابِنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابره سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ کھجور کے پک کر تیار ہونے سے پہلے اسے فروخت کیا جائے اور یہ کہ اسے صرف دینار یا درہم کے عوض میں فروخت کیا جائے البتہ آپ ﷺ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

مخا برہ سے مراد یہ ہے کہ زمین کو ایک تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض میں کرایہ پر دیا جائے محافلہ سے مراد یہ ہے کہ گندم کے کھیت میں موجود بالین کو فروخت کر دیا جائے مزانہ سے مراد یہ ہے کھجور کے عوض میں درخت پر لگی ہوئی کھجور کو فروخت کر دیا جائے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا صَنَعْتُ الَّذِي صَنَعْتُ. قَالَ: وَأَمْرَ أَصْحَابِهِ أَنْ يَحِلُّوا، فَقَالُوا: حِلُّ مَاذَا؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّ الْحِلِّ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ذوالحجہ کی چار تاریخ کی صبح مکہ آگئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا وہ پہلے آجاتا تو میں وہ طرز عمل اختیار نہ کرتا جو میں نے اختیار کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں لوگوں نے عرض کی: کس حد تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مکمل طور پر احرام کھول دو۔ عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: زَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَدَكٍ، فَكَتَبَ أَهْلُ فَدَكٍ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ سَلُوا مُحَمَّدًا عَنْ ذَلِكَ، فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالْجَلْدِ فَخُذُوهُ عَنْهُ، وَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالرَّجْمِ فَلَا تَأْخُذُوهُ عَنْهُ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: أَرْسَلُوا إِلَيَّ أَعْلَمَ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ. فَجَاءَ وَابِرَجُلٍ أَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ صُورِيَا، وَآخَرَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمَا أَعْلَمَ مَنْ قَبْلِكُمَا؟ فَقَالَا: قَدْ نَحَانَا قَوْمُنَا لِذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا: أَلَيْسَ عِنْدَكُمَا التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَا: بَلَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَنْشُدْكُمْ بِالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ، وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْعَمَامَ، وَأَنْجَاكُمْ مِنَ الْفِرْعَوْنَ، وَأَنْزَلَ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ مِنْ شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا نَشَدْتُ بِمِثْلِهِ قَطُّ، ثُمَّ قَالَا: نَجِدُ تَرْدَادَ النَّظَرِ زِنِيَّةً وَالْإِعْتِنَاقَ زِنِيَّةً، وَالْقَبْلَ زِنِيَّةً، فَإِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ كَمَا يَدْخُلُ الْمَيْلُ فِي الْمَكْحَلَةِ فَقَدْ وَجَبَ الرَّجْمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ ذَاكَ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَزَلَّتْ (فَإِنْ جَاءَ وَكَفَّاحُكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرَضَ عَنْهُمْ وَإِنْ تَعَرَّضَ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) الْآيَةَ. (ايضا)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فدک کے رہنے والے ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا، تو فدک کے رہنے والے لوگوں نے مدینہ منورہ میں رہنے والے کچھ یہودیوں کو خط لکھا کہ تم لوگ حضرت محمد ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرو اگر وہ تمہیں کوڑے مارنے کا حکم دیں تو تم اسے حاصل کر لینا اور اگر تمہیں سنگسار کرنے کا حکم دیں تو تم اسے اختیار نہ کرنا ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے میں سے دو زیادہ علم رکھنے والے افراد

کو میرے پاس بھجواؤ، تو وہ لوگ ایک کانے شخص کو لے کر آئے جس کا نام ”صوریا“ تھا اور ایک اور شخص کو لے کر آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: تم دونوں زیادہ علم رکھنے والے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: ہماری قوم نے اسی لیے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس تورات میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو چیر دیا تھا اور جس نے بادلوں کے ذریعے تم پر سایہ کیا تھا اور تمہیں فرعون کے ساتھیوں سے نجات عطا کی تھی جس نے بنی اسرائیل پر من و سلوئی نازل کیا تھا سنگسار کرنے کے بارے میں تم تورات میں کیا پاتے ہو تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مجھے اس کی مانند قسم کبھی نہیں دی گئی پھر ان دونوں نے جواب دیا: دوسری مرتبہ ڈالنا بھی زنا ہے، گلے لگانا بھی زنا ہے، بوسہ لینا بھی زنا ہے اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں کہ انہوں نے کسی شخص کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے یوں کہ جس طرح سلائی، سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے، تو سنگسار کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

پھر آپ ﷺ کے حکم کے تحت اس شخص کو سنگسار کر دیا گیا، تو یہ آیت نازل ہوئی:

”اگر وہ تمہارے پاس آئیں، تو تم ان کے درمیان فیصلہ دو، یا تم ان سے اعراض کرو، اگر تم ان سے اعراض کرتے ہو، تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم ان کے درمیان فیصلہ دیتے ہو، تو انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ دو۔“

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (سَمَاعُونَ لِلْكَذِبِ) يَهُودُ الْمَدِينَةِ (سَمَاعُونَ لِقَوْمِ الْآخِرِينَ) أَهْلُ فَدَكٍ (لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ) أَهْلُ فَدَكٍ (يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا) الْجَلْدُ (فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُوْتُوهُ فَاحْذَرُوا) الرَّجْمُ - (ابيضاً)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”جھوٹ کو غور سے سننے والے۔“

اس سے مراد مدینہ منورہ کے یہودی ہیں۔

”دوسری قوم کے افراد کی باتیں غور سے سننے والے۔“

اس سے مراد اہل فدک ہیں۔

”وہ تمہارے پاس اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک وہ کلمات کو ان کے مخصوص مقام سے تحریف نہیں کر دیتے۔“

تو اس سے مراد اہل فدک ہیں جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر وہ کوڑے لگانے کا حکم دیں، تو اسے ان کی بات مان لینی چاہئے اور اگر یہ نہ دیں، تو پھر سنگسار کرنے سے بچنا۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُنِي الْبَارِحَةَ كَأَنَّ رَجُلًا الْقَمِينِي كُنْتَلَةَ تَمْرٍ فَعَجَمْتُهَا

فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً فَأَذْتَنِي فَلَفَظْتُهَا، ثُمَّ أَلْقَمَنِي كُتْلَةً فَمِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ أُخْرِي فَمِثْلُ ذَلِكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعِنِي أَعْبُرْهَا. قَالَ: أَعْبُرْهَا. قَالَ: هُوَ الْجَيْشُ الَّذِي بَعَثَ يُسَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَيَغْنِمُهُمْ ثُمَّ يَلْقَوْنَ رَجُلًا فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدْعُونَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ آخَرَ فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدْعُونَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ آخَرَ فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدْعُونَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ قَالَ الْمَلِكُ يَا أَبَا بَكْرٍ.

(اخرجه الدارمی فی الرؤیا)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے میرے منہ میں کھجور کا ٹکڑا ڈالا ہے میں نے اسے چبایا تو مجھے اس میں گٹھلی بھی ملی جس نے مجھے تکلیف دی تو میں نے اسے پھینک دیا پھر اس نے میرے منہ میں ایک اور کھجور ڈالی تو پھر ایسا ہی ہوا پھر اس نے ایک اور ڈالی پھر ایسا ہی ہوا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو تو انہوں نے عرض کی: اس سے مراد وہ لشکر ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے سلامتی بھی عطا کی اور مالِ غنیمت بھی عطا کیا تھا پھر لوگوں کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی تو اس شخص نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کا واسطہ دیا تو ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا پھر ان کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی تو اس شخص نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کا واسطہ دیا تو ان لوگوں نے اسے بھی چھوڑ دیا پھر ان کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی تو اس نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے اسے بھی چھوڑ دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! فرشتے نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنْزِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطْرُقَ النِّسَاءَ لَيْلًا، ثُمَّ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدَ. (متفق عليه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم (طویل سفر سے واپس آتے ہوئے) رات کے وقت اپنے گھر جاؤ (راوی کہتے ہیں:) لیکن اس کے بعد ہم نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنْزِيَّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَتْلِ قَتْلَى أَحَدٍ أَنْ يَرُدُّوا إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَمَنْ نُقِلَ مِنْهُمْ. (اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ انہیں اسی جگہ واپس لایا جائے جہاں انہیں شہید کیا گیا تھا حالانکہ ان میں سے کچھ افراد کو وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَكَلْتُمْ هَذِهِ الْخَضِرَةَ فَلَا تُجَالِسُونَا فِي الْمَجْلِسِ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ النَّاسُ. (ايضا)

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تم اس سبز چیز کو کھا لو تو ہماری محفل میں ہمارے ساتھ آ کر نہ بیٹھو کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہے۔“

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ - قَالَ وَكَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِيهِ - عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالُوا لِلرَّجُلِ: تَعَرَّفْ عَلَيْنَا. قَالَ: إِنَّمَا عَرِيفُكُمْ الْإِهْيَسُ الْإَلَيْسُ الْإِطْلَسُ الْمِكْدُ الْمَلْحَسُ، الَّذِي إِذَا قِيلَ لَهُ هَا انْتَهَسَ وَإِذَا قِيلَ لَهُ هَاتِ حَبَسَ.

\*\*\* امام شعبی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک صاحب سے کہا: آپ (حکمرانوں کے پاس) ہمارے نمائندے بن جائیں تو وہ صاحب بولے: تمہارا نمائندہ وہ شخص بنے گا جسے اپنی آمدن کی فکر ہوگی جو اپنے گھر کو نہیں چھوڑے گا اور جو چور ہوگا جو بخیل ہوگا اور جو اتالا لچی ہوگا کہ جو ملے اسے حاصل کر لے جس کی یہ حالت ہوگی کہ جب اسے کہا جائے یہ لو تو وہ دانتوں کے ذریعے نونج لے گا اور جب اسے کہا جائے لے کر آؤ تو وہ اس چیز کو روک لے گا (یعنی لے کر نہیں آئے گا)

## کِتَابُ أُصُولِ السُّنَّةِ

شرعی اصولوں (سے متعلق) مکتوب

(یہ امام حمیدی کا مکتوب ہے)

حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ قَالَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا أَنْ يُؤْمِنَ الرَّجُلُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، حُلُوهِ وَمُرِّهِ، وَأَنْ يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ، وَأَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ قِضَاءٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَلَا يَنْفَعُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا عَمَلٌ وَلَا قَوْلٌ إِلَّا بِنِيَّةٍ وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِيَّةٌ إِلَّا بِسُنَّةٍ وَالتَّرَحُّمُ عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ) فَلَنْ يُؤْمِنَ إِلَّا بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ أَوْ تَنَقَّصَهُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهُ فِي الْفِيءِ حَقٌّ. أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ اللَّهُ تَعَالَى الْفِيءَ فَقَالَ: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ) ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا) الْآيَةَ. فَمَنْ لَمْ يَقُلْ هَذَا لَهُمْ فَلَيْسَ مِمَّنْ جُعِلَ لَهُ الْفِيءُ. وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ مَخْلُوقٌ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ لَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ هَذَا. وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا تَقُلْ يَنْقُصُ، فَغَضِبَ وَقَالَ اسْكُتْ يَا صَبِيٌّ، بَلْ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ. وَالْإِقْرَارُ بِالرُّؤْيَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَمَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَالْحَدِيثُ مِثْلُ: (وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ) وَمِثْلُ: (وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ) وَمَا أَشْبَهَ هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ لَا نَزِيدُ فِيهِ وَلَا نَقِصُهُ نَقِصٌ عَلَى مَا وَقَفَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، وَنَقُولُ: الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى. وَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ مُعْطَلٌ جَهْمِيٌّ. وَأَنْ لَا نَقُولَ كَمَا قَالَتِ الْخَوَارِجُ: مَنْ أَصَابَ كَبِيرَةً فَقَدْ كَفَرَ. وَلَا تَكْفِيرَ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ، إِنَّمَا الْكُفْرُ فِي تَرْكِ الْخَمْسِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ. فَأَمَّا ثَلَاثٌ مِنْهَا فَلَا تُنَظَرُ تَارِكُهُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَلَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ لِأَنَّهُ لَا يُؤَخَّرُ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ وَقْتِهِ وَلَا يُجْزَأُ مِنْ قِضَائِهِ بَعْدَ تَفْرِيطِهِ فِيهِ عَامِدًا عَنْ وَقْتِهِ، فَأَمَّا الزَّكَاةُ فَمَتَى مَا آدَاهَا أَجْزَأَتْ عَنْهُ، وَكَانَ اثْمًا فِي الْحَبْسِ، وَأَمَّا الْحَجُّ فَمَنْ وَجَبَ

عَلَيْهِ وَوَجَدَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ، وَجَبَ عَلَيْهِ، وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي عَامِهِ ذَلِكَ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ مِنْهُ بَدُّ مَتَى آذَاهُ كَانَ مُؤَدِّيًّا، وَلَمْ يَكُنْ اِثْمًا فِي تَأْخِيرِهِ، إِذَا آذَاهُ كَمَا كَانَ اِثْمًا فِي الزَّكَاةِ لِأَنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ لِمُسْلِمِينَ مَسَاكِينَ حَبَسَهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِثْمًا حَتَّى وَصَلَ إِلَيْهِمْ، وَأَمَّا الْحَجُّ فَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ إِذَا آذَاهُ فَقَدْ آذَى، وَإِنْ هُوَ مَاتَ وَهُوَ وَاجِدٌ مُسْتَطِيعٌ وَلَمْ يَحُجَّ سَأَلَ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا أَنْ يَحُجَّ وَيَجِبُ لِأَهْلِهِ أَنْ يَحْجُوا عَنْهُ وَنَرَجُوا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مُؤَدِّيًّا عَنْهُ، كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضِيَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ .

تَمَّ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
وَذُرِّيَّتِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا .

✽✽ امام حمیدی بیان کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک سنت (شرعی اصول) یہ ہے کہ آدمی تقدیر پر ایمان رکھے خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو، میٹھی ہو یا کڑی ہو اور آدمی یہ بات جان لے کہ اسے جو صورتحال لاحق ہونی ہے وہ اسے لاحق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اور جو صورتحال اسے لاحق نہیں ہونی ہے وہ اسے کبھی لاحق نہیں ہو سکتی اور ہر کام اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہوتا ہے۔

ایمان قول اور عمل کے مجموعے کا نام ہے یہ زیادہ اور کم ہوتا ہے زبانی اقرار عمل کے بغیر فائدہ نہیں دے سکتا اور عمل اور قول نیت کے بغیر فائدہ نہیں دے سکتے۔ قول اور عمل نیت کے ساتھ اسی وقت ہوں گے جب یہ سنت کے مطابق ہوں۔

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب کے ساتھ عقیدت رکھی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان

بھائیوں کی مغفرت کر دے جو ایمان کے حوالے سے ہم سے سبقت لے جا چکے ہیں۔“

تو ہمیں صرف ان کے بارے میں دعائے مغفرت کا حکم دیا گیا ہے جو شخص انہیں برا کہتا ہے ان کی تنقیص کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے تو وہ سنت طریقے پر گامزن نہیں ہے اور ایسے شخص کو مال نے میں سے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

کئی راویوں نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مال نے کی تقسیم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جنہیں ان کے علاقے سے نکال دیا گیا۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے

بھائیوں کی مغفرت کر دے۔“

تو جو شخص ان حضرات کے بارے میں یہ الفاظ نہیں کہے گا: وہ یہ ان لوگوں میں شامل نہیں ہوگا جن کے لیے مال نے کو مقرر کیا گیا ہے۔



قرآن اللہ کا کلام ہے میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو شخص اسے مخلوق کہتا ہے وہ بدعتی ہے ہم نے کسی بھی (صحیح عقیدے والے عالم کو) یہ بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

(امام حمیدی کہتے ہیں:) میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایمان قول اور فعل کے مجموعے کا نام ہے یہ زیادہ اور کم ہوتا

ہے۔

ان کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! تم یہ نہ کہو کہ یہ کم ہوتا ہے تو سفیان غصے میں آگے اور بولے: اے بچے! تم چپ رہو! ہاں یہ کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے دیدار کا اقرار کیا جائے گا اور جو چیز قرآن اور حدیث نے بیان کی ہے اس کا اقرار کیا جائے گا

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہودی یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔“

اسی کی مانند یہ آیت بھی ہے:

”آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔“

اور اس کی مانند قرآن و حدیث کے جو بھی الفاظ یا احکام ہیں ہم ان میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے اور ہم ان کی وضاحت بھی

نہیں کریں گے۔ قرآن اور سنت نے جن معاملات میں وقوف کیا ہے ہم بھی اس میں وقوف کریں گے اور ہم یہ کہیں گے۔

”رحمان نے عرش پر استواء کیا ہے۔“

جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور گمان رکھتا ہے تو وہ معطل یا چہمی عقیدے کا مالک ہے۔

آدمی یہ بھی نہیں کہے گا جس طرح خارجی کہتے ہیں: جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے وہ کافر ہو جاتا ہے ہم کسی بھی گناہ کی

وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتے صرف پانچ چیزوں کو ترک کرنے کی صورت میں کفر لازم آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ

کے رسول ﷺ ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“

جہاں تک ان میں سے تین معاملات کا تعلق ہے تو جو شخص انہیں ترک کرتا ہو اسے مہلت نہیں دی جائے گی جو شخص کلمہ شہادت

نہیں پڑھتا جو نماز ادا نہیں کرتا اور جو روزے نہیں رکھتا کیونکہ ان میں سے کسی ایک کو بھی اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا نہیں

کیا جاسکتا اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ان کے مخصوص وقت میں انہیں ادا نہیں کرتا تو اس صورت میں ہونے والی کوتاہی کے نتیجے

میں بعد میں اس کی قضا اس کا بدلہ نہیں بن سکے گی جہاں تک زکوٰۃ کا تعلق ہے تو آدمی جب بھی اسے ادا کر لے گا اس کی طرف سے

ادا ہو جائے گی تاہم وہ زکوٰۃ تاخیر سے ادا کرنے کے نتیجے میں گناہگار ہوگا۔

جہاں تک حج کا تعلق ہے تو جس شخص پر حج لازم ہوتا ہے اور جس شخص کے پاس وہاں تک جانے کی گنجائش ہوتی ہے اس پر حج

لازم ہوگا تاہم جس سال گنجائش میسر ہوئی ہے اسی سال حج لازم نہیں ہوگا کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہو کہ اسی سال حج کرے وہ جب بھی اسے ادا کرے گا وہ ادا کرنے والا شمار ہوگا اور اگر کوئی شخص اسے تاخیر سے ادا کرتا ہے تو بھی وہ گنہگار نہیں ہوگا جس طرح زکوٰۃ کو تاخیر سے ادا کرنے پر گنہگار ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ غریب مسلمانوں کا حق ہے جو شخص ان تک وہ حق نہیں پہنچاتا تو وہ گنہگار ہوگا یہاں تک کہ جب وہ ان تک پہنچادے گا (تو اس کا گناہ ختم ہوگا)

جہاں تک حج کا تعلق ہے تو یہ آدمی اور اس کے پروردگار کے درمیان کا معاملہ ہے آدمی جب بھی اسے ادا کر دے گا یہ ادا ہو جائے گا اگر آدمی کا انتقال ہو جاتا ہے ایسی حالت میں کہ وہ گنجائش بھی رکھتا تھا استطاعت بھی رکھتا تھا، لیکن اس نے پھر بھی حج نہیں کیا تو وہ (مرنے کے قریب) یہ آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں چلا جائے اور حج کر لے اور اس کے گھر والوں پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی طرف سے حج کر لیں اور ہمیں یہ امید ہے کہ یہ اس شخص کی طرف سے ادا شمار ہوگا جیسے اگر اس شخص کے ذمے قرض ہوتا اور اسے اس کے مرنے کے بعد ادا کیا جاتا (تو وہ ادا ہو جاتا)۔“

یہ کتاب کا اختتام ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کا درود ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر نازل ہو وہ نبی ﷺ بھی ہیں اور ان کے اصحاب، ان کی ازواج، ان کی ذریت سب پر درود نازل ہو اور بہت زیادہ سلام بھی نازل ہو۔

یہ تحریر احمد بن عبد الخالق شافعی نے صفر کے مہینے میں 603ھ میں تحریر کی۔